www.KitaboSunnat.com

# تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

# تحریک ختم نبوت

## حصہ بست ویکم (۲۱)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

## تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسریؒ کی خدمات (۲)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

| | |
|---|---|
| نام کتاب | تحریک ختم نبوت حصہ بست و یکم (۲۱) |
| | تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمات (۲) |
| مولف | ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ |
| صفحات | ۴۷۸ |
| سال اشاعت | ۲۰۱۲ء |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# فہرست عناوین


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں | ۱۰ |
| مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف | ۱۲ |
| کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی | ۱۵ |
| آریوں کی بد دیانتی اور بدعہدی | ۲۳ |
| مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری | ۲۴ |
| ایک مرزائی کا خط اور اسکا جواب | ۲۹ |
| مرزا قادیانی اور اس کے حواری | ۳۴ |
| مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر | ۳۷ |
| مرزائیوں کو عام نوٹس | ۳۸ |
| ایک مرزائی کی ابلہ فریبی | ۳۹ |
| کذاب قادیانی کی کذب بیانی اور اس پر بیہودہ لن ترانی | ۴۰ |
| مبارکہ بیگم اور نواب | ۴۴ |
| قادیان میں فنانشل کمشنر | ۴۶ |
| مرزا قادیان اور آریہ سماج کا ہذیان | ۴۷ |
| قادیانی دجال لاہور میں | ۵۵ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| مرزا قادیانی کی موت | ۵۶ |
| مرزا قادیانی سے ایک سوال | ۵۸ |
| کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی | ۵۹ |
| مرزا قادیانی کا انتقال | ۶۱ |
| مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح | ۶۶ |
| سر سید احمد خان اور مرزا قادیان | ۷۱ |
| بے حیائی آسرا تیرا | ۷۵ |
| پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند | ۷۷ |
| ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا قادیان | ۷۹ |
| ڈاکٹر عبدالحکیم کی تصحیح | ۸۰ |
| مرزائی پارٹی کی بدزبانی | ۸۱ |
| مرزا جی کی دکانداری اور دنیا پرستی | ۸۷ |
| مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ | ۹۲ |
| قادیانی کیمپ میں بے چینی | ۹۹ |
| دہلی میں عجیب مقدمہ | ۱۰۳ |
| مرزائیوں سے ایک سوال | ۱۰۵ |
| قادیانی فرعون | ۱۰۶ |
| ایک اور الہامی پیدا ہو گیا | ۱۰۷ |
| حافظ جماعت علی شاہ | ۱۱۱ |
| قادیانی مشین میں الہام بافی | ۱۱۲ |
| رسی تو جل گئی پر بل نہ گیا | ۱۱۳ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| الحکم پر بجلی گری یا نہیں | ۱۱۶ |
| قادیانی کذب بیانی | ۱۱۷ |
| قادیانی اخلاق | ۱۱۷ |
| مباحثہ رام پور | ۱۱۹ |
| قادیانی دعوت قبول | ۱۲۱ |
| بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن | ۱۲۲ |
| قادیان میں بجلی گری | ۱۲۸ |
| مرزا قادیانی ایجوکیشنل کانفرنس میں | ۱۳۳ |
| رأس المجانین حکیم نور الدین | ۱۳۶ |
| مرزا قادیانی اٹلی میں | ۱۳۷ |
| قادیانی باسی کڑہی میں ابال | ۱۴۱ |
| مرزا قادیانی یادش بخیر | ۱۴۳ |
| قادیانی مشن اور ہم | ۱۴۶ |
| قادیانی مشن کلکتہ میں | ۱۴۷ |
| کبھی تو سچ بھی بولا کرو | ۱۴۹ |
| رام پور میں مباحثہ کی کیفیت | ۱۵۱ |
| رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست | ۱۵۸ |
| مباحثہ رام پور | ۱۷۸ |
| مباحثہ رام پور اور اس کے نتائج | ۱۸۱ |
| نواب رام پور کا سرٹیفیکیٹ | ۱۸۳ |
| مناظرہ رام پور | ۱۸۵ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| مناظرہ رام پور اور شیعہ | ۱۸۷ |
| قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ | ۱۸۸ |
| قادیانی بھگوڑے | ۱۹۰ |
| مولانا ابراہیم میر اور قادیانی اخلاق | ۱۹۱ |
| تبرا اسلام پر قادیانی ریویو | ۱۹۵ |
| قادیانی مشن کلکتہ میں | ۲۰۰ |
| عجیب ڈھٹائی | ۲۱۰ |
| قادیانی کزب بیانی | ۲۱۱ |
| مباحثہ منصوری | ۲۱۵ |
| لاہور میں قادیانی جلسہ | ۲۱۸ |
| قادیانی کذب بیانی | ۲۱۹ |
| قادیانی کذب بیانی درستہ ضروری | ۲۲۰ |
| قادیانی فرار | ۲۲۵ |
| قادیانی کذب بیانی اور انعامی اعلان | ۲۲۶ |
| الحق کی حق پسندی | ۲۳۰ |
| بدر قادیانی جواب دے | ۲۳۱ |
| بدر قادیانی جواب دے | ۲۳۳ |
| مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری | ۲۳۴ |
| قادیانی کذب بیانی ۱ | ۲۳۹ |
| قادیانی کذب بیانی ۲ | ۲۴۹ |
| قادیانی کذب بیانی ۳ | ۲۵۲ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| الحکم پر بجلی گری | ۲۵۵ |
| بدر کی بدروی | ۲۵۵ |
| یہ بھی شرط کوئی مشکل نہیں | ۲۵۶ |
| محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی | ۲۵۹ |
| قادیانی پئو کی اماں | ۲۶۰ |
| مرقع قادیانی | ۲۶۲ |
| ڈوئی کی موت پر قادیانی الہام بافی | ۲۶۳ |
| سچے اور جھوٹے مسیح میں رقابت | ۲۷۱ |
| قادیانی مشین میں الہام بافی | ۲۷۳ |
| مرزا قادیانی کا فتوی ملکی شورش کے متعلق | ۲۷۵ |
| قادیانی فتوی متعلق طاعونی مردے | ۲۹۱ |
| ڈوئی کے متعلق ایک اعتراض اور اس کا جواب | ۲۹۱ |
| قادیانی گل دستہ | ۲۹۲ |
| مرقع قادیانی پر اخبار بدر کی رائے | ۲۹۳ |
| مرزا کی موت کی پیش گوئی | ۲۹۴ |
| مرزا قادیانی اور محمد حسین بٹالوی | ۲۹۸ |
| سر سید احمد اور مرزا قادیان | ۳۰۲ |
| قادیانی الہامات کی کیفیت | ۳۰۸ |
| قادیانی تحریروں میں اختلاف | ۳۱۱ |
| مرزا قادیانی نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے | ۳۱۵ |
| الحق مرّ | ۳۲۱ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| گل دستہ قادیانی | ۳۲۲ |
| مہدی کا خروج اور مسیح کا نزول | ۳۲۳ |
| مرزائی پارٹی کے ایک اعلیٰ رکن کا خط اور اس کا جواب | ۳۳۹ |
| مرزا کی موت کے الہامات | ۳۴۲ |
| گل دستہ قادیانی | ۳۴۳ |
| چیستان مرزا قادیانی | ۳۴۴ |
| چیستان مرزا: جواب الجواب | ۳۴۸ |
| مرزا قادیانی کی پیش گوئی اپنے دار کے متعلق | ۳۵۷ |
| احمد کی پیش گوئی قادیان کے متعلق | ۳۶۰ |
| چیستان مرزا: جواب الجواب | ۳۶۳ |
| مرزا قادیانی خود جواب دیں | ۳۷۶ |
| گل دستہ قادیانی | ۳۷۷ |
| گل دستہ قادیانی | ۳۷۹ |
| جواب چیستان اور دجاجلہ کا غلط بیان | ۳۸۰ |
| مبارکہ بیگم کی پیش گوئی | ۳۸۲ |
| گل دستہ قادیانی | ۳۸۳ |
| چیستان مرزا: جواب الجواب | ۳۸۳ |
| گل دستہ قادیانی | ۳۸۹ |
| قادیانی مشن میں الہام بافی | ۳۹۰ |
| ہمارے احباب کی فرمائشات | ۳۹۹ |
| مسبّع لاثانی تحفہ قادیانی | ۴۰۰ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| اشتہار مباہلہ کا اثر | ۴۰۳ |
| آریہ سماج کانفرنس اور مرزا قادیانی کا ادھورا معجزہ | ۴۰۶ |
| مسیلہ قادیانی کو فتح کے خواب | ۴۱۰ |
| گل دستہ قادیانی | ۴۱۲ |
| قادیانی تصویر کا دوسرا رخ | ۴۱۳ |
| مرزا قادیانی کی الہامی عمر | ۴۳۹ |
| آسمانی نکاح | ۴۵۱ |
| چیستان مرزا (۲) | ۴۵۷ |
| ہم نے مسیح موعود کو کیا دیکھ کر قبول کیا | ۴۶۴ |
| مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر | ۴۶۷ |
| قادیانی سوال۔ ثنائی جواب | ۴۶۹ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالویؒ کی ایک تحریر خط بایں الفاظ نقل فرماتے ہیں:

## مرزا قادیانی یا اسکے چیلہ مولوی نورالدین یا محمد احسن یا کوئی اور مرزائی غور سے پڑھیں اور جواب دیں

مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک خط ۱۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی، مگر افسوس کہ آپ نے اس کو اہل حدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا (آپ نے اس کی اشاعت کو ضروری نہیں لکھا تھا۔اڈیٹر) اس خط میں اس عاجز کے ۲۷ خوابات و الہامات درج تھے۔منجملہ ان کے بہت سے پورے ہو چکے ہیں جن میں سے تین حسب ذیل ہیں:

۱۔مرزا پر ایک بجلی گرے گی تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

تصدیق: ۱۶ستمبر کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنے والا، اسیروں کو رستگاری دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا، علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے والا، اور کان اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا ایک.. (مرض) سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہو گیا جس سے مرزا کو ایک ناگہانی صدمہ پہنچا اس کا منہ کالا ہوا۔ اور اس کے تمام الہامات جو اس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے جھوٹ ثابت ہوئے۔ اصل الہام کے یہی تین اجزاء تھے۔

پھر ۷ ستمبر ۱۹۰۷ء کو مجھے الہام ہوا جو آپ کے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا:

آج مرزا کے ٹوسٹ میں قلق ہے۔، چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہو گیا۔

۲۔ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے القاء ہوا انا نبشرك بغلام اسمه یحی

تصدیق: ۲۹۔ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا

۳۔ شیخ محمد حسین مرادآبادی کو میں نے خواب میں کہا:

اب وہ لعنتیں جو مرزا اوروں پر برسایا کرتا تھا اب اس پر الٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالیں گی اور تمہارا چھیتا؟ ہو جائے گا۔،

تصدیق: اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہو۔ اس کے عیال واطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جن کی تفصیل، کانے دجال، میں عنقریب شائع ہوگی۔

۴: میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا۔

تصدیق۔ اس وقت میں انسپکٹر آف ویکسی نیشن ورجسٹریشن تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد میری تبدیلی شفا خانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی۔

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو ان چار بشارات سے متنبہ ہو کر دجالی مذہب سے تائب ہو جائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے۔

والسلام خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن ملٹری ہسپتال پٹیالہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا) کے مرنے کو اسی اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر کے پرچے میں بڑی شرح وبسط سے اڈیٹر (ثناءاللہ) نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا، اب اسی واقع کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں، لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کرلیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں، تو فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اس کے وقوعہ کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اس کے لئے علم الٰہی میں سبب بننا تھا اور دانا خوب جانتے تھے کہ ایک واقع کے لئے سبب اور اعلان وقوع میں کوئی تعارض نہیں۔ پس اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۸۔۹)

# مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دے دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا وثناءاللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آوے گی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں۔ آپ کا عزیز فرزند مبارک ۱۶؟ ستمبر گذشتہ کو مرگیا جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جس کی تفصیل ۱۱۔ اکتوبر کے اہل حدیث میں دکھائی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ (اس تحریر میں بین القوسین نمبر لگا کر بعد میں شیخ الاسلام امرتسریؒ نے ان کا جواب بھی لکھا ہے۔ بہاء)

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے ان کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں واضح ہو کہ اس ہفتہ کے اخبار عام (۱) میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اس پر چڑھایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتح یاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے۔ ہم اس جگہ زیادہ نہیں لکھنا چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق کذب بنا جاوے (۲) کہ اگر اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افتراء کیا ہے (۳) یا صادق کو کاذب ٹھہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افتراء کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہوگے ورنہ بموجب حکم آیت لاتزر وازرۃ وزر اخری ، خدا ایک کے گناہ کیلئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اس کی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائے گا (۴) اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اس دن خوش ہوگا اور اپنا وار کرے گا (۵) مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا (مرزا صاحب یہاں کس دشمن کی بات کر رہے ہیں؟ بہاء) اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں (۶) ساتھ اس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتحان کو قبول کر۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے تحریر بالا میں بین القوسین لگے ہوئے نمبروں پر یوں حواشی لکھے ہیں:

ا: اصل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو وہ وہی ہے جس کو مباہلہ کے لئے آپ نے بلایا تھا جس کا نام ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔

۲۔ جھوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بھی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار صدق و کذب آپ نے بنایا تھا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تھا۔ مصیبت ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر میں سے ایک فرد، اولاد کی موت بھی ہے جو آپ کو مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں تھا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کے برابر مصیبت پہنچ گئی جس کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔

۳۔ پھر عبداللہ آتھم والی پیش گوئی پوری نہ ہونے پر آپ نے پادری وائٹ کے مرنے کو کیوں پیش کیا تھا وہ تو آپ کے مقابلے پر نہ آیا تھا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلانا ہے کہ آپ پر مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا پہاڑ گرنے سے ہاں اگر آپ کی کوئی ایسی اولاد مرتی جس کے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہ ہوتا جیسے فضل احمد (باغی پسر) کی موت ہوئی تھی، تو ہم بھی اس کو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اس کے مرنے سے آپ کی زندگی تلخ ہوگئی اور ہو رہی ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنے مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے فضل سے ہماری تائید میں ہوا ہے۔

۴۔ کیسا سفید جھوٹ ہے اگر یہ الہام تھا تو آپ نے اس کا نکاح کیوں کیا تھا۔ اس کے خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی رنج تھا کہ اس کو بھی صدمہ پہنچایا۔ اگر سچے ہو تو یہ الہام کسی سابقہ تحریر میں دکھاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مر جاوے گا ورنہ جھوٹے پر لعنت کہو۔

۶،۵: دیکھا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپ کی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ پر اور آپ کے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا وار آپ پر چلا۔ رہا یہ کہ یہ آپ کا الہام ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں ممکن ہے خدا نے آپ پر حجت قائم کرنے کو کسی طرح یہ سمجھا دیا ہو تا کہ وقت آنے پر آپ کو اس مصیبت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارے مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جھوٹے کے لئے چاہی تھی وہ آپ پر پڑ گئی جس سے آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے۔ پس بحمد اللہ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔ کیا خوب: الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ باقی اشتہار کا جواب آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۴، ۵)

# کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیء بے چارہ راچوں دیگراں پنداشتی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلاء میں ہیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن، کی مثال آپ پر صادق آ رہی ہے۔ مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اس لئے اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے (اخبار) اہل حدیث میں آپ کے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے، آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا ہے۔

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیش گوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں۔ جب سے آپ نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیش گوئی نہ کرونگا، چند روزہ آپ کے الہامات منذرہ رکے تھے۔ مگر آپ نے جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا پھر شروع کر دیا ہے۔ اب اس پر سوال ہے کہ گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی، اس کا جواب یہ ہے کہ:

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالی نے یہ الہام کیا انـا نبشـر ك بـغلا مٍ حليمٍ ينز ل منز ل المبار ك۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی، تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا، بلکہ زندہ ہے (اس لڑکی کا کیا بنے گا جو بچپن میں بیوہ ہوگئی۔ کیا وہ شادی نہ کرے؟ اور جب مبارک کی شبیہ پیدا ہو تو کیا وہ بغیر نکاح اس کے پاس چلی آئے؟ وہ کب تک شبیہ کا انتظار کرے؟ بہاء) اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا انی ار يحك و لا ا جيحك و ا خر ج منك قو ماً یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری نسل قطع نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمریں پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیش گوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسی علیہ السلام کو اور پھر عیسی علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولی آنحضرت ﷺ کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا، وہ مجھے بھی بچائے گا۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے، کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا۔ جو شخص تقوی سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک نیک اور بد پر محیط ہے، کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں۔ اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا، یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں، کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے ( بقول آپ کے مریدوں کی تعداد تین لاکھ تک ہے، اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہوسکتا ہے، تو ان، مصنوعی، تین لاکھ کی جماعت میں ہر روز موت ہے اور ہر روز حیات ہے۔ پس اس طرح جس روز آپ کا جی چاہے گا اس پیش گوئی کو سچا کرلیں۔ ناظرین منتظر رہیں کہ عنقریب ہاتھی کے کان کے برابر کوئی اشتہار نکلے گا کہ دیکھو ہمارا فلاں عزیز جماعت کا سرگرم ممبر ایسا اور ویسا مر گیا جسکی بابت ہم نے پہلے ہی لکھ دیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ مرجائے گا۔ کیا اب بھی مخالف ہدایت حاصل نہیں کریں۔ اس پر آپ ڈوم میراسی آپ کو مبارک بادی ایڈریس چھاپیں گے یا مسیح الخلق مبارکباد۔ لاچارہمیں بھی کہنا پڑے گا: آپ کا ہونا اپنی شامت اعمال ہے۔ اڈیٹر) سوایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت ﷺ کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت ﷺ کا نام ابتر رکھا، مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ ان عرب کے کافرون کا نام ونشان نہ رہا جو آنحضرت ﷺ کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبة للمتقين سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جب متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے، وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام ونشان نہیں رہے گا۔ اس بارے میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیش گوئی اس جگہ لکھتا ہوں۔ چاہیے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اس کو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں، اور جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقف کاروں کو اس امر پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ان مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کرے گا، وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے، اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے، مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں۔ اور اس پیش گوئی میں ہمارے مخالف صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے، بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دیئے (میں ان کی رائے سے اتفاق نہیں کرسکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں۔ اڈیٹر) اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہوجائے مگر خدا جو میرے دل کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اس کے علم کے موافق ہے اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہیں:

الم تر کیف فعل ربك با صحاب الفيل الم يجعل كيدهم فی تضليل انك بمنزلة رحى الاسلام افترتك و اخترتك۔ ترجمہ۔ تونے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو

www.KitaboSunnat.com

بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی ان کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا، پھر فرمایا و ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء یأتون من کل فج عمیق ۔یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آویں گے۔اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے، اس چکی میں جو پڑے گا وہ آخر کو پیسا جائے گا۔یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہیں گے۔اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہوں گے۔اور پھر فرمایا انی انا ربك الرحمن، ذو العز و السلطان ۔ من عاد اولیائی فکانما خر من السماء انی موجود فانتظر ۔ سینالھم غضب من ربھم و ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۔ قد افلح من زکاھا و قد خاب من دساھا قل انی امرت لکم فافعلوا ما تؤمرون ۔ الیوم یوم البرکات ۔ یا عبد اللہ الی معك و الضحی و اللیل اذا سجی ما ودعك ربك و ما قلی ۔یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب ان پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا۔اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑھ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دے گا ان کو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں یعنی روز روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔اور پھر فرمایالکم البشری فی الحیوۃ الد نیا خیر و نصرت و فتح ان شاء اللہ تعالی و ضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک انی معک ذکر تک فا ذکر نی وسع مکا نک حان ان تعان و تر فع بین الناس انی معک یا ابرا ھیم انی معک و مع اھلک انک معی و اھلک انی انا الر حمن فا نتظر قل یاخذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیااور آخرت میں بشارت ہے۔تیراانجام نیک ہے،خیر ہے، نصرت اور فتح انشاءاللہ تعالی ہم تیرابوجھ اتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کواونچا کر دیں میں تیرے ساتھ ہوں، میں نے تجھے یاد کیا ہے۔سوتو مجھے بھی یاد کر،اوراپنے مکان کووسیع کر دے۔وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم ،اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل ۔ میں رحمان ہوں،میری مدد کا منتظر رہ اوراپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھادونگا۔یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا،تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے،اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی۔اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور جو جوٹھ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دے گا سو چاہیے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیش گوئی کے منتظر رہیں اور تقوی وطہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔ مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کو مرزائی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں ہے بلکہ وہی پرانا رونا رویا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتح یاب ہونگا، میں بلند اقبال ہونگا، میرا دشمن ذلیل ہوگا، یہ ہوگا وہ ہوگا، تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں

فقرہ اول: میری بہت بڑی عزت ہوگی فتح ہوگی، میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

دوئم: موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

سوم: ایک دن آنے والا ہے کہ میرے دشمن مرجائیں گے اور جڑ سے کاٹے جائیں گے یعنی ان کا کوئی قائم مقام نہ رہے گا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کون سا لفظ آپ نے اس اشتہار میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی دفعہ شائع نہیں کر چکے۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں اس جگہ ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:

ایک الہامی پیش گوئی کا اشتہار: چونکہ مجھے ان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کرے گا جس سے میرا صدق ظاہر ہو، اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی۔ یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالی کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو ان کی تعلیم نہایت اعلی تھی، اور ان کے اخلاق نہایت اعلی تھے، اور ان کی زیرکی اور فراست بھی اعلی درجہ پر تھیں (لیکن مسیح کے بارے میں تو آپ الٹ لکھتے ہیں۔ بہاء) لیکن ان کا خدا سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جب تک کہ ان کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا (مسیح کے لئے کون سا نشان نازل ہوا ان کے معجزات کو تو آپ مکروہ اور مسمریزم کہتے ہیں، لہو کہتے ہیں۔ بہاء) اسی طرح خدا تعالی اس جگہ بھی بارش کی طرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے، تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں۔ اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: ایک عزت کا خطاب، ایک عزت کا خطاب لك خطاب العزة۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ ضمیمہ تریاق القلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے مگر افسوس کہ مرزا صاحب جس عزت کے خواہش مند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے۔ہم ناظرین کی دل چسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں، ورنہ آپ کا کذب اور بطلان تو اظہر من الشّمس ہے، تمام دنیا سے آواز آرہی ہے

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے جہالت ہے جہالت

مرزا صاحب نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آکر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے اشتہار دیئے ہیں، چنانچہ ایک اشتہار آپ کا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے آپ لکھتے ہیں:

اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے تو میں ....اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالا تر ہو،اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور ان کے مخالفوں میں بین طور پر فیصلہ ہو جائے گا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھئے پردہ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل ۱۹۰۵ء میں آیا جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال چار ماہ بعد پیش ہوا کاش کہ یہ زلزلہ ہی میعاد کے اندر آجاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا۔خیر بہر حال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا مگر اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب مراد اس دعا کے قبول نہ ہونے پر اپنے لئے کیا کیا اگریمنٹ (اقرار نامہ agreement) کیا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جن تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو۔ (اشتہار مذکورہ بالا)

ناظرین! بغور دیکھئے مرزا صاحب اپنے زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم ان کو ایسا کہیں گے تو وہ ہم سے خفا ہوں گے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے الفاظ کو خود ہی ملاحظہ فرماویں۔

ہم تو بس مرزا صاحب کے اسی فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں مرزا جی آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین

خیر مرزا صاحب کو عزت اور کامیابی کے الہامات تو چھچھڑوں کے خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ہوا ہی کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۲ میں تو آپ موت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر ۳ میں آپ خود ہی دشمنوں کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش) واللہ! اس الہام کی گولائی اس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائے گی جس پر ہمارا بھی صاد ہے۔

ایں کرامت ولی ما چہ عجب  گربہ شاشید و گفت باراں شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل وخوار ہوئے ہیں آتھم کی تاریخ بتلائی، آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی، لیکھرام کے لئے بتلائی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی۔ علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا کہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر

جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اب آپ نے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اٹھادی اور بقول استاد:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کردیا جس کے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں:

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں رازوال نعمت وجاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۳۔۶)

# آریوں کی بددیانتی اور بدعہدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آریوں کا دعوی تو ہمیشہ سے لوگ سنتے ہیں کہ مذہبی مباحثات میں تحقیق حق کا ہوتا ہے مگر جب کبھی دیکھا گیا تو یہ دعوی ہاتھی کے دانتوں سے زیادہ عمدہ ثابت نہ ہوا۔ پرانے واقعات کا تو ذکر ہی کیا۔ نیا واقع قابل ذکر ہے کہ لاہور کی آریہ سماج نے مجھے اپنی مذہبی کانفرنس کے اشتہار اور دعوت کے خطوط بھیجے میں نے چند ایک استفسار کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ ہر مذہب کا مقرر محض اپنے مذہب کا ثبوت دے گا یا دوسرے مذہب پر بھی اعتراض کر سکے گا؟ اس کا جواب آیا کہ آپ تہذیب اور شائستگی کے ساتھ دوسرے مذہب پر بھی اعتراض کر سکتے ہیں۔ میں نے اسی بھروسہ پر مضمون تیار کیا بلکہ کاتب کے سپرد بھی کردیا تو قریب جلسہ کے ایک خط آیا کہ افسوس امسال کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں۔ اس پر میں نے سکرٹری سماج کو رجسٹری کرا کر خط لکھا کہ کن کن اصولوں پر آپ نے انتخاب کیا ہے کہ میرے لئے گنجائش نہیں رہی اسکا جواب ہی نہ آیا۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی کو بڑی خوشی سے موقع دیا گیا اور اسلام اور اہل اسلام کا وکیل انہی کو سمجھا گیا، اس لئے کہ آریہ سماج جانتی ہے کہ مرزا صاحب اپنے مضامین میں خواہ اسلام اور قرآن کی وکالت میں ہوں اپنے آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کیا کرتے ہیں مثلاً ان کی ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اپنے پیرو کو خطاب الٰہی کیلائق بنادیتی ہے چنانچہ میں (مرزا) اس کا ایک زندہ نمونہ ہوں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوتے ہیں ۔اور مرزا صاحب کے الہامات اور نمونہ کی جو قدر و منزلت اس وقت پبلک کی نگاہ میں ہے وہ کسی سے مخفی نہیں جس کی تہ میں آریہ سماج کی غرض یہ ہے کہ بقول، درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، مرزا صاحب کے نمونہ سے لوگ اسلام کو بھی ایسا ہی سمجھیں گے اور ویدک دھرم ایک حد تک محفوظ رہے گا۔ ہمیں اس موقعہ پر اس بات کا رنج نہیں کہ مرزا صاحب کو کیوں وقت دیا، ہرگز نہیں بلکہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن مجید کی خوبیاں بیان کرتے تو اس کام میں ہم ان سے متفق ہوتے اور ہیں یہ تو پاگلوں کا کام ہے کہ مخالف کی کسی بات میں بھی ساتھ نہ دیا جائے ۔ بلکہ رنج تو یہ ہے کہ ہمارے ساتھ خط و کتابت اور وعدہ کر کے عین وقت پر ٹلا دیا حالانکہ تمام ہندوستان کے مباحثات آریہ سے قطع نظر خاص میں آریہ سماج لاہور میں بھی کئی سال سے حصہ لیتا رہا ہوں ۔ پھر ہم اس کو آریہ سماج کی بددیانتی اور بدعہدی نہ کہیں تو کیا کہیں؟

خیر آریہ سماج نے اگر مجھ سے بددیانتی کی تو وہ جانے اور اس کا کام جانے ۔ میں نے جو مضمون جلسہ میں سنانا تھا اسکو چھاپ دیا ہے ۲۴ صفحہ کا رسالہ ہے جس نام القرآن العظیم ہے جس میں قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد پنجم ۔نمبر ۵ ۔ ۲۹ شوال ۱۳۲۵ھ ۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۸)

# مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اہل حدیث مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دے کر مسلمانوں کے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب کو منتخب کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا عموماً ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور آپ کی ذات خاص کا تمام ..سب لوگوں کو معلوم ہے اور جمہور انام اس پر متفق ہیں کہ:

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اس لئے جو لوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ، درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، ان کو اس نمونہ (مرزا) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہوگی اور وہ کہہ اٹھیں گے:

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جس کی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بد دیانتی اور بدعہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمدللہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء میں مرزاجی کے مضمون کا خلاصہ دیتے ہوئے اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ:

کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہیے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اسکے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اس کا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باجود وجود کو پیش کیا اور ان کثیر تعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں (الحکم مذکور۔ص ۶ کالم ۲)

اس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا۔ آہ! آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی بڑ ماری ہوتی تو کون تھا کہ ہمارے اس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مرزائیو! ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزاجی کا بھی دکھلا سکتے ہو؟ بقیہ رائے اس لیکچر پر لیکچر پہنچنے پر ظاہر کی جائے گی اور ان معجزات کی بھی پوری پڑتال کر کے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے قلعی کھول کر آریہ سماج کی بددیانتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جائے گا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بددیانتی اور بدعہدی میں شبہ ہوسکتا ہے کہ باوجودیکہ ۱۶ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے رکے تھے اور ۶ گھنٹے خالی تھے۔ پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا، حالانکہ اشتہار میں عام دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر سب کو بلایا تھا۔ ہاں دیا تو صرف مرزا صاحب کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب سے رشک نہیں کہ کیوں ان کو دیا، البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بدعہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپ کو کیوں نمونہ پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں ہے۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بدظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بدظنی ہو جائے گی۔ پھر ان کا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنی دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھے فائدہ ہو سکے گا مگر یہ کام وہ کرتا جس کے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اس موقع پر حکیم نورالدین خلیفہ کرشن جی کے دعوی علم وفضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ کی نسبت الحکم میں لکھا ہے:

اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کے وقت جو الہامات حضرت کو ہوئے تھے وہ درج تھے۔ ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خاہش ظاہر کی جس پر حضرت حکیم الامت نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا، تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں ان کا ترجمہ کروں۔ لیکن حاضرین کی پرزور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں، اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق ان کا ترجمہ سنا دیتا ہوں۔ مگر یاد رہے کہ ملہم جس پر یہ وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں، اور نہ اس پر یہ ترجمہ حجت ہوسکتا ہے۔ اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کرے گا۔ جب چاہے گا یا یہ کہ کب خدا تعالی اس پر کھولے گا۔ بہر حال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور ان سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے پامال کریں، یادرکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف کرتے ہیں، اور کریں گے، مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہوں گے، خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں۔ جس طرز سے حملہ کریں گے اسی رنگ میں نامراد رہیں گے۔ تو میرے حضور میری روح کی طرح ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ گویا تیرے کلام اور بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حق آ گیا اور باطل اپنی نحوستوں کو لے کر بھاگ گیا۔ (الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

کس قدر باریکی جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی عربی میں ہیں اور ایسے ہیں کہ قادیانی مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ بنے جاتے ہیں۔ ناظرین سے حکیم صاحب کے تکلف اور نازک مزاجی کی داد حاصل کرنے کے لئے ہم ان کو اصل عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ اسی الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء میں درج ہیں:

انت منی بمنزلة النجم الثاقب۔ انهم ما صنعوا هو کید ساحر و لا یفلح الساحر حیث اتی ۔ نت منی بمنزلة روحی۔ انت منی بمنزلة النهجم الثاقب ۔ جاء الحق وزهق الباطل (ص۸)

دیکھئے کیسی معمولی عربی ہے مگر ہاں حکیم صاحب بھی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا کہ اس کے ایک موقع پر کچھ معنی لئے جاتے ہیں، پھر دوسرے موقع پر اسی سے کچھ اور کام بھی لینا ہو، تو عیار عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتے ہیں۔ اسی لئے حکیم صاحب نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کردوں جو ایک ہی معنی میں ان گول مول الہاموں کو بند کردے تو حضرت صاحب مجھ پر خفا ہو جائیں:

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے
نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی آواز رہے

ہمارے ناظرین ہماری یہ رائے مخالفانہ نہ سمجھیں اس لئے ہم اس دعوی کی ایک مثال بھی سناتے ہیں مرزا صاحب کا ایک بڑا ازوردار اور نہایت ہی گول الہام ہے شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اس الہام کی تفسیر آپ نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے، پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی) اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔ (الہامی خاوند محمدی بیگم بھی تو ہو سکتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ پیش گوئی اپنی پوری تشریح کے ساتھ درست ہو جاتی ہے کہ محمدی بیگم کا باپ بھی مرے گا اور اس کا خاوند جس سے آسمان میں اس کی شادی ہوئی ہے، وہ بھی مرے گا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجوداس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول ان کے) کابل میں مارگئے اور آپ کو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیش گوئی کی تلاش ہوئی تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اتار دی۔ چنانچہ آپ نے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین لکھی تو اس کے صفحہ ۶۷ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ ہم نے براہین احمدیہ (الہامی تھیلہ) میں پہلے سے لکھ لیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کی جاویں گی، پس وہ یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کر کے سر ہلا کے کہتے ہیں آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں) اخیر میں ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنی ملہم کرے وہی صحیح ہوں گے تو آپ کا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے الہامات کے معنی اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سنئے! حضور ﷺ فرماتے ہیں فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اتریں گے۔ بتلایئے کس نے آپ کو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں؟ حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں: ظواہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالہ اوہام۔ ص ۹)

حکیم صاحب! انصاف سے کہنا آپ کے اور آپ پیر مرشد کے تراشے ہوئے معانی کے لئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم نہ کیجئے گا شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھ کر اپنی سفید داڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے گا کہ عمر کتنی باقی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ایک مرزائی کا خط

# اوراسکا جواب

دسمبر ۱۹۰۷ء کے رسالہ مرقع قادیانی میں ایک مضمون نکلا تھا جس کو بالاختصار اور اخباروں میں بھی دیا گیا تھا۔ خلاصہ اس مضمون کا یہ تھا کہ مرزا صاحب نے اپنے ازالہ اوہام میں مسیح موعود کے آنے کی تواریخ ایسی متضاد بتلائی ہیں کہ ان تواریخ کے لحاظ سے وہ خود بھی اس عہدے کے لائق نہیں ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ اگر مرزا صاحب ان تواریخ متضادہ میں تطبیق کر دکھائیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ اس پر مرزا صاحب کے مدرسہ کے ایک عربی مدرس نے ہم کو خط لکھ کر جواب مانگا ہے جو درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اڈیٹر مرقع امرتسر

السلام علی من اتبع الهدی ۔ میں نے کل ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کا مرقع مجریہ دسمبر سن رواں پڑھا۔ انعامی مضمون، چیستان مرزا، کے آخر میں آپ نے احمدیوں کو خطاب کر کے لکھا ہے الیس فیکم رجل رشید۔ یہ مضمون پڑھ کر مجھے تحریک ہوئی کہ میں آپ کو یہ نیاز نامہ لکھوں

آپ اس چیستان کے حل پر پانچ سو روپیہ کی نذر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سے بترسیل ہذا استفسار کرتا ہوں کہ آپ نے اس چیستان کا حل اور انعامی رقم کی نذر صرف حضرت مرزا صاحب سے مخصوص کی ہے، یا ہر ایک احمدی کو اجازت دی ہے کہ آپ کے اس معما کو حل کر کے اس رقم کو آپ سے وصول کرے۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپ نے اس مضمون سے عوام کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے۔ انعامی رقم کو شائع کر کے اس مضمون کی عظمت اور وقعت کو ظاہر کیا ہے اور ساتھ ہی اپنا بچاؤ یوں کیا ہے کہ اس کی تخصیص صرف حضرت مرزا صاحب کی ذات سے کر دی ہے۔ آپ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے عزیز اوقات اور ان کی گرامی ذات ان لا حاصل امور سے ارفع ہے۔ آپ نے اس مضمون میں یہ بڑی چالاکی کی ہے کہ عوام پر تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا اثر یوں ڈالا کہ اس کو انعامی قرار دے دیا اور اپنی جان بچانے کے لئے اس وعدہ کو صرف انہی کی ذات سے مخصوص کر دیا۔ اور دوسری طرف احمدیوں کی طرف سے آپ کو یقین ہو چکا ہے کہ وہ آپ کے مضامین کا جواب دینا تضیع اوقات سمجھتے ہیں، اور وہ بلا فائدہ دینی و دنیوی کب اپنے وقت کو ضائع کرنے لگے، اس لئے اس بات سے خوف زدہ ہو کر کہ کہیں کسی احمدی کا شکار نہ ہو جائیں اس انعام کو مرزا صاحب کی ذات سے مخصوص کر دیا۔ ایسی چالاکی کے وتیرے جو مومنوں کی شان سے بعید ہیں ظاہر کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کو صرف عوام میں غلط فہمی پھیلانے کا شوق ہے والاّ اگر یہ اعتراض حقیقۃً لاینحل و چیستان ہوتا تو آپ اس قدر ہشیاری اور چالاکی سے کام نہ لیتے جو سراسر دھوکا ہی پر مبنی ہے

اگر میرا یہ خیال غلط ہے تو آپ ہی بتائیے کہ اس چالاکی سے اور کیا فائدہ ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ مضمون درحقیقت چیستان اور معما ہے اور آپ اس کو لاینحل خیال کرتے ہیں تو اس کے حل کرنے کی جو تخصیص آپ نے کی ہے اس کو اڑا دیجئے، اور احمدیوں کے سامنے عام سوال کے طور پر پیش کیجئے۔ گو امید نہیں کہ بزرگان ملت میں سے کوئی بزرگ اس طرف توجہ بھی فرمائیں، مگر تاہم ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کبر اور تعلّی کو اگر چاہے تو کسی اور خادم سے تڑوا ڈالے۔ مجھے ضرورت نہ تھی کہ میں آپ کو یہ نیاز نامہ لکھتا مگر اس وجہ سے کہ میرے خیال میں آپ نے بڑے دھوکا سے کام لیا ہے اور اس مضمون کو انعامی قرار دے کر شائع کیا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو یہ مشورہ دوں اگر آپکو حوصلہ ہے اور سمجھتے ہیں کہ آپ کے اس مضمون میں کچھ جان ہے، تو اسکو عام احمدیوں کے نام سے شائع کیجئے۔

ممکن ہے کہ کوئی احمدی آپ کے اس چیستان کے حل پر بھی توجہ نہ کرے اور آپکی انعامی رقم کو وصول نہ کرے مگر قبل از وقت یہ فرض کر لینا ٹھیک نہیں کیونکہ یہ مضمون آپ کے سابقہ مضامین سے خاص امتیاز کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ بالفرض اگر کسی احمدی نے اسکے بعد بھی توجہ نہ کی تو آپ کی طرف سے تو قطوع حجت ہو جاوے گا، اگر آپ کا یہ اعتراض اپنے اندر کچھ روح رکھتا ہے اور آپ کو اعتماد ہے کہ یہ لاجواب ہے تو امید ہے کہ آپ ضرور یہ اعلان شائع کریں گے کہ حضرت مرزا صاحب ہی اس کے حل پر انعامی رقم حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتے بلکہ اگر کوئی احمدی بھی اسکا حل کرے تو اس کو یہ رقم مل سکے گی۔ مگر اسکے ساتھ یہ امر بھی ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ ایک ماہ کی میعاد اس دن سے شروع کریں جب کہ یہ اطلاع اخبار میں شائع ہو جائے۔اس سے آپ کو یہ اندازہ بھی ہو سکے گا کہ احمدیوں نے جو اس قدر عہد موثق حضرت مرزا صاحب سے کیا ہے اس کی کوئی وجہ ہے یا نہیں۔دوسرا امر جو انعامی رقم کے حاصل کرنے کے متعلق چاہیے اس کے متعلق آپ نے کچھ نہیں لکھا کہ اسکا فیصلہ کس طرح ہوگا، اور یہ محاکمہ کون کرے گا کہ آیا چیستان کا حل ہوا یا نہیں۔اس کے متعلق بھی آپ کو واجب ہے کہ اس اطلاع کے ساتھ ہی کچھ لکھیں۔اگر کسی احمدی کو خدا نے توفیق دی تو وہ آپ کے مضمون کا جواب لکھ دے گا۔ پر آپ کو یہ امر معلوم رہے کہ اس میں آپ کا نام نہیں آئے گا۔البتہ آپ کے سوال کا جواب ہونا ضروری ہوگا اور اس کے بعد آپ کا فرض ہوگا کہ آپ اپنے اخبار میں اسکو شائع کر کے اپنے ناظرین کے سامنے پیش کریں۔امید کہ آپ میری اس درخواست کو قبول فرما کر جواب سے مطلع فرماویں گے۔

والسلام ۱۶دسمبر (۱۹۰۷ء)۔خاکسار فضل الدین دوم مدرس عربی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں:

ناظرین! راقم خط کی بدحواسی دیکھئے کہ جس امر پر پہلے خود ہی استفسار کرتا ہے کہ پانچ سو کی رقم خاص مرزا صاحب کو دیں گے یا ہر ایک مرزائی کو، جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو ابھی تک اس مضمون سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ انعام خاص مرزا صاحب کے لئے ہے یا ہر ایک مجیب کے لئے، مگر اس سے ایک ہی سطر نیچے اتر کر کئی ایک دفعہ اس انعام کو خود ہی مرزا صاحب کے ساتھ مخصوص لکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اخیر خط میں صرف یہی درخواست کرتا ہے کہ آپ نے جو انعام کی تخصیص مرزا صاحب سے کی ہے اس کو اٹھا دیجئے۔کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ ایسا شخص بھی مرقع یا اہل حدیث کے مواخذات کا جواب دے سکتا ہے؟ حقیقت میں یہ بھی مرزا صاحب کی صحبت کا اثر ہے

ساحری کرد دو چشم تو وگرنہ زیں پیش

بود ہشیار تر از دل دیوانہء او

شروع میں لکھا تھا احمدی تمہارا جواب دینا تضیع اوقات سمجھتے ہیں، پھر خود ہی جواب دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے، اور دوسروں سے بھی توقع دلاتا ہے۔کیا یہ اس خاکسار کے ذریعہ سے ہمارے نبی کریم ﷺ کا زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزہ نہیں ہے، کہ مسیح کاذب کی عبارات میں تناقض دکھایا تو اس کے جواب دینے پر مستعد ہونے والے شروع ہی میں عبارات متناقضہ لکھ کر ثابت کر رہے ہیں کہ

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گوئم

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مضمون بھی خود بدولت مرزا صاحب ہی نے لکھا ہے جو اس بے چارے کم گو بے زبان کے نام پر بھیجا گیا ہے۔

اب سنئے اصل سوال کا جواب: ہم نے مرزا صاحب سے انعام کی تخصیص اسلئے نہیں کی تھی کہ کوئی مرزائی نہ حاصل کر لے بلکہ اس لئے کی تھی کہ چونکہ ہمارا اعتراض خاص مرزا صاحب کی عبارات پر ہے اور یہ تو ظاہر ہے، تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ پھر تم لوگوں کی کوئی تحریر یا تقریر خود بدولت پر حجت نہیں ہو سکتی۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حکیم نور الدین صاحب نے بایں دعوی ہمہ دانی لاہور کے جلسہ میں مرزا صاحب کے الہاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے کیا کہا تھا، جو گذشتہ نمبر اہل حدیث میں نقل ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نہیں چاہتے کہ ایسے لوگوں کو انعام دیں جن کو انعام دینے سے کوئی عام فیصلہ نہ ہو سکے۔ ہاں تم بھی عجیب دنیا پرست ہو گے کہ تمہارے نبی مہدی اور مسیح موعود پر سوال وارد ہوں اور تم بقول خود جواب دینے پر قدرت رکھتے ہو مگر انعام نہ ملنے سے جواب ہی سے خاموش رہو۔ کیا یہی تمہاری دینی خدمت ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ تعس عبد الدرھم والدینار ان اعطی رضی و ان لم یعط سخط یعنی درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہوا گر اسے کچھ ملے تو خوش ہوتا ہے، ورنہ ناراض۔

تمہارا یہ عذر بھی کیسا کمزور ہے کہ مرزا صاحب کی شان جواب دینے سے ارفع ہے۔ اے جناب! اسی قسم کی تحریرات سوال و جواب پر تو وہ فخر کیا کرتے ہیں اور آپ جیسے دام افتادہ ان کو سلطان القلم کا لقب دیتے ہیں۔ اس کے سوا اور کون سا سونا تول رہے ہیں جس سے فرصت نہیں۔ کیا آج سے پہلے انہوں نے مجھ سے کبھی خطاب نہیں کیا؟ سنئے! میں تو مرزا صاحب کا ایسا مخاطب ہوں کہ مجھ کو قادیان پہنچنے کی دعوت دی تھی اور آپ جیسوں کی جیبوں سے نکلوا کر لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب میں بلائے بے درمان کی طرح قادیان جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچا تو آپ حرم سرائے سے بھی باہر نہ آئے۔ سنئے! میں وہی ہوں جس کے نام پر مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی خاص ڈیڈیکیشن کیا تھا (نذر dedication)۔ ہاں میں وہی ہوں جس سے مرزا صاحب نے چند ہی روز ہوئے مباہلہ کا اشتہار دیا تھا جس پر اثر بفضلہٖ تعالیٰ انہی پر پہنچا۔ یاد نہ ہو تو سنو! میں وہی ہوں جس کے مباہلہ کے اثر میں مرزا صاحب کا لخت جگر مبارک احمد مرکر مرزا صاحب کو موت جیسی مصیبت میں پھنسا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے جواب دینے کی حضرت کو فرصت نہیں یا بقول آپ کے شان ارفع ہے:

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان

کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

البتہ یہ سوال معقول ہے کہ انعام کا فیصلہ کس طرح ہوگا۔ سو یہ سوال کرنا مرزا صاحب کا کام ہے۔ جب وہ سوال کریں گے تو ہم ان کے جواب میں کہیں گے کہ جس طرح آپ کے مقررہ انعامات بابت جواب براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ کا فیصلہ ہوا تھا یا ہوگا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ مضمون کاتب لکھ چکا تھا کہ آج (۳۰ دسمبر کو) راقم خط (مرزائی) کا مطبوعہ جواب پہنچا جس کے شروع میں آپ نے مبلغ پانچ سو روپیہ نہ دینے پر نالش کی دھمکی دی ہے۔ میں راقم مضمون بڑی خوشی سے موکد بقسم غلیظ اجازت دیتا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کی عزت بچانے کی خاطر مبلغ پانچ سو کا دعویٰ مجھ پر کریں۔ بے شک کریں دعویٰ کرنے سے پہلے آپ کو کھانا حرام ہے۔ پس عدالت ہی میں فیصلہ ہو جائے گا کہ جواب صحیح ہے یا نہیں۔ آپ کے دعویٰ کا انتظار کر کے مرقع میں جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۴،۵)

(قادیانی معجزہ: الحکم قادیان میں بڑے فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا تھا وہ تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا، کیا یہ معجزہ نہیں۔ مگر ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ وہ مضمون آج تک بھی شائع نہیں ہوا بحالیکہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے۔ کیا یہ معجزہ کم ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ اسی قرآن لانے والے (فداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ۔ ہفت وزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۹۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزا قادیانی

# اوراس کے حواری

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ شعر مرزا صاحب کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزوں ہے مرزا صاحب جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے ہیں ان کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں۔ الحکم قادیان میں ایک کھلی چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام شائع ہوئی ہے جو نہ کسی مسئلہ کے متعلق تھی بلکہ محض اس دریافت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب کے لئے مقرر کئے ہیں ان پر کچھ استفسار تھا اس لئے اس کا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا تا کہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی مگر قادیانی پارٹی ایسی کہا کہ صحیح صحیح واقعات اپنے دام افتادوں کو پہنچنے دیں اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافتکیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے اخبار میں چھاپنے میں کا وعدہ کریں تو جواب بھیج دیا جائے۔ جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں جواب دیں۔ ناظرین غور کریں کہ محققین ہاں جدید مسیحین کی یہی جدید تحقیق ہے؟ کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہنچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کج رو یہ لوگ ہیں ان کی عادت یہی ہے کہ حتی المقدور اپنے مخالف کی بات کو اپنے ناظرین سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے فخر اڈیٹر اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپ نے ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا، جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا، لیکن میں نے جو اخباری مذہب کے مطابق اس کا جواب لکھ کر بغرض درج کرنے کے بھیجا، تو اس کو درج نہ کیا۔ اور ایک نوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ لکھ دیا، کہ نامہ نگار اپنا جواب اہل حدیث میں مانگتا ہے... یہ ان (اہل حدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اس لئے یہ جواب درج نہ ہوگا۔ (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اول محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہل حدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا، نہ کہ اس مراسلہ کا۔ اس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب نہ سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہٖ تعالیٰ خود ہی ثابت کر دیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کر دیا، جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ ان (اہل حدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ایمان داری اور یہ ہے ان کی دیانت داری کہ میں جواب دوں تو اس بنا پر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہل حدیث لگا کر بھیج دے تو اس کو غنیمت کبری جان کر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کاروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہل حدیث لکھ کر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ ان کو سناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے مگر وہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا، لہذا اہل حدیث میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:

میں نے کل ۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۰۸ء پڑھا ہے اس میں آپ نے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی مضمون چیستان مرزا، کے بوعدہ ایک ہزار روپیہ شائع کئے ہیں سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی پانچ سو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے اب تک اس کو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ ادا کریں جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کر لیں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کر دیں۔ اگر خلط مبحث کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بفضلہٖ آپ کو ان دونوں سوالوں کے جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیج دیتا۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانچ سو کے متعلق اب تک کچھ اطلاع نہیں باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل میعاد کے اندر چھپ کر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جب تک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانچ سو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے۔ لہذا آپ اس چھٹی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانچ سو روپئہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کرے گا جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یک ہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھہریں گے۔ (اخبار الحکم ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم ۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

اس چھٹی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اسکو واجب الادا کہتے ہیں نیچے اتر کر فیصلہ کی صورت پوچھتے ہیں کہ محاکمہ کون کرے گا۔ اے جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی ان سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے:

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپ کا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپ نے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے۔ آخر آپ کو نہیں تو آپ کے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ پس سنو! تم جس مضمون کا چاہو جواب لکھو اور جو انعام اس پر مقرر ہے اس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں ان کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں؟ یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کرو، یا میرے جواب الجواب کو دیکھ کر اپنی تسلی کر لیا کرو اور یاد رکھو:

باندھے ہوئے ہاتھوں کو بامید اجابت
رہتے ہیں کھڑے سینکڑوں مضموں مرے آگے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر

آج کل مرزا صاحب کے کافر ہونے، نہ ہونے میں بہت موشگافیاں ہو رہی ہیں، مگر ہم آج جس طریق سے مرزا جی کا کافر ہونا ثابت کریں گے وہ سب سے آسان تر ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ مرزا جی کا اپنا اقرار بھی ہے۔ مرزا جی حمامۃ البشری میں لکھتے ہیں:

ماکا ن لی ان ادعی النبوۃ و ا خر ج عن الاسلا م و الحق بقومٍ کا فرین یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں

مرزا جی کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ دعوی نبوت اسلام سے خارج ہونے اور کافر ہونے کا موجب ہے۔ اب سنئے! کہ مرزا جی نے دعوی نبوت کیا یا نہیں؟ پرانے حوالے تو سب کو معلوم ہیں کہ کس آن بان سے اظہار نبوت ہوا کرتا تھا مگر آج ایک نیا حوالہ سب سے واضح تر بتلا کر مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ کیوں ایسے بڈھے خبطی کے پیچھے پڑے ہو جو بقول خود کافر ہے۔

مرزائیو! نیچے کا حوالہ بغور سنو:

مولوی احسن امروہی نے جمعہ کے خطبہ میں بموجودگی مرزا صاحب وعظ کرتے ہوئے کہا کہ:

پھر چودھویں صدی میں آفتاب نبوت طلوع کرے گا اگر اس نبی (مرزا) کی اطاعت نہ کریں گے تو وہی ہوگا جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔ (بدر قادیان۔ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

مرزائیو! دیانتداری سے ان دونوں کلاموں کو ملا کر نتیجہ نکالو تم میں سے جو ذرہ منطق جانتے ہیں ان کی آسانی کے لئے ہم یہاں صغری۔ کبری بنا کر بتلاتے ہیں۔ سنو!

مرزا نے دعوی نبوت کیا (صغری)

اور بقول مرزا جی دعوی نبوت کرنے والا کافر ہے (کبری)

نتیجہ تم خود ہی سوچ لو کہ کون کافر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۱)

# مرزائیوں کو عام نوٹس

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے جو اختلاف بیانی دسمبر ۱۹۰۷ء اور فروری ۱۹۰۸ کے مرقع قادیانی (مرقع والا مضمون اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہوگا۔ بہاء) میں مرزا صاحب کی لکھی ہے، اسکے جواب کے لئے ہم نے سابق میں مبلغ پانچ سو روپیہ خاص مرزا صاحب کے لئے انعام رکھا تھا، جس پر مرزائیوں نے واویلا مچایا کہ یہ تخصیص مرزا صاحب سے کیوں کی گئی ہے، اس تخصیص کو اٹھا دیجئے۔ اس لئے آج ہم بذریعہ اس اعلان کے اس تخصیص کو اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی مرزائی بھی اس چیستان کو حل کر دے گا تو اس کو بھی مرزا جی سے نصف انعام دیا جائے گا کیونکہ وہ مرزا جی کے ماتحت ہونے کی حیثیت میں ان کے برابر انعام نہیں پا سکتے۔ درصورت نہ دینے کے ان کا حق ہوگا کہ بذریعہ نالش وصول کریں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزائیو! ہمت ہے تو آؤ۔ اپنے پیغمبر اور کرشن کی لاج رکھ لو ورنہ دنیا کیا کہے گی؟ مگر اتنا سوچ لینا کہ مقابلہ کس سے ہے:

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ایک مرزائی کی ابلہ فریبی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا صاحب ابلہ فریبی میں مشاق ہیں ان کے دام افتادہ معتقد بھی کم نہیں ڈاکٹر عبدالحکیم خان (سابق مرید مرزا) نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے کانا دجال، جس میں مرزا جی کی مرزائیت بس کھول کر دکھادی ہے۔اس رسالہ پر کھسیانے ہوکر ایک مرزائی نے قادیانی اخبار الحکم میں ڈاکٹر صاحب کی بعض پہلی تحریرات ایام جاہلیت (ارادت مرزا کے زمانہ) کی شائع کر کے اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے، حالانکہ ڈاکٹر صاحب خود ہی ان تحریرات کو رد کر چکے ہیں۔ بلکہ جس جس کتاب میں ان کی اس قسم کی تحریریں تھیں، ان کو ترمیم کر کے چھاپ چکے ہیں۔مگر اس مرزائی کو اتنا معلوم نہیں کہ مرزا صاحب بھی تو اس الزام میں آئے ہوئے ہیں جو براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کی زندگی اور دوبارہ تشریف آوری لکھ چکے ہیں جب ہم نے موضع مد ضلع امرتسر کے مباحثہ میں وہ مقامات پیش کئے تو مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی میں کس وضع داری کے ساتھ تسلیم کیا کہ عیسی کی آمد ثانی کا عقیدہ سادگی سے لکھ دیا تھا (ص ۷)۔جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ بے وقوفی سے ایسا کیا گیا۔حالانکہ آپ بقول خود اس وقت بھی الہامی تھے اور کتاب براہین احمدیہ محض الہام ہی سے لکھی گئی تھی۔

تو جب پیر طریقت اور پیغمبر امت سے بے وقوفی ہوگئی تو ڈاکٹر صاحب پر بحیثیت مریدی تھوڑی سادگی نے اثر کر دیا ہو، تو کیا عجب، جب کہ انہوں نے دیانتداری سے اصلاح بھی کر دی پھر اسی قسم کی تحریروں کو پیش کرنا ابلہ فریبی نہیں تو کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# کذاب قادیانی کی کذب بیانی
# اوراس پر بے ہودہ لن ترانی

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرقع قادیانی بابت فروری ۱۹۰۸ء میں ہم نے دجال اکبر (مرزا) کی ایک کذب بیانی پر مواخذہ کر کے جواب طلب کیا تھا۔

دجال موصوف نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں اثناء تقریر میں کہا تھا کہ پنڈت لیکھرام آریہ نے خدا سے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور پنڈت) میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری ص ۵)

اس دعوی کی تصحیح نقل مانگی گئی تھی اور لکھا تھا کہ تمہاری یہ ایک معمولی عادت ہے جب بھی تمہارا کوئی مخالف مرتا ہے، تو تم کہہ یا کرتے ہو کہ اس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحومین وغیرہ سے تم نے بھی یہی برتاؤ کیا جس کی کئی کئی ایک دفعہ اہل حدیث اور مرقع قادیانی میں قلعی کھولی گئی ہے اور اچھی طرح ثابت کیا گیا کہ:

رسول قادیانی کی رسالت   بطالت ہے بطالت ہے بطالت

سچے ہو تو لیکھرام کی یہ دعا اسکی کسی تحریر سے دکھاؤ کہ اس نے خدا سے مانگا ہو کہ جھوٹے کو ہلاک کر۔

اسکا جواب دجال اکبر (یہ مضمون دراصل تو اڈیٹر الحکم کا ہے مگر دجال قادیانی چونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۸ پر مانتا ہے کہ مریدوں کے تمام کام پیروں کے ہوتے ہیں (خصوصاً اشاعت تعلیم میں) اس لئے ہم نے یہ مضمون دجال ہی کا سمجھا اور اسی کو مخاطب کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اخبار الحکم ۱۴ فروری میں دیا ہے جس کا عنوان ہے، ثناء اللہ کی بے حیائی، اس میں وہ اپنی معمولی لن ترانی اور مزید ار گالی گلوچ کے بعد پنڈت لیکھ رام کا ایک حوالہ دیتا ہے جسکی نسبت لکھتا ہے کہ:

ثناء اللہ کو چاہیے کہ عینک اتار کر نہیں، بلکہ لگا کر پڑھے۔ اور اگر بالکل ایمان اور علم ماموری من اللہ کی مخالفت میں سلب نہیں ہو گیا، تو اپنی غلطی کا اعتراف کرے .... لیکھ رام کے مباہلہ کے متعلق دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: اس لن ترانی کے بعد پنڈت لیکھ رام کی عبارت نقل کی ہے جس کو جلی لفظوں میں لکھا ہے، جس سے معلوم ہو کہ یہ عبارت بعینہ وہی ہے جو لیکھ رام کے قلم سے نکلی تھی۔ مگر ناظرین دیکھ کر حیران ہوں گے کہ پرانی مشہور مثل: چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد، جو مدت مدید سے ایک مفہوم کی صورت میں تھی، آج اسکا مصداق بھی قادیان دارالزیان میں ملتا ہے۔ بہرحال دجال اکبر نے پنڈت لیکھ رام کی عبارت ان لفظوں میں نقل کی ہے:

ہے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر (ایسا ہو) کہ جہالت اور تعصب اور جور وستم والے کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور عزت نہیں پاتا۔ دستخط لیکھ رام شرما از پشاور (الحکم ۱۴ فروری ص ۵ کالم ۱)

اسی عبارت کو بدستخط پنڈت لیکھ رام دجال اکبر نے اپنی نئی تصنیف حقیقت الوحی میں یوں لکھا ہے کہ:

اے پرمیشور ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاسکتا (راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھ رام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروز پور پنجاب۔) ص ۳۱۹

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو نقلیں ہوئیں آیئے اب ہم ناظرین اصلی عبارت لیکھ رام کی اصل کتاب سے دکھا دیں: تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔

کلیات آریہ مسافر اور خبط احمدیہ جس کا حوالہ خود دجال اکبر نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۹ پر دیا ہے نکال کر دیکھئے جہاں لیکھ رام نے اپنا مدعا ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:

اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر اور جو تیرا ست دھرم ہے اس کو نہ تلوار سے بلکہ پیار سے معقولیت اور دلائل کے اظہار سے جاری کر اور مخالف کے دل کو اپنے ست گیان سے پرکاش کر تا کہ جہالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعصب و جور و ستم کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم: آپ کا ازلی بندہ لیکھ رام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور۔ ص ۳۴۷

ناظرین بغور دیکھیں کہ پنڈت لیکھ رام نے جہالت اور تعصب کا ناش ہونا لکھا ہے مگر چونکہ جہالت اور تعصب کے ناش ہونے کی دعا ایک معمولی دعا ہے جو ہر ایک مذہب کا پابند کیا کرتا ہے۔ اور اتنی عبارت سے دجال کا کام نہ بنتا تھا اس لئے اس نے اور اسکے دام افتادہ اڈیٹر الحکم نے حیاو شرم کو نصیب اعداء جان کر، والے، کا لفظ بڑھا اور اس عبارت کو ان لفظوں میں ادا کیا کہ: جہالت اور تعصب اور جور و ستم والے کا ناش ہو۔، جس سے غرض ان کی یہ ہے کہ جہالت والے کے لفظ سے ہم پنڈت لیکھ رام کی ہلاکت کا ثبوت دیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین! یہ ہے عذر گناہ بدتر از گناہ جس اعتراض کو اٹھانے کے لئے کوشش کی تھی اس سے زیادہ سنگین اعتراض اپنے اوپر لے لیا۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں جو دجال اور دجالہ کی بے حیائی اور بے شرمی کی داد دے

دجالیو! ہم اتنا تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارا دجال اکبر مخالف کی تحریر کو اصل الفاظ میں نقل نہیں کرتا چونکہ جھوٹ اور کذب کا عادی ہے اس لئے اس موقع پر تنگ آ کر اس نے لیکھ رام کی اصل عبارت کو نقل کیا تو بھی اپنی عادت مردار خوری سے نہ چوکا۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو بتلاویں کہ لیکھ رام کی دعا کا کیا مطلب ہے اور کہ وہ کہاں تک قبول ہوئی۔

سنو! ہر ایک مذہب کا پابند اپنے مخالف مذہب کو جہالت اور تعصب جانتا ہے جیسے مرزا صاحب ویدک دھرم کو کہا کرتے تھے اسی طرح لیکھ رام بھی اسلام اور قرآن کو جہالت اور جور و ستم جانتا تھا چنانچہ لیکھ رام بالتصریح اپنے اس مدعا کو اسی کتاب میں اس دعا کے متصل ہی لکھتا ہے کہ: چونکہ توریت زبور انجیل قرآن تغیر تبدل سے بھری ہوئی غلطیوں سے مملو اور جور و ستم کے حاوی ؟ ہیں ان کی سچائی کی دلیل سوائے طمع یا نادانی یا تلوار کے ان کے پاس کوئی نہیں اس واسطے وہ سچے نہیں ...پس ناراستی کے پھیلانے والا اور جھوٹ کو ترقی دینے والا سچا کبھی نہیں ہو سکتا۔ (خبط احمدی۔ ص ۳۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس عبارت کوملحوظ رکھ کرلیکھ رام کی دعا کا مدعا یہ ہے کہ اے پرمیشور جہالت اور جور وستم یعنی اسلام اورقرآن (خاکش بدن) کا ناش کران کوصفحہ دنیا سے مٹادینے غالبًا لیکھ رامی دعا کا یہ مطلب سمجھنے سے کسی مومن یا کافر کوبھی انکار نہ ہوگا۔ اب مطلع بالکل صاف ہے تم ہی بتلاؤ کہ اس کی یہ دعا قبول ہوئی؟ کیا اس کی دعا کے موافق اسلام اورقرآن کا ناش ہوگیا؟ ہرگز نہیں اور کبھی نہ ہوگا۔ اور اگر تم یہ کہو کہ اس کے ذہن میں گوتعصب اور جہالت سے مراد قرآنی تعلیم تھی مگر چونکہ خدا کے نزدیک قرآنی تعلیم جہالت نہیں اسلئے خدا نے اس کے الفاظ کے موافق اسکو تباہ کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ سچ ہے قرآن کے نزدیک قرآنی تعلیم جہالت نہیں تو ویدک تعلیم تو یقیناً جہالت ہوگی اور اسکی تسلیم تو تم بھی خوشی سے کروگے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ہنوز ناش نہ ہوئی بلکہ اس کی دعا اور اسکے مرنے کے بعد جتنا اس کو فروغ ہوا ہے وہ واقف حال لوگوں سے مخفی نہیں۔

بہرحال کوئی صورت ہی لیں، کہنا پڑتا ہے کہ لیکھ رام کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ بلا سے نہ ہوئی ہو، ہمیں اس سے کیا رنج ہے۔ قرآن مجید ہم کو پہلے ہی بتلاتا ہے ما دعاء الکا فرین الّا فی ضلال

پھر تم لوگ کس منہ سے کہتے ہو کہ لیکھ رام نے جو دعا کی تھی اس کے مطابق وہ مرگیا جس کا مطلب تمہارے قول کے مطابق یہ ہے کہ لیکھ رام کی دعا قبول ہوگئی حالانکہ ہم ہر دو صورتوں سے بتفصیل بتا چکے ہیں کہ اسکی دعا بالکل غلط ہوئی بلکہ اس شعر کی مصداق رہی:

شور بختاں بآرزو خواہند　　　مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

مرزائیو! آؤ ہم تم کو اس فیصلہ کی صورت آسان بتلاویں امرت سر یا لاہور میں ایک جلسہ قرار دو، اس میں چند معزز اہل علم بطور ججوں کے انتخاب کئے جائیں۔ ان کے سامنے لیکھ رام کی اصل کتاب خبط احمدیہ اور کلیات آریہ مسافر رکھ دیں گے، وہ خود ان مقامات میں لیکھ رام کی عبارت کو دیکھ کر ہماری اور تمہاری عبارات منقولہ میں سے جس عبارت کو اصل کتاب سے مطابق نہ بتلاویں وہ سو روپیہ جرمانہ دے۔ اس سے بعد اسی جلسہ میں جھوٹے کے لئے لعنت کا ووٹ پاس کیا جائے گا۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا تمہارے مذہب میں نبی اور رسول مہدی اور مسیح کرشن اور کاہن وغیرہ بننے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کذاب ہونا بھی ضروری ہے؟ آہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

# مبارکہ بیگم اور نواب

## (بدر اور الحکم جواب دیں)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے اخبار کے نائب اڈیٹر منشی علم دین لکھتے ہیں:

اہل حدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات بے شک زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ وبالا کرنے میں واقعی اپریل ۱۹۰۵ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھ کر ہیں۔ جس قدر مرزائی پارٹی کو اپنے نبی، کرشن، ابن اللہ اور ابو اللہ (مرزا جی کے الہامات انت منی بمنزلة او لادی ۔ انت منی و انا منك ۔ انت من ماء ی وغیرہ سے نکلتے ہیں۔ یعنی ہم نے زبردستی ان پر نہیں لگائے بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے اوپر لیتے ہیں) اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئیوں اور الہاموں پر ناز ہوا کرتا ہے، اہل حدیث اور مرقع اسی قدر آسانی سے ان سب کے بخیئے ادھیڑ ڈالتے ہیں اور ان کی تہ تک پہنچ کر ان دجاجلہ کے شرم ناک اور کذب مجسم کارناموں کی قلعی کھول کر پبلک کے سامنے لے آتے ہیں جس سے کرشن پینتھیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے کاذب بلکہ اکذب الناس ہونے کا بین ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملہ کے متعلق سب کی سب تحریرات چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشّمس کیا گیا ہے۔ لیکھرام کے مباہلہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا اور اسکے نافرمان مرید (نافرمان مرید اس لئے کہ وہ بعض اوقات کرشن کی حکم عدولی بھی کرلیا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ بٹالہ گیا اور باوجود مرزا کی ممانعت اور فہمائش اور موکد حکم کے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی کے نام لے آیا۔جس کے باعث مرزاجی نہایت ناراض ہوئے۔مفصل واقعہ مولوی سرورشاہ مرزائی سے دریافت ہوسکتا۔نائب اڈیٹر)الحکم کی فریبانہ چالاکی جواس نے جوروستم کے ساتھ،والے،کالفظ اضافہ کرنے سے کی،طشت از بام کی گئی۔

ان مواخذات سے تنگ آکراب مرزائی اخباروں نے اعلی حضرت کرشن مقدس کی مقدس پیشگوئیوں کو بلاحوالہ درج کرنا شروع کردیاہے۔گویاہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روباہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پرتازہ واقعہ سنئیے کہ۱۷فروری(۱۹۰۸ء)کومرزاصاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ سے ہوا۔۲۷فروری کا بدراس کے متعلق ایک پیش گوئی بلاحوالہ یوں بیان کرتا ہے۔ لکھتاہے:

مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جواخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ان میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارے میں اخبارالحکم میں شائع ہواتھاجب کہ مبارکہ بیگم کی عمرصرف چاربرس کی تھی اورنواب محمدعلی خان کی پہلی بیوی صحیح وسالم ان کے گھر میں آبادتھی۔وہ الہام یہ ہے:

نواب۔مبارکہ بیگم

یہ الہام دوالگ الگ فقرے ہیں ایک نواب۔دوسرافقرہ مبارکہ بیگم۔اس الہام میں دونوں فقروں کوایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائے گی۔

(بدر۔قادیان ۲۷فروری۱۹۰۸ءص۲کالم۱)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پہلے تواڈیٹر بدرکا یہ صریح جھوٹ دیکھئے کہ،

مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جواخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔

دیکھئے کیا یہ بات تسلیم کے قابل ہے کہ الہام تومرزاجی کوہوں اورہوں بھی بہت سے،مگرمرزائی اخباروں میں درج نہ ہوں۔پھروہ اخبارکاہے کے لئے رکھے ہیں(اورمرزاصاحب اپنی کتابوں میں بھی تولکھ سکتے تھے۔جوانہوں نے نہیں لکھے۔بہاء)اوروہ اخباروں والے جواپنے خطوں اورعرضیوں میں اپنے آپ کوکرشن کی جوتیوں کا غلام لکھاکرتے ہیں کس مرض کی دواکے لئے حضرت اقدس کے قادیان میں بیٹھے جوتیاں کھارہے ہیں۔بھاڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جائیں ایسے اخبار اور اخباروں والے۔ ہم یہ بات کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے، کیونکہ کمہار کے گدھے جب بوجھ نہ اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے؟ بندر اور ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے، تو ان کی بھلا خیر کہاں؟ اور سنیئے کہتے ہیں کہ، صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا۔ یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ، مبارک کہ نوابی خاندان میں بیاہی جائے گی، تو کیوں اس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ مع تاریخ و ماہ کے نہیں بتایا؟ اسی سے تمہارے کذب، فریب اور چالاکی کا پتہ چلتا ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں (اور ہمارا یہ دعوی اس وسیع تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہوگا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبارات کے بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے) کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے۔ اگر بدر اپنے دعوی میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلا دے اور اگر اسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو بھی اس دینی کام میں اپنے ساتھ ملالے اور دونوں مل کر پورا حوالہ بتلاویں۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقواالنار التی وقو دھا الناس والحجارۃ۔ نائب اڈیٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۹۔۱۰)

## قادیان میں فنانشل کمشنر

فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ کو قادیان میں پہنچے مرزا صاحب نے ان کی خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ اپنے مریدوں میں برگزیدہ اصحاب کو دور دور سے جمع کیا اور مکلّف دعوت دی۔ خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے کہ جب کسی پولیٹیکل تقریر میں حکام کو دھوکہ دیتے ہیں تو بس یہی ایک تکا چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔ او ظالم! جہاد کو مع شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اسکو منسوخ کرے۔ او ظالم تم ہمیشہ کہتے ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا کہ میرے آنے کے بعد اشاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے لئے جہاد جائز نہیں ۔ظالم !تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا جہاد جاری تھا۔تف ہے ان لوگوں کی سمجھ پر جو تم دشمن اسلام کو مسیحائے اسلام سمجھتے ہیں ۔تمہارا الہام تھا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیا یہی برکت ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنی ملازم فنانشل کمشنر کی خوش آمد کرتے ہوئے تم خود اس کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت لجاجت سے قدم بوسی کی ۔ہمارے خیال میں فنانشل کمشنر کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہیے مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ ۔اس کی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہو چکے ہیں جو ہنوز معرض التواہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلادیں کہ جس پر کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو اور کوئی اس میں شریک بھی نہ ہو سکے ،یعنی خناس ۔گر قبول افتدز ہے عز و شرف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۰۸ء ص ۶)

# مرزا قادیان

# اور آریہ سماج کا ہذیان

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے

تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان میری

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جب سے لاہور میں آریوں نے گذشتہ نومبر (۱۹۰۷ء) میں مذہبی کانفرنس کر کے مرزا جی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح اور جناب رسالت مآب فخر عالم افتخار دو عالم سید ولد آدم ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے کہ مسلمانوں نے صبر وشکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ ایسے پراز اشتعال مضامین پرخون کی ندیاں بہ جائیں۔ ہم نے آج تک اس پہلو پر کچھ نہیں لکھا کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے بلکہ راویان کلام محض اپنی آراء ہمارے سامنے پیش کرتے رہے جس کو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمدللہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے جس میں اس واقع کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وہو ہذا:

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جس کو خواہ کسی طرح بچ بچ کر پیش کیا گیا ہو مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا ان کی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی ۔اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے۔ اگر چہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے گئے ہوں مگر تاہم اسکا بیان اس عبارت سے بہت ملتا جلتا تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا ستیارتھ پرکاش میں متی باب اول آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ ہیں جن سے آریہ لیکچرار ناواقف نہیں ہوسکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے)، کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کرسکتا جو کہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا متنفس ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے ...اگر یسوع کی پیدائش کی کہانی سچی تصور کی جاوے تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جائے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتے نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو کچھ اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے... صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپیہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں اور آسانی سے تو ہم پرست بن سکتے ہیں یہ اس طرح وقوع میں آیا ہو کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح حاملہ ہوئی ہوگی۔،

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے حالانکہ قریباً نصف دنیا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو صدیقہ اور راست باز یقین کرتی ہے یہ سچ ہے کہ اوروں نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیوں اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا لیکن یہ کہنا کہ، مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی، یا یہ کہ، کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے۔ گویا یہ مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسی علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ وطیرہ اختیار کرنا ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ بابت مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۰۱۔۱۰۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں اتنا لکھا ہے: مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا، اب یہ ایسی بات ہے کہ جس کو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا اور جب تک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں

(رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج)

مرزائی اخبار چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کریں گے بلکہ اس کو بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ پس مضمون ہذا میں ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہے تاہم مرزا صاحب قادیانی بھی اس الزام کے ملزم ہیں جس کی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیاء کی شان میں گستاخیاں سن کر بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہیے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر طے کر کے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب نے ان سے بڑھ کر دی ہوئی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں، ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں:

یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیش گوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی۔ پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں، اور ایک مردہ کو خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے، کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیش گوئی کیوں رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں، ان کو کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی نابکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفچی کو کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپ کو اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں، سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا اس جگہ بھی وہی کاروائی کی، اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے یہودی بادشاہ ہونا چاہیے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس سے جذبات روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہوگئیں۔ اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب تالمود سے چرا کر لکھا ہے، اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جیسے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شائد اس لئے کی ہو کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچہ مار رہے ہیں آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے

آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شائد خداتعالی شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا، اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں، اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کیا ولادبنیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اوران کو کچھ اثر نہ ہوگا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہورہی ہے، ہزار ہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکینا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مرسکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے۔

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالات نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجودظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ آپ ہی حضرت ہیں جنھوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہوں گے کہ میں پھر واپس آجاؤنگا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس نسلیں ان کے بعد بھی انیس صدیوں میں مرچکیں مگر اب تک تشریف نہ لائے۔ خود تو وفات پاچکے مگر اس جھوٹی پیش گوئی کا کلنک اب تک پادریوں کی پیشانی پر باقی ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴، ۵، ۶، ۷، ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

مرزائیو! غور سے دیکھو۔ کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والاشان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو؟

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب نے جو برا بھلا کہا ہے تو اس کی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی بتلائی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالی نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوی کیا اور حضرت موسی کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا، اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے پس ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ص ۹۔ ضمیمہ انجام آتھم)

جواب: یہ بھی مرزا صاحب کی ایک ابلہ فریبی ہے جس سے ان کی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر ڈال کر تمہاری جیبیں کترنے کی ہے آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے یہ کنکر نکالیں ذرہ تحفہ قیصری نکال کر پڑھئے جس میں اول صفحہ پر ہی لکھا ہے کہ:

یہ عریضہ مبارکبادی اس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر آیا ہے (ص ۱)۔... اس (خدا) نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا (ص ۱۵)... اس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے... میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے (ص ۱۶)... خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے (ص ۱۹).. اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان سے سنیں ...ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں ...کیا خوب ہو کہ جناب (ملکہ) کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔(ص ۱۸)...آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ غالب آ گیا(ص ۲۱)

غرض اسی طرح کئی ایک مقامات پر یسوع مسیح کی نسبت اعزازی الفاظ درج ہیں پھر لطف یہ کہ پہلی تحریر یعنی ضمیمہ انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی، جائے غور ہے کہ جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھے گئے تھے اس کی نسبت چار ماہ بعد اس قدر تعظیمی الفاظ بھرے گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے یسوع کو ماں بہن کی گالی دے کر یہ لکھا تھا کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ یہ بڑا مکار تھا جھوٹا تھا دغاباز تھا۔آج میں کس شرافت اور دیانت سے چار ہی ماہ بعد اس رائے کو بدل کر اسی یسوع کو خدا کا دائمی محبوب مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا مجھے یہ نہ کہیں گے کہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس سے بڑھ کر افسوس اڈیٹر ریویو پر ہے کہ وہ بھی باوجود چنین وچناں کے آنکھیں بند کر کے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔سوامی دیانند کی عبارت میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اس کو مسیح کے ہم معنی سمجھ کر یوں لکھتا ہے کہ:

اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ ایسے ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا۔

دیکھئے، بقول، جادو وہ جو سر پر بولے،خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں

مرزائیو! دیکھانہ

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم واقعات نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے زیادہ ملزم ہیں جنہوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہے۔ تو یہ کہنا بے موقع نہ ہوگا کہ

کئے لاکھوں سم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

( ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۰۸ء ص ۳۔۶ )

# قادیانی دجال لاہور میں

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ قادیانی اخبار بدر لکھتا ہے کہ:

میرے آقا میرے سید و مولا حضرت مسیح موعود ۲۷۔اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہوسکتا مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے اسلئے محض تبدیلی آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ (بدر ۳۰۔اپریل ۱۹۰۸ء)

خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑہانکی جاتی تھی:

چہ گوئم باتو گر آئی چہادر قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

آج اسی دارالامان سے نکل کر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب قادیانی) مغضوب شہر میں بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کی یوں ترمیم کریں

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی

و با بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۰۸ء ص ۶)

(جب سے مرزا صاحب قادیانی لاہور گئے ہیں ان کی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ ہوتا ہے۔افسوس ہے مرزا صاحب نے دار الامان چھوڑ کر آرام نہ پایا ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۰۸ء ص ۱۱)

# مرزا قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بناچار باشدش نوشید

ز جام دہر مئے کل من علیھا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمان ہوئے، مگر آج ان کو کوئی نہیں جانتا۔ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے، آخر تو وہی ہے نہ، جس کی بابت کہا گیا ہے

زال دنیا چوں عروس آراستہ ست

در دور روزے شوئے دیگر خواست ست

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جن کی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہنچی ہوئی ہے۔ آہ! ہم افسوس سے کہتے ہیں ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے، مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہے۔ ہمارا ماتھا تو اسی وقت اس بد خبر کے سننے کے لئے ٹنکا تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا، جس میں اپنے شدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا، جو شخص ہمارے اس مقبرہ مین دفن ہوگا وہ بخشا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس شدادی بہشت میں جگہ پانا چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے اس بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت کر کے رجسٹری کرا دے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وحی الٰہی نے متنبہ کر دیا ہے کہ جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے، خس کم جہان پاک۔ لیکن تاہم ہم قانون خداوندی و یمدھم فی طغیانھم پر نظر ڈال کر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہم کو آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

۱۔ مرزا، ۲۱ ساون ۱۹۶۵ (۴۔اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

۲۔ مرزا کے کنبہ میں سے ایک معرکۃ الآراء عورت مر جائے گی۔

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا صاحب مر جائیں گے جس کی میعاد ۴ ستمبر ۱۹۰۸ء تک ہے۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: گو مرنا جینا معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام قسم کی ذلتیں گوارا کر رہا ہو، جس نے خدا و رسول اور مومنین بلکہ کل دنیا کے لوگوں پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں، جس کی زندگی کا خلاصہ یہ دو حرف ہوں

عاقبت کی خبر خدا جانے　　　اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کیلئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

مرزائیو! ڈاکٹر (عبدالحکیم) صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہم کو بتلایا ہے کہ ان یك كاذباً فعليه كذبه وان يك صادقاً يصبكم بعض الذي يعدكم (اگر جھوٹا ہے تو اس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اس کا بتلایا ہوا عذاب تم پر ضرور آئے گا) لیکن تم لوگوں کو تو جہاں کرشن قادیانی نے یہ سکھا رکھا ہے کہ دیندار آدمی کا فرض ہونا چاہیے کہ الہام کے آگے چوں نہ کرے (ازالہ طبع اول۔ص ۱۴۰) پس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد ہوں لیکن تم لوگوں کو خوف زدہ ہونا چاہیے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے علاوہ اسکے مرزا صاحب کا الہام بھی ہے: مباش ایمن از بازیء روزگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہم تم کو اس الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں:

تو مشو مغرور بر حکم خدا　　　　دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۲۸۔ص ۶۔۷)

# مرزا قادیانی سے ایک سوال

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آج میں نے آپ کے پرچہ اخبار اہل حدیث ۸ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ دوسرے کالم کے آخری حصہ پر دیکھا ہے کہ بدر تحریر فرماتا ہے چونکہ حضرت ام المومنین (نصرت) کی طبیعت علیل ہے اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں (یعنی بمعہ مرزا صاحب لاہور میں)۔

جناب مولوی صاحب! میری ایک آرزو خدمت والا میں ہے کہ ہم کو مرزا صاحب سے بذریعہ اپنے اخبار اہل حدیث (امرتسر) کے جواب منگوا دیں کہ اگر خدا کی تقدیر سے مرزا صاحب فوت ہو جاویں تو حضرت ام المومنین (نصرت) صاحبہ کے واسطے کوئی مومن حق دار نکاح کا ہو سکے گا یا نہ۔ اور مرزا صاحب کی اولاد مرزا صاحب کا مال تقسیم کر سکیں گے یا نہ، یا لا نورث میں داخل ہوگا۔ والسلام۔

میرے خیال میں اس سوال کا جواب بڑا گراں ہے دیکھئے کیا جواب دیتے ہیں۔

بندہ حکیم خیر محمد ڈیرہ غازی خان محلّہ مسجد گلالہ۔ جواب طلب

اڈیٹر اخبار اہل حدیث نے ادارتی نوٹ میں لکھا ہے:

مرزا صاحب جو جواب دیں گے وہ تو وہی جانیں اسکا علم تو خدا کو ہے، مگر ہم اس کا اصول بتلائے دیتے ہیں کہ جس میں فائدہ ہوگا وہ کریں گے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت چونکہ ذوالوجوہ بلکہ ذوالوجوہات ہے، گویا حضرت عطار مرحوم کا یہ شعر آپ ہی کے متعلق ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں شترمرغ شناس ایں نفس را

نے کشد بارو نہ پرو بر ہوا

گر پر گوئیش گوید اشترم

ور نہی بارش بگوید طائرم

اسلئے غالباً نکاح بیوہ کی تو اجازت نہ دیں گے، مگر اولاد کو وراثت سے محروم نہ کریں گے۔ اگر چہ حضرات انبیاء کی اولاد وارث نہ ہوتی تھی لیکن مرزا صاحب کو اس سے مطلب نہیں، وہ تو اسی اصول پر ہیں جو ہم نے ذکر کیا۔ ممکن ہے ہمارا جواب غلط ہو، اور مرزا صاحب یا ان کے حواری کوئی اور جواب دیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سوال ایک جدید ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء ص ۴۔۵)

# کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تمہارے اور ہیں فرہاد وقیس اور

آخر کو کہنہ کہنہ ہیں اے جان نئے نئے

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا ہے آپ کا حضرت عیسیٰ کے حق میں گندی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کا وطیرہ چلا آیا ہے چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی مرزا جی کر چکے ہیں اس میں سے مشتے نمونہ از خروار، یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں بغور سنئے مرزا جی فرماتے ہیں:

آپ (یعنی حضرت عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے (ضمیمہ انجام آتھم)

مگر آپ لوگ حیرانی سے سنیں گے کہ انہی مرزا صاحب پر آپ کے لاہور کے سفر میں جب ایک شخص نے آپ کے داڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا، تو آپ نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت عیسی کے اس فعل کو مستحسن بتلایا اور اسکی تصدیق و تعریف کی۔ ہم آپ کے الفاظ کو آپ کے مقرب چیلے بدر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے:

داڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا نے) فرمایا لوگ کن بے ہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں، ہماری نگاہ باطن پر ہے... جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں... حضرت عیسی پر ایک شخص نے، جو ان کا مرید بھی تھا، اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی (یہ بیان کر کے مرزا جی کہتے ہیں) درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا

(اخبار بدر۔ ۲۴ مئی ص ۴ ۱۹۰۴ء)

مرزا جی کی یہ اختلاف بیانی دیکھئے کہ کس فریبانہ چال پر مبنی ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس جگہ ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلا کر حضرت عیسیؑ جیسے پاک دل (وجیھاً فی الدنیا والآخرہ) اور پاک نفس انسان کو چوہڑے چماروں سے بڑھ چڑھ کر مغلظات اس لئے سنائیں کہ وہاں ان کی توہین منظور تھی، اور یہاں اپنے داڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنے میں چونکہ اسی عیسیؑ کے فعل سے استدلال کرنا منظور تھا اسلئے اس جگہ اسی فعل کی جسے پہلے حد درجے کا برا بھلا کہہ چکے ہیں تصدیق و تحسین کر دی اور ان کے معترضوں کو کوس دیا:

تذکرہ میری وفا کا ان کے ہاں آنے لگا

جذب دلداری اثر کچھ کچھ تو دکھلانے لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں آپ کے دجالی ہتھکنڈے جن کو اہل حدیث اور مرقع بیان کرنے سے نہیں رک سکتے کیونکہ یہی ظاہر کرنا ان دونوں کا فرض منصبی ہے اور یہی معنی ہیں ولو کان عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیرا کے اور بس۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء ص ۱۰)

# مرزا قادیانی کا انتقال

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانیء ما نیز جاودانی نیست

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شعر مذکور میں جو اخلاقی تعلیم دی گئی ہے وہ اس موقعہ کے لئے ہے جب کسی شخص کی دشمنی کسی سے ذاتی عناد اور شخصی بغض پر ہو، لیکن جس شخص سے عداوت کی بنا مذہبی اختلاف، یا اس کا دینی فساد ہو، اس کی نسبت خوشی کرنے سے قانون اور شریعت منع نہیں کرتی۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ابوجہل کے مرنے کے موقع پر حضور پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا تھا:

ما ت فرعو ن ھذہ ا لا مۃ یعنی امت محمدیہ کا فرعون مر گیا۔

قرآن مجید میں کفار کی ہلاکت پر فرمایا گیا ہے:

فقطع دا بر القو م الذین ظلموا فالحمد للہ ر ب العا لمین۔

اس لحاظ سے آج کوئی شخص مرزا صاحب کے انتقال پر خوشی کرے، تو کوئی ایسا قابل ملامت نہیں۔ مگر ہم کو مرزا صاحب کے انتقال پر اس لئے خوشی نہیں بلکہ ایک اور وجہ سے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے خاص میرے متعلق ایک اشتہار دیا تھا جو مرزا صاحب اور مجھ ہی میں نہیں بلکہ مرزا صاحب کے تمام مشن کے فیصلے کے متعلق کافی ہے۔ گو آج سے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار درج ہو چکا ہے مگر ناظرین کے استحضار کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے آج بھی درج کیا جاتا ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اشتہار مرقوم کا مضمون کسی شرح یا حاشیہ کا محتاج نہیں، بلکہ اپنا مضمون آپ صاف بتلاتا ہے کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مرے گا، وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔

گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو، مگر مرزا صاحب پر تو اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے۔ بلکہ ایجاد کردہ اصول ہے۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر ناظرین کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ سناتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قادیانی جو حرم محترم (نصرت) کی علالت کی وجہ سے لاہور تبدیل آب و ہوا کے لئے گئے ہوئے تھے، ۲۶ مئی کو خود ہی علیل ہو کر چند گھنٹوں میں راہی ملک بقا ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسٹیشن لاہور پر حکیم نورالدین کو کہتے سنا کہ مرض اسہال سے مرے ہیں۔

۴ بجے صبح کے مرض لاحق ہوا۔ ۶ بجے زبان بند ہوگئی۔ دس بجے انتقال ہوگیا۔ معتقدین کی آنکھوں میں اندھیرا ہوگیا۔ اور مخالفین کو خوشی ہوئی کیوں نہ ہو، جب کہ دنیا کا عام قاعدہ ہی یہ ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے کہا ہے:

بذا قضت الایام ما بین اهلها

مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی دنیا میں دستور ہی چلا آیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت پر دوسری قوم کو فوائد ہوتے ہیں۔ افسوس کہ میں اس روز اعظم گڈھ سے امرتسر کو آتا ہوا ریل کے سفر میں تھا، ورنہ عجب نہیں کہ جس وقت جنازہ آپ کا اسٹیشن امرتسر پر آیا تھا، خاکسار بلند آواز سے کہتا کہ: عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اور آپ کے خلیفہ راشد حکیم نورالدین صاحب کو مرزا جی کا اشتہار منقولہ بالا دکھا کر پوچھتا کہ مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی۔ ابھی تو میں زندہ ہوں پھر وہ کیوں چل دیئے۔ ایسی بے وفائی بھی کیا؟ ایسے مسیح ایسے مہدی ایسے کرشن ایسے ابن اللہ اور یہ بے مروتی؟ آہ

قتل عاشق کسی معشوق سے دور نہ تھا

پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمدللہ کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افتراء اپنے دجل غرض اپنے بہمہ صفات موصوف ہونے پر مہر کر گئے جس کی بابت میں ان کا مشکور ہوں اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کرتا ہوں

بخشدے اس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعوی کیسا

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت سے یہی نہیں کہ بموجب اشتہار مرقومہ آپ کے مشن اور آپ کی نبوت کو صدمہ پہنچا بلکہ کئی ایک اور اسباب بھی ایسے جمع ہو گئے ہیں جو فرداً فرداً قادیانی مشن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

منجملہ آسمانی منکوحہ کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب کی برادری میں ایک لڑکی تھی جس کا والد ہوشیار پور کا رہنے والا تھا۔ اسکے والد کو مرزا صاحب نے پیغام نکاح دیا، مگر بوجوہات مختلفہ وارثان معصومہ نے انکار کر دیا۔ اس پر مرزا صاحب نے ان کو دھمکایا کہ اگر تم نے اس لڑکی کو اور کسی جگہ بیاہ دیا تو یہ بیوہ ہو کر بھی میرے پاس آئے گی۔ چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین کے اخیر صفحہ پر لکھا:

قال و بموت بعلها و ابو ها اله ثلث سنه من یو م النکا ح ثم نر دها الیك بعد مو تهما میرے خدا نے مجھے بذریعہ الہام کہا ہے کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک مر جائیں گے اور ان کے مرنے کے بعد اس عورت کو ہم تیری (مرزا کی) طرف پھیر لائیں گے۔

اس پیشین گوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا تو یہی جواب ملا کہ میں کیا مر گیا ہوں۔ میری زندگی میں ضرور مسمات مذکورہ میرے نکاح میں آئے گی۔ مگر افسوس کہ آج اس امید کا بھی خاتمہ ہو گیا اور مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵ جون ۱۹۰۸ء۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶۔ ج ۵ نمبر ۳۱۔ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزا قادیانی کی ہلاکت
# اور سچے مومن کی فتح

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی لکھتے ہیں:

میں خداوند عالم کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی ۔ مئی ۱۹۰۶ء میں اس نے مجھ کو فرمایا تھا:

دجالی فتنہ تیرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائے گا۔

سو جیسا کہ اس نے فرمایا تھا، بعینہ ایسا ہی ہوا۔

الذکر الحکیم نمبر ۴، المسیح الدجال، اور کانا دجال، ایسے زبردست رسائل مرزا قادیانی کی تردید میں میری قلم سے شائع ہوئے کہ انہوں نے اس کے تمام قلعوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ ۱۲؟ جولائی ۱۹۰۶ء کو اس نے مجھ پر ظاہر فرمایا کہ:

مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے، صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔

اور اس کی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے

پھر ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو خبر دی کہ مرزا پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہو گیا۔

سو ایسا ہی ہوا۔ میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں پھیپھڑے کی مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔

یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اس علیم وقدیر اور سمیع وبصیر خدا کی طرف سے مجھ پر کلام نازل ہوا:

مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا۔

بے شک خدا قادر مطلق مجیب الدعوات حی القیوم اور سمیع بصیر ہے کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا بناوٹی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۶ء میں الفاظ ذیل میں شائع کئے:

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے، خدا نے تجھے عذاب دردناک میں پکڑ لیا۔، خدا تیرے واسطے سلامتی نہیں چاہتا۔ صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔،

ان تمام شیطانی یا جھوٹی دھمکیوں کے خلاف اللہ تعالی نے میری پکار کو سنا، اور مجھے تسلی بخش الفاظ میں جواب دیا انك لمن المرسلين، دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ خداوند عالم میرا حافظ ہے۔،

مرزا کی نسبت الہام ہوا:

شیطان شیطان شیطان، الطاغوت۔،

مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت میں دکھلایا گیا جس کو میں نے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔،

مگر یہ تب بھی بولتا اور پھنکارتا ہے۔

والدہ مبارک احمد (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم کی اہلیہ) کو کالا سانپ دکھلایا گیا جسکو اس نے کاٹا اور ہنڈیا میں بھونا مگر جب وہ کاٹا گیا، تب بھی بولتا اور پھنکارتا رہا۔ اور جب بھونا گیا تب بھی بولتا اور پھنکارتا رہا۔

چنانچہ میری تحریروں اور تقریروں اور پیش گوئیوں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بھون دیا، مگر وہ بولنے اور پھنکانے سے باز نہیں آیا۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا کہ میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائے گا اسکا نشان مٹ جائے گا خدا مجھے فتح دے گا۔

۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ مرزا اپنی کمر مٹکا کر مجھے کہتا ہے کہ سیر کا پتھر من کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ پر میں نے کہا کہ یہ وہی پتھر ہے جسے معماروں نے رد کیا، کونے کا سرا ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا؟

اس کی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی اور کذابی ہوئی جو وہ میرے الہامات حقہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔ اس نے اخبارات میں یہاں تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور ان پر زنا و خیانت وغیرہ کے الزامات لگائے گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اس کا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر وہ تائب نہ ہوا۔ خود اُس کو خدا کی طرف سے تنبیہات ہوئیں مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی۔ چنانچہ ۱۲/ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی اور الذکر الحکیم نمبر ۴- اور المسیح الدجال میں نے اس کے پاس بھیجی مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اُس نے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶/ اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیا جس میں اُس نے ظاہر کیا کہ

''عبدالحکیم میرے سامنے مر جائیگا اور اگر ایسا نہ ہو، تو میں کذاب، مفتری، دجال، بدمعاش، ملعون اور تمام بدمعاشوں سے بدتر ٹھہرونگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرائے

''اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے سے، مفلوج ہونے سے اور مجذوم ہونے سے۔'' (دیکھو بدر ۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

پھر اس کو الہامات ہوئے:

اے سیف تو اپنا رخ پھیر لے۔ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔'' (الحکم ۱۷/ نومبر ۱۹۰۶ء)

''مت ایها الخوان۔ مرا اے بڑی خیانت کرنے والے۔'' دو پل ٹوٹ گئی۔'' (بدر ۱۳/ فروری ۱۹۰۷ء)

چونکہ مرزا المسیح الدجال تھا یعنی مسیحیت اور دجالیت کا مرکب، اس لئے اس کو بعض اوقات منذر الہامات سچ بھی ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ منذر الہامات سچ ثابت ہوئے۔ مگر مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں جو ۱۱/ جولائی ۱۹۰۹ء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری ہونی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا:

مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔"

یہ الہام کثرت سے اس کے اخبارات میں شایع ہوا۔ اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو اس کا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوا۔ خود اس کو تنبیہ ہوئی "ان خبر رسول اللہ واقع" (بدر ۲۲/اگست ۱۹۰۷ء) مگر اُس نے متنبہ ہونے کی بجائے نہایت گستاخی، عیاری اور کذابی کے ساتھ تبصرہ شائع کر دیا جس میں اس نے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت جولائی سے ۱۴ ماہ تک بتلاتا ہے وہ خود ہلاک ہو جائے گا۔ اس کا نشان مٹ جائے گا۔ اس کا نمود نہ رہے گا۔ اصحاب فیل کی طرح وہ خود تباہ ہوگا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھے ویسا ہی اور لڑکا دیگا وغیرہ وغیرہ اس کو پڑھ کر اور مرزائیوں کا طغیان دیکھ کر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو غارت کر۔ اس لئے خدا کا غضب مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۲۷ دن کم کئے جا کر ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھ کو فرمایا کہ "مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی۔" وہ تباہ ہو جائیگا۔" اس کو بھی تم کدہ کے الہام سے متنبہ کیا گیا اور منذر الہام ہوا۔" مباش ایمن از بازی روزگار۔ (بدر ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء)

میں نے ۸ مئی ۱۹۰۸ء کو اس کی تنبیہ کے واسطے ۲۱ ساون والا الہام پیسہ، وطن، واہلحدیث وغیرہ اخبارات میں شائع کر دیا۔ اور رجسٹری کرا کر اُس کے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ اگر وہ توبہ کے ساتھ گریہ وزاری کرے تو اس کو سہ سالا پیشگوئی کے مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے۔ اس کو میری پیشگوئی کے مطابق پھیپھڑہ کا مرض بھی ہوا۔ اور داہنا ہاتھ بھی بے حس وحرکت ہوا جیسا کہ میں ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو مولوی نورالدین صاحب کے نام الہاماً لکھ چکا تھا۔ مگر وہ بدستور سرکش اور شوخ بنا رہا۔ اس کے کفریہ کلمات اخبارات میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اس لئے میں نے پھر وہی الہامی الفاظ پڑھے۔ اور مجھے ۲۴/مئی ۱۹۰۸ء کو اس کی موت لومڑ کی شکل میں دکھائی گئی۔" پھر دو چیلوں کی موت جو میری ضربات سے مرے اور جن کو میں نے اپنے پاؤں کے نیچے کچلا۔" اس کی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خطوط کر دی تھی۔ سو الحمد للہ کہ یہ کالا ناگ شیطان، لومڑ، دجال، کذاب، عیار، ملعون ۲۶/مئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۸ء کو بسزائے موت داخل جہنم ہو گیا۔ اور دنیا کو اس کے مکاید اور دھمکیوں سے نجات مل گئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو ابوداؤد میں موجود ہے کہ المسیح الدجال ایک مردمومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو حسب ذیل ہے: لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناداھم حتی یقاتل اٰخرھم المسیح الدجال۔

راقم (ڈاکٹر) عبدالحکیم خان ایم بی۔ اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں بھی بُری طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار (تبصرہ) مجریہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کر کے لکھا ہے کہ:

''دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا۔''

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعاد چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب نے اسی اشتہار میں لکھا ہے:

''(خدا نے مجھے فرمایا) میں تیری عمر کو بڑھاؤنگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھادونگا، تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہیہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونے والی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنی وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح نہیں مر سکتے تھے۔ حالانکہ مرے تو ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے۔ یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے مگر ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ رمئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ راگست کو مرزا مریگا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں کیا ہے کہ ''۲۱ ساون کو'' کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقہ پیشگوئی سہ سالا اور چودہ ماہہ کو اُسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور اُن کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہوتا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر۔ کیوں کہ اُس نے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی آپ کی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح تر الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرجاؤں تو مجھ کو کذاب، مفتری، مفسد، اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اور دیگر ہمارے ہم خیال احباب کیلئے چاہا تھا وہ خود اُسی کے لئے پیش آیا۔ کیا سچ ہے ۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۲ ص: ۶-۷)

# سر سید احمد خان

# اور مرزا قادیان

علی گڈھ گزٹ مورخہ ۳ جون ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب قادیانی کی موت کی خبر لکھتے ہوئے حلیم سلیم اڈیٹر نے اپنے حلم کے دباؤ میں آ کر بہت سی باتیں مرزا صاحب کی تعریف میں ایسی لکھی ہیں جو تمام امت ہی کے خلاف نہیں بلکہ علی گڈھ کے باوا آدم سر سید احمد خان کے بھی خلاف ہیں۔ اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس میں شبہ نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے آپ کی طرز تحریر نہایت پرزور اور جذبیلی ہوتی تھی۔

سر سید احمد خان نے مرزا قادیانی کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے بہت جامع۔لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے اپنے دافع الوساس میں خود نقل کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں:

چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے ایک ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ، ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں یعنی بکلی صداقت سے خالی ہیں۔نہ صرف اسی قدر بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیش گوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات ومخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوی کرے تو وہ مجانین میں سے ہے۔(دافع الوساوس۔ص ۲۳)

افسوس ہے کہ ہم سرسید کی اس رائے سے متفق نہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہیں بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہیں، کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ مشن خود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ اسلام میں ایسا کمال ہے کہ اس کی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہوسکتے ہیں۔بغور دیکھا جائے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہیں اسلام سے سخت روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ:

ترا دیدہ ویوسف را شنیدہ　　شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم اس جگہ ایک واقعہ پیش کرتے ہیں تا کہ ہمارے مکرم دوست اڈیٹر موصوف اپنی اس غلطی کو واپس لیں جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت رائے دینے میں کی ہے۔ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل حوالہ کو بغور پڑھیں پھر ہم کو بتلاویں کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہوسکتی ہیں۔حوالہ مذکور یہ ہے۔حکیم نور الدین رأس المجانین اپنے رسالہ نور الدین میں لکھتے ہیں:

## ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار۔یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات کوشامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اوران کے دل و ماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سیے اسی قسم کے اعتراضوں یاوسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا سے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جسقدر معجزات اور خوارق انبیاء علیھم السلام کے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیھم السلام کو ملی تھیں جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی کے ہاتھ پر منکروں کو دکھلائے ، وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے ۔(رسالہ نورالدین۔ص ۱۳)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین! بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں اسلامی حمایت کن لفظوں میں کی ہے تمام مدار بحث صرف اپنا وجود بے جود قرار دیا ہے کہ تمام انبیاء کی طاقتوں کا مجموعہ مجھے دیکھ لو اور آپ خیریت سے جو کچھ تھے، وہ سب کو معلوم ہے۔تمام عمر آپ کی اعجاز نمائی میں گذری۔ یہاں تک کہ آپ کی موت بھی اعجازی ہوئی۔سبحان اللہ: ہر کہ شک آرد کافر گردد

ہم اس مضمون کے ذرہ دل چسپ بنانے کے لئے ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں مرزا صاحب نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

جب کہ یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کے ذریعہ سے قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وحی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہے اور ہم اس دعوی کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں پھر آزمائش کے لئے متوجہ نہ ہونا کیا ان لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔

اگر آپ ایک صادق دل سے میری طرف متوجہ ہوں تو میں خدا تعالی سے توفیق پا کر عہد کرتا ہوں کہ آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اس قادر مطلق سے مدد چاہونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنے گا اور آپ کو ان غلطیوں سے نجات دے گا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات میں مبتلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر آتا ہے ...اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے حجابوں سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے بہت سے امور ما فوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں۔ گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں اور نیچر کے تمام درجے طے کر کے نئی روشنی سے منور ہو چکے ہیں لیکن عزیز من (سر سید کو عزیز لکھتے ہیں، کیسی تعلّی دکھائی ہے۔اڈیٹر) ناراض نہ ہوں آسمانی روشنی شئے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپ کو اس روشنی کی تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی امیت کو اس نابکار ...روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کر کے اور اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کر کے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۴۲۔۲۴۳)

معزز اڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اسلامی صداقت کے ثبوت میں کیا طریق اختیار کرتے ہیں

ہم کوئی خدا لگتی پوچھے، تو ہم انصاف سے کہیں گے، یہ نہیں کہ آج کہیں گے، بلکہ آج سے مدت پہلے ہم اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ قطع نظر اختلاف رائے کے (جو کہ ان دونوں حضرات مرزا اور سر سید میں ہے) فن تصنیف میں ہم سر سید احمد کو ایک ثقہ اور معتبر مصنف جانتے ہیں اور مرزا جی کو پرلے درجے کا خائن اور سارق سمجھتے ہیں، کیونکہ سر سید احمد اپنی رائے کچھ ہی رکھتے ہوں، مگر مخالف کے کلام کو جس کا جواب دینا ان کو ضروری ہوتا تھا، اسی کے الفاظ میں پورے کا پورا نقل کر کے کتاب اور صفحہ کا نشان بتلاتے تھے۔ مگر قادیانی صاحب ہیں کہ ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں کرسکتا۔ جس کسی نے ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہم سے لینا ہو وہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء ملاحظہ کرے۔ مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب سے (قطع نظر آپ کی الہامی مشن کے) ایک مصنف کی حیثیت سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپ نے ایجاد نہیں کیا جو کارآمد ہو بخلاف اس کے ہم ثبوت دینے کو تیار ہیں کہ ہمارے ایجاد کردہ اصولوں سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض کہ مرزا صاحب کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے:

يدعوا من ضره اقرب من نفعه و لبئس المولى و لبئس العشير

مرزائی دوستو! ہماری اس تلخ رائے سے تم خفا نہ ہونا کیونکہ ہمارا اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا۔ ہم خود ان کی جدائی میں مغموم ہیں، تم نے اگر خفگی کا اظہار کیا تو یاد رکھنا:

شیشہء مئے کی طرح اے ساقی
چھیڑ یو مت کہ بھرے بیٹھے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۳۔ ص ۱۔۳)

# بے حیائی آسرا تیرا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مر گیا۔ خدا کی شان تمام عمر میں اسکی یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ چنانچہ خود بدولت ۲۶ مئی (۱۹۰۸ء) کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ چونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزائی، مرزا جی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھ کر تائب ہو جاتے، شاید ان کو یہ منظور نہیں اس لئے (بقول خود) مرزا جی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت (مرزا) نے ایسا لفظ لکھا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا، یا کسی مخالف زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا، سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا، اور آپ کے بعد آپ کے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا، اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے۔ ہاں آپ فوت ہوئے، اور آپ کی رفع اللہ تعالی کی طرف ہوئی۔ جیسا کہ پہلے سے پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درج تھا۔

ہاں ہلاکت کی مثال آپ کے مخالفین نے دکھائی۔جیسا کہ چراغ دین جمونی، جو مسیح بنتا تھا مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش، جو موسی بنتا تھا مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔اور ڈاکٹر ڈوئی، جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا،حضرت کی پیش گوئی سے (سچے ہو تو اس پیش گوئی کا حوالہ دو ورنہ جھوٹے کی سزا لعنت سے ڈرو۔اڈیٹر اہل حدیث) ایسا فنا ہوا کہ اسکا نام ونشان مٹ گیا۔اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ تعالی ان مخالفین پر وارد ہوگی جواب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں کہ وہ ہلاک ہوں گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ (بدر جون ۱۹۰۸ء)

اڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب کی نبوت پر اور پانی پھیرا، کیوں کہ آپ کے نزدیک ہلاکت یعنی کمال موت یہ ہے کہ اس کا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائیں، حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت کرتے تھے۔سب سے پہلے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ لکھا کرتے تھے۔اس سے بعد پنڈت لیکھرام آریہ کی ہلاکت پر تو آپ کو بڑا ناز تھا۔مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا تھا۔نہ دیانند ہلاک ہوا، نہ لیکھرام مرا، کیونکہ ان کا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے۔سوامی کا نام زندہ رکھنے کے لئے ایک سول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود ہیں۔علی ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ آریہ مسافر اور اخبار مسافر ہیں جن کو ان کے رویہ سے دیکھا جائے تو گمان پڑتا ہے کہ شاید بقاعدہ تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ اور مولانا رشید احمد مرحوم مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت کا نتیجہ بتلاتے تھے۔اڈیٹر مذکور نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی بھی از قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آج تک زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار ثناء اللہ) کے سامنے مرزا جی اور مرزائیوں کو آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے: خس کم جہاں پاک

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم وعقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آ گیا۔او ظالمو! تمہیں شرم نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی کہ دنیا کے کروڑ ہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت اور مباہلہ سے مرا ہے۔ آج یہ کیا آفت تم پر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ جس اصول سے تمہارا دجال اکبر کام لیتا تھا آج اسی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہ لیں۔ ہوش کرو خدا سے ڈرو۔ آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیوں پر گذارہ کرو گے۔ اور اگر خدا پر تم لوگوں کو ایمان نہیں تو مہذبانہ طور پر مخلوقات ہی سے حیا کرو۔ مرنے والا تو مر گیا، اب تمہارے باتیں بنانے سے کیا ہوگا۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتیں بنانے میں بڑھ چڑھ کر نہیں ہو، پھر جب اخبار اہل حدیث نے خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر دیا تھا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں چیخ اٹھا تھا کہ اہل حدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے، تو تم بھلا کس شمار و قطار میں ہو۔ اسلئے ہوش سے بات کیا کرو، اور پہلے دل میں یہ سمجھ لیا کرو کہ اہل حدیث کا اڈیٹر جس کے حق میں تمہارے گرو مہاراج نے موت کی بددعا کی تھی وہ بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء ص ۳)

## پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کے مرنے پر بہت سے لوگوں کو الہامی بننے کا شوق ہوا، حالانکہ اس کی موت سے عبرت حاصل ہونی چاہیے تھی۔ مگر خدا کی شان، ہماری ہر ادا نرالی ہے۔ اڈیٹر (اخبار) اہل فقہ (امرتسر) نے سوچا کہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کر دیا کہ حضرت شاہ زبدۃ العارفین نے اپنے وعظ میں مرزا قادیانی کی نسبت ان الفاظ میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مرے گا۔ (۲۹ مئی ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہیں ایسے الہاموں کے۔ دیکھئے کیسے صاف لفظوں میں الہام ہوا کہ بہت جلد مرے گا۔ بغور دیکھا جائے تو یہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہم حیران ہیں اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیں لفظ نہیں ملتے کہ ان لوگوں نے الہاموں کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ ہر ایک شخص ادنی اعلی اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ شاباش ہے کہ مریدوں کو تو ایسے الہاموں کو بھی ماننے کے لئے تیار ہیں جن کی نظیر یہی ہے کہ:

بہت جلد مر جائے گا۔

ہم سے پوچھیں تو ہم ان کو نیک مشورہ دیں کہ یوں کہہ دیا کریں کہ:

یہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہو جائے گا۔

اور اس سے بھی واضح کہنا ہو تو یوں کہہ دیا کریں کہ:

یہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہو جائے گا۔

اگر وہ ایسا کریں گے تو اغلب گمان ہے پبلک کی طرف سے ان لفظوں میں ان کی قدر ہو گی کہ:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ڈاکٹر عبدالحکیم

# اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر ابوالحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء کے پرچے میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی پیش گوئی ۴۔ اگست کو مرنے والی کی تکذیب چونکہ پیسہ اخبار اور اہل حدیث ...نے کردی ہے اس لئے یہ دونوں جھوٹے ہیں، پس پہلے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جس کا ہم فیصلہ کریں ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مریں گے، اور میری نسبت تو یہاں تک تھا کہ میری (یعنی مرزا کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیش گوئیوں کے مطابق مرزا کو جھوٹا کہہ کر اس کی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴۔ اگست والی پیش گوئی وہ اگر نہ ہوئی تو اس پر کوئی امر موقوف ہی نہیں جب کہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

دجاجلہ کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائے گا۔ پس وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں۔ اتنا یاد رکھیں کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی تصحیح

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ڈاکٹر عبدالحکیم اپنے الہام متعلقہ موت مرزا، مورخہ ۴۔اگست والے کی تصحیح لکھتے ہیں:

## ایک غلطی کی اصلاح

بخدمت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا اسکے الفاظ یہ تھے۔ ۲۱ ساون 1965 (۴۔اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائے گا۔

اسی طرح پر یہ الہام موٹی قلم سے میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا جو ۱۶ فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نورالدین صاحب ومرزا صاحب ویعقوب علی تراب وحکیم فضل دین صاحبان بھیجے گئے تھے ان پر بھی اسی طرح درج ہے۔ ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبدالغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھیجے گئے تھے ان پر بھی یہی درج ہے ایک اور الہام تھا جس کے الفاظ یہ تھے:

مرزا... کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

اس میں جو تاریخ تھی وہ یاد نہیں رہی تھی اس لئے یہ درج رجسٹر بھی نہیں کیا گیا تھا۔ جب ۸ مئی کے اخبارات کے نام میں نے خط لکھے اس وقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تھا، زبانی یادداشت کی بناپر لکھنے سے یہ غلطی ہوگئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے، اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے، تک کے، کو، ہو گیا

و اللہ علی مانقول شہید و السلام۔ عبدالحکیم خان ایم بی

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے، اس کا تو اختیار ہے۔ مگر دجالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود آپ کے الہام کو یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہوکر ہلاک ہوئے اوران کا نام و نشان نہ رہا۔ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا ،اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا...اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا ۔

سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔(چشمہ معرفت۔ص ۳۲۱۔۳۲۲)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: کہاں ہے دجال کی جوتیوں کا غلام اڈیٹر بدر جو ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تھا ( بدر۔۱۱جون)۔کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی بلکہ متنبّی کو بھی ڈاکٹر کے الہام میں،تک،لکھنے پر وہی الفاظ لکھے گا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۵۔ص ۳)

# مرزائی پارٹی کی بدزبانی

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کے اخبار کے نائب اڈیٹر منشی علم الدین لکھتے ہیں:

آج کل جب کہ مرزا جی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے مر کر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں،اس وقت مرزائی جماعت میں عجیب کھلبلی مچ رہی ہے۔وہ اہل حدیث کی تحریروں کا کافی جواب دینے کی سکت اور طاقت نہیں رکھتے،اس لئے بدگوئی اور گندی گالیوں تک پہنچ رہے ہیں اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی کر یلے تھے،اب مرزا جی کی موت سے نیم چڑھے ہو گئے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکے بود مجنون دگر سنگ گزید

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخباروں کا منشاء ایسا کرنے سے یہ ہے کہ ہم بھی ان کی طرح گالی گلوچ پر اتر آئیں اور بحث کا اصلی پہلو مرزا جی کا فیصلہ نظر انداز ہو جائے۔ مگر ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ مرزائیوں کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ ان کے پاس اب کوئی دلیل نہیں۔ اور یہ لوگ بے بس ہو کر بدزبانی کر کے حیلہ حوالہ بنا رہے ہیں کیوں نہ ہو:

چو حجت نماند جفا جوئے را

بہ پیکار کردن کشد روئے را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکھو اگر تم اپنے پیرو مرشد کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لو گے، اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤ گے، تو ہم ایسا ہرگز نہ کریں گے۔ گو اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے مگر اخبار اہل حدیث امرتسر خدا کے فضل و کرم سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا، اور نہیں چاہتا کہ ایسے فرومایہ پرچوں کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دے کیونکہ

دشنام اگر دہد خسیسے چارہ نبود بجز شنیدن

گر پائے کسے سگے گزیدہ باسگ نتواں عوض گزیدن

کرشن پینتھی اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہل حدیث پر ہرگز فتح نہیں پا سکتے، اور نہ ہی ہمیں ان کی ان حرکات مذبوحی پر رنجیدہ ہونا چاہیے کیونکہ داناؤں کا مجرب قول ہے

گر ہنرمند ز اوباش جفائے بیند

تا دل، خویش نیا زارد درہم نشود

سنگِ بدگوہرا گر کاسہء زرین شکند

قیمت سنگ نے فزائد وزرکم نشود

ناظرین بات یہ ہے کہ جب سے مرزا جی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے بھی اسے بتمام وکمال ۲۶۔ اپریل (۱۹۰۷ء) کے اہل حدیث میں نقل کر دیا۔ مرزا جی نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلے میں یہ الفاظ لکھے تھے کہ:

اگر میں (مرزا) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناءاللہ) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔،

(مرزا صاحب کی یہ بات) چونکہ قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اس لئے خاکسار (منشی علم دین) نے اس پر اسی جگہ حاشیہ میں یہ لکھا کہ:

آپ اس دعوی میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من کان فی الضلا لة فلیمدد له الر حمن مدا (پ۱۶ع۸) اور انما نملی لھم لیزدا دوا اثماً (پ۴ع۹) اورو یمد ھم فی طغیا نھم یعمھو ن (پ۱) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سنو! بل متعنا ھؤلا ء و آ باء ھم حتی طا ل علیھم العمر (پ۱۷ ع۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوی تو مسیح کرشن اور محمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت ذ لك مبلغھم من العلم ۔نائب اڈیٹر

آج کل جب کہ مرزا صاحب اسی اپنے تجویز اور تسلیم کردہ فیصلہ کی رو سے مولوی ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مرکر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کو اس حالت میں عجیب دقت پیش آئی ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا ان کے اخبار الحکم کے اڈیٹر نے اپنے ۱۴ جون کے پرچہ میں بجوائے الغریق یتثبت بالحشیش یعنی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، مولانا صاحب کے جواب میں صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہہ دیا کہ تمہارا حق نہیں کہ تم مرزا جی کے فیصلے کو پیش کر کے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو تم اپنے نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو اسکے ساتھ میراسیوں کی طرح بات کو چٹ پٹا کرنے کے لئے کئی ایک گالیاں بھی سنادیں اور بزعم خود پیچھا چھڑا لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اڈیٹر الحکم! سن رکھئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادھرادھر کی بے ٹکانہ باتوں سے کچھ بن نہیں سکتا اورتمہارے یہ ہوائی قلعے تمہیں کسی طرح مخالفوں کی زد سے محفوظ نہیں رکھ سکتے تم لوگ اب چاہتے ہوکہ مرزاجی کا وہ فیصلہ لوگوں کی نظروں سے چھپا دیا جائے مگر وہ پہلے ہی سے طشت از بام ہو چکا ہے اسکا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہیں۔

سنو! ہم نے مرزاجی کے فیصلے پر جونوٹ لکھا تھا وہ مرزاجی کی اجازت ہی سے لکھا تھا اگر تمہاری نظر اس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہیں اور نہ اصل فیصلے کو مسترد اور منسوخ کرسکتا ہے۔

سنو مرزاجی اس فیصلے کے آخر میں لکھتے ہیں:

بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اڈیٹر مذکور ذرادومنٹ کے لئے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگائے اور مرزاجی کے ان آخری الفاظ پر:

جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے،

نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ان الفاظ میں مرزاجی ہمیں صاف لکھ رہے ہیں کہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار میں درج کرو اور جس طرح سے چاہو تردیدی نوٹ حاشئے اور متن میں لکھو تمہیں ہر طرح اجازت ہے۔اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہیں سکے کیونکہ اب یہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں جا چکا ہے وہی اس کو عملی طور پر فیصل کرے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور پبلک خود ہی صادق اور کاذب میں رات دن کی طرح تمیز کرلے گی۔ سچے کا صدق سب تسلیم کریں گے اور کاذب علی رؤسا لا شھاد ذلت کا کفن پہن کر گور نہیں بلکہ قعر دوزخ میں جا گرے گا۔سو خدا کے فضل وکرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ سلامت ہیں اور مرزاجی چل بسے۔ و ھو خیر الفاتحین

اڈیٹر صاحب سنئے! ہمارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کررہی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بداعمالوں اور سرکشوں کو زیادہ مہلتیں اور لمبی عمریں دی جاتی ہیں۔ چنانچہ مرزا جی نے بھی اپنی بداعمالی میں بہت دراز عمر حاصل کی جس کا مرزائیوں کو بھی اعتراف ہے۔ مرزا جی ارذل العمر تک پہنچ چکے تھے اس بے چارے کا حافظہ برمحل نہیں رہا تھا، اس کی بات بات میں تخالف پیدا ہو گیا تھا، وہ کئی بیٹوں کا باپ اور پوتوں کا دادا بن چکا تھا۔ اس سے زیادہ عمراب کیا ہونی تھی۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے جب وہ باز نہ آیا بلکہ ان میں دن بدن ترقی کرتا گیا، تو خدا نے اپنی قدیمی سنت کے موافق اسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا کا نہ اخذ بغتة و هم لا یشعرون خدائی سنت اور قدیمی عادت الٰہی کی خبر نہ ہو، تو گوش ہوش سے سنو! وہ خود فرماتا ہے:

فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا هم بغتة فاذا هم مبلسون فقطع دابر القوم الذین ظلموا و الحمد لله رب العالمین ۔(پ۷ع۱۱)

یعنی جب سرکش اور نادان نافرمان لوگ ہماری نصیحتوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم ان پر دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام و آسائش کے دروازے کھول دیتے ہیں حتی کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائشوں میں خوش ہوتے ہیں تو ہم انہیں فی الفور پکڑتے ہیں پس وہ اپنی آرزوؤں اور امنگوں میں ناامید رہ جاتے ہیں۔ بس سرکش اور ظالم لوگوں کا پیچھا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ! کیا مرزا جی کا انجام بعینہ اسی طرح نہیں ہوا۔ ہاں یہ آیت مرزا جی پر ہر طرح سے چسپاں ہے۔ اس شخص نے خدا کے احکام کو بھلا دیا اور مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا۔ اس لئے خدا نے اسے دنیا میں فراخی دی۔ اور جب اس پر فراخی اور آسودہ حالی اور گمراہی کی حد ہو گئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر مہلک مرض ہیضہ سے ہلاک کر دیا۔ اور یہ اپنی تعمیر منارہ، نکاح آسمانی، ثناء اللہ اور عبدالحکیم پٹیالوی کی وفات، غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤں میں ناامید اور ناکام رہ کر کوچ کر گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص ساری عمر خدا پر افتراء اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے اسی بات کو بتلایا ہے

و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ و لم یوح الیہ شیء (پ ۷ ع ۱۷) یعنی اس شریر سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعوی کر کے خدا پر افترا کرے اور کہے کہ میرے پر خدا کی وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی والہام اس پر کچھ نہ ہوتا ہو۔ جب خدا کی مہلت ایسے ظالم اور مفتری لوگوں کے لئے ختم ہو چکتی ہے تو وہ فی الفور پکڑے جاتے ہیں بات کرنے کا موقع انہیں میسر نہیں آسکتا، کیوں نہ ہو:

تو مشو مغرور بر حکم خدا    دیر گیرد سخت تر گیرد ترا

پس اڈیٹر مذکور اگر صاحب حیا ہوگا تو آئندہ کو شرم کرے گا اور صادق کاذب کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ مگر ان لوگوں سے ایسی امید رکھنا صحیح نہیں کیونکہ، اگر یہ لوگ شرم کو کام میں لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال کے گدھے پر لاد کر قادیان تک نہ لے جاتے، بلکہ لاہور میں اسے چھوڑ کر اعـــوذ پڑھتے ہوئے اس کے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے اڈیٹر! تو تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی حمایت میں کیوں سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ بٹانے والے اکمل! تو کیوں اپنے کمال پر نازاں ہے جب کہ تجھ میں کامل بننے کا کوئی نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا تجھے اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے تو بجا ہے تو تو بالکل بچوں کی سی بے دلیل باتیں کرتا ہے۔ دعوی کرنا آتا ہے دلیل اور ثبوت دینے سے تجھے کوئی کام نہیں۔ تو ہی مرزا صاحب کے اس بین فیصلہ سے کام لے اور اپنی آخرت کو سنوار

مرزائی چوکڑی کے ممبرو! مجھے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ معیار ہے جس پر ساری عمر تمہارے مسیح کو اپنے مخالفوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب آتے رہے۔ جب اس کا کوئی مخالف مرجاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔ خواہ مباہلہ وغیرہ کچھ نہ ہوا ہو، اور بالکل جھوٹ ہی جھوٹ پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کی گئی ہو۔ تب بھی تم لوگ اس کے ہم آہنگ ہو کر دنیا پر دوہائی مچا دیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلاں مخالف مرکر ان کو صادق قرار دے گیا۔ پھر اب جب کہ آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ اور بین فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے ہیں تو تم کیوں اس پر عمل نہیں کرتے اگر تم ان کی نصیحت بھول گئے ہو تو ہم مکرر سناتے ہیں مرزا جی فرماتے ہیں:

اور دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ (قادیانی اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

اور سنو! پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولوی ثناءاللہ) پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

(قادیانی اشتہار آخری فیصلہ)

مرزائیو! بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی مانند گیارہ گھنٹوں میں دفعتاً تباہ ہو گئے؟ یا مولوی ثناءاللہ پر کوئی مہلک بیماری آئی یا خود مرزا جی ہیضہ میں راتوں رات چل بسے؟ (حکیم الامت کی موجودگی میں؟ ہاں حکیم الامت شائد اس لئے علاج نہ کر سکے کہ وہ تو امت مرزائیہ کے حکیم تھے اور مرزا صاحب، امت نہیں تھے، نبی تھے۔ بہاء) اگر تم لوگوں میں اب بھی کچھ خوف خدا، اور شرم رسول ﷺ ہے تو اس فاسد عقیدہ سے باز آؤ اور مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد نہ بناؤ۔ مرزا جی تو سکرات الموت میں تمہیں یہی وصیت کرتے گئے ہیں کہ: من نکردم شما حذر بکنید۔

فاعتبروا یااولی الابصار۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۔۹)

# مرزا جی کی دکانداری

## اور دنیا پرستی

آج کل جب کہ مرزا جی فوت ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ پر حکیم نورالدین خلیفہ مقرر ہو گئے ہیں ان کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر، مرزا جی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے مقرر کر جاتا (اسے موقع ہی کب ملا، وہ تو ابھی پندرہ بیس سال اور زندہ رہنا چاہتا تھا، لیکن جب خدا کی پکڑ آئی تو اسے کچھ بولنے اور لکھنے کا موقع ہی نہیں ملا، نہ بول سکتا تھا نہ لکھ سکتا تھا، کاغذ بھی منگوایا تھا، لکھنے کی کوشش بھی کی، لیکن قلم گھسٹ گیا اور کچھ بھی لکھا نہ جا سکا۔ بہاء) کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے (مرزا نے کہا میری شادی محمدی بیگم سے نہ ہو تو مجھے جھوٹا سمجھنا۔ کیا تم نے ایسا کیا؟ مرزا صاحب نے کہا کہ ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو مجھے جھوٹا سمجھنا۔ تم نے ایسا کیا؟۔ مرزا نے عبدالحکیم کو کہا کہ تم میرے روبرو مروگے، جب ایسا نہ ہوا تو کیا تم نے مرزا کو جھوٹا سمجھا۔ بہاء) حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا، پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرہ بھی ہوس اس میں نہ تھی۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نائب اڈیٹر جناب منشی علم الدین لکھتے ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ کہ مرزا جی پکے دکاندار اور اعلی درجہ کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعوی کا ثبوت اسی طریق پر دیتے ہیں جس طریق پر بدر نے ان کے دین دار ہونے پر دیا ہے۔ یعنی ہم بھی ان کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہیں اور اسی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا جی پکے دنیا دار تھے۔ پس ذرا کان لگا کر سنئیے ! کہ یہ خلافت مرزا جی کے منشاء سے ہرگز واقع نہیں ہوئی۔ ہم اس دعوی کو انہیں کے رسالہ وصیت ہی سے ثابت کرتے ہیں سنو۔ مرزا جی الوصیت کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں:

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لے لیں۔،

اس فقرہ کے حاشیہ پر اس کی وضاحت اور تفسیر یوں بیان فرمائی ہے:

ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے سے ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا، اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے، اور قبل از وقت ممکن نہیں کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ (قادیانی رسالہ الوصیت۔ص ۶)

پس اڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزا جی کی وصیت پڑھے اور سوچے کہ (خدا نے مجھے خبر دی ہے... مخصوص کرونگا، کے کیا معنی ہیں۔ مرزائیو! مرزا جی کی اصلی وصیت تو یہ تھی جس کو تم لوگوں نے گوز شتر سمجھ کر پس پشت ڈالا اور اس کی پرواہ نہ کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنالیا، حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ، میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی کوئی اور اس بات کا حق دار نہیں۔ بلکہ یہاں تک اس بات کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نالائق اور نا قابل بھی معلوم ہو، تب بھی اس کی جدی وقعت کو، جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی، فراموش نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک نیک آدمی جو بڑے اعلیٰ پایہ کا ہوتا ہے اس پر بھی ایک وقت آیا ہوتا ہے کہ وہ ایک نا قابل ذکر نطفہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تم میری اولاد کی اصل حقیقت پر نظر ڈالنا اور اسے میرے بعد جانشین بنالینا۔

پھر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ، وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے، یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات (یعنی کم عمری یا کم علمی) کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے، مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور اس کی اصلی آنے والی عظمت اور وقعت کو ذہن نشین رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصل وصیت جس میں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی۔ پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد ان کی اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنالیا تو اس سے مرزا جی کے دین دار ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل؟ جب کی ان کی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلّا رہی ہے۔

اس کے علاوہ مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونے کے کئی ثبوت ہمارے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔ ساری عمر وہ قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اس صیغہ میں آپ کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی خاطر مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا، اور دعوی کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن مجید ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھونگا۔ بہت سے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی چال میں آ گئے۔ چنانچہ مرزا جی نے ان بیچاروں سے ہزاروں روپے دم دے کر لے لئے، مگر حقانیت اسلام کے لئے تین سو چھوڑ تین دلائل بھی حسب وعدہ پیش نہ کر سکے، نہ کتاب مذکور کو اختتام تک پہنچا سکے۔ بلکہ اس کی ایک آدھ جلد برائے نام لکھی جس میں اپنے واہی تباہی الہام بھر دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے اسے ڈبل الہامی تھیلہ بنا کر پیش کر دیا، مگر ایفائے وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ بلا ڈکار ہضم کر گئے۔

اس سے بعد رسالہ سراج منیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کھا گئے۔

پھر حضرت مسیح کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کے لئے بہانہ کر کے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح کے چندہ کے لئے اشتہار دے کر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر لیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر برجی بھی نہ بنائی۔

لنگر خانہ کا بہانہ کر کے جو اشتہار دیا اس میں صاف اور بتصریح لکھ دیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے۔ جو نہ دے گا تین ماہ کے بعد اس کا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائے گا (اس کا مطلب ہے کہ رجسٹر موجود تھا جس میں مریدوں کے نام لکھے جاتے تھے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس رجسٹر کا چہرہ کرایا جائے۔ اور اس رجسٹر میں تین لاکھ یا چار لاکھ مریدوں کے نام لکھے ہونا دکھایا جائے۔ بہاء)۔ بدر کا اکمل ہمیں بتلا وے کہ کیا سچے نبیوں کا یہی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور دے کر طوعاً کرہاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا۔ اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اسے اپنی جماعت سے نکال دیا؟ سچے نبیوں کو تو اس کے خلاف وحی اور الہام ہوتے تھے۔ یاد نہ ہو تو سنو سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے:

ام تسئلھم اجراً فھم من مغرمٍ مثقلو ن (پ۲۷ع۴) کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت طلب کرتے ہو جس کے باعث ان پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ما اسئلکم علیه من اجر میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا

حضرت نوح جو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے نو سو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے، انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ:

یا قوم لا اسئلکم علیه مالاً ان اجری الّا علی اللہ۔

حضرت ہودؑ نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ:

یا قوم لا اسئلکم علیه اجراً۔ ان اجری الّا علی الذی فطرنی افلا تعقلون

(پ۱۲ع۵)

حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے ایکہ والوں کو... اور حضرت لوط وغیرہ سب سچے رسولوں نے اپنی اپنی قوموں سے یہی کہا تھا ما اسئلکم علیه من اجرِ۔ ان اجری الّا علی اللہ۔ بتاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا، یا کسی وقت ان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جو ان کے دنیا سے بے رغبت ہونے پر دلالت کرتے ہوں؟

نہیں، بلکہ وہ آخری وصیت میں مرتے مرتے بھی غریب مریدوں کو قادیانی مقبرے میں دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دھوکہ دے کر ان کی جائدادیں ہضم کرنے اور ان کے گھر بار لوٹنے، ان کے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنی اولاد کا پیٹ بھرنے کے لئے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والوں اور مقربان خدا خصوصاً نبیوں اور رسولوں کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچے نبیوں کے مرنے کے بعد تو ان کی جائداد اور ورثہ سے ان کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم میں یہ وصیت کیا کرتے ہیں کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقة یعنی ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہیں ہوا کرتا بلکہ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ اور خیرات میں دے دیا جاتا ہے۔ اگر مرزا جی سچے نبی تھے تو اپنے وصیت نامہ میں یہ وصیت اپنی اولاد کے لئے کیوں نہ کر جاتے۔ سنو! مرزا جی اعلیٰ درجے کے دنیا پرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لئے اکٹھا اور جمع کرنے کی فکر میں ہر دم لگے رہتے تھے یہی وجہ تھی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیر کوٹلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور چھپن ہزار مہر مقرر کرا کے اس کی ساری جائداد پر پانی پھیر دیا اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرہ کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کر لیا جس کی وجہ سے اس کی پہلی اولاد کو ساری عمر روزے رکھنے نصیب ہوں گے۔

مرزائیو! بتلاؤ یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا، اسی لئے تم لوگ منہ پھاڑ پھاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزا جی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہیے؟ کیا مرزا جی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کاموں سے کچھ بھی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔

مرزا جی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہر گز نہیں نکل سکتا جو ان کی بے رغبتی اور زہد یا خدا ترس ہونے پر دلالت کرے۔ جو شخص مرزا جی کی ہسٹری (سوانح عمری) سے واقف ہوگا وہ ضرور ہی انہیں کذاب مفتری غدار اور قارون ثانی کہے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۳۶ ص ۳۔۵)

# مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں

ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے ایک مضمون تیار کیا تھا جس کو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے، مگر خدا کی شان ان کی دعا قبول ہوئی کہ وہ حسب دعا خود مجھ سے پہلے مر گئے جس کا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہیے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون (۱۹۰۸ء) کو بمقام ہزارہا مخالفین وموافقین کے سامنے پڑھا گیا۔ ہم نے اس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے۔ ہم منتظر تھے کہ دیگر ہم عصر اس کے متعلق کیا لکھتے ہیں، لیکن آخر میں معلوم ہوا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر لکھ دینے کے باقی حصہ اہل حدیث کے لئے چھوڑ دیا ہے کیوں نہ ہو:

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندوؤں اور آریوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو اور مجھ کو مان لو، اور ہم تمام مسلمان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں۔ پس تمہاری ہماری صلح ہو جائے گی۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ (مرزا قادیانی) کے الفاظ یہ ہیں:

اے مسلمانو! جب کہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں، اور تم بھی اس وجہ سے ان کو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو، پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو در حقیقت صفائی کہنا چاہیے، صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جب کہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے، اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی تصدیق کریں گے۔ (پیغام صلح۔ از مرزا قادیانی۔ ص ۲۱)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ سودا تو بہت سستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا صاحب نے (مرزائی دوست معاف فرماویں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے۔ اس پیغام میں آپ نے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے۔ بلکہ بغور دیکھیں تو عقل و دانش کی بھی پرواہ نہیں کی پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کے خلاف کیسے کیا ہے۔

آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جس کو آپ کے خلیفہ نور الدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف کہتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائے یوں کرتے ہیں:

وید صرف اس زمانہ کے موٹے؟ اور پست خیالات ہیں کہ جب آریوں میں مخلوق اور خالق میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالی کی جگہ دی گئی تھی چنانچہ رگ وید کے شاعرو ں کے ایسے پر جوش شعر ہیں جن میں اندر واگنی وغیرہ سے بہت سی گوئیں اور گھوڑے اور... کا مال مانگا گیا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان پر شاہد ہیں۔ (شحنۂ حق ص ۱۹؟)

شاید کوئی مرزاجی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے ممکن ہے اس زمانہ میں مرزاصاحب کا یہی خیال ہو مگر بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ویدوں کو جتنا برا جانا گیا تھا وہ دراصل اس برائی کے مستوجب نہیں، بعد کا کلام صحیح ہے، تو ایسے دوراندیش حضرات کیلئے ہم مرزاصاحب کے اسی پیغام میں ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزاصاحب آج تک اسی .. پر مصر ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اگر آج وہی ہندو کلمہ لاالہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آکر بغل گیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کردیں، اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں گے کہ گویا کبھی نہ تھے۔ (ص ۱۸)

لطف یہ ہے کہ سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزاصاحب نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا راہ نما کہہ کر مشرکانہ تعلیم کا معلم بتلایا ہے پھر اسی وید کو مسلمانوں کے لئے قابل تسلیم بتلا کر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں (واہ سبحان اللہ)

مرزائیو! مرزاصاحب زندہ ہوتے تو ہم ان سے بہت کچھ پوچھتے۔ آہ افسوس آج ہمارا مخاطب ہم سے دور ہے، اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارے ہادی پیغمبر، ابن اللہ، مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اسی کو تم سے منواتا ہے؟ (معاف کیجئے) تف ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر۔ مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے ایک ادنی مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہوئی ہو۔ اسی قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اس کا قائل خدا کے بلانے سے نہیں بولتا۔

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزاصاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے، یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے، مگر ہندوستان کی کسی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا سمجھانے والا آیا ہوگا، مگر ان کی اور ان کی کتاب کی تعیین ثابت نہیں۔ اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب اور ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے، انہوں نے کتاب کا نام اور ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ چنانچہ سید الطائفہ حضرت مجدد الف ثانی، مرزا جان جاناں، مولوی شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین ان کی نہیں کر سکے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی۔ مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اس لئے ہم ان کے الہام کی تو نہیں کہتے، البتہ شریعت اسلام کی سناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن و حدیث میں نہیں آئی۔ لہذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے، قرآن شریف ہم کو اس کی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک اور طرح سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں سے مصالحت کرنے کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں گے تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں، نہ ایسا کبھی ہوا، نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس افتراء کا نشان ملتا ہے۔ ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جس کو مرزا صاحب نے اور تقویت دی۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا۔ اس سے بڑھ کر تعجب ہے کہ حکیم نور الدین راس الجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی معہود کیخلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں۔

ناظرین! یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جن کو حکیم امت اور بہت بڑے عالم فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوی علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالفوں کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا۔ ہم نے جہاں تک آپ کی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب اسی پاگلانہ بکواس کے ذیل میں آتی ہیں کیونکر نہ ہو آخر مرید کس کے ہیں: گرو جنہاں دے ٹپڑیں چیلے جانڑ شڑپ

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو: و ان جنحوا للسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاجنح لها و توکل علی اللہ (اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو) اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں، بے شک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں، نہ کہ دل آزاری سے۔ پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کلی ہے۔ اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم ان کی کتاب کو مانیں، یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لاویں۔ افسوس کہ مرزا اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں، یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں۔

اب ایک اور طرح سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ اعلان جنگ ہے۔ لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بور کھتے ہیں، مرزا جی کے مشیر قانونی اور فدائی ہیں۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ:

(یہ نسخہ پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس ملک میں امن و آشتی کے پھیلانے کے لئے بھیجا۔ جو صلح کا مشن لے کر دنیا میں آیا، اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخ کنی کر کے اپنے آخری ایام میں مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا (ص ۱)

اس کلام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنے والا ہے، مگر جب اس کو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی سخت توہین اور دل آزاری کوٹ کوٹ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہے آریوں پر کہ انہوں نے اس کو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون اسی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں مرزا صاحب اسی پیغام صلح میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئیں ہیں (پیغام صلح۔ ص ۲۴)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دل آزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے کیا ہر ایک اہل انصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیال میں اس سے بڑھ کر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے۔ ایک تو اس کو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے، دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلایئے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

مرزائیو! شرم کرو ایک ایسے پر از شر مضمون کا نام تم پیغام صلح رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے۔ کیا سچ ہے

کیئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدانخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب باوجود مجدد اور کرشن گوپال ہونے کے مذہبی مناظروں میں کسی اصول کو یجاد کرنے کی بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعوی کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں۔

سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں اصولاً ایک بات لکھتے ہیں۔ غور سے سنو!

جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہو سکتا ہے (طبع اول۔ص ۶۹۷)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی مانتے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ (دیانندیو! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑ تک ہے۔ جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا؟ کہو جی کون دھرم ہے؟)

اسی اصول کو لے کر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برس سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو مفتری کا کلام ہے۔ (پیغام صلح۔ص ۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے، یا دیانند جی کا؟ کہتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی غور کر کے پڑھنا:

ان تطع اکثر من فی الا رض یضلوك عن سبیل الله (زمینی باشندوں کی کثرت کی پیروی کرو گے تو تم کو خدا کی راہ سے بہکا دیں گے)۔ یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیت کی دلیل نہیں، مگر دیانندی اور مرزائی اصولوں کے لحاظ سے۔

مرزائیو! قرآن مجید چھوڑ کر تمہیں اچھا ساتھی ملا:

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لیکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اٹھ گیا۔ گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے مصدق نہ تھے، مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بے شک ہیں کیونکہ ۲۸ سال سے آپ کی مشق ہے۔ گو آپ کی تصنیف کا خلاصہ دو حرفہ اتنا ہی تھا کہ: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا

مگر اس لیکچر کے اخیر میں چند متفرق یاد داشتیں مرزا صاحب کی جمع کی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں وہی مرتبہ رکھتے تھے جو ایک نو آموز واعظ رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھ کر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے، پھر وقت پر ان سے کام لیتا ہے۔ لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ درجہ طفلانہ ہے، نہ کاملانہ۔

اخیر میں ہم اپنی حیرانی ان مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنس کر ایسے پیغام صلح کے لئے جلسہ کے اشتہار پر دستخط کر دیئے جو درحقیقت اسلام کے، عقل، بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچہ اطفال اور مضحکہ صبیان سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۳۷۔ ص ۲۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کیمپ میں بے چینی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی دجال کا حال ناظرین اہل حدیث سے مخفی نہ ہوگا کہ اس نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ءکوایک اشتہار دیا تھا جو قادیانی اخبارات بدر اور الحکم میں علی الترتیب ۱۸۔اور ۱۷۔اپریل ۱۹۰۷ءکوشائع ہوا تھا اس میں دجال نے بڑے زور کے ساتھ بطور تحدی یہ دعا کی تھی جس کو آخری فیصلہ کہا تھا کہ،مولوی ثناءاللہ پر میری زندگی میں طاعون ہیضہ وغیرہ نہ آئے تو میں خدا کی طرف سے نہیں یہ بھی لکھا تھا کہ

:اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات مولوی ثناءاللہ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

یہ بھی لکھا تھا کہ اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناءاللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔

یہ بھی لکھا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی

اب جو ۲۶مئی کو دجال کے مرنے پر اس دعا کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی کیمپ میں بے چینی کے آثار نمودار ہونے لگے اس خدائی فیصلہ کو جس سے مرزا صاحب کی شان عالی کا ثبوت ہونا تھا کہ آنجناب کی یہ دعا خدا نے قبول کر کے آپ کا مستجاب الدعوات ہونا ثابت کیا دجالی ذریت نے پبلک کی نظر میں خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کے لئے بہت سی تاویلیں نہیں بلکہ ایسی تحریفیں کیں کہ یہودیوں کے کان کاٹ ڈالے۔

اس کے متعلق انہوں نے چند وجوہات پیش کی ہیں جن کی تفصیل مع جواب درج ذیل ہے:

اول یہ کہ مرزا صاحب ہلاک نہیں ہوئے بلکہ فوت ہوئے ہیں ہلاک وہ ہوتا ہے جس کا سلسلہ مٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاوے مگر مرزا کا سلسلہ ہنوز جاری ہے (بے حیائی ہے)

جواب: ہلاک کا یہ معنی کسی قادیانی ڈکشنری (لغات) میں ہوں تو عجب نہیں ورنہ اور کسی لغت میں تو نہیں ملتے۔ مرزائیو! آؤ ہم قرآن مجید کو اس امر میں حکم مانیں۔ جب پہلے بدر مورخہ ۲ جون میں یہ جواب نکلا تھا تو میں منتظر تھا کہ یہ لوگ قرآن کو دیکھ کر جلدی خود ہی نادم ہوں گے اور اس تاویل کو واپس لینے کا اعلان کریں لیکن آج تک بھی وہ اس پر مصر ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید سے ایسے ناواقف اور نابلد ہیں جیسے کہ عموماً حق پسندی سے دور ہیں۔ مرزائیو ہوش سے سنو

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شك مما جاءکم به۔ حتی اذا هلك قلتم لن یبعث الله من بعده رسولاً (غافر۔۳۴)۔ اس آیت میں مذکور ہے کہ حضرت یوسف سلام اللہ علیہ کے ہلاک ہونے یعنی مرنے کے بعد حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے۔ اور حضرت یوسف ہلاک ہوئے تو کیا ان کا سلسلہ اتباع مٹ گیا تھا، آج کوئی ان کو سچا واجب التعظیم رسول نہیں جانتا۔ کہتے ہوئے خدا سے نہیں تو مخلوق سے ذرہ شرم کرنا۔ اور سنو: بخاری میں حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں جب کوئی نبی ہلاک ہوتا تو اس کی جگہ اور نبی ہوتا۔

ایمان سے کہنا (ان کنتم مومنین) جن انبیاء کے لئے حدیث میں ہلاک کا لفظ آیا ہے ان کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آج کسی...( بجز قادیانی کے ) نہیں رہا۔ ہائے افسوس تمہارے حال پر، دجال کو نبی بنانے میں یہاں تک بڑھ جاتے ہو کہ تمام نبیوں پر بھی حملہ سے نہیں رکتے۔ افسوس ہے تمہاری سچائی پر اور حیف ہے اس حمیت بے جائی پر۔

۲۔ دوسری تاویل دجاجلہ نے یہ کی کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی پیش گوئی نہ تھی بلکہ محض دعا تھی جس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ دعا کا قبول ہونا نہ ہونا خدا کے اختیار میں ہے۔ یہ بھی دھمکی دی ہے کہ ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو ضرور پہنچے گا۔ اسکا تو ہمیں رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کہ دجاجلہ اب بالکل حرکت مذبوحی پر پہنچ گئے ہیں۔ ۲۵۔ اپریل کے اخبار بدر میں جو دجال اکبر کی ڈائری چھپی تھی اس میں صاف لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے اس کی بنیاد خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ہم (مرزا) نے اس کی طرف خیال کیا تو الہام ہوا اجیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ الداع اذا دعان جس کا مطلب صاف تھا کہ خدا نے مرزا کی اس دعا کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پھر کیوں کہتے ہیں کہ صرف دعا ہی دعا تھی۔ اس الہام کو ملا کر دیکھو تو پیش گوئی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا سوالحمدللہ ایسا ہی ہوا۔ کیا ہی سچ ہے:

دعویٰ تو یہ تھا کہ مرجائیں گے اور      اور تو زندہ ہیں خود ہی مرگیا

۳۔ تیسری تاویل یا عذر بارد یہ کیا کہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں نائب اڈیٹر کی طرف سے ایک نوٹ تھا کہ مرزا کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی، بلکہ بعض اوقات مفسد اور کذاب کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے، اس پر آیت قرآنی پیش کی تھی و نمدھم فی طغیانھم یعمھون ۔ پس اس نوٹ پر دجاجلہ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ اس کے مقابل پر تمام مرزائی الہامات یک دم مٹی میں نہیں پائخانہ میں ڈال دیئے۔ شور مچا دیا کہ ثناء اللہ اپنے ہی اقرار کے مطابق خود مفسد اور کذاب ہے کیونکہ وہ حضرت صاحب سے پیچھے زندہ رہا ہے۔ اگر ہم ان کی سمجھ پر افسوس کریں تو بے جا ہے کیونکہ ایسے سمجھدار ہوتے تو دجال کے جال میں پہلے ہی کیوں پھنستے۔

مرزائیو! اول تو وہ نوٹ میرا نہ تھا، بلکہ راقم کا نام پیچھے اس کے لکھا تھا۔ تاہم میں اس کو صحیح جانتا ہوں اور اسکو مرزا کے حق میں سمجھتا ہوں، کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تھا کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی۔ اس کی تردید یوں تھی کہ مفسد اور کذاب کی عمر کبھی بہت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ خود مرزا کی عمر بقول اس کے ۷۵ سال کی ہوئی، حالانکہ حدیث میں آیا ہے اعمار امتی بین ستین و سبعین و قل من یجوز یعنی امت محمدیہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑھیں گے۔ مرزا کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑھ گئی۔ پس وہ نمدھم فی طغیانھم کی ذیل میں آ گیا اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوا ہوں پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہوئی ہے (آئندہ کی خبر نہیں)

دجاجلہ نے اصل درازی اور تاخیر موت میں دانستہ یا جہالت سے تمیز نہیں کی۔ نوٹ مذکور کا مطلب اصل درازی سے تھا جو مرزا کو حاصل ہوچکی تھی یہ نہ تھا کہ مقابلہ میں بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی سچے سے کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ کوئی شخص اسّی (۸۰) کی عمر پا کر مرے، اور ایک شخص چالیس سال کی عمر کا اس کی موت کے وقت زندہ ہو، تو تم یہ کہو گے کے مردے سے زندہ کی عمر زیادہ ہے۔ کہو گے تو تف ہے تمہاری سمجھ پر۔ بس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر (بقول مرزا) پچھتر سالہ عمر پانے والا بڑی عمر پا کر مرا، اور یہی اس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے بھی کبھی کبھی عمر طبعی سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو ایک اور طرح سے سمجھا دیں۔ غور سے سنو۔ ایمان اور دھرم سے بتلانا کہ ایک طرف میری تعلیم اور مسلمہ امور ہوں، دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم اور مسلمہ امور ہوں، تو کس کو مانو گے اور کس کو چھوڑو گے۔ میری تعلیم اور مسلّمات کو یا مرزا کے مسلّمات کو۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کے مقابلہ پر میری تو کیا تمام دنیا کی اور دنیا کے بزرگوں کی بھی پرواہ نہ کرو گے۔ پس اس اصول کے مطابق بتلاؤ کہ اگر میں ہی نے وہ نوٹ لکھا ہو، اور اس کا مطلب بھی وہی ہو جو تم نے سمجھا ہے، تو تمہارا اس میں کیا بھلا ہو سکتا ہے۔ تم تو مرزا کی امت ہو۔ مرزا کو مجدد، رسول، نبی، کرشن اور امام مہدی وغیرہ کہتے ہو، نہ کہ مجھ کو۔ پس میرے اعتقاد میں کچھ ہی ہو، میں تو تم کو مرزا کے فیصلے کی طرف بلاتا ہوں، نہ کہ اپنے منشاء کی طرف۔ پس اگر تم واقعی مرزا کی موت سے پہلے اس کو اپنا امام سمجھتے تھے تو تم کو چاہیے تھا کہ اس کے آخری فیصلہ پر نظر کر کے موت کے بعد (بقول اڈیٹر اہل فقہ) بے گور و کفن اس کو چھوڑ جاتے۔

اور سنو! چوتھی تاویل یا تحریف دجاجلہ نے یہ کی ہے کہ ۲۶۔ اپریل کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ نے اس صورت فیصلہ کو خود ہی منظور نہیں کیا تھا، لہذا مرزا صاحب کی موت پر اس کو اس اشتہار سے استدلال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ واہ خوب (بقول خود) پیغمبر، مرسل، خدا کے بیٹے کے منہ سے ایک بات بطور فیصلہ کرے، اور خدا اس کی اس دعا کو قبول کرنے کا الہام کر دے، مگر ثناء اللہ اس سب کو ملیا میٹ کر دے۔ افسوس ہے یہ لوگ قرآنی تعلیم سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی برہمن گائے کے گوشت کے ذائقہ سے۔

مرزائیو! سنو خدا تعالی فرماتا ہے ربك يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة۔

اور سنو! مايبدل القول لدیّ ۔ خدا کے نزدیک حکم بدلا نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو! میں نے تو اس لئے انکار کیا تھا کہ موت وحیات کسی کے اختیار میں نہیں۔ ممکن تھا کہ میں مرزا سے پہلے مر جاتا (نہ اس کے بتلانے سے بلکہ تقدیر سے) تو مرزا اور مرزائیوں کو مخلوق کے گمراہ کرنے کے لئے ایک بات مل جاتی۔ اس لئے میں نے اعلان کیا تھا۔ مگر یہ اعلان خدائی فیصلہ میں کسی طرح موثر نہیں ہوسکتا تھا، اور نہ ہوا۔ ہاں اس بات کا کھلے لفظوں میں اعلان کرتا ہوں اور علماء کرام کے خوف سے نڈر ہو کر بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کیسے مستجاب الدعوات ثابت ہوئے کہ جو کچھ حضرت ممدوح نے خدا سے مانگا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے، وہ اسی طرح ہوا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا فالحمد للہ رب العالمین۔ آہ! کیا سچ ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر　　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اخیر میں ناظرین کو مرزا صاحب کی تحریر میں سے ایک فقرہ سنا کر مضمون ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ (ثناء اللہ) پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ کیا سچ ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں　　　لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ۲ رجب ۱۳۲۶ھ۔ ج ۵ نمبر ۳۹۔ ص ۲۔ ۴)

## دہلی میں عجیب مقدمہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

دہلی میں ہمارے دوست مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہاں تک بات پہنچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ دیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو، یا اس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو، تو میں مبلغ... روپئے مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا۔ مولوی صاحب نے دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کیا، مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا۔ آخر نوبت عدالت تک پہنچی۔ منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہیں اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کے لئے فضیحہ جان کر فریقین کو صلح کے لئے سمجھا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ.. روپئے کسی اسلامی انجمن میں دے دیں تو دونوں کو ثواب ہوگا۔ انہوں نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونوں صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اس پر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا، جو دہلی میں مقیم تھے مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے۔ مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مصلحان قوم ہیں، آپ ہی معاف فرما دیں۔ مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھ دیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔

بحمد اللہ گو مولوی صاحب کو مبلغات نہ ملے مگر اس میں بھی ان کی عزت ہے کیونکہ اگر ثالث نامہ لکھا جاتا، اور مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم دوسرے ہی روز انتقال فرماتے (جیسا کہ وقوع میں آیا) تو مرزائی پارٹی خوب بغلیں بجاتی کہ یہ بھی ہمارے امام کا معجزہ ہوا کہ مولوی صاحب فیصلہ بھی نہ کر سکے۔ کیونکہ اس فریق کے پیشوا نے ان کو اسی قسم کے معجزات کی مشق کرا رکھی ہے۔ گویا لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں یہ اوران کا گرو کمال رکھتے ہیں۔ سچ ہے:

این کرامت ولی ماچہ عجب گربہ شاشید وگفت باراں شد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزائیوں سے ایک سوال

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔

بندہ نے جناب کے اہل حدیث کی معرفت مرزا صاحب سے ایک سوال کا جواب طلب کیا تھا جو آپ کے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء اہل حدیث میں درج ہے کہ فوت ہو جانے مرزا صاحب کے بعد جناب ام المومنین صاحبہ کے ساتھ کوئی مومن نکاح کر سکے گا یا نہ، جس کا جواب اب تک تو مرزا صاحب دے سکا، نہ بدر صاحب نے دیا۔ مرزا صاحب کو تو اس جواب کے دینے کی گرانی نے راہِ موت دکھایا، اور اڈیٹر صاحب بدر نے سر بگریبان فرمایا۔ خیر اب ہم جناب کو تکلیف دیتے ہیں کہ جواب میرا بذریعہ اہل حدیث جناب حکیم نور الدین صاحب سے طلب فرماویں کہ جناب ام المومنین (نصرت) بعد وفات مرزا صاحب کسی مومن سے نکاح کر سکتی ہیں یا نہ۔ واضح رہے کہ میرا یہ غرض نہیں کہ وہ خواہ مخواہ نکاح کریں یا نہ کریں، بلکہ غرض یہ ہے کہ نکاح کرنا حضرت ام المومنین کو شرح احمدیہ میں جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب خواہ اڈیٹر صاحب بدر دیں یا جناب حکیم نور الدین صاحب دیں، یا کوئی اور صاحب فرقہ احمدیہ دے دیں، مگر دیں ضرور۔ مگر واضح رہے کہ یہ جواب ایسا ہے کہ جس نے مرزا صاحب کو موت تک پہنچایا اور اڈیٹر صاحب بدر کو سر بگریبان فرمایا۔ اب دیکھئے جناب حکیم نور الدین صاحب کیا جواب دیتے ہیں۔ ۱۶ جون ۱۹۰۸ء حکیم خیر محمد ممبر کمیٹی ڈیرہ غازی خاں محلّہ گلالہ

اڈیٹر اہل حدیث نے ادارتی نوٹ میں لکھا:

آپ کے سوال نے تو کمال ہی کیا۔ جوں ہی شائع ہوا گویا بندوق سے گولی نکلی تھی کہ فوراً ہی دوسرے ہفتہ مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ اگر اس قسم کا سوال کسی شخص کی نسبت مرزا یا کوئی مرزائی شائع کرتا اور اس شخص کا انتقال بھی ہو جاتا، تو خدا جانے یہ لوگ کتنے ایک معجزات کے پل باندھتے۔ بہر حال ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ امت مرزائیہ اس سوال کا جواب دیں۔ غالباً منہاج النبوت کے مطابق جواب دیں گے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی فرعون

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شائع کیا ہے۔اس میں اور جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب دینا امروہہ والوں کا فرض ہے مگر لگتے ہاتھ بقول کھسیانی بلی کھمبا نوچے، احسن صاحب ہم سے بھی الجھ پڑے ہیں۔لکھتے ہیں:

ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانے والے ہیں مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کی وجہ سے ہم نے اس کو آج تک اپنا مخاطب نہیں بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہیں۔

اس کے جواب میں ہماری تو دعا ہے کہ رب زدنی علماً

ما خاک نشینم انا را نشا سیم

صدشکر کہ در مذہب ما کبروانا نیست

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمایئے کہ جھوٹ بولنا آپ کے مذہب میں کیا حکم رکھتا ہے۔عرصہ مدید ہوا آپ مجھ سے قلمی خط وکتابت کرتے تھے اس سے بعد جب میں قادیان دارالزیان پر حملہ آور ہوا تو آخری فراری خط آپ ہی کی طرف سے آیا تھا۔زاں بعد آپ نے فی سبیل اللہ مرقع قادیانی مفت طلب کیا، تو آپ نے لکھا تھا کہ مرقع مجھ کو مفت دیا کرو، میں اس کے عوض میں آپ کا جواب لکھا کرونگا۔اس کے علاوہ آپ نے رسالہ ریویو قادیانی بابت جون وجولائی کے صفحات ۲۲۸ پر بزعم خود میرے جوابات دیئے ہیں۔اور سنئے جب کہ آپ کے پیرومرشد نبی اور رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مناظرہ مباحثہ کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آ گئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔اعجاز احمدی کتاب میرے ہی مقابلہ میں لکھی جس میں کئی جگہ مجھ کو قادیان پہنچنے کی دعوت دی میری نسبت آپ کا ایک شعر یہ ہے

أأخبت ذئباً عا ئناً او ابا الوفاء

اوا فیت مداً او رئیت امر تسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس اَجبت کے مفعول بہ امرت سرکو مرفوع دیکھ کر ہم نہ ہنسیں بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانیں۔اڈیٹر) رسالہ انجام آتھم میں مجھ کو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔غرض کہ آپ کے پیرو مرشد مجھ کو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے، بلکہ آپ خود بھی لکھتے رہے۔مگر آج کیا دال میں کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہیں۔کیا آپ اپنے پیرو مرشد سے مرتد ہوگئے ہیں یا اپنے آپ کو اس سے افضل جانتے ہیں۔نہیں نہیں کچھ بھی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

میں بھی آپ کی طرح انا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف سناتا کہ مولوی صاحب میرے سامنے آیئے، اپنی علمیت کی سندیں دکھا کر جوہر دکھایئے۔امتحان دیجئے اور لیجئے:

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اگست ۱۹۰۸ء۔مطابق ۹ رجب ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۴۰۔ص ۳)

# ایک اور الہامی پیدا ہوگیا

پنجاب کی زمین بھی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔الہامی اور پیش گوئیاں کرنے والوں کا تو گویا مولد یہی ہے۔ابھی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہاموں اور پیش گوئیوں سے اودھم مچار کھی تھی۔خدا خدا کر کے وہ ختم ہونے کو آئے، تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہوگیا۔

ابھی تک ثانی الہامی کی اپنی تحریر تو کوئی ہم نے دیکھی نہیں، مگر اس کے مریدین اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔پھر کمال خوبی یہ ہے کہ اسی طرح کی الہامی مشین میں ان لوگوں نے بھی الہام بافی شروع کی ہے جس طرح کی مشین میں قادیانی مرزا کیا کرتا تھا۔مگر چونکہ ابھی نو آموز ہیں اس لئے کوئی کوئی الہام باوجود کوشش کے بھی اکارت جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مریدوں نے اول الہامی (مرزا) کے مرنے پر اپنے الہاموں کی پٹڑی جمانی شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ہم اس موضوع پر کچھ نہ لکھتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکھ کر ہمیں خوف ہوا کہ یہ تو وہی قادیانی مشین ہے جس نے پہلے دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ناظرین اب بغور سنتے جائیں کہ ثانی الہامی کے مریدوں نے کہاں تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔سب سے پہلے ان کی طرف سے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے پیسہ اخبار لاہور میں ایک مضمون نکلا تھا جو یہ ہے:

۲۲ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد میں جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقاید کی تردید میں منعقد ہوا اس میں حضرت سید جماعت شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علی پوری نے اپنے وعظ میں مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آپ سب گواہ رہیں کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مرے گا۔

پھر اسی مضمون کو المجد دنمبر ۶ میں یوں لکھا تھا:

رسالہ المجد دنمبر ۵ میں دیکھ سکتے ہیں کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مدۃ العاشقین ،فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوراں قطب زمان واقف اسرار خفی وجلی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقش بندی محدث علی پوری ادام اللہ فیوضھم کی پیش گوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد میں اپنے وعظ کے اخیر میں مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائے گا ، یہ چوتھے ہی دن پوری ہوئی یا نہ ہوئی ،اور تازیانہ نقشبندی روحانی رنگ میں ظاہر ہوا یا نہ ہوا؟

اڈیٹر اہل فقہ (جو ثانی الہامی کے حلقہ بگوشوں میں فرسٹ نمبر ہے) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء میں پیسہ اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث میں ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا۔پیراں نمی پرند ومریداں ہمے پرانند،، اس میں ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیش گوئیاں قادیانی مشین کی ساخت اور اس شعر کے مصداق ہیں کہ:

این کرامت ولی ماچہ عجب  گربہ شاشید وگفت باراں شد

ایسا کہنا کہ فلاں شخص جلد مرجائے گا یا ذلت کی موت سے مرے گا اپنے مفہوم میں بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے، اس لئے ثانی الہامی کے مریدوں نے اس پیش گوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراشتہار دیا جو ہمارا یہ نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہیں۔ راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور کے کچھ واقعات لکھ کر کہتا ہے کہ:

اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کی طرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی میں ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا، جس میں مرزا کو دعوت دی جاتی رہی اور ہزاروں روپیہ کی طمع بھی دی گئی۔ لیکن شقاوت قلبی غالب تھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر فرمایا:

کہ اب تک مرزا یا اس کا کوئی حواری مقابلہ پرنہیں آیا، حالانکہ میں اس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اسکے غالب آنے کی صورت میں اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار ہوں۔ اچھا نہیں تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے۔

حضرت یہ فرما کر بیٹھ گئے اور جلسہ حسب معمول برخاست ہوگیا۔ ۲۶ مئی کے دن دوپہر سے پہلے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی۔ تحقیق سے معلوم ہوا رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے اس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے۔ ۱۲ بجے تک مرض کا پورا غلبہ ہوگیا جس میں ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہ کر جمعہ کی پیش گوئی سے پورے تین دن ۱۸ گھنٹے بعد مرزا ہزاروں ارمان سینے میں لئے ہوئے قبر میں سونے کے بالکل تیار ہوگیا۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعدالوقوع بنایا گیا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی شب کو یہ گول مول پیش گوئی ثانی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے آج تک اسکو شائع نہ کیا، حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا، تو ۲۷ مئی کے پیسہ اخبار میں اس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول، بے جوڑ پیش گوئی بھی شائع کردی، مگر ۲۵۔۲۶ مئی والی یہ پیش گوئی کیوں چھپا رکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی نکتہ بعدالوقوع سے زیادہ وقعت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتی۔علاوہ اس کے کیا یہ کوئی قابل فخر پیش گوئی ہے کہ دیکھنا چوبیس گھنٹوں میں کیا ہوتا ہے؟ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی قادیانی مشین میں ڈھلی ہوئی ہے، جو احمقوں کو پھاندنے کے لئے بنائی گئی ہے۔لیکن تم لوگ یاد رکھو اہل حدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ایسی الہامی مشین کو نہ چلانا

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اب سنئے اصل واقع کہ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسوں میں برابر شریک تھے۔مولویاحب کا بیان ہے کہ ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی شب کو جو جلسہ ہوا تھا، اس میں حافظ جماعت علی شاہ نے یہ کہا تھا کہ میں نے مرزا کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اس نے اس کی قبولیت کی اطلاع نہ دی۔اب میں ۲۴ گھنٹوں کی اس کو اور مہلت دیتا ہوں ۔ یہ واقعہ ۲۵، ۲۶ مئی کی درمیانی شب بوقت ۹، ۱۰ بجے کا ہے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کو مرزا کی موت خواب وخیال میں بھی نہ تھی بلکہ اس کی زندگی کا خیال تھا اسی لئے تو ۲۴ گھنٹوں کی مہلت دی تھی مگر افسوس کہ تقریر سے بارہ گھنٹے بعد مر گیا افسوس ہے کہ ان لوگون نے احمقوں کے پھاندنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہیں۔آج کل پیری مریدی کا کیا کم تھا کہ اس پر الہاموں اور پیشگوئیوں کا ضمیمہ لگا لیا ہے سچ ہے:

حافظا مئے خورو رندی کن وخوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگران قرآن را

ایک وہ صوفی تھے جن کی کتابوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ کرامتیں مردوں کا حیض ہیں۔یعنی جس طرح عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسی طرح اللہ کے بندے کرامتوں کو چھپاتے تھے کہ کہیں نفس میں عجب اور تکبر نہ آجائے۔آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو بند ہے، مگر مصنوعی سرخی کپڑوں پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کمال صرف یہ ہے کہ بڑے بڑے القاب علمی اور تعظیمی اپنے نام کے ساتھ لگا لئے جاتے ہیں۔وہ القاب دیکھ کر تو افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ اور پیر عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت نقش بندؒ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمة الله عليهم اجمعين کے لئے بھی کوئی لفظ باقی نہیں چھوٹتا۔

اخیر میں ہم بھی ایک وجدانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ ثانی الہامی اوران کے حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف توجہ تو کریں گے مگر یہ ان سے نہیں ہو سکے گا کہ ہماری طرح صحیح واقعات پیش کر کے جواب دیں، ہاں برا بھلا کہیں گے، اور گالیاں دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دیں گے جس کے جواب میں ہم صرف دوحرفہ مضمون لکھیں گے:

بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو گفتی　　جوابِ تلخ مے زیبد لبِ لعلِ شکر خارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

## حافظ جماعت علی شاہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حافظ جماعت علی شاہ صاحب کی بابت جو اہل حدیث مورخہ ۷۔ اگست میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس کا عنوان تھا، لو ایک اور الہامی پیدا ہو گیا۔ اسکی بنا شاہ صاحب کی ان تحریروں پر تھی جس میں ان کے مریدوں نے شاہ صاحب کو آسمان پر نہیں بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی کی موت کو آپ کی پیش گوئی کا صداق بنایا تھا۔ اس کے جواب میں ملا محمد بخش لاہوری نے ایک مضمون بھیجا اور زبانی بھی بیان کیا ہے کہ اڈیٹر المجد داور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہیں۔ حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیش گوئی یا الہام نہیں کیا۔ اس کے جواب میں ہم ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ آپ اس مضمون کا ایک مختصر سا رقعہ حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے لکھوا کر بھیج دیں، تو کافی ہوگا، یا آپ خود ہی اس مضمون کا ایک خط المجد د میں چھپوا دیں۔ ہم نے بھی جو تردید کی تھی تو ان مریدوں ہی کی کی تھی، جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ: پیراں نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اگست ۱۹۰۸ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی مشین میں الہام بافی

ہمارے ناظرین اور احباب ہم سے پوچھا کرتے ہیں کہ قادیانی خلیفہ راس المجانین حکیم نورالدین کو بھی الہام ہونے شروع ہوئے ہیں یا نہیں ۔آج تک تو ہم لاعلمی بتلاتے رہے کیونکہ کوئی اطلاع اس امر کی نہ آئی تھی ۔آج ہم ایک اشتہار سے کچھ اقتباس بتلاتے ہیں جو اخبار الحکم کے ساتھ آیا ہے۔ یہ اشتہار کسی محمد یمین مرزائی ساکن داتہ ضلع ہزارہ کی طرف سے ہے۔اس میں راقم اشتہار نے اپنے الہاموں کی فہرست دی ہے۔ چنانچہ ایک الہام آپ کا یہ ہے کہ:

جواب مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء۔دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یمین تجھ کو معلوم ہو کہ الہامات کی شکل ایک بڑے ریگستان کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔تم کو معلوم ہو کہ صاحبزادہ عبد اللطیف اسی بیابان میں یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہنچ گیا اور دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا۔پس تم کو چاہیے کہ جس طرح ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ، راقم ۔اللہ (جل جلالہ)

اسی فہرست الہامات میں راقم اشتہار اپنا یہ الہام بھی لکھتا ہے۔:محمد یمین، امیرالمومنین ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ ایسے الہامات سے ہم تو خائف نہیں کیونکہ ہمارے ہاں تو بس ایک مثل ہے جو عربی میں ایک مثل کے طور پر بولا جاتا ہے کل صید فی جوف الفراء

دجال اکبر کے الہامات سے زیادہ ان کی وقعت نہیں جانتے ،لیکن مرزائیوں کو ان الہامات سے ضرور خائف ہونا چاہیے کہ ان کے امیرالمومنین حکیم نورالدین کی موجودگی میں دوسرا شخص امیرالمومنین کے لقب کا مدعی بنتا ہے۔دیکھو بموجب حکم فاقتلوا ،مرزائی خلیفہ اس کے قتل کا حکم دیتا ہے یا نہیں:

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خررفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# رسی تو چل گئی پر بل نہ گیا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی حقیقت شناسوں کی نگاہ میں برباد ہوگئی مٹ گئی ان کا سرگروہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا مگر ابھی تک اس کے دم خم باقی ہیں حیدر آباد (دکن) کی تباہی پر جہاں تمام مسلمانوں ہی کے نہیں ہندوستان بھر کے تمام دردمندوں کے دل آٹھ آٹھ آنسو جاری ہیں یہ پارٹی اس دردناک واقع کو بھی اپنے گرو (مرزا قادیانی) کی طرح ڈھٹائی سے اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرتی ہے چنانچہ قادیان کا آرگن الحکم، قہری تجلی، کا عنوان دے کر لکھتا ہے:

جو لوگ اللہ تعالی کے ماموروں اور مرسلوں کے حالات سے واقف ہیں ان پر مخفی نہیں کہ ان کی تبلیغ پر انکار کی وجہ سے اللہ تعالی کے عذاب مختلف رنگوں میں آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت پر اہل دنیا کو آگاہ کیا، مگر شوخ اور بے باک لوگوں نے خود مخالفت کر کے دوسروں کو بھی گمراہی میں رکھا۔ طاعون نے ملک پر جو آفت برپا کی، وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ قحط کی بلا نے لاکھوں جانوں کا نقصان کیا۔ پھر زلزلہ نے جو تباہی دکھائی وہ ابھی کل کی بات ہے۔ اسپر بھی لوگوں نے بس نہ کی، اور خدا تعالی کی قہری تجلیوں کے اور تماشے دیکھنے کی آرزو کی۔

اتنے میں حضرت مسیح موعو کا وصال اور رفع ہوگیا اس پر نادانوں نے خوشیاں منائیں اور امراض مہلکہ کو آپ کی نحوست بتائی، اسی طریق پر جو پہلے بدکاروں اور شریروں نے کیا تھا، اور شائع کیا کہ اب امن ہو گیا۔ مگر وہ مکر اللہ سے غافل تھے، اور اوروں کو غافل کر رہے تھے۔ اس سال جیسا کہ قبل از وقت اپنے بندے (مرزا) کو خبر دی تھی ایسی پر زور بارشیں ہوئیں جس کی نظیر چوتھائی صدی پہلے تک نہیں ملتی۔ ان بارشوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینکڑوں مکانات اور جانوں کا نقصان کیا اور اس پر بھی بس نہیں ہوا۔

بخار اور ہیضہ نے اس مرتبہ وہ کام کیا جو طاعون کی سختی بھی بھول گئی۔ جس قسم کے خطوط یہاں آتے ہیں ان کو پڑھ کر سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی کانپ جاتا ہے۔ یہ سب خدا تعالی کی قہری تجلی کے نمونے ہیں۔ یاد رکھو جس قدر تکذیب شرارت شوخی بڑھے گی، اسی قدر عذاب الٰہی زیادہ آئے گا۔ ان احمقوں کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا وجود باجود تو ایک امان تھا۔ وہ امان اب نہیں رہی، اس سے زیادہ خطرہ کے دن ہیں۔ ان سطور کی سیاہی ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ حیدر آباد دکن کی تباہی کی خبر پہنچی۔ عبرت کیلئے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ یہ باتیں خدا تعالی کے موعود کے منہ نکل چکی تھیں پوری ہوئیں۔ احمق کہیں گے کہ حیدر آباد کا نام بتاؤ، صریح الہام بتاؤ، وغیرہ وغیرہ۔ وہ کہتے رہیں اور بکتے جائیں۔ اللہ تعالی خود ان کے لئے کافی ہے۔ وہ شہر جو عروس دکن تھا آج تباہ اور برباد پڑا ہے۔ یہاں لاشوں کے ڈھیر اور کھنڈرات کا نظارہ نہایت ہی مؤثر ہے مفصل پھر لکھیں گے۔ (الحکم قادیان ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کس ایمان داری اور شوخ چشمی سے لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) تو امان تھا۔ اب تو وہ نہیں رہا۔ او ظالم! اس امان کی موجودگی میں تو طاعون جیسی بلا، تمام ہندوستان حتی کہ تمہارے دار الامان نہیں دار الکفر والطغیان قادیان پر بھی مسلط تھی۔ یہاں تک کہ تمہاری روحانی دیوار کے اندر بھی اسنے کئی دفعہ حملے کئے اور شکار لے گئی۔ تمہارا بھائی افضل اڈیٹر البدر اسی بلا کی نذر ہوا۔ قاضی امیر حسین کا بیٹا اسی کی بھینٹ قادیان میں ہوا۔ تمہارا اسکول اسی بلا کے خوف سے مدت تک بند رہا۔ تمہارے سالانہ جلسے رکے رہے۔ لیکن جوں ہی یہ خود ساختہ امان دفع ہوئی تو مثل مشہور خس کم جہاں پاک، کی صداقت نے جلوہ دکھایا۔ خدا کی شان اسی دم طاعون تمام ہندوستان میں قریب قریب معدوم ہو گیا۔ کیا یہی تمہاری امان تھی؟ کیا یہی حضرت اقدس کا الہام تھا ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء) او ظالمو! او بدخواہ خلائق لوگو! کیوں مخلوق کی تباہی پر خوشیاں مناتے ہو۔ خدا کا خوف نہیں تو مخلوق ہی سے شرم کرو۔

یہی ظالم ۲۲۔ اکتوبر کی اشاعت میں امرت سر کی بیماری پر بھی اظہار مسرت کرتا ہے۔ مگر اسکو معلوم نہیں کہ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان دارالزیاں میں بھی یہ کیفیت ہے کہ اسی کا بھائی بدر لکھتا ہے کہ موسمی بخار کی وجہ سے پورا اخبار شائع نہ ہوسکا۔ بلکہ الحکم کا اڈیٹر خود بھی لکھتا ہے کہ میں مع متعلقین عیال وسٹاف بخار میں مبتلا رہا۔(۳۰۔اکتوبر ) ہم حیران ہیں کہ مرزائی معجزات کو ہم کس سے تشبیہ دیں بجز اسکے کہ یہ کہدیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب　　گربہ شاشید وگفت باراں شد

چونکہ اندر کا چور خود اسے نادم کرتا ہے کہ مخالف صریح الہام پوچھیں گے اس لئے آپ ہی شوخی سے اسکا جواب دیتا ہے کہ مخالف بکتے جائیں۔ واہ رے تیری شوخی۔

اخیر میں اس دعوی پر کئی ایک الہام بھی نقل کئے ہیں:

مثلاً ایک وبا پڑے گی۔ قیامت برپا ہوئی، لاکھوں انسانوں کو تہ وبالا کردونگا۔ آسمان ٹوٹ پڑا۔ وغیرہ

اس قسم سے الہامات حیدر آباد دکن کی تباہی پر چسپاں کئے ہیں۔ کیا ہی مرزا کے گول مول الہام ہیں کہ جدھر چاہو پھیرلو۔ چنانچہ اعلی حضرت (مرزا) خود فرماتے ہیں: معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے... ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے۔ (الحکم ۷ افروری ۱۹۰۷ء)

او مرزائیو! تمہیں یاد نہیں کہ تمہارے خلیفہ راس المجانین حکیم نورالدین نے آریہ سماج لاہور کی کانفرنس کے موقع پر مرزا کے الہاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ الہام کا صحیح ترجمہ کرنا ملہم کا کام ہے، میرا ترجمہ حجت نہیں۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ جب تمہارے خلیفہ کا ترجمہ حجت نہیں تو تم کون ہو کہ مرزا کے گول مول الہامات مذکورہ کو حیدر آباد کے متعلق چسپاں کرو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تمہارا گرو تو کہتا ہے ہم کو معلوم نہیں کیا مراد ہے، اور تم اس کو معلوم بتلاتے ہو (تف)

ایسے چومکھئے الہامات کی نسبت کسی رند شاعر نے کیا اچھا کہا:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج　　بات وہ کر کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۰۸ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# الحکم پر بجلی گری یا نہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

میں نے مرقع قادیانی کے کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ کرشن قادیانی کے مرنے سے قادیانی مشن پژمردہ ہو رہا ہے۔ اخبار الحکم پر بھی بجلی گری ہے کیونکہ باقاعدہ وقت پر نہیں نکلتا۔

اڈیٹر الحکم نے بجلی گرنے سے انکار کیا تھا مگر ۱۰ نومبر کے پرچہ میں آخر کار ہماری بات کی تصدیق کرنے کے سوا اس کو چارہ نہ رہا۔ بہت بڑا لمبا مضمون اپنی دردسری خسارہ اور خریداروں کی ناقدری کا لکھ کر تحریر کرتا ہے کہ:

ایک سال ختم ہونے سے پہلے ہی دو ہزار روپیہ کے قریب خسارہ پڑا۔

الحکم مندرجہ بالا وجوہ سے مشکلات میں ہے اور سخت مشکلات میں ہے۔

انہی وجوہات سے اخبار کی باقاعدہ اشاعت پر اثر پڑتا ہے اور مجھے ہدف ملامت ہونا پڑتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: الحکم کی اس بے وقت موت پر ہمیں بھی رنج ہے۔ اے کاش وہ ہماری مدد قبول کرے تو معاصرانہ لحاظ سے ہم بھی اس کو مدد پہنچا سکیں اگرچہ فرمان خداوندی فقطع دا بر القو م الذین ظلموا کا تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء۔ ۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی کی کذب بیانیاں ایسی نہیں کہ ان کے اظہار کی حاجت ہو۔اعلی حضرت آنجہانی تو تھے ہی، ذریت شیطانی بھی اس رنگ میں رنگی ہوئی ہے کہ کـا نـہ ھو کا نقشہ نظر آجاتا ہے۔قادیان کا اخبار جس کا دعوی ہے کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے پہلا اور مشہور ومعروف اخبار ہوں، اپنی پیشانی پر دکھاتا ہے کہ میں ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخوں کو نکلتا ہوں، مگر کذب بیانی کا نمونہ دیکھئے کہ ۱۸ نومبر کو نمبر ۵۸ نکلا تو ۱۰ دسمبر کو نمبر ۵۹ پیدا ہوا۔اس پر بھی ہمیشہ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ہم صادقین ہیں، راست باز ہیں، ہم مسیح موعود کی امت ہیں، ہم اصحاب محمد ہیں۔کیا سچ ہے:

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی این ست لعنت بر ولی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۸)

# قادیانی اخلاق

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ جونہی کسی نے اعتراض کیا آپ کپڑوں سے باہر ہوکر لگے اوسکو کوسنے۔وہی حال اُن کی ذریت کا ہے۔ہمارے مکرم برادر جناب مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی نے چند سوال خلیفہ قادیانی کی خدمت میں پیش کیئے۔سوال کیا تھے، عالمانہ استفسار تھے۔جب قلمی جواب نہ ملا، تو آخر اُنہوں نے اہل حدیث میں شائع کرادیئے۔چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی اُمت شرم کرتی کہ جواب دینے میں کیوں غفلت ہوئی، بجائے اس کے فاضل موصوف کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ''ملا ابراہیم''۔ یہ کہہ کر خوب ہی دل کے پھپھولے پھوڑے اور اپنے اُستاد کی سنت پر پورا عمل کر کے انا خیر کا ورد کیا۔

جوابات کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے، نہ مولوی صاحب ممدوح خود لکھیں گے۔ ہاں اتنا پوچھتے ہیں کہ ''ملا'' کے لفظ سے تمہاری مراد اگر افغانستان کی اصطلاح ہے، یا الہ آباد یونیورسٹی کا سند یافتہ تو تو یہ لفظ کوئی حقارت آمیز نہیں۔ مگر غالباً تمہاری مراد یہ نہیں کیوں کہ تم تو مولوی صاحب کی تحقیر شان منظور ہے۔

پس ہندی عام اصطلاح کے مطابق ملا وہ ہے جو علوم دینیہ سے خالی کسی مسجد کا امام اور مسجد کی آمدنی پر گذر اوقات کرتا ہو۔ اس تعریف کے مطابق تم بتلا سکتے ہو کہ جناب فاضل سیالکوٹی کسی مسجد کے امام ہیں۔ ہاں ہم کہتے ہیں اور ہمارے اس کہنے کی تصدیق تمہاری سیالکوٹی جماعت کر سکتی ہے کہ مولوی صاحب گھر کے آسودہ حال ہیں۔ اُن کے والد نے خود کئی ہزار روپیہ لگا کر بڑی نفیس اور بے مثال مسجد سیالکوٹ میں بنوائی ہے۔ اُس کے امام بھی مولوی صاحب خود نہیں بلکہ مولوی حکیم خدا بخش صاحب ہیں، جن کا اپنا گذارہ بھی فن طبابت سے بہت عمدہ ہے۔ پھر بتلاؤ یہ تمہارے اخلاق کیسے گرے ہوئے کہ بات بات میں جھوٹ بولتے ہو۔ تم ہی وہ لوگ ہو جن کی بات ''دجّال اکبر'' نے لکھا ہے کہ میرے مرید ''اصحاب محمد'' کے برابر ہیں۔ دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۵۱۔ مگر ہاں تم لوگ بھی سچے ہو۔ تمہارے پیر اور ہادی، مسیح اور مہدی کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جھوٹ بولنے سے اوسکو کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی طرح اُس نے میری بابت بھی ایک واقعہ لکھا تھا:

''دو دو آنوں پر وعظ کہنے والا، کفن فروشی سے گذارہ کرنے والا۔ (اعجاز احمدی، ص:۲۳)

حالانکہ میں نہ کسی مسجد کا امام، نہ وعظ گو، نہ جنازہ خواں، نہ ہوا، نہ ہونے کی خواہش، نہ توقع، نہ شوق۔ بلکہ میری دعا ہے کہ خدا میری اولاد میں بھی قیامت تک کسی کو ایسا نہ کرے۔ مگر تمہارے گرو نے میری تحقیر شان کر کے تمہاری آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایسا لکھا۔ کیا امرتسر کے مرزائی مرزا کے اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر تم لوگ کسی عالم فاضل کی نسبت ایسے الفاظ لکھو تو کیا تعجب ہے۔ بلکہ نہ لکھنا تعجب ہے۔ سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں　　رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۔ نمبر۔ مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء ص:۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مباحثہ رامپور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مباحثہ رام پور کی فتح کے متعلق جن احباب نے خطوط بھیج کر مبارکبادیں دی ہیں، خاکسار ہیچ کار اُن کے حسن ظن کا شکر گذار ہے۔ تمام خطوط جن میں احباب نے اظہار مسرت کیا ہے، نقل نہیں ہو سکتے ایک خط نمونہ کے طور پر درج ہے:

ہمارے معزز اسد الہند جناب مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج مورخہ ۵؍ جولائی سنہ رواں کو کیفیت مباحثہ رامپور پرچہ میں نہایت شوق سے دیکھا۔ مولانا مبارک ہو۔ مبارک شاباش مرحبا جزاک اللہ۔ ایسے بھرے دربار میں جس میں حضور ہز ہائنس بذات خاص جلوہ افروز تھے، اور علماء اسلام کا جمگھٹا تھا، ایسی حالت میں آپ کا مرد میدان ہو کر مرزائی پارٹی کو دندان شکن جواب دیکر قافیہ تنگ کرنا اور اُن کی دھجیاں اڑانا، بس یہ آپ ہی کا حق تھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعہ ہمیشہ کے لیے یادگار رہے گا۔ بصد آرزو جمیع اہل اسلام آپ کے ترقی حیات کے دعا گو ہیں۔ فقط والسلام۔

راقم آپ کے دیدار کا شائق و دعا گو عبد الستار بسکو ہری مدرس مدرسہ اسلامیہ آسنسول۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ بعض احباب نے فرط محبت میں اس ہیچکار بداعمال کو مجدد کا لقب عنایت فرمایا۔ ایسے احباب مطلع رہیں کہ جس دشمن اسلام پر فتح پانے کی خوشی میں مجھ کو مجدد کہہ رہے ہیں اوسکا دعویٰ بھی مجددیت ہی کا تھا، لہذا تمام مسلمانوں کو یہ لقب دیتے اور لیتے ہوئے ذرہ ڈرنا چاہیئے۔ خاکسار ایسے تمام احباب کے لیے دعا گو ہے خداوند تعالیٰ حامیان دین کو دین و دنیا میں حسنہ عطا فرماوے۔

گو اخباری دنیا میں مباحثہ رامپور نے بہت شہرت حاصل کی اور لوگوں نے سمجھا کہ قادیانیوں کو آج ایسی شکست ہوئی ہے کہ اب وہ آئندہ کو نہ سسکینگے، مگر میرے خیال میں ان کی شکست کی بنیاد ۱۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء سے رکھی گئی تھی جس روز مرزا صاحب نے میرے متعلق اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے، اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔'' چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کے مطابق آنجہانی تشریف لیجا کر میری (نہیں نہیں اسلام کی) فتح اور اپنی شکست پر دستخط کر گئے۔ اصل شکست تو اونکو ۲۶ مئی کے روز ہوئی تھی، مگر خیر چونکہ قادیانی پارٹی کو وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑا گھمنڈ تھا اس لیے خدا کو منظور تھا کہ کسی خاص موقعہ پر اس میں بھی ان کی ذلت کا ظہور ہو، سو الحمد للہ کہ ہو گیا۔

کچھ شک نہیں کہ ہز ہائینس نواب صاحب کے زیر اہتمام جلسہ نہ ہوتا تو یہ حضرات پہلے ہی روز سامنے نہ آتے۔ اب تو بہانے کر رہے ہیں کہ ثناء اللہ نے ہم کو گالیاں دیں۔ اول تو کوئی نادان بھی باور نہ کریگا کہ ایک بااختیار والی ریاست کے زیر اہتمام جلسہ ہو، پھر اُس میں بازاریوں کی طرح گالی بازی ہو۔ اصل یہ ہے کہ مرزائیوں کو شروع ہی سے میری شرکت کا خوف تھا۔ امرت سر میں ایک موقعہ پر مرزائیوں کا اجتماع تھا، اس میں وہ مشورہ کر رہے تھے کہ کسی طرح ایسی کوئی صورت ہو کہ ثناء اللہ مناظرے میں پیش نہ ہو۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ مولوی احسن صاحب امروہی کو لکھنا چاہئے کہ نواب صاحب کے سامنے عذر کریں کہ ثناء اللہ میرے مقابلے کا نہیں۔ میں نے یہ سن کر کہا اچھا وہ اگر یہ عذر کریں گے تو اول تو مجھے جواب دینے کی حاجت نہ ہوگی، اگر ہوئی تو میں عرض کروں گا کہ جس حال میں اُن کا نبی اور مسیح مجھ کو خطاب کرتا رہا، یہاں تک کہ آخری فیصلہ کے اشتہار میں جان کی بروبازی مجھ سے اس نے لگائی، تو کیا یہ لوگ اپنے رسول سے بڑھے ہوئے ہیں کہ ان کے خطاب کے میں قابل نہیں۔ اسی سے ثابت کروں گا کہ یہ لوگ دل سے مرزا کے مرید نہیں بلکہ یونہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ مگر خیریت رہی کہ احسن صاحب نے یا کسی اور نے یہ عذر نہ کیا۔

رامپور میں مباحثہ سے دوسرے روز شاید ۱۶ جون کے میں نے خواب میں دیکھا کہ مرزا صاحب سے میری ہاتھا پائی ہوئی، مگر حملہ میری طرف سے ہے۔ آخر یہ ہوا کہ میں نے اُن کو گرا کر اونکی ایک ٹانگ کو ہاتھ سے پکڑ کر سر کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جو ہٹ کر سامنے آئے تو مٹی کا پیالہ جو میرے ہاتھ میں تھا میں نے اون کے منہ پر زور سے مارا، اور منہ سے بھی کچھ کہا۔ یہ خواب میں نے اپنے احباب کو رامپور ہی میں سنا دیا تھا۔ اس کی تعبیر حکیم نور الدین صاحب کچھ فرماویں گے تو سنوں گا۔

الحکم قادیانی اس شکست سے کھسیانے ہو کر پہلے تو فیصلہ دہندگان علما کو کوستا ہے پھر لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اُن کے معاونین کو اگر دعویٰ ہے تو ہم وفات مسیح کے متعلق اخبار میں مذاکرہ شروع کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔مولوی ثناءاللہ کے پاس اس میں کچھ ثبوت ہے تو وہ منظور کریں۔

جواب یہ ہے کہ ہم تو وفات مسیح کا مسئلہ قادیانی مشن سے بالکل بے تعلق جانتے ہیں۔چنانچہ رسالہ الہامات مرزا میں بھی میں نے اعلان کیا ہوا ہے،اور رامپور میں بھی ایسا ہی کہتے رہے۔اس لیے ہمیں تو شوق نہیں کہ ہم اس مذاکرہ میں حصہ لیں،مگر چونکہ تم اس کے لیے درخواست کرتے ہو لہذا ہم منظور کرتے ہیں۔مگر ایک شرط سے جو بالکل واجبی اور تمہارے امام کی منظور کردہ ہے کہ تمہارے ہی اخبار میں ایک مذاکرہ ''قادیانی الہامات'' کے عنوان سے ہوگا۔دونوں برابر چلیں گے اگر تم میں کچھ سکت ہے،تو اس کو منظور کرو،ورنہ نامنظوری کی معقول وجہ بتلاؤ۔

دیکھو اس موقعہ پر بھی میں وہی پیشگوئی کرتا ہوں جو رامپور میں وجدانی طور سے کی تھی کہ تم لوگ ہرگز ہرگز اس مذاکرہ کے لیے تیار نہ ہوگے۔کیوں؟

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اون سے　　　وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ٦۔نمبر ٣٨۔مورخہ ٥ رجب ١٣٢٧ھ مطابق ٢٣ جولائی ١٩٠٩ء ص:٣-٤)

# قادیانی دعوت قبول

بدر قادیان نے اپنے مشن کے مبلغین کی بہت بڑی تعریف کی ہے کہ ہمارے لیکچرار اسلام کی بہت خدمت کرتے ہیں۔ان کے لیکچروں میں سحر کا سا اثر ہوتا ہے۔گو اس امر میں ہم کو مناقشہ نکرنا چاہئے کیوں کہ بحکم لکل ان یصطلح ہر ایک آدمی کا حق ہے کہ اپنے لئے کوئی اصطلاح قائم کرلے،قادیانی مشن کی اصطلاحات ہی جب کہ جدی ہیں تو ہم کو ان سے کیا مناقشہ۔مگر ایڈیٹر بدر نے غضب تو یہ کیا کہ اپنی لیکچراروں کی تعریف کرتے کرتے مخالفوں کو چیلنج دیا کہ ہمارے ساتھ اس کام میں مقابلہ کرلیں چنانچہ لکھتا ہے:

ہمارے غیر احمدی مسلمان احباب اس بار پر غور کریں اور خوب غور کریں کہ کیوں تمہاری تقریروں اور وعظوں میں خدا نے یہ برکت ڈالی۔(بدر ٩ دسمبر ١٩٠٩ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی سطور پڑھتے ہی میں نے ارادہ کیا تھا کہ ان کو ایک نوٹس دوں کہ آؤ مقابلہ کرلو۔ لیکن جونہی چند سطور آگے کی پڑھیں تو دیکھا کہ ایڈیٹر صاحب اپنے مخالفوں (غیر مرزائیوں) کو خود ہی نوٹس دیتے ہیں کہ:

اور باتوں میں کیوں ہم سے تنازع کرتے ہو۔ بہت مختصر راہ ہماری تمہاری فیصلہ کی اسلام کی تبلیغ میں کسی مضمون پر جس میں صداقت اسلام مقصود ہو تم بھی غیر سامعین میں کچھ بیان کرو اور احمدی مبلغ بھی بیان کرتے ہیں پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ وقت پر کس کی تقریر کو بابرکت ثابت کرتا ہے۔ (دسمبر)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ نوٹس دیکھ کر مجھے از حد فزوں خوشی ہوئی کہ اگر میں ایسا نوٹس دیتا تو منظوری تمہارے ہاتھ میں ہو، مگر انہوں نے چیلنج دیا جس کو منظور کرنا میرا کام ہے۔ لیجئے بسم اللہ بلا کسی شرط کے آتا ہوں اس مقابلہ کے لیے لاہور جیسے شہر سے اچھا مقام نہ ملے گا۔ مناسب سمجھیں تو تین اشخاص معززین اہل علم اس کے لیے منصف بھی بنائے جائیں، تاکہ آئندہ کو وہی جھگڑا پیش نہ ہو کہ عبدالحکیم اور ثناء اللہ موافق پیشگوئی زندہ رہے ہیں یا مر گئے ہیں۔ ہاں میری دلی خواہش ہے کہ اس مقابلہ کے بعد ایک روز خاص قادیانی مشن کے متعلق دو دو گھنٹے لیکچر ہوں۔ جن میں بھی منصف ہوں تو اولی ہے، لیکن ہونا شرط نہیں ہم بلا شرط حاضر ہیں۔

مرزا جی کے سچے دوستو! آؤ اب دیر کی بات نہیں لیکن ہم وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ آؤ گے بلکہ یہ کہو گے کہ ہمارے خلیفۃ المسیح اجازت نہیں دیتے۔ کیوں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے ۔۔۔ وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۹ء)

# بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

یہ مثل قادیانی مشن پر خوب صادق آتی ہے ان کے گرو نبی رسول کرشن گوپال نے جو جو کام کئے دنیا کو معلوم ہیں جس عزت کے ساتھ اس نے زندگی گذاری سب جانتے ہیں جس ناموس یا بے ناموسی سے وہ تشریف لے گئے کسی سے مخفی نہیں تاہم ان کے معتقدین ان کی بڑھائی اور سچائی کے دیکھتے ہیں چنانچہ ریویو کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائق اڈیٹر چند ایک باتیں شمار کرتا ہے کہ مہدی کے زمانہ میں زمین اپنے خزانے اگل دے گی، چنانچہ سونے چاندی کوئلہ وغیرہ کی کانیں نکل رہی ہیں۔ مہدی کے زمانے میں لوگ مرتد ہونگے چنانچہ ہو رہے ہیں۔ زلزلے بہت آئیں گے چنانچہ آئے اور آرہے ہیں۔ طاعون ہوگا چنانچہ ہوا۔ قحط ہوگا چنانچہ ہوا۔ وغیرہ شمار کر کے لکھتا ہے کہ:

اب میں مخالفین سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ حضرت اقدس احمد (مرزا) کے اختیار میں تھا کہ ان سب علامات کو وجود میں لاتے۔ جب یہ سب علامتیں ایسی صفائی سے تمہاری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئیں تو کیا اب تمہارا فرض نہیں کہ احمد کو مہدی موعود قبول کرو۔ خدا تعالی سے ڈرو اور اس کی آیات کی تکذیب نہ کرو، ورنہ قیامت کے دن کیا جواب دو۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت دسمبر ۱۹۰۸ء)

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں:

مخالفین کا جواب سننے کی طاقت رکھتے ہو تو سنو، ان اعدا دوشمار میں بعض کا تو تم نے مطلب بگاڑا ہے، اور بعض محض اقوال الرجال ہیں حدیث خیر الانام ﷺ نہیں۔ پہلی علامت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مہدی کے زمانہ میں خود ان کی سیاست سے یہ کیفیت ہوگی کہ ہر طرف امن وامان ہوگا چنانچہ حدیث مرفوع کے لفظ ہیں یملأ الا رض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملك سبع سنين (ابوداؤد) یعنی امام مہدی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اور مہدی سات سال تک حکومت کرے گا۔

اس روایت سے آپ کی پیش کردہ روایت کے معنی کھلتے ہیں کہ امن امان کے زمانہ سے مراد مہدی کی اپنی سیاست ہے۔ اگر بقول علامہ ابن خلدون مہدی کے متعلق کوئی روایت صحیح نہیں تو آپ کی پیش کردہ روایت بھی صحیح نہیں، لیکن ہم کو اس جگہ کسی روایت کی صحت یا ضعف سے بحث نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ جو فقرے آپ نے چھانٹ چھانٹ کر لکھے ہیں ان کا مطلب کیا ہے:

زمین اپنے خزانے اگل دے گی۔ اس کا مطلب جو آپ نے بیان کیا ہے غلط ہے، چنانچہ اس روایت کے سارے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله ﷺ تقی؟ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوانۃ من الذھب و الفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت و یجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی و یجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعون؟ فلا یاخذون منہ شیئاً۔ مسلم

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمین اپنے خزانے سونے چاندی کے منہ سے جیسے اگل دے گی اس وقت قاتل آئے گا تو کہے گا کہ اس مال کے لئے میں نے خون کیا اور رشتوں کو توڑنے والے کہیں گے اس مال کے لئے ہم نے رشتے ناطے توڑے۔ چور کہے گا اس مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس مال کو وہیں چھوڑ دیں اور کوئی نہ لے گا۔

قادیانی ممبرو! ایمان سے کہنا اس روایت کا کیا مطلب ہے۔ صاف ترجمہ ہے کہ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی نہ لے گا۔ یہاں یہ حال ہے کہ حضرت مہدی (مرزا)، مال کے ایسے حاجت مند تھے کہ مریدوں پر حکم جاری تھا جو مرید تین مہینے تک چندہ نہ دے گا اس کا نام دفتر مریدوں سے خارج کیا جاوے گا۔ بلکہ مال جمع کرنے کو ایک نیا ڈھنگ نکالا کہ قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کے متعلق یہ سرکلر جاری کیا کہ جو کوئی اس میں دفن ہو گا وہ بہشت میں جائے گا، مگر شرط یہ ہے کہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ مشن قادیانی کے لئے زندگی میں وصیت کی جائے۔ غرض اسی قسم کے کئی ایک ذرائع مال جمع کرنے کے پیدا کر رکھے تھے۔ کیا سچ ہے

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

الغرض اسی طرح کی اور بہت سی روایتیں ہیں۔ ان سب میں واضح ترین جو خاص مہدی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، یہ ہے:

قال رسول الله ﷺ لو لم یبق من الدنیا الا یوم تطول الله ذلك الیوم حتی یبعث الله فیہ رجلا من امتی من اھل بیتی یواطء اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً (ابو داؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کی مدت میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا تا کہ اس میں ایک شخص میرے اہل بیت سے پیدا کرے گا جس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے ملے گا یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسی اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوگی۔

یہ روایت مرفوع صاف الفاظ میں حضرت مہدی کی کیفیت مفصلہ بیان کرتی ہے یہاں تک کہ اس کا نام بلکہ اس کے باپ کا نام بھی بالتصریح بتلاتی ہے۔

اب میں قادیانی مشن کے خلیفہ اور اعلیٰ ممبروں سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے مہدی کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ تھا، یا کچھ اور تھا۔ اور کیا وہ اولاد فاطمہ سے تھا یا مغلوں سے تھا۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ تم لوگ بھی ان احادیث کو پیش کرتے ہو جن میں تمہارا صریح طور پر ردّ ہے۔ آیئے میں آپ کو ایک اور حدیث سناؤں جس میں آپ کے مہدی کے متعلق صاف پیش گوئی ہے غور سے سنیئے:

قال رسول الله ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی الله و انا خاتم النبیین (ترمذی)

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس کذاب ایسے پیدا ہوں گے کہ ہر ایک ان میں کا نبوت کا مدعی ہوگا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

یہ حدیث آپ کے مہدی کے لئے صاف پیش گوئی ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی ان تیس میں ہونگے جو دعوی نبوت کریں گے۔ مرزائیو! کیا تم نے اپنے مہدی کی مجلس میں ان کی مدح میں یہ شعر نہیں سنا کہ:

سب اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل

یہ راہ نما ہمارا یہ دل ربا ہمارا

تو پھر تمہیں اس حدیث کے متعلق کیا شک ہے۔

ایک بڑی بھاری علامت مرزا کے مہدی ہونے کی اڈیٹر ریویو نے یہ لکھی ہے کہ:

مہدی کے زمانہ میں باطل مرے گا اور حق زندہ ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو حجج الکرامۃ ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۴۔ یہ علامت بھی احمد (مرزا) کے حق میں پوری ہوئی آپ نے حجج نیرہ سے اور آسمانی نشانوں سے اسلام کو از سر نو زندہ کیا اور مخالفین کے اعتراضات کو پاش پاش کر کے دکھا دیا کہ جس جگہ مخالف نادانی سے یا تعصب سے اعتراض کرتا ہے وہی جگہ حکمت اور اسرار الٰہی سے پر ہے۔ ایسا ہی مذاہب باطلہ کا باطل ہونا زبردست دلائل اور خارق عادت نشانات سے ثابت کیا۔ جلسہ مہوتسو کے مضمون جیسے زبردست مضامین لکھ کر اسلام کو کل مذاہب پر غالب کیا، اور آسمانی نشانوں میں مقابلہ کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کے لیڈروں کو بلا کر اسلام کا زندہ مذہب ہونا، اور دوسرے مذاہب کا مردہ اور روحانی فیض سے بے بہرہ ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ آپ کے ہاتھ پر جو اسلام کی خدمت اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوئی اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ نہایت ہی متعصب دشمن بھی اس امر کے قائل ہو گئے، بلکہ تحریک پیش کی کہ سب مسلمان چندہ فراہم کر کے حضرت مہدی موعود کے مضامین کو دنیا میں شائع کریں، تا اسلام دوسرے مذاہب کو فتح کرتا ہوا دنیا کے کونوں میں اپنے خیمے جمائے۔ مگر تعصب سے یہ شرط پیش کی کہ مہدی موعود اپنے دعوی کے متعلق ان مضامین میں اشارہ تک نہ کریں۔ مگر جاہلوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا وجود اسلام کے لئے ایک زندہ نشان اور دوسرے مذاہب کے لئے ایک آسمانی حربہ تھا پھر کس طرح ممکن تھا کہ آپ اس زندہ نشان کو دنیا کے آگے پیش نہ کرتے اور اس آسمانی حربہ کو نیام میں رکھتے اور جس کام کے لئے آپ مامور کئے گئے تھے مخالفین کو خوش کرنے کے لئے اس کام کو ادا نہ کرتے۔ مگر مخالفین نے یہ تجویز پیش کر کے اس بات کا اقرار کر لیا کہ بے شک آج دنیا میں ایک ہی شخص ہے جس کا زبردست ہاتھ دنیا کے باطل مذاہب کو مغلوب کر کے اسلام کو غالب کر سکتا ہے اور اس کا پاک اور روشن چہرہ دنیا کو دکھا سکتا ہے۔ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے ان کو باوجود شدید مخالفت کے اسلام کی حمایت کے لئے مہدی موعود کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کیوں انہوں نے دوسرے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو اس غرض کے لئے منتخب نہ کیا۔ یہ باتیں اس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ احمد جیسا زبردست ہاتھ اسلام کی حمایت کرنے والا اور مخالفین کے لشکر کو بھگانے والا دنیا میں ان کو نظر نہیں آتا تھا۔ مخالف مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیروؤں نے بھی احمد کا حمایت اسلام میں بے نظیر ہونا قبول کر لیا ہے۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان باتوں سے کیا ہوتا ہے، تم کو واجب ولازم ہے کہ اپنے مہدی کی دینی خدمات شمار کراؤ کہ فلاں فلاں کام ہمارے مہدی نے کیا جو اسلام کی زندگی میں مؤثر ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ تمہارے مہدی نے ہر ایک مقابلہ میں اپنے آپ کو پیش کیا، اور یہی وجہ اس کے ذلیل ہونے کی تھی کہ وہ اپنی شخصیت کو اسلام کا نمونہ پیش کرتا تھا، اور خود تو جو کچھ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ عیسائیوں کے مباحثہ میں اس نے یہی ہتھیار چلایا کہ میں الہام سے کہتا ہوں کہ میرا مقابل ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر کر داخل جہنم ہوگا۔ آخر جو ہوا سب نے دیکھا۔ پنڈت لیکھ رام کے متعلق اس نے الہام شائع کیا کہ چھ سال کے عرصہ میں اس پر خرق عادت عذاب آئے گا اس عرصہ میں اس پر کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا۔ مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس نے ایک مسلمان خاتون کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی، اور اس پیش گوئی کے متعلق مسلمانوں کو خاص ہدایت کی کہ انتظار کریں۔ یہاں تک لکھا کہ اگر یہ خاتون میرے نکاح میں نہ آئے تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہوں گا (انجام آتھم ضمیمہ)۔ افسوس کہ زندگی کا خاتمہ ہو گیا لیکن یہ حسرت قبر میں ساتھ ہی لے گئے اسی افسوس میں گویا ان کے منہ پر جاری تھا:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

آخر میں آن کر اس خاکسار کے ساتھ قطعی فیصلہ کا اشتہار دے دیا جس کا عنوان تھا مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار کا خلاصہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے نہ مرے تو میں (مرزا، ہاں آپ کا مہدی) خدا کی طرف سے نہیں، بلکہ مفتری کذاب اور دجال ہوں۔ اس کا فیصلہ یہی ہوا جو سب نے سن لیا جس کا خلاصہ یہی ہوا کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزائیو! یہ ہیں آیات بینات جو تمہاری اور تمام دنیا کے لئے رہنما ہیں اور تمہارے مہدی کی قلعی کھولنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔ سنو اور غور سے سنو! تمہارے مہدی نے جو کچھ کیا ہے وہ سب نے دیکھ لیا کہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر جھوٹ سچ کو ملاتا رہا، اور تم کو لٹو بنا کر لوٹتا رہا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ تم اور تمہارے خلیفہ راس المجانین حکیم نور الدین کیا کرتے ہیں۔ اور تم بھی کہاں تک ہوائی قلعے بنانے میں اپنے پیر کے نقش قدم پر چلتے ہو۔

مرزائیو! اگر خدا کو مانتے ہو تو اس کے خدا سے خوف کرو۔ رسول اللہ ﷺ کو مانتے تو ان سے شرم کرو۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا کہ مرزا کے مرنے سے ایک منٹ بھی پہلے تم لوگوں کے دلوں میں یہ بات پختہ طور جمی ہوئی تھی یا نہیں کہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم کا جنازہ مرزا کی زندگی میں نکلے گا۔ تم اپنے احباب سے کہا کرتے تھے یا نہیں کہ اب تو بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں رہی، خود دیکھا جائے گا۔

او مرزائیو! او کرشن پینتھیو! تمہیں خدا کی قسم ہے (اگر خدا کو مانتے ہو) کہ اگر میں یا ڈاکٹر عبدالحکیم خان مر جاتے، تو تم کیا کہتے۔ سچ بتلانا، زمین کا ایک طبقہ اٹھا کر آسمان سے ملاتے یا نہ۔ تو جب ایسا نہ ہوا، تو اب بتلاؤ تمہارے مخالفوں کا حق نہیں کہ وہی معاملہ تم سے کریں۔ مرزائیو! آنچہ بخود پسندی بدیگراں پسند۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۔۸ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۲۔۴)

# قادیان میں بجلی گری

کسی گذشتہ پرچے میں لکھا تھا کہ قادیان کے اخبار الحکم پر بجلی گری۔ اس کے ثبوت میں اخبار مذکور کی نیم مردگی اور ابتری پیش کی تھی۔ اس کے جواب میں قادیانی الحکم نے بہت کچھ زہر اگلا ہے۔ وہ تو اپنی اور اپنے گرو کی عادت کے مطابق خیانت کا عادی ہے، اس لئے ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نہیں لکھتا جس کی شکایت ہم کو آنجہانی کی زندگی میں تھی اور اب بھی ہے۔ مگر ہم کیوں اس کی خاطر اپنی عادت بگاڑیں۔ لہذا ہم اسی کے الفاظ میں اس کا مضمون نقل کرتے ہیں الحکم لکھتا ہے:

بجلی کس پر گری! امرت سری مکذب نے الحکم کے اس نقصان پر جو گذشتہ سال مشین کی وجہ سے ہوا ہنسی کی تھی، اور لکھا تھا کہ الحکم پر بجلی گری۔ اگرچہ دانش مندوں اور معاملہ فہم لوگوں کے نزدیک اس کا یہ اوچھا پن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی وقعت نہیں رکھتا تھا، کیونکہ تجارتی معاملات میں نفع اور نقصان کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ مگر حق وحکمت کا دشمن (جو گھاس پھونس کو ہاتھ مارنا اپنی تجارت اور رفع خجالت کا ذریعہ یقین کرتا ہے) اس نقصان کو خوشی سے ظاہر کرنے میں اپنی کامیابی سمجھتا رہا۔ اور اس نتیجہ سے بے خبر تھا جو چند ہی روز بعد اسے پیش آنے والا تھا۔ اور آخر وہ بیگنی رنگ کھل کر رہا ہے۔ مرقع قادیانی جو بڑے زور شور اور جوش اور جلال کے ساتھ شروع کیا تھا اور جس کے لئے بڑے پرزور الفاظ میں حضرت اقدس کے وصال پر وعدہ کیا تھا کہ یہ کبھی بند نہ ہوگا، ثناء اللہ کی ذلت ونا کامی اور حسرت ویاس کا اعلان کرتا ہوا بند ہو گیا۔ اور جس قلم نے نہایت شوخی اور تکبر کے ساتھ یہ دعوی کیا تھا کہ یہ کبھی بند نہ ہوگا، اسی کو پھر نہایت بے حیائی کے ساتھ اعلان کرنا پڑا کہ اسے بند کیا جاتا ہے:

به بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

مولوی فاضل صاحب دیدہ عبرت کشاء یہ ہے حق کی بجلی جو خس وخاشاک کو جلا دیتی ہے میں تو تیرے مرقع کو پہلے ہی دن دیکھ کر یقین کر چکا تھا کہ یہ مرقع ناکامی ثناء اللہ کے چہرہ پر ایک اور داغ ہے، اور اسکا وہی حشر ہوگا جو اس کے پہلے بزرگ ضمیمہ شحنہ ہند اور اشاعۃ السنہ اور دوسرے ان معاصرین کا ہوا جو یہ مشن لے کر آئے تھے کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت کیا کریں گے۔ کیا ان کا پتہ دے سکتے ہو وہ کہاں ہیں؟ نادان امرتسری تو اس مرگ انبوہ کو جشنے دارد، کا مصداق سمجھ کر شائد خوش ہو مگر یہ بڑی بے حیائی ہوگی۔

دیکھ خدا تعالی کے محض فضل سے تو جس الحکم کے لئے چاہتا تھا کہ بند ہو جاوے تا کہ اس کی ضربوں سے محفوظ ہو جائے، وہ بدستور تیری اصلاح اور تنبیہہ کے لئے موجود ہے۔ اور اس کے شورہ پشت دشمن کا مرقع ناکامی کی قبر میں لیٹا ہوا بتا رہا ہے کہ بجلی کا نشانہ ہو گیا ہوں۔ حق کی بجلی اس طرح گرا کرتی ہے اور اس طرح پر رسوا کرتی ہے۔ دیکھ میں نہایت دردمند دل سے تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ اس شوخی کو چھوڑ دے۔ یہ اچھے پھل پیدا نہیں کرے گی۔ تیرے پہلوں نے کیا کھایا جو تو کھائے گا: باز آ ہر آنچہ کردی باز آ

امرت سری مکذب نے اپنے بجلی والے مضمون میں الحکم کو مالی مدد دینے کا بھی ذکر کیا تھا۔ اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ میرے نزدیک دینی جنگ میں اگر فاسقہ فاجرہ کے گھر بارود ہو تو وہ بھی استعمال کر لینا درست ہے پس اس صورت میں ثناء اللہ کی مدد جو مولوی ہے قبول کرنے سے کیوں احتراز کرونگا، اسے چاہیے کہ وہ شوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھیجے تا کہ پھر ایک مرتبہ مجھے اس فقرہ کا مزا آ جاوے، اسی کی جوتی اسی کا سر۔ اس کے بھیجے ہوئے روپیہ کو میں ایسے طور پر استعمال کرونگا جو ثناء اللہ کو مزہ آ جاوے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپنے وعدے کو کہاں تک وفا کرتا ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اور باتوں کا جواب تو بعد میں دونگا پہلے جوتی کا جواب سنئیے جس کے متعلق مجھے ایک حکایت یاد آئی۔

ایک میراثی کا لڑکا کسی زمیندار رئیس نے پرورش کیا تھا، جب وہ قریب بلوغت کے پہنچا تو زمین دار نے ایک روز اس کی آزمائش کرنے کو کپڑے میں پرانی جوتی کا ایک پیر لپیٹ رکھا۔ جب میراسی زادے نے روٹی مانگی تو اسے کہا جاوہ لے لے۔ صاحبزادہ بھی بقول: زادہ ظالم ستمگر میشود۔ آخر میر زادہ ہی تھا، ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ پرانی جوتی کے پیر کو دیکھ کر سمجھا کہ انہوں نے میرا امتحان کیا ہے، لیکن آج اگر فعل ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے قومی لاج مٹ جائے گی۔ ادھر زمین دار اور اس کے مصاحب منتظر تھے کہ دیکھئے شیخ سعدی مرحوم کا کلام:

عاقبت گرگ زادہ گرگ شد گرچہ با آدمی بزرگ شود

سچا ثابت ہوتا ہے یا غلط۔ اتنے میں دیکھتے ہیں کہ صاحبزادہ روتا چلاتا آ رہا ہے۔ پوچھا بیٹا کیوں روتے ہو۔ صاحبزادہ صاحب اپنے مربی مگر ممتحن کو فرماتے ہیں کہ اسلئے روتا ہوں کہ آپ تو دو کھا چکے، میرے لئے ایک ہی رکھی ہے۔،

غالباً یہ جوتا جو مسٹر الحکم کے ہاتھ میں ہے وہی ہے، جو کسی طرح وراثت میں یا ہبہ میں مسٹر موصوف تک پہنچا ہے۔

قادیانی مشن کے ممبرو! آؤ ہم تمہیں تمہارے اس کذاب آرگن کا کذب بتا دیں، گو کذب بیانی تمہارے خمیر میں ہے بقول شخصے: گرو جنہاندے ٹڑین چیلے جان شڑپ

لیکن ہمیں توقع تھی کہ چونکہ تمہارے جھوٹ کا سٹیمر (مرزا) اب نہیں رہا، شائد تم کذب بیانی اور بیہودہ لن ترانی سے باز آ جاؤ گے مگر نہیں بالکل سچ ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا میرود دیوار کج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوظالمو! سنو ہم نے یہ لکھا تھا کہ:

الحکم کی بے وقت موت پر ہمیں بھی افسوس ہے اے کاش وہ ہماری مدد قبول کرے تو معاصرانہ لحاظ سے ہم بھی اس کو مدد پہنچا سکیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۰۸ء)

بتلاؤ اس میں کہاں ہے کہ ہم تمہاری مدد میں روپئہ دیں گے۔ اوظالم! گو دنیا کو معلوم ہے کہ تمہارا گرو اور پیر مغاں ایک بڑا دنیا دار، عبدالدرہم والدینار تھا، اس لئے تم بھی بقول حافظ

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون

رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اسی طرح مردار خور ہو، اسلئے تمہیں ہر طرف سے روپئہ ہی کے خواب آتے ہیں۔ لیکن کسی اخبار سے پوچھو کہ، معاصرانہ مدد، کے کیا معنی ہیں؟

اوظالمو! سنو معاصرانہ مدد ہوتی ہے کہ ایک اخبار کا مالک دوسرے اخبار کا اشتہار اپنے اخبار میں مفت دے دے، یا اس پر کوئی عمدہ ریویو کردے، یا اپنے خریداروں کو اس کے خریدنے کا شوق دلائے، یا اپنے تجربات سے اس کو مفید مشورے دے۔ ہم نے جب یہ لفظ لکھا تھا تو سوچ سمجھ کر لکھا تھا کیونکہ ہم جانتے تھے کہ تم وہی لوگ ہو جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے نفس عبد الدر هم و الدینار ان اعطی رضی و ان لم یعطه سخط

اب سنو! اصلی جواب۔ مرقع قادیانی کو اگر تم ناکام کہو تو تمہارے جیسا جھوٹا ہی کوئی نہیں۔ اوظالم مرقع کا اجرا تو بعینہ اسی طرح تھا جس طرح گورنمنٹ کی طرف سے پلیگ ڈیوٹی۔ جب تک تمہارے گرو کی وجہ سے پلیگ رہا، پلیگ ڈیوٹی بھی رہی۔ جب اس کے مرنے پر پلیگ معدوم یا کم ہوئی تو پلیگ ڈیوٹی بھی نہ رہی۔ اسی طرح جب تک مرزا قادیانی کے شر انگیز مضامین نکلتے تھے، اس کا جواب دینے کو یا یوں کہو کہ ان کے ضرر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے مرقع قادیانی جاری ہوا، لیکن جب وہی نہ رہا تو مرقع کیا۔ اس موقع پر مجھے ایک بزرگ قوم معزز مکرم مولانا محمد حسن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لودہانہ کا مقولہ یاد آیا جو مرقع کے بند ہونے پر ممدوح نے خط میں لکھا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## قادیانی ہی نہیں، تو مرقع کس کا

ہاں ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ جب تک مشن قادیانی باقی رہے گا تب تک مرقع بھی رہے گا۔ یہ اس لئے تھا کہ ہم نے سمجھا تھا کہ تمہارا خلیفہ راس المجانین حکیم نور الدین بھی مرزا قادیانی کی طرح الہاموں کی پھول جھڑیاں اڑائے گا جس سے مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خوف تھا۔ مگر بعد میں ثابت ہوا کہ مرزا کی شان مرزا ہی سے تھی، اس لئے تمہارے مشن کو ہم زندہ نہیں جانتے بلکہ نیم مردہ۔ بلکہ بالکل مردہ ۔ اگر تم لوگ اپنے جلسوں کی رونق اور چندے پر اتراتے ہو، تو اس کا جواب وہی ہے جو عربی شاعر نے دیا ہے

لا تعجبن الجهو ل حلته

فذا ك ميت و لباسه كفن

ہاں تمہارا یہ کہنا کہ ضمیمہ شحنہ اور اشاعۃ السنہ بند ہو گئے کیسا پر فضول جھوٹ ہے۔ ضمیمہ کیا تھا جب کہ شحنہ ہند برابر تم کو حوالات کرنے پر ہر وقت مستعد ہے۔ اور اشاعۃ السنہ بھی جاری ہے جو حسب معمول اپنے وقت پر (سہ سالہ) نکلتا ہے گو خلاف توقع اس میں قادیانی تردید کم اور اپنے بھائیوں کی زیادہ ہوتی ہے سو خیر یہ ایک گردش زمان ہے، اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ اشاعۃ السنہ بند ہو گیا۔

ہاں یاد آیا کہ تمہارے گرو (مرزا آنجہانی) نے الہام شائع کیا تھا کہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ آخر کار میرے مرید ہو جائیں گے۔ اس کا وقت کون سا ہے۔ ذرا سوچ کر جواب دینا۔

او مرزائیو! سنو میں تم کو ایک بات سناؤں۔ تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ بھولے ہو تو یاد کرو میں وہی ہوں جس کے مقابلہ سے تنگ آ کر تمہارے پیر مغان نے شائع کیا تھا:

مولوی ثناء اللہ اگر میری زندگی میں نہ مرا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں

بلکہ جھوٹا ہوں، مفتری ہوں، لعنتی ہوں، وغیرہ وغیرہ ہوں،

پھر تم نے دیکھا نہ کہ آسمانی فیصلہ کیا ہوا بھولے ہو تو میں ہی تم کو بتلاؤں۔ وہی ہوا جو تمہارے سالانہ جلسہ میں ایک دہلوی نے نظم میں کہا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحا سب تیرے خادم ہیں حاضر

مگر تجھ بن تڑپتے ہیں مضطر

ہوئے ہیں ہجر میں مردوں سے بدتر

جلا تو اب انہیں صورت دکھا کر

یہ خطاب کس کو تھا؟ اسی کو جس نے میرے لئے موت مانگی تھی اور اپنی زندگی میں میرے نہ مرنے کو لعنت کا نشان قرار دیا تھا۔ پس مجھ سے خطاب کرتے ہوئے ذرہ اس بات کا خیال رکھا کرو کہ میں کون ہوں

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۲۔۴)

# مرزا قادیانی ایجوکیشنل کانفرنس میں

مرزائی اخبار الحکم کو افسوس ہے کہ امرتسر کے اجلاس کانفرنس میں مولوی سمیع اللہ خان مرحوم اور خلیفہ سید محمد حسن مرحوم کی موت پر افسوس کا ریزولیوشن resolution پاس ہوا، مگر مرزا صاحب کی موت پر افسوس نہ کیا گیا۔ چنانچہ الحکم کے الفاظ یہ ہیں:

## تعلیمی کانفرنس میں ماتمی ریزولیوشن:

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا گذشتہ اجلاس امرتسر میں ہوا، اور ناظرین الحکم ایک حد تک اس کے ضروری کوائف سے واقف ہو چکے ہیں۔ آج میں تعلیمی کانفرنس کے ماتمی ریزولیوشنز پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ شاید ناظرین حیران ہوں کہ تعلیمی کانفرنس کیا اور ماتمی ریزولیوشنز کیا؟ انہیں زیادہ حیران نہ کر کے میں بتا دیتا ہوں کہ کانفرنس میں ان دو جلیل القدر مسلمانوں کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا جو علی گڑھ کالج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے خصوصیت سے دست و بازو تھے، اورانہوں نے گذشتہ سال میں اس دنیا کو چھوڑا۔ ان میں سے ایک آنرایبل خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم تھے، اور دوسرے مولوی سمیع اللہ خان صاحب مرحوم۔ اس لحاظ سے کہ ناظرین میرے مضمون کو بخوبی سمجھ سکیں میں ان دنوں ریزولیوشنز کی اصل عبارت کو درج کرتا ہوں۔

ا۔ یہ کانفرنس آنرایبل خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم کی وفات کے دردناک واقعہ کو ایک قومی مصیبت سمجھتی اور اسپر اظہار افسوس کرتی ہے۔

۲۔ یہ کانفرنس مولوی سمیع اللہ خان صاحب سی ایم جی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔

یہ وہ الفاظ ہیں جن میں اظہار افسوس کیا گیا ہے۔

تعلیمی کانفرنس بجائے خود تعلیمی لحاظ سے کل مسلمانوں کی قائم مقام سمجھی جاتی ہے، اور جیسا کہ وہ ظاہر کرتی ہے مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اگرچہ یہ اظہار افسوس ایک رسمی طریق سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں رکھتا، لیکن جب کہ کانفرنس نے اپنے اجلاس میں اظہار افسوس کی ضرورت سمجھی اور ایک یا دوسرے بزرگ کی وفات کو قومی مصیبت قرار دیا تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کانفرنس کے ارکان خصوصاً نواب وقارالملک کو متوجہ کروں کہ کانفرنس نے بہت بڑی فروگذاشت کی ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی اصلاح فی الجملہ ایک مفید اور مناسب وقت کام ہے، لیکن مسلمانوں کو مسلمان رکھنا سب سے زیادہ ضروری کام ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں اگر مسلمان بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرلیں اور بڑے بڑے عہدے بھی حاصل کرلیں اور دنیا میں ان کے بنک اور ساہوکارہ کی کوٹھیاں بھی قائم ہوں لیکن وہ مسلمان نہ ہوں، تو پھر کیشو داس اور امام الدین میں کیا فرق ہوگا۔ اسلام ہی ایک ایسی نعمت اور دولت ہے جو دوسروں سے ہمیں ممتاز کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پیران رتھ شیلڈ اور کارونیگی جیسے انسان دنیا میں موجود ہیں کیا کوئی مسلمان ان پر فخر کرسکتا ہے۔ کبھی نہیں۔

ایسی صورت اور حالت میں جس شخص نے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی اور اسلام کے چہرہ سے بدنما داغ دور کرکے اس کے منور اور درخشاں چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے اور ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل انتظام کیا، کیا اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پر کانفرنس میں اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس نہ ہونا افسوس کے قابل امر نہیں؟ یہ حامی اسلام کون تھا؟ دنیا اس سے واقف ہے، حضرت مرزا غلام احمد صاحب

کانفرنس اگر آپ کی وفات پر اظہار افسوس کا کوئی ریزولیوشن پاس کرتی تو اس سے حضرت ممدوح کے مدارج اور آپ کی خدمات اسلام میں کوئی ترقی نہ ہو جاتی، اور اب پاس نہ کرنے سے کوئی کمی پیدا نہ ہوئی لیکن جب کہ کانفرنس نے اظہار افسوس کے طریق کو اختیار کیا تھا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اس جلیل الشان انسان کی وفات پر (جو فی الحقیقت قومی مصیبت اور موت العالم قرار دیئے جانے کے قابل ہے) (بلکہ خس کم جہان پاک کا مصداق۔ اڈیٹر، اہل حدیث) بھی اظہار افسوس کر کے بتا دیتی کہ اسے کسی خاص فرقہ سے تعصب اور ضد نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب کی وفات پر سید صاحب مرحوم نے ایک پرزور آرٹیکل اپنے اخبار میں شائع کیا بحالیکہ پنڈت دیانند صاحب نے اسلام پر جس قدر اعتراضات کئے ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ لیکن ان کی وفات پر تعلیمی کانفرنس کے بانی مبانی نے اپنی فراخ حوصلگی کا ثبوت اس طرح پر دینا چاہا کہ جو کسی غیور مسلمان کو شاید ناپسند ہو (لیکن حضرت میاں صاحب محدث دہلوی مرحوم کی وفات پر دجال قادیانی نے جو ہذیان بکا تھا اس کا بھی تمہیں علم ہے۔ ثناء اللہ) مگر اب وہی تعلیمی کانفرنس ایک ایسے شخص کے لئے جو اسلام کا عظیم الشان مجدد تھا اظہار افسوس کے لئے دو لفظ نہیں نکال سکتی۔ (الحکم قادیان ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمیں بھی افسوس ہے کہ مسلمانوں کے علماء کو تو مرزا صاحب سے غصہ تھا اس لئے انہوں نے مرزا کی قدر نہ کی، لیکن تعلیم یافتہ پبلک نے بھی مرزا صاحب کی قدر نہ کی۔ بلکہ سچ پوچھو تو گورنمنٹ نے بھی کوئی قدر نہ کی باوجودیکہ مرزا قادیانی صاحب نے اپنے الہامات لك خطاب العزت لك خطاب العزت (ضمیمہ تریاق القلوب) کے ذریعہ سے گویا گورنمنٹ سے خطابات کی درخواست بھی کی۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب کی درخواست پر اہل حدیث نے بھی سفارش کی تھی کہ اگر کسی اور خطاب کی گنجائش نہیں تو سردست مرزا صاحب کو خناس ہی کا خطاب دے دیا جائے، لیکن گورنمنٹ نے ذرہ بھی توجہ نہ کی۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اے کاش کہ کانفرنس میں مرزا صاحب کی موت کا ریزولیوشن پیش ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی تائید کرتا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید کا خاتمہ اس شعر پر کرتا:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۱۔۲)

# راس المجانین حکیم نورالدین

ہمارے مرزائی دوست اپنے خلیفہ وقت کی نسبت راس المجانین کا لقب سننا پسند نہ کرتے ہوں گے مگر ہم کیا کریں حکیم صاحب اس لقب کی تصدیق خود ہی فرماتے ہیں۔ ہمیں خود اس کا افسوس ہے کہ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی تقریر جو اخبار الحکم جنوری میں چھپی ہے اس کا ایک حصہ انبیاء کی پیش گوئیوں کی نسبت تھا آپ فرماتے ہیں:

پیش گوئیاں: ایسے ہی اہل اللہ بھی خدا تعالی سے اطلاع پا کر پیش گوئیاں کرتے ہیں اور اگر وہ راست باز ہوں اور اگر فی الواقع ..تو ان کی پیش گوئیاں غالباً سچ ہوتی ہیں، مگر ان کی ترقی کے لئے کبھی کبھی ان کی پیش گوئیاں خود ان کی نظر میں یا لوگوں کی نظر میں غلط ہو جاتی ہیں اور یہ ان کی ترقیات کا موجب ہے۔

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: گو آج سے پیشتر کئی ایک بار مرزا صاحب پر اہل حدیث کو فتح یابی ہو چکی ہے آخر میں تو سب سے بڑی عظیم فتح خدا نے اس کو دی ہے، تاہم حکیم صاحب کے ساتھ بھی فیصلہ کرنے کو چیلنج دیتا ہے کہ کوئی ایک پیش گوئی کسی نبی کی ایسی دکھا دیں کہ حسب محاورہ اس زبان کے جس میں وہ پیش گوئی ظاہر کی گئی ہو، اس نبی اور پبلک سامعین نے جو معنی قرار دیئے ہوں، آخر کار وہ پیش گوئی ان معنی سے غلط ثابت ہوئی ہو۔ آپ ایسی ایک مثال بھی قرآن و حدیث یا تاریخ سے ثابت کر دیں گے تو ہم بھی آپ کے مہدی اور مسیح مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر اعتراض نہ کریں گے۔ بلکہ آپ کی اس محنت کے شکریہ میں ہم یہ کہنے کو بھی تیار ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے کہ گو آپ کے پیرو مرشد نے ہمارے ساتھ آخری فیصلہ کر کے دنیا پر اپنا کذاب اور مفتری ہونا ثابت کر دیا ہے، تاہم ہم ابن کو جھوٹا کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر آپ اس قسم کی کوئی مثال نہ دکھا سکیں گے (اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ دکھا سکیں گے) تو پھر آپ ہی بتلایئے کہ آپ کے راس المجانین ہونے میں کیا کلام ہے۔ مرزائیو! سنتے ہو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء)

# مرزا قادیانی اٹلی میں

۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو اٹلی کے جنوبی حصے اور جزیرہ سسلی کے اوسی حصہ میں جو اٹلی کی طرف واقع ہے، ایک نہایت ہی خوفناک زلزلہ آیا جس میں تخمیناً دولاکھ آدمی ضائع ہوئے العظمة للّٰه ۔ اس زلزلہ کی مجمل کیفیت لکھ کر رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان کا قابل ایڈیٹر اپنے مطلب کی کہتا ہے کہ:

ان باتوں کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندہ کی ذریعہ آج سے تین سال پیشتر بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ پہلے دی تھی۔ پہلے ایک اشتہار "النداء من وحی السّماء" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زلزلہ عظیمہ کی خبر دی تھی کہ وہ ایسا زلزلہ آئے گا کہ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ ہوگی اور پھر یہی پیشگوئی الوصیت میں شائع فرمائی۔ اور بعدہٗ کتاب حقیقۃ الوحی میں۔ چنانچہ اس موخرالذکر کتاب میں صفحہ ۲۵۶ پر پیشگوئی درج ذیل کے الفاظ میں موجود ہے جو اس سے مدت پہلے انگریزی میں ترجمہ ہو کر رسالہ میں شائع ہو چکی ہے بلکہ اس رسالہ سے لے کر امریکہ کے بعض اخباروں نے بھی اس پیشگوئی کو شائع کیا جس کا حوالہ انگریزی رسالہ میں موجود ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہرایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''

اس زبردست اور کھلی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اقرار ہرایک سمجھدار انسان کو کرنا پڑے گا۔ جس نے سسلی اور اٹلی کے زلزلہ اوران دوسری آفات ارضی وسماوی کا حال پڑھا ہے۔ جنھوں نے آباد شہروں کو چشم زدن میں ویرانہ کر دیا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ کشف نے یہی نقشہ بعینہ برسوں پہلے کھینچ دیا تھا جسے ہم آج جسمانی آنکھوں سے اخباروں میں مطالعہ کر لیتے ہیں۔...الفاظ میں کہ مصنوعی خدا تمہیں نہیں بچا سکتا، یہ اشارہ تھا کہ اس زلزلہ عظیمہ کا نظارگاہ وہ ملک ہوگا جہاں اس مصنوعی خدا کا خلیفہ اب تک حکومت کر رہا ہے۔ اور ایسا ہی جزائر کے رہنے والوں کو خصوصیت سے مخاطب کیا گیا ہے کہ کیوں کہ سسلی بھی ایک جزیرہ ہے۔ پھر ہندوستان کو مخاطب کر کے فرمایا ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔'' سو نوحؑ کا زمانہ تو حیدرآباد کے طوفان میں لوگوں نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ بھی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا دکھا دیگا۔ (ریویو آف ریلی جنز، بابت جنوری ۱۹۰۹ء)

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: قادیانی دجل کی قلعی کھولنے میں اہلحدیثؔ کو جو خداداد ملکہ ہے وہ ناظرین اہلحدیثؔ وغیرہ سے مخفی نہیں۔ پس ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً بغور جواب سنیں۔

عبارت مذکورہ بالا میں ایڈیٹر ریویوؔ نے جن جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں مناسب ہے کہ پہلے ہم اُنہی کی عبارات نقل کریں اوس کے بعد اس پیشگوئی کی جانچ پڑتال کریں گے۔

مرزا قادیانی آنجہانی اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۲۵۶ پر لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حوالہ سے معلوم ہو کہ ایڈیٹر صاحب نے اپنی معمولی دیانت سے بعض الفاظ عبارت مذکورہ کے ایسے ہضم کیئے ہیں جن پر بحث کا مدار ہے یعنی جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس عبارت کے لکھنے سے پہلے یورپ اور امریکہ میں زلزلے آچکے ہیں اور خوفناک زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ایشیا میں آنے والا ہے چنانچہ مرزا صاحب کے اُن الفاظ پر جن سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے ہم نے خط دے دیا ہے ناظرین بغور پڑھیں۔

گو اتنے ہی سے ایڈیٹر مذکور کی کافی تکذیب ہوسکتی ہے مگر ہم اس دلالت النص پر قناعت نہیں کریں گے بلکہ عبارت النص سے ایڈیٹر مذکور کی تکذیب دکھاویں گے۔

دوسرا حوالہ اڈیٹر نے رسالہ الوصیت کا دیا ہے اس رسالہ میں مرزا کے الفاظ یہ ہیں کہ:

آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا (خدا نے) مجھے خبر دی اور فرمایا ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی'' اس لیے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راست باز اس سے امن میں ہیں۔ (ص:۴)

اس کلام ضلالت التیام میں مرزا نے جو شدید زلزلہ کی بابت پیشگوئی کی ہے اس کی بنا صرف ایک الہام پر ہے جس کے الفاظ بھی خود بتلائے ہیں کہ ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔'' پس ناظرین اسے خوب یاد رکھیں اور آگے چلیں الہامات کی تفسیرات اور توضیحات اگر مختلف ہوں تو اُس موقعہ کیلئے مرزا صاحب کا ایک عام اصول ہے جو اُنہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے کہ:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔ (تتمۂ حقیقت الوحی ص:۷)

پس اس اصول عامہ کو ناظرین ذہن نشین کر کے مندرجہ ذیل ہمارا اقتباس سنیں:

مرزا صاحب نے ایک اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو دیا تھا جس کے شروع میں آپ لکھتے ہیں:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا یہ وہی زلزلہ تھا جس کی بابت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی'' چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسال الوصیت کے صفحہ ۳-۴-۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں زلزلہ آیا۔''

الحمد للہ کہ یہ عبارت بآواز دہل ایڈیٹر مذکور کی تکذیب کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ مرزا کی جس پیشگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ایڈیٹر ریویو اٹلی اور سسلی کے زلزلہ پر چسپاں کر کے مرزا کی میرزائی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ''پیران نمی پرند و مریداں ہمے پرانند'' کی مصداق ہے۔ مرزا صاحب آنجہانی آج سے بہت پہلے اوسی پیشگوئی کو ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء والے زلزلہ پر چسپاں کر چکے ہیں جو بوجہ ایک معمولی زلزلہ ہونے کے کسی کو یاد بھی نہیں۔

پس اب بحث کا مطلع بالکل صاف ہے کہ مرزا کی اس پیشگوئی کو اٹلی وغیرہ کے زلزلوں پر چسپاں کرنا پیشگوئی کے الفاظ ہی کے برخلاف نہیں بلکہ خود مرزا آنجہانی کی تصریح کے بھی مخالف ہے۔ علاوہ اس کے ایک وجہ تکذیب کی ہنوز اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس پیشگوئی میں بہار کے دنوں میں خدا کی باتیں پوری ہونے کا ذکر ہے لیکن اٹلی میں زلزلہ ۲۸ دسمبر کو آیا ہے جو سخت سردیوں کا موسم ہے۔ موسم بہار مارچ سے شروع ہوتا ہے اس کی مفصل تحقیق مرقع قادیانی نمبر ا جلد ۲ میں ہم کر چکے ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ صرف اتنے ہی ہیں کہ ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''

اس میں نہ تو زلزلہ کا نام ہے نہ اُس کی کیفیت ہے کہ شدید ہوگا یا ضعیف بلکہ اپنی گولائی کی وجہ سے بالکل اوس بوتل کی طرح ہے جو بے ایمان عطار بیماریوں میں رکھا کرتے ہیں جس میں سے ہر ایک قسم کے شربت جو کسی کو چاہئے نکال دیا کرتے ہیں اوسی طرح مرزا کی یہ پیشگوئی گول مول ہے جو اپنی گولائی کی وجہ سے ہر طرف لگ سکتی تاہم مرزا اور مرزائی اتنا اتراتے ہیں کہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن حضرت مسیح سلام اللہ علیہ پیشگوئی کی تھی کہ لڑائیاں ہوں گی اور زلزلے آئیں گے تو دجال قادیانی نے ''ازالہ اوہام اور ضمیمہ انجام آتھم'' میں اُن پر مسخری اور استہزا کیا تھا کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے لڑائیاں ہوں گی کیا دنیا میں زلزلے آیا نہیں کرتے کیا لڑائیاں نہیں ہوا کرتیں۔

مرزائیو! انصاف سے کہنا (بشرطیکہ قادیانی جال میں پھنس کر انصاف کا مادہ تم میں بالکل زائل نہ ہو گیا ہو) کہ حضرت مسیح کی پیشگوئی زلزلوں کی بابت صاف الفاظ میں ہے یا مرزا کی پھر یہ بھی بتلانا کہ جو اعتراض صاف کلام پر ہوسکتا ہے مجمل اور گول پر اوس سے ہیں زیادہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مگر اس کے سمجھنے کو دل و دماغ چاہئے جس کی تم لوگوں میں کمی ہے۔

شکریہ۔ الحمد للہ کہ مرزا صاحب کا اور ہمارا گو آج سے پیشتر بھی کئی ایک بار فیصلہ ہوا یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری تحریر میں تو مرزا صاحب نے ہم کو بالکل فتحیاب قرار دیا جس کے لیے ہم اُن کے شکر گذار ہیں لیکن ان سے بڑھ کر اُن کے پس ماندگان خصوصا قابل ایڈیٹر ریویو کے شکر گذار ہیں جنہوں نے پیشگوئی مذکور کو اٹلی اور سسلی کے زلزلہ عظیمہ پر چسپاں کر کے گویا ہم کو راست باز اور متقی تسلیم کیا کیوں کہ مرزا صاحب کی اُس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ: شدید زلزلہ آنا ضروری ہے لیکن راستباز اُس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ (الوصیت، ص:۴)

اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ ہم مخالفین مرزا پر جو یہ زلزلہ نہیں آیا بلکہ اٹلی میں آیا ہے اور ہم امن میں سے رہیں تو ہم راستباز اور متقی ہیں۔ کیا خوب ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

لیکن ایک افسوس ہے کہ ہم مسلمان مخالفوں کے ساتھ مرزا صاحب کے جانشینوں نے آریوں، عیسائیوں اور دیگر مخالفین اسلام قوموں کو بھی راستباز اور تقویٰ شعار گویا تسلیم کر لیا کیوں کہ وہ بھی اس زلزلے سے امن میں رہے ہیں دونوں فرقوں کو خوش کرنے کی اچھی ٹھرائی۔ کیا سچ ہے ۔

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۶۔ نمبر ۱۴۔ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۰۹ء ص:۴ تا ۶)

# قادیانی باسی کڑہی میں اُبال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب آنجہانی تو گذر گئے جس کا ہمیں بھی افسوس ہے کہ نامراد گذر رے۔ اب اُنکے جانشین مذبوحی حرکات سے اُن کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد

ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب نے جب میرے ساتھ بردبازی کی شرط لگائی تھی کہ اگر مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرا، تو میں جھوٹا۔ اُنہی ایام میں بماہ مئی ۱۹۰۷ء میرے بازو میں عصبی درد کسی قدر شدت سے ہوا جس کی شہرت عام طور پر شہر میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ مرزائیوں کو کچھ اور بھی اُمیدیں ہوئیں۔ ہمارے محلّہ کے چودھری میاں رحیم شاہ کا بیان ہے کہ ایک روز صبح سویرے چار مرزائی (ڈاکٹر عباداللہ، امیر بخش دلال وغیرہ) میرے مکان پر آئے اور مجھ کو نیند سے اٹھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے مولوی ثناء اللہ مر گیا، تم اس کی تحقیق کر دو۔ چودھری صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا اگر ایسی بات ہوتی تو ہم سوئے نہ رہتے، تم کیا کہتے ہو۔ لیکن اُن کے اصرار کرنے پر ہم سب مولوی ثناء اللہ کے مکان کے پاس آن کر کان لگایا، تو آہ وبکا کی کوئی آواز نہ سنائی دی جس سے سب طرح کی خیرت معلوم ہوئی اس پر میں (چودھری) نے اُن کو ڈانٹا اور شرمندہ کیا۔

ناظرین اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مرزا کی زندگی مرزا کے مرید بحکم

شور بختاں بآرزو خواہند

مقبلان را زوال نعمت وجاہ

مرزا کی دعا کے مطابق اس فیصلے کے کہاں تک منتظر تھے۔ آخر پھر کیا ہوا یہ کہ:

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اب چاہئے تو یہ تھا کہ سب مرزائی نہیں تو کم سے کم وہی جو میری موت کی خوشخبری حاصل کرنے کو آرہے تھے وہی قادیانی جال سے نکل آتے مگر نہیں نکلے، کیوں کہ ان کو قادیانی انجن سے بھاپ برابر پہونچائی جارہی ہے۔ چنانچہ ۴ فروری کے بدر میں مرزا آنجہانی کے بیٹے برخوردار مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے ''تازہ نشان'' اس میں برخوردار مذکور نے مرزا صاحب کا ایک الہام لکھا ہے: ''تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد''

اس الہام کو شاہ ایران پر چسپاں کیا ہے کیوں کہ آج کل ایران میں پارلیمنٹ کے ممبروں اور شاہ میں جنگ ہو رہی ہے جس سے شاہ ایران سخت ضیق میں ہے، پس مرزا کا مذکورہ الہام صحیح ہوا۔ ہم حیران ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی لوگ اب کن طفل تسلیوں سے کام لے رہے ہیں خیر ہم اس بحث کو صاف کرنے کیلئے برخوردار موصوف اور اُنکے حوالی موالی سے پوچھتے ہیں کہ وہ ہم کو بتلا دیں کہ مرزا آنجہانی کا یہ الہام سب سے پہلے کب شائع ہوا تھا اور کس کتاب یا اخبار میں درج ہے۔ پھر جواب دیں گے۔

آج کل مرزائیوں نے یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ بات بات میں مرزا کے الہامات نکالتے ہیں ہم اپنے احباب کو نیز مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ جس الہام کا نام لیا کریں وہ تاریخ اور کتاب یا اخبار کا نام، جس میں الہام پیش کردہ سب سے پہلے درج ہوا ہو، مع صفحہ بتلایا کریں۔ ورنہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶، نمبر ۱۶۔ مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ ۱۹ رفروری ۱۹۰۹ء ص: ۳-۴)

# مرزا قادیانی یادش بخیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آہ! ابھی کل کا ذکر ہے کہ ہم اپنے قلم سے اس نام کے بزرگ کو مخاطب کے صیغے سے بلایا کرتے تھے آج یہ دن ہے کہ ہم اُن کی عمر کا حساب لگاتے ہیں۔ سچ ہے

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

ہم کیوں ایسے مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں؟ اس لیے کہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی کی طرح موت کو بھی بازیچہ طفلاں بنایا، اور ملا دو پیازہ کی طرح وعدہ کیا تھا کہ میں مرا پڑا ابھی ہنساؤ نگا۔ آہ!

ز سر تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا این ست

مرزا نے اپنی زندگی کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ: میں تجھے اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔ (تریاق القلوب حاشیہ۔ ص: ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جو مرے تو محققین کو آپ کی عمر کی تفتیش ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اہل حدیث کی روش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ مخالف کی تردید میں حتی المقدور نصوص بینہ سے کام سے کام لیتا ہے، نہ کہ استنباطات اور قیاسات سے۔ چنانچہ یہ روش ناظرین اہل حدیث سے مخفی نہوگی۔ اس لیے مرزا کی عمر کی تحقیق خود مرزا کی تحریری اقبالات سے جو ثابت ہوئی ہے وہ ظاہر کردی تھی کہ حسب بیان مرزا صاحب اُن کی عمر پینسٹھ سال چار ماہ کی ہوئی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کا اپنا اقبال ہے کہ:

یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر (چودھویں) صدی (ہجری) کا سر بھی آپہونچا تب خدا نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مداور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ (تریاق القلوب، ص:۶۸)

اس صاف اقرار سے نتیجہ صاف تھا کہ مرزا قادیانی ماہ موت (ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ) کو پورے پینسٹھ سال چار ماہ کی عمر میں پہنچے تھے، وہ بھی قمری حساب سے، شمسی سے اور بھی کم۔ حالانکہ الہام ۸۰ سال کا تھا۔ اس صاف اور صریح فیصلے کے مقابل مرزائیوں نے کیا کوشش کی؟ وہی جو مثل مشہور ہے ''مرتا کیا نہیں کرتا'' چنانچہ ۴ فروری ۱۹۰۹ء کے بدر اور الحکم قادیان میں ایک مضمون کسی دہلوی مرزائی کی طرف سے نکلا (جس کا مجمل جواب گذشتہ اہلحدیث میں شیخ عبدالعزیز امرتسری کی طرف سے ناظرین کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا)۔ نامہ نگار مذکور نے اپنے پیر و مرشد کی اتباع سنت میں بہت سی گالیاں اور بدزبانیاں سنا کر لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ بابت ۱۸۹۲ء میں مرزا صاحب کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے۔ لہذا ۱۹۰۸ء میں اُنکی عمر ۷۹ سال کی ہوگی جو الہام کے مطابق ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ جس بزرگ کی شہادت سے اتنا بڑا معرکہ کا مسئلہ ثابت کرنا چاہا ہے اُس کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ: اس (محمد حسین) کے قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف نہیں لکھا۔

مرزائیو! انصاف سے کہنا، ہماری طرف تو خود بدولت مرزا صاحب، جو صاحب الہام ہونے کے علاوہ بقول تمہارے مسیح موعود مہدی مسعود بلکہ ابن اللہ بھی تھے، جن کے شہادت پر شک کرنے سے تم ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہو، اور تم نے جو گواہ پیش کیا ہے خود ہی اُس پر جرح کر کے مقدمہ جیتنے کی توقع رکھتے ہو، تو عقل کے دشمن ہو یا دوست۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! کیا تم میں کوئی قانونی مشیر نہیں جو تم کو سمجھا وے کہ جس گواہ کو تم پیش کرو اس کی توثیق اور اعتبار اس طرح نہیں کیا کرتے کہ اُس نے کبھی سچ نہیں کہا۔ اس اپنی لیاقت پر متنبہ ہو کر سنو!

ہم نے جب یہ مضمون دیکھا تو دفتر ہذا سے مولانا بٹالوی کی خدمت میں ایک خط بھیجا گیا کہ آپ نے جو مرزا کی عمر ۱۸۹۲ء کی جلد میں تریسٹھ سال کی لکھی ہے اس کا ثبوت آپ کے پاس کیا ہے۔ کیا اپنے علم سے لکھی ہے یا محض سُنی سنائی۔ اس کا جواب جو آیا وہ بعینہ درج ذیل ہے:

وعلیکم السلام۔ میں مرزا کا پروہت نہ تھا کہ اُس کی جنم پتری لکھتا۔ اور اُس سے دیکھ کر اس کی عمر تریسٹھ بتاتا۔ موالید و وفیات کا رجسٹرار نہ تھا کہ رجسٹر پیدائش سے تاریخ و عمر لکھتا۔

میں نے تو صرف ظن و تخمین سے اسکی ڈاڑھی دیکھ کر یہ عمر اس کی قرار دی تھی اور یہ بھی لائق لحاظ ہے کہ اشاعۃ السنۃ ۱۸۸۰ء سے لیٹ چلا آتا ہے۔ ۱۸۹۲ء کا رسالہ (جس میں مرزا کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے) معلوم نہیں کس سنہ میں نکلا تھا۔ جو تاریخ اس جلد پر لکھی ہے تاریخ طبع اشاعت نہیں بلکہ وہ بابت سال ۱۸۹۲ء ہے۔" ابو سعید محمد حسین از بٹالہ ۷ر فروری

اس خط کے اخیر فقرے کی تحقیق جو ہم نے کی، تو مولانا کا فرمانا بہت صحیح پایا، کیوں کہ جو جلد اشاعۃ السنہ ۱۸۹۲ء کو شائع ہوئی جس سے نامہ نگار مذکور نے سند لی ہے، اُس کی اندرونی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ جلد مذکور ۱۸۹۲ء میں نہیں نکلی تھی بلکہ بہت پیچھے نکلی، کیوں کہ مرزا کی کتاب وساوس جس کا یہ جواب ہے ۱۸۹۳ء میں نکلی تھی، نیز اُس کے صفحہ ۲۰۵ پر اپریل ۱۸۹۳ء کی ایک تحریر کا ذکر ہے اور صفحہ ۲۸۶ پر حامد شاہ سیالکوٹی کا ایک خط مورخہ جنوری ۱۸۹۴ء درج ہے۔ اور صفحہ ۲۹۹ پر ایک اور خط مورخہ جنوری ۱۸۹۴ء درج ہے۔ علی ہذا القیاس اور بھی کئی ایک اندرونی شہادتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جلد مذکورہ ۱۸۹۲ء کو شائع نہیں ہوئی بلکہ بہت پیچھے ہوئی ہے۔ بھلا ۱۸۹۲ء میں شائع ہوتی تو ۱۸۹۳ء کا جواب اور ۱۸۹۴ء کے واقعات اُس میں کیوں کر ہوتے۔ پس مرزائی نامہ نگار خود ہی غور کرے کہ اُس کی شہادت کیسی کمزور ہے۔

بخلاف اس کے ہماری شہادت ایک تو صاف لفظوں میں ہے دوئم شاہد معتبر ہے۔ سوئم بحکم یوخذ المرء باقرارہ (آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے) حجت قطعی ہے۔ اور تمہارا گواہ ایک تو بقول تمہارے حق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف۔ دویم اپنی شہادت کی بنا اٹکل پر بتلاتا ہے۔ سوئم اس کی شہادت پھر بھی تمہارے لیے کافی نہیں کیوں کہ جس تحریر میں اُس کی شہادت ہے اُس کی تاریخ اشاعت ٹھیک معلوم نہیں گو اتنا یقیناً معلوم ہے کہ ۱۸۹۲ء کو شائع نہیں ہوئی۔

مرزائیو! بتلاؤ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ ہم سے پوچھو تو سنو!

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے جہالت ہے جہالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۶ نمبر ۱۸۔ مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۲۷ھ۔ ۵ مارچ ۱۹۰۹ء ص: ۳-۴)

# قادیانی مشن اور ہم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے دوست خیال کرتے ہوں گے کہ کئی دنوں سے قادیانی مشن کی طرف توجہ نہیں کیا، وہ مرمٹ گئے یا ہدایت پر آ گئے۔ سو ایسے دوستوں کو واضح ہو کہ نہ وہ مرمٹ گئے، نہ ہدایت پر آ گئے۔ بلکہ ابھی تک اپنی معمولی ڈھٹائی پر کسی قدر قائم رہ کر دوسری طاقت کے منتظر ہیں جو اُن کے سابق مہدی مسیح اور کرشن جی نے اون کو بتلائی تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ پہلی طاقت نے ہم کو کیا عزت دی اور کون سے اعلیٰ معراج پر پہونچایا جو دوسری طاقت ہم کو اُس سے اوپر لے جاوگی۔ ''قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔'' آخر اول طاقت کا معراج یہی تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ مجھ سے (مرزا سے) پہلے نہ مریں تو مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔ جواب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ قادیانی محاورے میں سوا مرزائیوں کے دوسرا شخص زندہ نہیں۔ بعض مخبوط الحواس تو یہاں تک کہتے سُنے گئے ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس نے پیشگوئی کی تھی۔ ''زلزلہ در گورنظامی فگند۔'' نظامی سے مراد حضور نظام حیدرآباد ہیں اور گور سے مراد ان کا دارالخلافہ ہے، کیوں کہ حیدر آبادی بے دین ہیں، لہذا اُن کا شہر گویا اُن کی قبر ہے۔ پس ہمارے اعلیٰ حضرت کی پیشگوئی کے معنی یہ ہوئے کہ حیدرآباد میں طوفان آئے گا۔ سبحان اللہ! پھر بھی مخالف لوگ نہیں مانتے۔ سچ تو ہے کہ شعر مندرجہ ذیل آپ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں نازل ہوا ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

خیر یہ تو ان کی ایک اصطلاح ہے کہ زندوں کو بھی مردہ جانیں پڑے جائیں ان کا اختیار ہے۔لیکن اتنا مانتے ہیں کہ جس وقت پیشگوئی ہوئی تھی اُس وقت بھی یہ دو شخص مخالف تھے پس اگر موت سے مراد روحانی موت ہوتی تو بقول تمہارے دونوں اُس وقت بھی مردہ تھے پھر پیشگوئی سے کیا مطلب ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ:

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر　　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۶۔نمبر ۲۸۔مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۰۹ء ص:۳)

# قادیانی مشن کلکتہ میں

اپریل گذشتہ کو کلکتہ میں ایک مذہبی جلسہ ہوا تھا جس میں ہر ایک مذہب کے پیرووں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔افسوس کہ اس جلسہ کی خبر ہم کو ایسے وقت میں ہوئی کہ ہم نہ تو اس میں شریک ہو سکتے تھے،نہ اپنا مضمون بھیج سکتے تھے۔جس کا ہمیں سخت افسوس ہوا۔لیکن یہ سن کر کہ قادیان سے ایک مشن اسلام کی تعلیم بتلانے کو جائے گی ہمارے افسوس میں کسی قدر تخفیف بھی ہوئی تھی،لیکن ساتھ ہی اس کے ہم کو خطرہ بھی تھا کہ لاہور کی آریہ کانفرنس کی طرح کلکتہ میں بھی قادیانی مشن عربی اسلام بجائے قادیانی اسلام کو نہ پیش کرے۔نہایت افسوس ہوا جب ہم نے قادیانی پیش کردہ مضمون قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں پڑھا۔جسکو دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا: وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

سارے مضمون میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسلام سب لوگوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور ہر ایک قوم کے بزرگوں کی عزت کرتا ہے اسکے سوا باقی جو ہے اس کے عنوانات درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) کی حقیقت۔سلسلہ کی مختصر تاریخ۔احمدی نام کی حقیقت۔شرائط بیعت۔(سلسلہ مرزائے کا) اہم مقصد۔ایک بڑی غلطی کی اصلاح (متعلقہ حیات مسیح)۔مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ وغیرہ

ان عنوانوں ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی مشن نے عربی اسلام کی وکالت نہیں کی بلکہ قادیانی وہی اسلام کی تبلیغ کی جس پر بحیثیت قادیانی مشن کے ہم ان پر الزام نہیں دے سکتے کیونکہ بحیثیت قادیانی ریپریذنٹیٹو (قائم مقام) ہونے کے وہ اور کچھ نہ کر سکتے تھے۔ہاں الزام ہے تو ان پر یہ ہے کہ سلسلہ غالیہ احمدیہ کے جہاں اتنے عنوانات اور بیانات مقرر کئے تھے ایک بہت ضروری عنوان کو چھوڑ گئے وہ یہ ہے:

## بانی سلسلہ غالیہ احمدیہ کا انجام

اس عنوان میں ان کو وہ واقعات لکھنے چاہیے جو مرزا صاحب بانی سلسلہ غالیہ نے اپنی زندگی سے وابستہ کئے تھے اور جن واقعات کا اپنی زندگی میں ہونا ضروری لکھا تھا مگر وہ آخر دم تک نہ ہوئے۔مثلاً آسمانی منکوحہ کا ان کے نکاح میں آنا جس کی بابت لکھا تھا کہ اگر یہ نکاح نہ ہو تو میں تمام بدوں سے بدتر ہونگا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا مرزا کی زندگی میں مرجانا جواب تک زندہ ہیں۔

سب سے اخیر صاف اور بین فیصلہ قابل ذکر وہ تھا جو اس خاکسار سے مرزا آنجہانی کے اپنے قلم کا لکھا ہوا شائع شدہ ہے جس کا نام ہے مولوی ثناءاللہ صاحب سے آخری فیصلہ۔جس میں صاف صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں مرقوم تھا اور ہے کہ مولوی ثناءاللہ میری (مرزا کی) زندگی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے نہ مریں تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں ہونگا بلکہ جھوٹا ہونگا۔یہ اشتہار کیوں دیا تھا؟ اس کی وجہ خود اسی اشتہار میں مرقوم ہے کہ مولوی ثناءاللہ نے میرے (مرزا کے) سلسلہ کو بیخ و بنیاد سے ہلا دیا ہے مجھے اور میرے سلسلے کو اس نے سخت نقصان پہنچایا ہے وغیرہ پھر آخر کیا ہوا؟ یہی کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر　　کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

پھر کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ غالیہ احمدیہ کے قائم مقاموں نے ایک ایسے اہم تاریخی واقعہ کو چھوڑ نے میں انصاف کا خون نہیں کیا۔جب شروع میں اس کو درج نہیں کیا تو اب ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہے ان کے مذکورہ عنوانات متعلقہ سلسلہ مرزائیہ، سوان کے متعلق اس قدر مباحث طویل ہو چکے ہیں کہ مزید کی حاجت نہیں۔ دیکھنا اور دکھانا یہ چاہیے تھا کہ انجام کس کی فتح ہوئی۔ و العاقبة للمتقین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۰۹ء ص ۱-۲)

# کبھی تو سچ بھی بولا کرو

قادیانی مشن کی بنا جس ریتلی نیو پر ہے اس پر قیاس کر کے یہ تعجب بالکل بے جا ہے کیونکہ:

خشت اول چوں نہد معمار کج　　تا ثریا میرود دیوار کج

مگر ہم سمجھتے تھے کہ الکذوب قد یصدق (جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیا کرتا ہے) لیکن قادیانی اخباروں کو اس کے بھی برخلاف پایا۔ چنانچہ اڈیٹر بدر قادیان لکھتا ہے:

جالندھر میں آج کل وعظ کی مجلسیں قائم ہو رہی ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک جگہ مقلدوں اور غیر مقلدوں کے درمیان جھگڑا ہو کر نوبت یہاں تک پہنچی کہ ناچار ان میں سے بعض کا وعظ بند کرنا پڑا۔ سنا گیا ہے کہ اس فتنہ کی ابتداء مولوی ثناء اللہ امرتسری کی طرف سے ہوئی۔ (بدر ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء)

تفصیل اس کی یہ ہے کہ بستی لداں (جالندھر) میں ایک مختصر سا جلسہ تھا جس میں دو تین سال سے میں مع اپنے احباب کے جایا کرتا تھا۔ جناب مولانا غلام محمد ہوشیار پوری بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ جلسہ کی غرض و غایت صرف وعظ و نصیحت اور اخلاقی تعلیم تھے۔ مجھ سے اس جلسہ کا تعلق تھا کہ جو تاریخ میں مقرر کروں وہی ہوتی تھی۔ امسال جلسہ ہذا سے پیشتر شہر جالندھر میں بعض جگہ مولود کی مجلسیں ہوئیں، جن میں مولوی وصی احمد پیلی بھیت والے کے صاحبزادے مولوی عبدالاحد اور حافظ جماعت علی شاہ صاحب کے مرید مولوی محمد عظیم کاتب وغیرہ بھی شریک تھے۔ بانیان جلسہ میں سے بعض ناواقفوں نے ان کو بھی شرکت کی دعوت دی، چنانچہ وہ شریک ہوئے۔ میں مع برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عزیزی مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی جب پہنچے تو محمد عظیم کاتب تقریر کر رہا تھا۔ اثناء تقریر میں مسلمانوں کی بے اتفاقی کا ذکر کرتے کرتے تقریر کا رخ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف پھر گیا کہ سلطنت اسلامیہ کی کمزوری سے ایسے فتنے پیدا ہوئے کہ لوگ عبادتیں گھٹانے لگے، بیس تراویح کی آٹھ کردیں وغیرہ۔ چونکہ یہ بیان صریحاً جماعت اہل حدیث پر حملہ تھا جو جلسہ کی غرض وغایت کیخلاف تھا ،اس لئے میں نے کھڑے ہوکر کہا کہ یہ جلسہ اس غرض کے لئے نہیں ہے، بلکہ اخلاقی مسائل کے بیان کے لئے ہے۔آپ اس قسم کی گفتگو چھوڑ دیں۔مگر حافظ جماعت علی شاہ کے فیض یافتہ مرید سے یہ توقع کیونکر ہوسکتی تھی کہ وہ مرنجاں مرنج کے پاکیزہ اصول کا پیرو ہوتا جو اصل الاصول صوفیا کرام کا ہے۔اس نے جواب دیا کہ آپ اپنے وقت میں میرا جواب دیجئے گا۔ میں نے کہا یہ جلسہ مناظرہ کا نہیں، اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو ہم حاضر ہیں۔ بلائیے اپنے علماء کو اور سامنے کھڑے ہو جائیے۔ چونکہ میری شکایت بالکل بجا تھی اسلئے جمہور حاضرین نے میرا ساتھ دیا، اور کاتب صاحب کو اس روش کے چھوڑنے پر مجبور کیا۔ باوجود چھوڑنے کے پھر ایک دفعہ حملہ کیا تو معزز حاضرین نے پھر ٹوکا۔آخر کار مجبور ہو کر اس نے تقریر کو بند کیا۔ بعد عصر میری تقریر تھی، ہم اور ہمارا خدا، جس پر نکتہ چینی کرنے کو تمام پارٹی کیل کانٹوں سے لیس ہوکر بیٹھی تھی کہ اتنے میں مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج جالندھر تشریف لے آئے۔بس پھر تو کیا تھا اپنی اپنی جگہ سب بیٹھ گئے۔ میری ساری تقریر میں مرزا صاحب بیٹھے رہے۔ میں تقریر پوری کر کے ہوا خوری کے لئے چلا گیا۔رات کو فریق ثانی کی تقریر ہونی تھی، مگر مرزا محمد ظفر اللہ صاحب جج نے جب ان کے تیور دیکھے تو فرمایا کہ بس رات کو جلسہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ بانیان جلسہ نے تمام استر بستر اٹھا کر تہہ کر دیا مگر پیلی بھتی صاحبزادے نے بڑی خفگی کے لہجے میں کہا کہ میری اس میں ہتک ہے، میں تم پر نالش کرونگا۔آخر بصد دقت کوٹھے پر بیٹھ کر کچھ نعت خوانی کی اور کچھ جوش نکالا اور چلتے بنے۔ مرزا محمد ظفر اللہ صاحب نے بانیان جلسہ کو یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں نے ان (فریق ثانی) کو کیوں بلایا۔جلسوں میں تو بڑے سلجھے ہوئے آدمیوں کا شریک ہونا مفید ہوتا ہے نہ کہ ایسوں کا۔

شیخ الاسلام مذکورہ بالا روداد بیان کر کے لکھتے ہیں: ناظرین باانصاف غور فرماویں کہ اس میں میرا قصور اور میری طرف سے فساد تھا، یا فریق ثانی کی طرف سے۔

ہاں یاد آیا لاہور میں مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری ناظم انجمن مجاہدین نے مولوی محمد عظیم سے کہا کہ تم نے ایسی تقریر کیوں کی، تو عظیم صاحب نے جواب دیا کہ میں نے دانستہ یہ حرکت کی تھی تا کہ مولوی ثناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا جالندھر میں آنا بند ہو جائے۔ وجہ تو معقول ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی بھتی صاحبزادے اور ان کی پارٹی کی بابت خود فریق ثانی کی رائیں بھی ہم نے اچھی نہ پائیں۔ ایک بڑے بزرگ حنفی کا قول جو نواح جالندھر میں پیرومرشد مانے جاتے ہیں ہم نقل کریں تو شائد ہمارے ذمہ لگایا جاوے، اس لئے ہم اس پارٹی کی جالندھر سے روانگی پر صرف ایک شعر لکھتے ہیں جو بوقت روانگی اس پارٹی نے جالندھر کو مخاطب کر کے پڑھا ہوگا

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۰۹ء ص ۳۔۴)

# رام پور میں مباحثہ کی کیفیت

(معذرت: رام پور کے مناظرہ سے پندرہ روزہ غیر حاضری کے بعد ایسے وقت دفتر میں حاضر ہوا کہ اخبار مرتب نہ ہو سکتا تھا مگر بالکل خاموشی بھی مناسب نہ تھی اسلئے مباحثہ رام پور کی کیفیت پر قناعت کر کے ناظرین سے معافی کی خواستگاری ہے۔ اڈیٹر)

ریاست رام پور کے رئیس ہز ہائنس نواب صاحب بہادر ہندوستانی رئیسوں میں ایک خاص مذاق کے ہیں۔ باوجودیکہ آپ خود شیعہ مذہب کی پیروی کے مدعی ہیں، مگر ساتھ ہی اس کے آپ کا عام دعوی اور بیان جو سننے میں آیا آپ کی دلی مراد ہے کہ شیعہ سنی میں مغائرت نہ رہے، بلکہ ایک دوسرے کے دل سے خیر خواہ ہو جائیں۔ شیعہ علماء کے تعصب سے ممکن نہیں کہ نواب صاحب بہادر کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکے جو آئے دن اہل سنت کو ستانے کی نئی مشین ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ ہز ہائی نس کو باوجود جوانی کی عمر کے، علماء اسلام سے خاص انس ہے، بلکہ ان کی ملاقات کے متمنی رہتے ہیں۔ میرے سامنے علماء کی نسبت کہا کہ آپ حضرات ضرور تشریف لایا کریں جو وقت آپ لوگوں کی مصاحبت میں گذرے وہ غنیمت ہے۔ یہی علمی اور مذہبی مذاق دراصل اس مباحثہ کا باعث ہوا، مگر ظاہری سبب یہ ہوا کہ رام پور میں محکمہ آبکاری کے سپرنٹنڈنٹ منشی ذوالفقار علی خان، مرزا صاحب قادیانی کے راسخ الاعتقاد مرید ہیں۔ انہی کے چچیرے بھائی حافظ احمد علی خان افسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارخانجات ذات خاص، مرزاجی کو ویسا ہی جانتے ہیں جیسے کہ وہ واقع میں ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی سرکار کے سامنے کچھ باہمی گفتگو رہتی، جو حضور نواب صاحب بھی سنتے۔ آخر حکم فرمایا کہ تم دونوں اپنے اپنے علماء کو بلاؤ ہم مباحثہ کرائیں گے۔ چنانچہ منشی ذوالفقار علی خان (مرزائی) نے اپنے دارالخلافہ (قادیان) کو لکھا جہاں سے حسب الحکم مندرجہ ذیل اصحاب پہنچے:

مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ مولوی سرور شاہ مقیم قادیانی، مولوی مبارک علی سیالکوٹی، مولوی محمد علی ایم اے مقیم قادیان، شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم، حافظ روشن علی، ڈاکٹر محمد حسین لاہوری، ڈاکٹر یعقوب بیگ لاہور، شیخ رحمت اللہ سوداگر لاہوری وغیرہ وغیرہ۔

علماء اسلام شرکاء کی فہرست ان کے فیصلہ میں ملے گی۔ ۱۵ جون مباحثہ کے لئے مقرر تھی۔ ۱۴ کو سب حاضر ہو گئے۔ ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ شرائط کیا ہیں، اور مناظر کون کون ہے۔ میں نے اپنی طرف کے علماء میں تجویز پیش کی کہ سب سے مقدم تقرر امیر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اختلاف رائے سے بے عزتی اور بدنامی ہو۔ چنانچہ الحمدللہ کہ میری اس تجویز کو علماء نے پسند فرمایا اور جناب مولانا سید احمد حسن صاحب امروہی امیر جماعت (محمدیہ) مقرر ہوئے۔

امیر صاحب کے حکم سے مناظرہ کا قرعہ اس خاکسار کے نام پر پڑا۔ ہماری طرف کے وکیل حافظ احمد خان تو کہتے تھے کہ شرط کوئی طے نہیں ہوئی، موضوع بحث مقرر ہوا ہے، ہاں فریق مرزائیہ نے مقدم مسئلہ حیات مسیح کو رکھا ہے، مگر فیصلہ دراصل وہی ہوگا جو سرکار سن کر اجلاس میں فرماویں گے۔ یہ سن کر ہم تیار تھے کہ تعین مبحث پر ہم خوب لڑیں گے اور اس اور اوس دلیل سے ثابت کریں گے کہ حیات وممات مسیح کے مسئلہ کو مرزا کے دعاوی سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ بحث مرزا صاحب کے صدق وکذب سے ہوگی۔

مگر فریق ثانی کا اصرار دیکھ کر بغیر سنے وجوہات کے سرکار نے فیصلہ فرمایا کہ مقدم اسی کو شروع کیا جاوے اور اس سے بعد نبوت مرزا کا مضمون شروع کیا جاوے گا۔

چنانچہ ۱۵ جون کو فریق مرزائی کے مناظر بلکہ سالار قافلہ جناب مولوی محمد احسن امروہی نے کل کی لکھی ہوئی ایک تحریر پڑھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون تو وہی تھا جو مرزا آنجہانی کی کتابوں میں اسی مسئلہ (وفات مسیح) پر لکھا ہوا ملتا ہے مگر اداء مضمون ایسا بے لطف تھا کہ کوئی بھی کان لگا کر سننا نہ چاہتا تھا۔ خدا خدا کر کے ڈیڑھ گھنٹے میں ان کی تقریر ختم ہوئی۔

اس سے بعد میری باری آئی تو میں نے ان کی ساری تحریر کا فی البدیہہ جواب پون گھنٹے میں دے دیا ۔ جواب کی خوبی اور صفائی کا ذکر کرنا مقصود نہیں، ہاں فخر ہے تو یہ کہ جناب نواب صاحب نے اپنی کرسی سے اٹھ کر میری کرسی کے پاس آ کر زبان سے تو فرمایا مولانا مبارک ہو، اور ہاتھ سے میری پیٹھ کو ٹھونکا۔

اس واقعہ کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ اس سے بھی مرزا صاحب آنجہانی کی ایک پیش گوئی غلط ہوتی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں انی مهين من اراد اهانتك ۔ یعنی خدا نے مرزا کو کہہ رکھا تھا کہ جو کوئی تیری اہانت کرنا چاہے گا میں اس کی اہانت کرونگا۔ یہ الہام ایسا عام تھا اور ہے جس طرح شاعروں میں خط وخال کا مضمون عام پامال ہے۔ کون نہیں جانتا کہ میں مرزا اور مرزائی مشن کا رجسٹرڈ اور مسلّمہ مخالف ہوں اور اسی مخالفت واہانت؟ کی غرض سے گیا تھا پھر یہ اعزاز کیسا (شاید مستثنیات میں ہو)

غرض اس طرح دوسرے روز بھی مباحثہ رہا فرق صرف اتنا ہوا کہ مرزا کے گروہ کی تحریر مولوی احسن صاحب کے منشی محمد قاسم علی مقیم دہلی نے پڑھی جس کا جواب بفضلہ ایسا دیا کہ حضور نواب صاحب سرور میں آ کر بار بار فرماتے تھے کہ مولانا آج تو ان کو بری طرح پھٹکارا۔ اس کا ذکر بھی اسی غرض سے ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کا الہام دوسرے روز بھی جلوہ افزا نہ ہوا۔

تیسرے روز بوجہ ناسازی طبیعت حضور نواب صاحب جلسہ ملتوی رہا۔

چوتھے روز قادیانی جماعت کے سرگروہ بے اجازت مرادآباد چلے گئے، اس لئے بھی مباحثہ نہ ہوسکا۔

پانچویں روز نواب صاحب نے تشریف لاتے ہی فرمایا کہ آج مسئلہ وفات مسیح کو ختم کیا جائے گا۔ اس مسئلہ میں چونکہ قادیانی جماعت نے مدعی ہونے کی حیثیت سے پہلے تقریر کی تھی، دوسرے مسئلہ نبوت مرزا پر محمدیہ جماعت کا مناظر ابتدائی تقریر کرے گا۔ اس پر قادیانی جماعت مصر ہوئی کہ ہم ایسا نہ کریں گے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو انصاف یہی ہے، تم اس پر الگ بیٹھ کر غور کرو۔

میں نے عرض کیا کہ گو ہماری جماعت کی رائے کچھ ہی ہو مگر میری رائے تو یہ ہے کہ حضور ہر مسئلہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی اور انتہائی تقریر کرنے کا موقع انہی کو دیں۔ ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ دس پندرہ منٹ سے زیادہ وقت کسی فریق کو نہ ملے۔

یہ بھی منظور نہ ہوا۔ آخر قادیانی جماعت نے کہا کہ ہم اس وقت اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ رات کو مشورہ کر کے صبح جواب دیں گے۔ جس پر نواب صاحب نے ان کو بقیہ تقریر متعلقہ وفات مسیح کے پورا کرنے کی اجازت بخشی جس کا جواب بھی اسی وقت دیا گیا۔

اس جواب میں ایک لطیفہ قابل ذکر تھا۔ مرزائیوں کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ آنحضرتﷺ کے صحابہ میں داخل ہوا (خطبہ الہامیہ) یہ حوالہ پڑھ کر بطور ظرافت قادیانیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا حضرات یہ ہیں اصحاب رسول، جس نے تابعی بننا ہو ان کو دیکھ لے۔ یہ فقرہ جیسا کہ حاضرین کو نمکین معلوم ہوا قادیانیوں کے زخموں پر نمک ہوا۔

خیر دوسرے روز ہم بدستور مقام مباحثہ پر پہنچے، مگر قادیانی کوئی نہ آیا۔ حافظ احمد علی خان صاحب ایک کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے آئے کہ سرکار نے فرمایا ہے آج مباحثہ نہ ہوگا، یہ کاغذ قادیانیوں کی تحریر ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم مباحثہ جاری نہیں رکھ سکتے جس کی وجوہات کچھ تو سرکار کے سر پر تھوپیں کہ آپ اعانت کرتے ہیں، کچھ میرے سر پر کہ یہ ہمارے پیشوا کے حق میں ایسے الفاظ کہتا ہے کہ دل پاش پاش ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر سنی گئی تو دانا سمجھ گئے

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان

کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

حالانکہ یہ ایک ایسا موقعہ تھا کہ تمام لوگ بھی ان کی مخالفت کرتے، بلکہ راستہ چلتے ہوئے اینٹیں پتھر پھینکتے، بلکہ حوالات اور جیل خانے میں بھی بھیجتے، تاہم تبلیغ مذہب کے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ اور سمجھتے کہ تبلیغ کے لئے اس سے اچھا موقع کوئی نہ ملے گا کہ خود ایک والی ریاست کا انتظام ہے، بلکہ خود شریک جلسہ ہے۔ تمام لوگ دم بخود ہو کر سنتے ہیں۔ کھانے کو پلاؤ زردہ وغیرہ ملتے ہیں، رہنے کو آرام کی جگہ ہے، اس سے عمدہ موقع تبلیغ مذہب کا کیا ہوگا۔ حالانکہ (بقول مرزا آنجہانی) یہ لوگ اصحاب رسول اللہﷺ ہیں جنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر تبلیغ اور اشاعت کی تھی۔لیکن چونکہ وہ اصحاب اپنے دین کو دل سے سچا جانتے تھے یہ لوگ دل میں اپنا ضعف محسوس کرتے ہیں، اس لئے یہ کہنا بالکل موزوں ہے:

شیر قالین دگت است شیر نیستان دگرست

چونکہ مولانا احمد حسن صاحب امروہی (امیر جماعت محمدیہ) نے حضور نواب صاحب کے سامنے ہی حضرات علماء کرام رامپور وغیرہ سے استفسار فرمایا تھا کہ آپ حضرات دیانتاً فرماویں کہ ہمارے مناظر (ثناءاللہ) نے قادیانی مضمون کا کافی جواب دے دیا یا نہیں، سب نے بالاتفاق کہا دے دیا۔ دے دیا۔اس لئے علماء کرام نے اپنے فیصلہ کو قلم بند کر کے حافظ احمد علی خان صاحب منتظم مناظرہ کو دیا جس کی نقل درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فیصلہ علماء کرام ریاست رامپور وغیرہ در بارہ مباحثہ حیات ممات حضرت مسیح

واقع ۱۵۔۱۶۔۱۹ جون ۱۹۰۹ء بمکان قلعہ معلیٰ بموجودگی سرکار معلیٰ القاب دام اقبالھم و ملکھم

یہ مباحثہ مجمع عام میں ہم لوگوں کے (جن کے دستخط اس فیصلہ پر ہیں) سامنے تواریخ مذکورہ میں ہوا۔ جماعت اہل اسلام کی طرف سے جناب مولانا مولوی ابوالوفا محمد ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری مناظر مقرر ہوئے اور جماعت قادیانی کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مقرر ہوئے۔مگر دوسرے اور تیسرے روز جماعت قادیانی کی طرف سے منشی قاسم علی صاحب دہلوی نے تحریر پڑھی۔ ہمارے روبرو سب کاروائی ہوئی۔ وفات مسیح کے متعلق جتنے دلائل قادیانی جماعت کی طرف سے پیش ہوئے اسلامی مناظر نے ایک ایک کا جواب بڑی خوبی سے دیا، اور واضح تقریر سے حیات مسیح کو ثابت کر دیا، بلکہ جو زائد امور خارج از بحث بھی قادیانیوں کی طرف سے داخل تحریر و تقریر کئے گئے، ان کے جوابات بھی نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے دیئے فجزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین خیراً ۔اس بحث سے شکستہ خاطر ہو کر قادیانیوں کو دوسرے مسئلہ (نبوت مرزا قادیانی) پر باوجود قرارداد اور وعدہ موثوقہ اور پیش گوئی کرنے اسلامی مناظر کے (۱۹ جون کو میں نے کہا تھا کہ میں وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ قادیانی جماعت نبوت مرزا پر بحث نہ کرے گی۔اڈیٹر) بحث کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرأت نہ ہوئی لہذا وہ بغیر پیش کرنے دوسرے مسئلہ کے خود بخود چلے گئے

فلله الحمد على ذلك صدق الله العظيم جاء الحق وذهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ محررہ ۲۲ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۳ جمادی الآخر ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ۔

مولوی محمد عبدالغفار خان رام پوری۔ مولوی محمد لطف اللہ قاضی رام پور۔ محمد اعجاز حسین (وکیل) رام پوری۔ مولوی محمد فضل اللہ رام پوری۔ مولوی محمد بشیر احمد (مدرس مدرسہ اول انوار العلوم) رام پوری، مولوی محمد اسلم۔ مولوی فضل حق مدرس اول مدرسہ عالیہ، رامپوری، مولوی افضال الحق رام پوری، مولوی محمد نبی رام پوری، مولوی مرتضیٰ حسین (مدرس مدرسہ عربی دیوبند) مولوی ابراہیم سیالکوٹی۔ مولوی محمد میاں (دیوبندی) مولوی عبدالرحمٰن مدرس اول مدرسہ مراد آباد۔ مولوی محمود حسن مدرس دوم مراد آباد۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی احمد حسن امروہی۔ مولوی محمد امین امروہی۔ مولوی رضا حسن امروہی۔ مولوی عبدالرؤف امروہی۔ مولوی محمد شفیق احمد امروہی۔ مولوی محمد معظم حسین امروہی۔ مولوی عبدالرحمٰن امروہی۔ مولوی محمد سلیم سکندر پوری۔ مولوی سید محمد شاہ محدث رام پوری، مولوی سید حامد شاہ رام پوری۔ مولوی منور علی مدرس درجہ حدیث مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی محمد طیب عربی۔ مولوی محمد قیام الدین جون پوری۔ مولوی محمد سہول دیوبندی۔ مولوی محمد ابراہیم دہلوی۔ مولوی محمد قدرت اللہ مدرس مراد آبادی، مولوی محمد خلیل احمد مدرس سہارن پوری۔ مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی۔ مولوی محمد یحیٰ مدرس مدرسہ سہارن پور۔ مولوی محمد اسماعیل امروہی۔ مولوی بدرالدین امروہی۔ مولوی سردار احمد امروہی۔ مولوی محمد موسیٰ سنبلی۔ مولوی محمد خلیل اللہ مقیم رام پور۔ مولوی احمد امین مدرس دوئم مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی غلام رسول رام پوری۔ مولوی صاحبزادہ محمد الطاف علی المعروف میاں جان خان رام پوری۔ مولوی معز اللہ خان مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی محمد یوسف مقیم رام پور۔ مولوی غلام رحمانی ولایتی مقیم رام پور۔ مولوی سئد سجاد علی بسولوی مقیم رام پور۔ مولوی وزیر محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی فضل کریم مقیم رام پور۔ مولوی دیانت حسین مقیم رام پور۔ مولوی حافظ محمد عبدالغفار دہلوی۔ حافظ نورالدین احمد دہلوی۔ مولوی نظیرالدین مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ساری تقریریں قلم بند ہو چکی ہیں۔ حضور نواب صاحب ان کو رسالہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں شائع کروائیں گے انہی کے ساتھ حضور کا اپنا فیصلہ بھی طبع ہوگا۔

بعد اختتام مباحثہ بھی کئی روز تک رام پور میں رہنا ہوا۔ایک روز انگریزی خوان طلباء نے دعوت الفواکہ (فروٹ پارٹی) دی اور جلسہ کیا جس میں میں نے اور برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے طلبا کے سامنے تقریریں کیں۔ایک روز عربی خوان طلباء نے بھی اسی قسم کا جلسہ کیا جس میں دونوں قسم کے طلبا اور علماء اور شہری لوگ بھی شامل تھے۔وہاں بھی اسی قسم کی تقریریں ہوئیں۔آخری روز بالحاح واصرار مسلمانان رام پور جامع مسجد میں جمعہ کے روز وعظ کہہ کر چلے آئے۔

حضور نواب صاحب کی طرف سے مہمان نوازی کے علاوہ حضور کی مصاحبت اور تقریری نوازشات ہمیشہ یاد رہنے کے قابل ہیں۔علماء کی ملاقات کا حضور کو متمنی پایا گو آپ مذہب میں راسخ شیعہ ہیں مگر علماء اہل سنت سے بھی حضور کو خاص انس ہے۔کسی قسم کی وحشت یا نفرت نہیں۔اخیر ملاقات میں حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مولانا ہمیں بھول نہ جایئے گا اپنا گھر سمجھ کر کبھی کبھی تشریف لایا کریں۔

اسی قسم کی حوصلہ افزا تقریر کئی ایک دفعہ فرمائیں اس لئے علماء کرام نوازشات شاہی کے شکر گزار ہیں۔

رام پور کو اسلامی ریاست ہونے کے علاوہ خاص امتیاز جو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ قدیم سے اہل علم کا مخزن رہا ہے علماء اور طلباء اسقدر ہیں کہ گویا ایک یونیورسٹی ہے باوجود علم و فضل کے خاکسار ہیچ مدان پر بڑے چھوٹے سب عنایت فرماتے تھے بزرگانہ شفقت سے جدائی پر اظہار افسوس کر کے آئندہ ملاقات کے لئے دعا کرتے تھے جس پر نیاز مند بھی مخلصانہ آمین کہتا ہے

روز و شب سجدہ کنم بر خاک می مالم جبین
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

علماء رام پور کے علاوہ پبلک رام پور اور تعلقداران سرکار بھی جو علماء کرام کے ساتھ عموماً اور مجھ خاکسار کے ساتھ خصوصاً محبت کا اظہار کرتے رہے۔نیاز مند سب کی طرف سے ان کے شکریہ کے ساتھ کہتا ہے جزاکم اللہ فی الدارین خیراً

رام پور میں جس روز عربی خوان طلباء نے جلسہ کیا تھا اس جلسہ میں ایک شخص ہندو کا ستھ مسلمان ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب تجویز مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس کا نام محمد حسین رکھا گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جولائی ۱۹۰۹ء ص ۱۔۴)

# رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست خود مرزائیوں کے اقرار سے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ گذشتہ پرچے میں ہم نے مجملاً کیفیت مباحثہ رامپور لکھدی ہے مگر اس خیال سے کہ شائد کوئی صاحب اسکو ایک طرفہ بیان سمجھیں فریق ثانی کی شائع کردہ کیفیت مع ان کی غلط بیانیوں کی تردید کے آج شائع کی جاتی ہے۔ قادیانی اخبار بدر مورخہ ۲۴ جون آمدہ ۳۰ جون میں روئداد مباحثہ رامپور شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

بعد معمولی تمہید کے راقم مضمون لکھتا ہے کہ:

چونکہ ایک صاحبِ اقتدار و الئی ریاست کی طرف سے خواہش تھی اور ان کا منشاء بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ عام مباحثات کی طرز پر نہیں بلکہ احقاق حق کے رنگ میں فریقین کی گفتگو سننا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی خیال کیا گیا کہ عوام الناس کا اس جلسہ مباحثہ میں کچھ دخل نہو گا اور گفتگو متانت اور شائستگی سے ہو گی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کیلئے اجازت دیدی۔ اور ۱۵ جون سے اس مباحثہ کا شروع ہونا قرار پایا اور مندرجہ ذیل امور مولوی سید محمد احسن کی طرف سے پیش ہو کر نواب صاحب نے ان کو منظور فرمایا۔ (۱)

اولؔ یہ کہ مباحثہ نواب صاحب کی موجودگی میں ہو گا۔

دومؔ یہ کہ مباحثہ تحریری ہو گا اور فریقین کی تحریریں مناظرین اور فریقین کے میر مجلسوں کے دستخطوں سے مصدق ہو کر فریقین کو دیجاوینگی۔

سومؔ یہ کہ مباحثہ مندرجہ ذیل پانچ سوالوں پر ہو گا۔ اور اسی ترتیب سے ہو گا جس ترتیب سے سوالات دیئے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حالات زمانہ اس امر کے مقتضی ہیں یا نہیں، کہ ایک مجدد کا صدی کے سر پر مبعوث ہونا ضروری تھا۔ دعویٰ حضرت مرزا صاحب۔ الہامات حضرت مرزا صاحب۔ وفات حضرت مسیح موعود۔

چہارم یہ کہ استدلال صرف قرآن کریم سنت صحیحہ مثبتہ علی منہاج النبوت ہوگا۔

اس قرارداد کے مطابق ہم میں سے بعض دوست ۱۳/جون کی شام کو اور بعض ۱۴ جون کی صبح کو رامپور پہنچ گئے۔ یعنی حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بہمراہی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ومولوی مبارک علی صاحب وحافظ روشن علی صاحب ۱۳ جون کی شام کو اور راقم اور خواجہ کمال الدین صاحب ۱۴ جون کی صبح کو رامپور پہنچ گئے۔ اتفاق سے جس گاڑی میں ہم پہونچے اسی میں مولوی ثناء اللہ امرتسری اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی بھی رامپور پہنچے۔ ہم حیران تھے کہ علمائے ہندوستان میں اور پھر رامپور اور امروہہ جیسے مقامات میں کوئی علماء اس قابل نہ تھے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے بالمقابل اپنے دلائل پیش کرسکیں کہ ان لوگوں کو جنہوں نے سفیہانہ طرز پر گالیاں دینا اپنا شیوہ بنا رکھا ہے مقابلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ مگر آخر یہ خیال کیا گیا کہ شائد مدد کے لئے ان لوگوں کو بھی بلایا گیا ہوگا۔ اور علمائے رامپور نے ان کے اس ناپاک اور ناشائستہ طریق کو جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں دل آزار کلمات استعمال کرنے اور استہزا کرنے کا اختیار کر رکھا ہے چھوڑ کر صرف ان کے معلومات سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں بلایا ہوگا۔ (۲) ۱۳ جون کی شام کو ایک طول طویل تحریر شرائط کے متعلق نواب صاحب کی وساطت سے حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کے پاس پہنچ چکی تھی۔ جس کے اخیر میں بجائے کسی خاص شخص کے دستخطوں کے ''مناظر اہل سنت والجماعت'' لکھا ہوا تھا۔ اس تحریر میں کچھ تو شرائط کی ترمیم پر زور دیا گیا تھا (۳) اور ایک حصہ اس کا بالکل غیر متعلق تھا۔ ترمیم شرائط میں تو سب سے بڑی یہ بات پیش کی گئی تھی۔ کہ وفات مسیح کے متعلق بحث کی ضرورت نہیں۔ اور غیر متعلق حصہ میں حضرت صاحب کی ایک کتاب سے چند عربی اشعار معہ اردو ترجمہ نقل کئے گئے تھے جن میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر تھا۔ یہ دو چالیں فریق مخالف خاص اغراض کو مدنظر رکھ کر چلا تھا وفات مسیح کی بحث کو تو اس لئے ٹالنا چاہتے تھے کہ وہ اپنی کمزوری کو جانتے تھے۔ ورنہ یہ کہنا کہ وفات حیات مسیح کے فیصلہ سے حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے دعاوی پر کوئی اثر نہیں پڑتا محض ایک دھوکا ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق حضرت اقدس کے اشعار کو نقل کرنے سے یہ غرض تھی کہ نواب صاحب چونکہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں۔ وہ ان اشعار سے برافروختہ (۴) ہو جائیں ورنہ اس بات کو کون نہیں جانتا۔ کہ اہل سنت والجماعت کے اپنے عقیدہ کی رو سے آنے والا مسیح حضرت امام حسین سے افضل ہے۔ (۵) مگر اہل تشیع کے اعتقاد کے رو سے چونکہ امام حسینؑ کے مرتبہ میں بہت غلو کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ لازمی امر تھا۔ کہ ایک شیعہ مذہب کا پیرو ایسے کلمات سے برافروختہ ہو۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر اور نواب صاحب کو احمدیوں کے برخلاف برافروختہ کرنے کے لئے فریق ثانی نے حضرت اقدس کے ان اشعار کو شرائط کی ترمیم کے کاغذ میں داخل کر دیا۔ ورنہ ہر ایک شخص آسانی سے اسبات کو سمجھ سکتا ہے کہ مباحثہ کی شرائط کا اس امر سے کیا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود امام حسین سے افضل ہیں یا نہیں؟ غرض کہ فریق مخالف کی پہلے دن سے ہی بلکہ مباحثہ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ کوشش تھی۔ کہ ایک تو حیات ممات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلے کو بحث سے خارج کیا جاوے۔ اور یہ تلخ گھونٹ انہیں پینا نہ پڑے۔ اور دوسرے کسی نہ کسی طرح جناب نواب صاحب کو ان کے شیعی عقیدہ کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف اکسایا جائے۔ فریق مخالف کی یہ تحریر ہمارے پاس موجود ہے اور ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کے قصہ کو شرائط مباحثہ کے درمیان میں لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور وفات مسیح پر بحث کرنے سے کیوں یہ فریق گریز کرتا تھا۔

اس تحریر کا جواب ہماری طرف سے صرف یہ دیا گیا۔ کہ ہم شرائط طے ہونے اور نواب صاحب کے ان کو منظور کر لینے کے بعد یہاں آئے ہیں۔ اور اب از سر نو ان شرائط میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ مسئلہ ختم نبوت جس پر نواب صاحب نے بھی بحث ضروری سمجھی ہے۔ اس پر بحث کرنے کے لئے ہم تیار ہیں اور وفات مسیح کے مضمون کے بعد ہم باقی مسائل کو چھوڑ کر پہلے اسی مضمون کو لے لیں گے۔ علاوہ ازیں فریق ثانی کی طرف سے یہ بھی استدعا تھی کہ مسئلہ وفات مسیح میں احمدی مدعیانہ حیثیت میں ثبوت مسئلہ دیں اور انہی کی طرف سے ابتدا ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ فریق مخالف اس بات کو خوب سمجھتا تھا کہ حیات مسیح کے لئے اس کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے انہوں نے اس بار ثبوت کو ہمارے ذمہ ڈالا۔ (۶) اور چونکہ اس معاملہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صاحب کا بھی یہی خیال تھا۔اس لئے ہم نے بخوشی اس بات کو منظور کیا کہ ہم مدعیانہ حیثیت میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان امور کے طے ہونے کے بعد ۱۵ جون کو قریبا پونے چار بجے پہلا پرچہ وفات مسیح کے ثبوت میں ہماری طرف سےحضرت مولوی سید محمد احسن صاحب نے پڑھا۔فریق مخالف نے اب تک اپنے مناظر کا نام ظاہر نہ کیا تھا۔(۷) حضرت مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے اختتام پر مولوی ثناء اللہ امرتسری فریق مخالف کی طرف سے کھڑا ہوا۔اور ہندوستان کے علماء کی طرف سے کوئی اس قابل نہ سمجھا گیا کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کے دلائل کا جواب دیتا۔ہمیں کوئی وجوہات معلوم نہ ہوئیں کہ کیوں علماء ہندوستان نے اپنے آپ کو اس بات کے نا قابل سمجھا۔(۸) ان علماء میں سے کوئی گفتگو کرتا۔تو ہمیں یقین ہے، کہ کم ازکم متانت سے تو گفتگو کرتا،مگر سارا گروہ علماء ہند جو اس موقع پر جمع تھا اس بات کے نا قابل سمجھا جا کر وہ شخص منتخب کیا گیا۔ جو اپنی دریدہ دہنی کی وجہ سے جو اس نے اس سلسلہ کے متعلق اختیار کر رکھی ہے بدنام ہو چکا ہے۔(۹) افسوس کہ بات کی بھی کچھ پرواہ نہ کی گئی۔ کہ اس جلسہ کا انعقاد معمولی رنگ میں نہیں ہوا۔ بلکہ ایک والئی ریاست نے خاص اطمینان دلا کر یہ جلسہ کیا ہے۔اور اوس شخص کو تقریر کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا جس کی عادت ہوتے ہوتے آخر یہ امر فطرت میں داخل ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمسخرانہ آمیز کلام سے عوام کالانعام کو خوش کرے۔اور دو منٹ بعد ایک ایک شعر پڑھ کر واہ واہ کی داد دلے۔اس کی مناظرہ میں اگر کوئی غرض ہے تو صرف یہ کہ جہلاء اس کے ساتھ ہو کر یہ شور مچادیں کہ مولوی صاحب کو فتح ہو گئی ہے۔

وہ شخص جس کو اتقاء اور تقویٰ کی صرف اس قدر عزت ہے کہ اس کے نزدیک اس کے حلفی بیان کی رو سے ”نماز نہ پڑھنے والا زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے“۔(۱۰) جس کی جھوٹ سے محبت اس کے اس حلفی بیان سے ظاہر ہوتی ہے کہ ”ایک شخص جھوٹ بول کر پہلی آیت کے معنوں میں متقی ہوسکتا ہے“۔اور کہ ”دروغ گو، جعلساز، بہتان باندھنے والا افترا باندھنے والا دغا دینے والا (۱۱) ایک معنی سے متقی ہے۔جس شخص میں تقویٰ اور صداقت کی یہ عزت ہو اُسے علمائے ہندوستان نے اپنا لیڈر بنایا۔محض اس لئے کہ سلسلۂ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے حق میں گالیاں سن کر دل خوش کریں۔اور یہ خیال نہ کیا کہ وہ کس شخص کو اپنا لیڈر بنا رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور ساتھ ہی اس ذلت کو بھی برداشت کیا۔ کہ ان میں کوئی اس قابل نہیں ہے کہ گفتگو کر سکے۔ اور پنجاب سے اُنہیں آدمی منگوانے کی ضرورت پڑی۔ (آخر مجھ سے اتنا ڈرتے کیوں ہو؟ ایڈیٹر)

مولوی ثناء اللہ نے کھڑے ہوتے ہی وہی اپنا قدیمی شیوہ اختیار کیا۔ افسوس کہ مجمع بھی اس رنگ کا نہ تھا۔ جیسا کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ گو چند معزز اہل کار بھی موجود تھے۔ مگر کثرت سے وہی عوام یا ان کے پیشرو علماء موجود تھے جو مولوی ثناء اللہ کے شعروں کی داد دینے کے لئے تیار تھے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے اختتام پر جناب نواب صاحب نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ پھر کیا تھا انہوں نے سمجھ لیا کہ نواب صاحب بھی ہماری حمایت پر ہیں۔ جو چاہو اب کہہ لو پہلے دن گو ان کی تقریر اسی تمسخر آمیز پیرایہ میں تھی۔ جو ان کا خاصہ ہو گیا ہے، مگر پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ذاتی حملہ کرنے کی جرأت انہیں نہ ہوئی تھی مگر جب ان کی پیٹھ ٹھونکی گئی۔ تو اُنہوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم تہذیب متانت اور شائستگی کی ہر قید سے آزاد ہیں۔ اور کوئی روکنے والا نہیں جو چاہیں کہہ لیں۔ ان کی تقریر جس قدر ہو سکا شیخ یعقوب علی صاحب نے لکھی مگر خاتمہ پر نہ تو مقابلہ ہی ہوا اور نہ میر مجلس کے دستخطوں سے تصدیق ہوئی۔ اور ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ اردو میں کوئی شارٹ ہینڈ لکھنے کا طریق تو مروج ہی نہیں کہ ساری تقریر لکھی جا کر اُس کی تصدیق ہو سکتی اور مقابلہ ہو سکتا۔ دوسری طرف والئی ریاست کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ شرط کی تعمیل کرا کر اُسی وقت فریقین کی تقریروں کی تصدیق کراتے۔ دوسرے دن جاتے ہی سب سے پہلے ہماری طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ ہماری تقریر لکھی ہوئی موجود ہے۔ فریق ثانی کو تصدیق کر کے دی جاوے۔ اور فریق ثانی کی تقریر ان سے لیکر تصدیق کر کے ہمیں دیجاوے نواب صاحب نے اس تحریک پر فریق ثانی سے تحریر شدہ تقریر کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے ٹال دیا اور کہا ہم کل دینگے اور اس طرح پر شرائط طے شدہ کی پہلے دن سے ہی خلاف ورزی شروع کی گئی۔ (۱۳) اور مباحثہ کی جو اصلی غرض تھی مفقود ہو گئی یعنی یہ کہ ہر ایک لفظ جو بولا جائے، وہ ضبط تحریر میں اگر محفوظ ہو جاوے تا کہ پبلک کو غور کرنے کا موقع بعد میں مل سکے۔ کہ فریقین کی طرف سے کیا دلائل دیئے گئے۔ مگر فریق مخالف کو چونکہ یہ تو معلوم تھا کہ ان کی تقریر میں سوائے ان اشعار کے جو وقت پر عوام کالانعام کو خوش کر دینے کے لئے کافی ہوتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تحریر دینے سے گریز کرتے رہے اور باوجود بار بار اصرار کے بھی اپنی تحریر نہ دی۔ بلکہ آخری دن مباحثہ کے یہ تجویز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کی کہ دس دس منٹ ہر دو فریق تقریر بازی کریں۔ یعنی دس منٹ تک ایک فریق بولے۔ پھر دوسرا دس منٹ تک اس کا جواب دے علیٰ ہذا القیاس۔ افسوس ہے کہ مباحثہ کی غرض ان لوگوں کے نزدیک احقاق نہیں۔ بلکہ اسے محض بچوں کے ڈبیٹ کی طرح ایک مشغلہ بنانا چاہتے ہیں۔ (۱۵) اور جہاں تک یہ مباحثہ ہوا، اسی طرح کا ایک مشغلہ فریق ثانی نے اسے بنا کر دکھا دیا۔

دوسرے دن ہماری طرف سے فریق ثانی کا جواب ہونا تھا۔ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ یہ فخریہ بیان کیا تھا۔ کہ ان کے اُستاد مولوی احمد حسن نے اپنی جگہ انہیں کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اُن کی اسبات کا جواب دینے کے لئے ادھر سے بھی مولوی سید محمد احسن صاحب نے میر قاسم علی صاحب کو جواب دینے کے لئے ہدایت فرمائی۔ میر صاحب کی تقریر نہایت متاثر تھی۔ اور فہمید ناظرین پر اس کا صاف اثر نظر آتا تھا۔ میر صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر پھر مولوی ثناء اللہ کھڑے ہوئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ وقت تقریر کے لئے تھا۔ اس میں سے پورا سوا گھنٹہ تو مولوی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے میں صرف کیا (۱۶) اور باقی پندرہ منٹ وہ بھی نواب صاحب کے دو تین دفعہ توجہ دلانے پر وفات مسیح کے مضمون کو دیئے اس تقریر میں جو وفات مسیح پر ہونی چاہئے تھی اور جس کو حضرت مرزا صاحب کی ذات سے کوئی تعلق نہ تھا مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں وہی الفاظ استعمال کئے۔ جو ناپاک طبع پادری آنحضرت ﷺ کی شان پاک میں استعمال کیا کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا مرزا صاحب چوروں اور ڈاکوؤں سے بدتر ہیں۔ کیوں کہ چور اور ڈاکو تو لوگوں کا مال چھینتے ہیں اور یہ مال اور ایمان دونوں لیتے ہیں۔ (۱۷) پھر آپ کو پاگل، سڑی، دیوانہ وغیرہ کہا۔ اور خائن لوگوں کا مال کھانے والا بتلایا۔ کہ یہ براہین کا روپیہ کھا گئے وغیرہ وغیرہ۔ (تو کیا جھوٹ ہے؟ ایڈیٹر)

اگرچہ ان الفاظ کے استعمال سے چند معزز تعلیم یافتہ اصحاب بیزار ہوئے (۱۸) جیسا کہ اُنہوں نے مضمون کے خاتمہ پر خود ہی اس رنج کا اظہار کیا مگر علماء کرام اور اُن کے پیرو عوام مولوی صاحب کی اس تقریر سے بہت خوش ہو رہے تھے خود نواب صاحب بہادر بھی احمدی گروہ کی اس طرح دل آزاری سے ناخوش نہ تھے۔ اور نہ ہی اُنہوں نے زبان دراز مقرر کو بند کیا۔ بلکہ جب خواجہ کمال الدین صاحب نے توجہ دلائی تو یہی جواب دیا کہ جب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے تو پھر مخالف کو حق پہنچتا ہے کہ جو چاہے کہے۔ خواجہ صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کہ وفات مسیح کے مضمون سے ان ذاتی حملوں کا کیا تعلق ہے تو ہز ہائی نس نے مولوی ثناء اللہ کو کہا کہ ان باتوں کا وقت پھر آئے گا۔ جب مرزا صاحب کا دعویٰ زیر بحث ہو گا۔ اس وقت اصل مضمون کے متعلق کچھ بیان کرو۔ (۱۹) مگر مولوی صاحب نے اس رنگ کو چھوڑ کر پھر ایک اور رنگ دل آزاری کا اختیار کیا۔ اور یہ بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ انبیاء کی توہین کرتے اور ان کو برا کہتے اور اُنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کو زانی کہا ہے۔ اور حضرت مسیح کی توہین کی ہے۔ اس مضمون کو بھی جیسا کہ ظاہر ہے وفات مسیح کے مسئلے سے کچھ تعلق نہ تھا۔ (۲۰) مگر فریق مخالف کی غرض ہی یہ نہ تھی کہ اصل مضمون پر کچھ بیان کیا جائے۔ بلکہ اس میں وہ اپنی کمزوری کو سمجھ کر وقت کو ٹالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ساتھ ہی پبلک کو اور خصوصا جہال کو اکسانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اُنہوں نے بڑی چالاکی سے اصل واقعات کا اخفا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توہین انبیاء کو منسوب کیا اور لوگوں کو مخالفت میں بہت جوش دلا دیا۔ مخالفت بھی انسان کو ایسا اندھا کر دیتی ہے۔ کہ وہ حق کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ یہی حال مولوی ثناء اللہ کا اس وقت ہو رہا تھا۔ وہ خوب جانتا تھا۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے صحیح نہیں (۲۱) اور مرزا صاحب کی تحریروں سے جو حوالے دے رہا تھا وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ کوئی کہے کہ قرآن شریف میں لا تقربو الصّلوۃ کا حکم ہے۔ مگر اس کی غرض پبلک کو صرف جوش دلانا تھا۔ تاکہ اصل مضمون کی طرف سے ان کے خیالات دور چلے جاویں۔ اور وہ اصل مضمون زیر بحث پر غور ہی نہ کر سکیں اگرچہ اس مضمون کی قلعی اگلے دن کھولی گئی اور (جواب بھی اسی وقت دیا گیا تھا۔ ایڈیٹر) سمجھدار پبلک نے دیکھ لیا۔ کہ اُس نے کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا۔ مگر عین اس وقت پر جب کہ مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے سب طبائع حضرت صاحب کے خلاف جوش میں تھیں۔ اور مولوی صاحب کی تقریر جادوگروں کی سوٹیوں اور رسیوں کی طرح اپنا کام کر رہی تھیں۔ غرض کہ اصل مضمون کی طرف سے پبلک کی توجہ روکے رکھنے کے لئے فریق مخالف نے یہ دو چالیں اختیار کیں۔ یعنی ایک حضرت مرزا صاحب کا نہایت ناپاک الفاظ میں ذکر کرنا اور دوسرے آپ کے برخلاف جھوٹے واقعات کا ذکر کر کے عوام الناس کو اکسانا۔ یہ تھا نتیجہ نواب صاحب کی اُس پیٹھ ٹھونکنے کا۔ کہ اُس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ میں اب کہتا جاؤں گا مجھے کوئی روکنے والا نہیں اور اس کے اس خیال کو ہز ہائی نس کے عملدرآمد نے مضبوط کر دیا۔ اور سب سے بڑی دقت یہ تھی کہ گو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری طرف سے شیخ یعقوب علی صاحب اس تقریر کا خلاصہ ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے مگر حسب شرائط کوئی تحریر مصدقہ اس سے نہ لی گئی۔ تاکہ پبلک بعد میں اندازہ کر سکتی کہ جہلا میں فتح کا نقارہ کس بنا پر بجایا جاتا ہے۔ اور گو ہز ہائی نس کو ادھر سے توجہ دلائی جاتی رہی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی پر ہز ہائی نس اٹھتے ہوئے فریق مخالف کو ساتھ ہی اپنی نشست گاہ میں لے گئے۔ اس کا اثر بھی وہی ہوا۔ جو پہلے دن پیٹھ ٹھونکنے کا ہوا تھا۔ اور غالباً اس طرح ایک فریق کے ساتھ خاص تعلقات ظاہر کرنے سے ہز ہائی نس کا منشا وہی تھا جس کا اعلان مباحثہ کے آخری دن اُنہوں نے خود فرمایا۔ یعنی یہ کہ وہ اور فریق مخالف ایک ہی ہیں۔ تیسرے دن فریقین حسب معمول بحث کے لیے آئے تو نواب صاحب کی طرف سے یہ پیغام ہم کو پہونچایا گیا کہ ہم اپنی تقریر شروع کریں۔ نواب صاحب تشریف نہیں لاوینگے۔ اس پر احباب نے مشورہ کیا۔ تو سب کی یہی رائے قرار پائی کہ جس صورت میں فریق مخالف نے نواب صاحب کی موجودگی میں ایسی زبان درازی سے کام لیا۔ اور کھلم کھلا ہمارے امام اور پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالیں۔ تو نواب صاحب کی غیر حاضری میں تو وہ رہی سہی قید سے بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھ کر جو مونہہ پر آئے گا کہد یگا۔ اس لئے نواب صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کی غیر حاضری میں ہم مباحثہ جاری رکھنا نہیں چاہتے اور یہ امر شرائط طے شدہ میں بھی ہے کہ مباحثہ آپ کی موجودگی میں ہی ہوگا۔ اس پر دوبارہ ہز ہائی نس نے پیغام بھیجا کہ احمدی مناظر اپنی تقریر شروع کرے ہم آدھ گھنٹہ میں آجاوینگے۔ مگر احباب نے مشورہ کر کے پھر یہی فیصلہ کیا کہ ذرا دیر ہو جانے میں کوئی ہرج نہیں مگر نواب صاحب کی عدم موجودگی میں کسی تقریر کا ہونا مناسب نہیں۔ چنانچہ فریقین نواب صاحب کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ مگر ہز ہائی نس اس دن تشریف نہ لا سکے اور بالآخر چھ بجے کے قریب کہلا بھیجا کہ آج کے دن مباحثہ ملتوی کیا جاوے اور ساتھ ہی فریق مخالف کے کل علماء کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ (۲۲) اس سے اگلا دن جمعہ کا تھا لہذا اس دن مباحثہ کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ ہوئی۔ جو حالات اس وقت تک پیش آچکے تھے یعنی تحریر کے متعلق شرائط کی پابندی نہ ہونا جس سے مناظرہ بالکل بے سود ہو رہا تھا۔ اور پھر فریق مخالف کا نواب صاحب کی حاضری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک بالکل بے تعلق بحث میں حملے شروع کر دینا اور نہایت ناشائستہ اور ناپاک الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا ذکر کرنا۔ اور لوگوں کو آپ کے خلاف اکسانا گویا حضرات مرزا صاحب انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتے ہیں اور خود نواب صاحب کا فریق مخالف کو بھری مجلس میں پیٹھ ٹھونکنا۔ اور ان کی خصوصیت سے روزانہ اپنے پاس بلانا۔ اور ایسا ہی بعض اور باتیں ہیں جن کا ذکر اس وقت مناسب نہیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ہز ہائی نس اپنے آپ کو فریق مخالف سے علیحدہ نہیں سمجھتے یہ سب حالات ایسے تھے کہ ان کی وجہ سے مباحثہ آئندہ جاری نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ کیوں کہ وہ غرض ہی مفقود ہوگئی تھی۔ جس کے لئے ہم ہز ہائی نس کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور عدم پابندی شرائط نے مباحثہ کو صرف ایک وقتی جنگ کا رنگ دیدیا تھا مگر ہم نے اس معاملہ میں جلدی کرنا مناسب نہ سمجھا اور ۱۹ جون کو پھر مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس دن بھی اولاً ہمیں یہی پیغام پہنچا کہ تقریر شروع کی جائے۔ ہز ہائینس تھوڑی دیر میں تشریف لاتے ہیں۔ ہماری طرف سے وہی جواب دیا گیا جو پہلے دن دیا گیا تھا۔ اس کی تھوڑی دیر بعد نواب صاحب تشریف لائے مگر بجائے اس کے کہ مباحثہ شروع ہوتا۔ ایک نئی بحث ہز ہائی نس نے چھیڑ دی جس کا منشا یہ تھا کہ وفات مسیح کے مسئلہ میں چونکہ احمدی گروہ مدعی بنایا گیا تھا۔ اب دوسرے مسئلہ میں جو حضرت مسیح موعود کی بعثت سے متعلق ہے۔ فریق مخالف مدعی بنایا جاویگا۔ اور آخری جواب الجواب کا حق اسی فریق کو ہوگا۔ غرض اس سے یہ تھی کہ چونکہ مباحثہ تحریری تو ہے نہیں۔ اخیر میں جو کچھ جھوٹ فریق مخالف کہہ گذریگا۔ اس کے جواب دینے کا موقعہ ہمیں ندیا جاوے، ہماری طرف سے نواب صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اگر مسئلہ وفات میں ہمیں مدعی بنایا گیا ہے تو نہ ہماری اپنی خواہش کے مطابق فریق مخالف کی استدعا پر کیوں کہ وہ اس مسئلہ میں خود مدعی بننے سے ڈرتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی کمزوری کو جانتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھ میں حضرت مسیح کے حیات کی کوئی دلیل نہیں باقی رہی حضرت صاحب کی بعثت اور الہامات کے دعاوی ان میں تو لازماً ہم ہی مدعی ہیں۔ کیوں کہ جب تک ہماری طرف سے ایک مجلس میں دعویٰ پیش نہیں ہوتا۔ تو فریق مخالف تردید کس بات کی کرے گا۔ جبتک ہم اپنا دعویٰ صحیح الفاظ میں پیش نہ کرلیں ایک مخالف کو جواب کا کیا حق ہے۔ (۲۳) اس کا جواب فریق مخالف کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تو دنیا میں پیش ہوچکا ہے اس لئے اس کی تردید بھی پیش ہوسکتی ہے۔ اس طرف سے جواب میں پھر یہ عرض کیا گیا کہ اگر دعویٰ دنیا میں پیش ہوچکا ہے۔ تو دنیا میں لوگ اپنی طرف سے تردید بھی کرچکے ہیں۔ سوال تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مجلس مناظرہ کے متعلق ہے۔ کہ پہلے یہ مجلس ہماری طرف سے صحیح الفاظ میں دعویٰ سن لے۔ تو پھر تردید بھی سن سکیگی اس کے کیا معنے کہ دعویٰ کا تو ان کو علم نہو۔ اور تردید پہلے ہی شروع ہو جائے۔ ہاں حیات مسیح میں ان کو مدعی ہونا چاہئے تھا۔ مگر اس میں خود اپنی کمزوری کو سمجھ کر انہوں نے وفات مسیح کا بار ثبوت ہم پر ڈالا۔ جسے ہم نے بخوشی قبول کیا۔ مگر دوسرے مسائل میں جن میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی ہیں۔ مدعی ہم ہیں۔ فریق مخالف کی طرف سے اس بحث میں خود ہز ہائی نس ہی اس بات کو پیش کرتے تھے۔ اور بحث کے اثناء میں آخر آپ نے یہ فرمایا کہ ہم فریق مخالف کی طرف سے وکیل ہیں۔ اور ان کا تحریری وکالت نامہ ہمارے پاس موجود ہے۔ کہ ان کی طرف سے جو کچھ کارروائی کرنی ہوگی وہ بذات خود ہم ہی کرینگے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اور یہ فریق ایک ہی ہیں۔ ہم ان سے الگ نہیں ہو سکتے۔ ہماری طرف سے مکرمی و مخدومی خواجہ کمال الدین صاحب گفتگو کرتے تھے۔ اور جب نواب صاحب نے اپنے تحریری وکالت نامہ کا اعلان فرمایا تو ساتھ ہی خواجہ صاحب کو کہا کہ تمہیں احمدیوں کی طرف سے گفتگو کرنے کا کیا حق ہے تمہارے پاس کوئی تحریری وکالت نامہ (۲۴) ہے تو دکھاؤ۔ جس کے جواب میں خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ تحریری وکالت نامہ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سب لوگ حاضر ہیں اور زبانی بتا سکتے ہیں۔ بہر حال اس وقت ہماری پوزیشن نہایت نازک ہوگئی تھی کیوں کہ بجائے فریق مخالف سے مخالفانہ گفتگو کرنے کے ہمیں خود والئی ریاست سے یہ گفتگو کرنی پڑی اور یہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس میں کس قدر مشکلات تھیں اب گویا مباحثہ میں بھی ہمارے مخاطب نواب صاحب ہی تھے۔ اور دیگر امور پیش آمدہ بھی ہز ہائی نس ہی سے گفتگو کرنی ضروری ہوئی۔ یہ وکالت نامہ اور طرز بحث میں تبدیلی غالباً انہیں ملاقاتوں کا نتیجہ تھا جو فریق مخالف کی پہلے دو تین دنوں میں ہز ہائی نس سے ہوتی رہیں۔ فریق مخالف کی بدزبانی کو تو پہلے ہی کوئی حد نہ رہی تھی (۲۵) مگر جب کھلے طور پر اس بات کا اعلان خود ہز ہائی نس نے کر دیا کہ ہم ان کے وکیل ہیں۔ اور ان ہی کے ساتھ ہیں۔ تو پھر کونسی بات مولوی ثناء اللہ کو مجبور کرنے والی باقی رہ گئی تھی کہ وہ زبان کو قابو میں رکھ کر بات کرے مزید براں یہ ہوا کہ ہز ہائی نس نے یہ فرمایا کہ جب آپ مرزا صاحب کے دعاوی کے مسئلے میں مدعی بنتے ہیں۔ تو انکا (یعنی فریق مخالف کا) حق ہوگا کہ جو کچھ چاہیں کہیں آپ کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہوگا۔ یہ گویا ہمارے لئے آخری نوٹس تھا کہ ہمارے امام کے حق میں جس طرح فریق مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیگا۔ زبان درازی سے کام لیگا۔ اور نہ صرف اسے کوئی روکنے والا نہوگا۔ بلکہ اگر ہم اعتراض کرینگے تو وہ اعتراض بھی سنا نہ جاویگا۔ بلکہ یہ بھی ہمیں کہا گیا۔ کہ اگر تم ان باتوں کو اوران شرائط کو جو اس وقت پیش کی جاتی ہیں قبول نکروگے تو تمہاری طرف سے مباحثہ میں فرار سمجھا جاوے گا خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نتیجہ نکالنے کا تو ہر شخص کو اختیار رہے جو چاہے نتیجہ نکالے۔ مگر ہم اپنے حقوق کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور یہ بھی عرض کیا گیا کہ تحریر کے متعلق شرائط کی آج تک پابندی نہ ہوئی۔ مگر فریق مخالف ان باتوں کو کب پرواہ کرتا تھا۔ وہ تو اُس وقت نواب صاحب کی وکالت کی وجہ سے ایک کریلا اور دوسرا نیم چڑھا کا مصداق تھا۔ اسی اثناء میں یہ بات بھی پیش کی گئی کہ فریقین دس دس منٹ کے لیے گفتگو کریں۔ گویا مناظرہ کیا تھا مرغ بازی یا بٹیر بازی کا ایک تماشا تھا۔ ایسے اہم مسائل میں احقاق حق کا دعویٰ اور یہ صورت غرض کہ ایک گھنٹہ اسی ردو کد میں گذر گیا۔ نواب صاحب اس بات پر مصر تھے کہ جب تک اسی عام مجلس میں شرائط کا فیصلہ نہوے اس وقت تک ہم تقریر نہ ہونے دیں گے۔ اور اس طرف سے یہ عرض کیا جاتا تھا کہ جو شرائط پہلے طے ہو چکی ہیں ان کے مطابق کام شروع کیا جائے۔ جو نئی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اُن پر ہم لوگ گھر میں فراغت سے غور اور مشورہ کر کے کل عرض کر دینگے۔ آخر چار بجے کے قریب نواب صاحب نے ایک ایک گھنٹہ وقت دونوں فریق کو آج کی تقریروں کے لئے دیا۔ ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب نے کوئی آدھ گھنٹہ میں تو ان غلط بیانیوں کا ازالہ کیا جو ۱۶ جون کی تقریر میں فریق ثانی کر چکا تھا۔ اور جن کا تعلق وفات مسیح کی بحث سے نہ تھا بلکہ غیر متعلق امور صرف حضرت مسیح موعود پر حملہ کرنے کے لئے فریق مخالف نے بحث میں داخل کر دیئے تھے اور پبلک کو آپ کے متعلق سخت دھوکا دیا تھا۔ یہ حالات ظاہر ہونے پر ذی فہم حاضرین مجلس نے فریق مخالف کی چالاکی پر سخت تعجب کیا۔ میر صاحب کی تقریر کے اختتام پر مولوی ثناء اللہ نے اسی رنگ میں گفتگو شروع کی جس کا وہ عادی ہے۔ حالانکہ آج ہی کی پہلی گفتگو میں خود نواب نے بھی اس کی زبان درازی کو تسلیم کیا تھا کہ اس نے ایسے الفاظ یعنی چور اور ڈاکو ہمارے امام کے متعلق استعمال کئے مگر وہ کب ٹلنے والا تھا۔ بجائے اس کے کہ اپنی پہلی حرکت پر نادم ہوتا یہ کہا کہ جب میں اپنے ایمان کی رو سے مرزا صاحب کو ایسا ہی سمجھتا ہوں تو کیوں ایسے الفاظ استعمال نکرو (بالکل جھوٹ کہتے ہو۔ میں نے یہ ہرگز نہ کہا تھا۔ ثناء اللہ) بلکہ یہ بھی کہا میں تو ''مرزا صاحب'' بھی انہیں کہنا پسند نہیں کرتا۔ (۲۶) اس کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات سے ظاہر ہے۔ کہ اس کی نیت کیا تھی۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ کیا تم عیسائیوں یا شیعوں سے کسی ایسے مباحثہ کو پسند کرو گے جس میں وہ اپنے اعتقاد کے مطابق آنحضرت ﷺ یا حضرت خلفاء ثلاثہ کے متعلق وہ ناپاک الفاظ استعمال کریں جن کو سن کر ایک سچے مسلمان کے بدن میں آگ لگ جاتی ہے (۲۷) اسی تقریر میں اور بھی بہت سے ایسے الفاظ استعمال کئے جو آداب مناظرہ کے خلاف تھے اور جو ضرورت ہوئی تو بالتفصیل شائع کئے جاوینگے۔'' (۲۸)

## حواشی از شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری:

(۱) غلط کہتے ہو منظور نہ فرمائے تھے بلکہ منظوری نامنظوری کے لئے فریق ثانی کو دیدیئے تھے جو آخر تک نامنظور رہے۔

(۲) غلط کہتے ہو علماء رامپور کو اس میں کوئی دخل نہ تھا میری طلبی تو غالبا اس لئے ہوئی ہوگی کہ مرزا صاحب اپنی اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء میں خود لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری عمارت کو جڑ سے ہلا دیا یہ ڈپلومہ (سند لیاقت) مرزا صاحب نے کسی مخالف کو نہیں دی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو شائد اس لئے بلایا ہو کہ وہ بھی الہام کے مدعی ہیں اور یہ مثل تو مشہور ہے کہ آہن را آہن باید کوفت۔ رہا ہمارا سفیہانہ طریق سو خود اسی سے ظاہر ہے کہ ہم کوئی بات بغیر صحیح والہ کے نہیں کیا کرتے۔ دجاجلہ کی طرح فریق مخالف پر افترا اور بہتانات لگا کر جاہلوں میں فتحیابی نہیں منایا کرتے۔ مثال کیلئے تمہارے گرو کی دو تین واقع بتلاتے ہیں (۱) اول مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کی نسبت بہتان باندھا کہ اُس نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے چنانچہ وہ مر گیا (۲) مولوی محمد اسماعیل صاحب علیگڈھی مرحوم کے حق میں افترا کہ اونہوں نے بھی دعا کی تھی کہ خداوند! جھوٹے کو سچے سے پہلے موت دے۔ چنانچہ وہ مر گئے (۳) خاکسار راقم اثم کی نسبت بہتان کہ کفن فروشی اور وعظ کی دو دو آنوں کی آمدنی پر گذارہ ہے فلعنۃ اللہ علی المفترین۔ اصل وجہ میں بتلاتا ہوں وہی ہے جو علماء رامپور وغیرہ نے خود بیان کی تھی۔ جناب مولوی عبدالغفار خان صاحب نے سرکار کے سامنے میری موجودگی میں فرمایا تھا کہ علمی جوابات تو ہم بھی دے سکتے تھے مگر ہم اُن کے گھر کے بھیدی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے یہ (راقم اثم) ہیں اوراسی کی ضرورتھی۔

(۳) اگر نواب صاحب نے شرائط منظور فرمائی ہوتیں تو کس کو یارہ تھا کہ ترمیم کی درخواست کرتا بلکہ وہ درخواست تعین شرائط کی تھی نہ ترمیم کی۔جس دماغ میں قادیانی نبوت کا ذبہ سمائی ہواُس میں تعین اور ترمیم کے مابین تمیز کیونکر آسکتی ہے۔سچ ہے ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پاؤں گھسا کرتا ہے سیدھا نہیں۔

(۴) غلط کہتے ہواور شرماتے نہیں ہوتمہاری تحریر میں تمہارے پیش کردہ امورخمسہ کو بیان کر کے لکھا گیا کہ ان امورخمسہ کو پنجتن پاک سے مناسبت ہے چونکہ تم لوگوں نے رئیس کے مذہب سے (بزعم خود) فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے جواب میں یہ چال اختیار کی گئی کہ مرزا کے دل میں پنجتن پاک کی یہ عزت ہے اصل واقع کو چھپانا ؎ ''کھوجی کون دھرم ہے''۔ ہاں ہم تو اب بھی کہتے ہیں کہ جناب مسیح کی وفات کو مرزا صاحب کے دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ میں نے اثناء تقریر میں کہدیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ہم میں موجود ہیں جو وفات مسیح کے قائل ہیں تاہم مرزا کو نہیں مانتے۔ یہ تو صرف تمہارے بے ہودہ اصرار کی وجہ سے ہم نے اس مسئلہ پر گفتگو کرنی منظور کی تھی ورنہ ہم تو اس کو بے تعلق جانتے ہیں چنانچہ میں نے رسالہ ''الہامات مرزا'' میں بھی اس کو تصریح سے لکھا ہے ہاں یادرہے کہ بے تعلق ہونیکی وجہ سے اعراض تھا بے ثبوت ہونے سے نہیں۔

(۵) جھوٹ کہتے ہوسچ ہوتو کسی معتبر کتاب کا حوالہ دوورنہ اپنے پیر کی طرح ہوا کھاؤ۔

(۶) کیسی جاہلانہ تقریر ہے۔اوناداں علم مناظرہ میں مدعی کا فرض ہے کہ اپنے دعویٰ کے دلائل پیش کرے اوران دلائل میں جتنی مقدمات نظری یانزاعی ہوں اُن کومبرہن اورمدلل کرے وفات مسیح چونکہ تمہاری دلیل کا مقدمہ ہے اس لئے اس کا ثبوت دینا تمہارا فرض ہے قانون شاہی کا عام اصول ہے کہ جو تنقیح کسی فریق کو مفید ہوتی ہے اس کا ثبوت اُسی کے ذمہ رکھا جاتا ہے۔افسوس تم میں اتنے موٹے موٹے لحیم وشحیم وکیل ہوکر بھی تم کواتنی سمجھ نہیں۔

(۷) غلط کہتے ہومناظر کئی روز پہلے مقرر ہو چکا تھا جس پرتمہارے موکل منشی ذوالفقار علی خان نے حضور نواب صاحب کے سامنے حافظ احمد علی خان صاحب کو کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ تو غیر مقلد ہیں کیا آپ ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانیں گے۔ حافظ صاحب نے جواب دیا تھا کہ اس میں مقلدی غیر مقلدی کی تمیز نہیں ہم سب کو مانیں گے اور سرکار کے سامنے جب تمہارے وکیل نے مولانا احمد حسن صاحب (امیر قافلہ محمدیہ) سے کہا تھا کہ ہم تو آپ کے فیض سے مستفید ہونے کو آئے تھے تو مولانا نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ آپ غلط کہتے ہیں آپ کو امروہہ ہی سے معلوم ہو چکا تھا کہ مناظر کون ہوگا۔ ہاں تمہاری کوشش اور آرزو ضروری تھی کہ خاکسار مناظر نہ ہو مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

(۸) یہ کونسا لاینحل مسئلہ ہے لو ہم ہی بتلائے دیتے ہیں اس کی وجہ وہی ہے جو مولوی عبدالغفار خان صاحب رامپوری کے قول میں منقول ہو چکی ہے کہ علماء ہندوستان نے عموماً اور امپور نے خصوصاً مرزا کی تصانیف کو ہذیان سمجھ کر ملاحظہ کرنے کی طرف توجہ نفرمائی اس میں کیا شک ہے کہ جب تک کوئی شخص فریق مخالف کے گھر سے پورا واقف نہو مناظرہ میں قادر الکلام نہیں ہوسکتا۔ ورنہ مجھے خود اعتراف ہے کہ علماء ہندوستان علم وفضل میں مجھ سے بدرجہا افضل ہیں۔

(۹) دریدہ دہنی کی وجہ سے بدنام نہیں بلکہ اوسی حوصلہ اور جرأت کی وجہ سے جس حوصلہ سے تمہار یدار الکفر والطغیان دار الخلافہ قادیان پر حملہ آور ہو کر تمہارے طلسمی قلعہ کو پاش پاش کر آیا تھا۔

(۱۰) اس افترا کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا مگر حیادار اور بے حیا میں یہی فرق ہے کہ موخر الذکر جواب سنا نہیں کرتے۔ مرزا کے مقدمہ میں میں نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ جھوٹ بولنے والا توحید پر پختہ ہے تو ایک معنے سے متقی ہے تمہارے موٹے اور دبلے وکیلوں نے عدالت یں منہ چڑھایا تو میں نے اوسی وقت کہا تھا کہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا اب بھی اگر تم حیا کو بالکل جواب نہیں دے چکے تو تفسیر بیضاوی زیر آیت ھدی للمتقین دیکھو کہ متقیوں کو تین قسم لکھا ہے (۱) اول توحید پر پختہ اور صغائر کبائر دونوں سے مجتنب (۲) دوئم توحید پر پختہ کبائر سے مجتنت اور صغائر کے مرتکب (۳) سوئم توحید پر پختہ اور صغائر کبائر دونوں سے آلودہ۔ یہی میری مراد تھی کہ ایک معنی سے متقی ہے۔

(۱۱) سچے ہو اور سچے گرو کے چیلے ہو تو یہ الفاظ میرے بیان میں دکھادو۔

(۱۲) گو میرا مذاق ہے کہ میں لطف سخن کے لئے حسب موقعہ شعر پڑھا کرتا ہوں کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی

بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

مگر اس مجلس میں شعر خوانی میں میں نے ابتداء نہیں کی۔ بلکہ تمہاری فریق نے اپنی تقریر میں ٹوٹے پھوٹے شعر پڑھنے سے ابتدا کی تھی دوسرے تیسرے روز تو حمد و نعت بھی تم لوگوں نے اشعار ہی سے شروع کی تھی اور اثنا تقریر میں بھی بہت سے اشعار پڑھے ہاں فرق اتنا تھا کہ تمہارے اشعار بے محل ہونے کی وجہ سے موثر نہ ہوتے تھے۔ سرکار نے میری پیٹھ بے شک ٹھونکی مگر نہ کسی جانبداری سے بلکہ خوبی تقریر اور فصاحت کلام سے بے خود ہو کر اُنہوں نے ایسا کیا۔ تم نے جو یہ معنی سمجھے کہ سرکار نواب نے پیٹھ ٹھونکنے سے گویا مجھے بدتہذیبی کی اجازت دی یہ تمہارا بیہودہ خیال ہے بلکہ سرکار نواب نے حسن تقریر کی داد فرمائی۔ تمہارا حسد بیجا اور فضول ہے۔ تم لوگوں کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ

ہر چہ ہست از قامت ناساز و بد اندام ماست

ورنہ تشریف تو بر بالاء کس کوتاہ نیست

(۱۳) سچ ہے جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے بھلا تحریر مصدقہ فریقین کو دینے کی شرط تھی تو تم لوگوں نے اپنی پہلی تحریر جو پڑھی تھی کیوں میرے حوالے نہ کی۔ میں نے اگر طلب نہ کی تھی تو تم لوگوں نے اس شرط پر کیوں عمل نہ کیا۔ کیوں مجھے جواب شروع کرنے دیا۔ اسی سے پایا جاتا ہے کہ تحریر کی شرط نہ تھی حضور نواب صاحب نے بھی دوسرے روز مجھے صرف اتنا فرمایا کہ آپ کی تقریر تحریر ہو چکی ہے میں نے کہا مجھے تو علم نہیں یہ لوگ کچھ نوٹ لکھتے تھے میں نے نہیں دیکھے اس پر نواب صاحب نے فرمایا آپ اس کو صاف کر دیجئے میں چھپوا دونگا واللہ اس بات کا کوئی ذکر بھی نہ تھا کہ فریق ثانی کو مصدقہ تحریر دینی لازمی ہے اگر ہم مان بھی لیں کہ لازمی شرط تھی کہ فریقین کی مصدقہ تحریریں فریقین کو دیجائیں تو اس کا خلاف بھی تم ہی لوگوں نے اول کیا کہ اپنی کوئی تحریر بھی ہم کو نہیں دی:

ذرا انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

(۱۴) تمہارے پیش کردہ تحریر کو پڑھنے والے منشی قاسم علی کیوں عیسائیوں اور آریوں کے مباحثوں میں اس اصول پر عمل کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ مغالطہ آمیز تقریروں کے عادی ہو اور مغالطہ آمیز تقریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ لمبی ہوتی ہے اس لئے تھوڑے وقت میں تمہاری دال نہیں گلا کرتی۔

(۱۵) غلط کہتے ہو میں نے یہ نہ کہا تھا چونکہ مولانا امیر قافلہ مقرر ہوئے تھے اس لئے میں نے کہا تھا کہ میں اون کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔

(۱۶) جھوٹ بولتے ہوئے شرم کرو نہ کسی نے گالی دی نہ کسی نے ہتک کی علاوہ اس کے تم جانتے ہو کہ خود مرزا صاحب نے اپنے ''ازالہ'' کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہوا ہے کہ گالی اُس کو کہتے ہیں جو واقع کے خلاف دل آزاری کی نیت سے کہی جائے۔ اس تعریف کے مطابق میری تقریر میں گالیاں دکھاؤ تو ہر گالی مبلغ پانچ روپیہ لیتے جاؤ۔

(۱۷) کیسا سفید جھوٹ ہے اصل بات یہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب کا وہ اشتہار پڑھا تھا جس میں اُنہوں نے خدا سے دعا کرتے ہوئے لکھا ہے ''چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب مجھے چوروں اور ڈاکوؤں سے بدتر جانتے ہیں اس لئے مجھ میں اور اُن میں یہ فیصلہ فرما کہ جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔'' اس عبارت میں چونکہ مرزا صاحب نے میری طرف سے حکایت کی ہے کہ میں اُن کو ایسا جانتا ہوں اس لئے میں نے بطور تصدیق کہا تھا کہ ہاں واقعی ایسا جانتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چور تو ایک چیز لیتے ہیں مگر مرزا صاحب دونوں چھینتے تھے۔ ناظرین غور کریں کہ اگر میں یہ تصدیق نہ کرتا تو مرزا صاحب اس حکایت میں کذاب ٹھیرتے۔ میں نے اُن کی تصدیق کر کے اونکو کذب سے بچایا تو کیا برا کیا۔ ہاں اگر وہ میری نسبت ایسا نہ لکھتے تو مجھے بھی تصدیق کرنے کی ضرورت نہوتی۔

(۱۸) ایسے تعلیم یافتہ خواب میں تم کو ملے ہونگے۔

(۱۹) تمہاری کذب بیانی اسی سے ظاہر ہے کہ اوپر لکھتے ہو کہ نواب صاحب نے بند نہ کیا، نیچے لکھتے ہو کہ کہا اصل مضمون کے متعلق بیان کرو۔ کیا ایسا کہنا روکنا نہیں ہے؟ اصل بات نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ یہ ہے کہ تمہاری شکایت پر نواب صاحب نے روکا تھا لیکن میں نے جب عرض کیا کہ فریق ثانی نے فلاں فلاں امر میں میری شخصیت کا ذکر کیا ہے اس لئے جواب میں میں حق رکھتا ہوں کہ بانی مشن کی شخصیت کا ذکر کروں یہ عذر سن کر نواب صاحب نے کسی قدر خاموشی سے سننے کے بعد فرمایا اب اصل دعویٰ کے متعلق کہئے۔ ناظرین انصاف کریں کہ نواب صاحب نے جانبداری کی یا انصاف فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰) غلط بلکہ جھوٹ کہتے ہو تعلق اس لئے تھا کہ تم نے کہا تھا کہ تم لوگ حضرت مسیح کو خدا کی طرح زندہ مانتے ہو ایسا کہتے ہو ویسا کہتے ہو اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ ہم ہرگز حضرت مسیح کو خدا نہیں مانتے بلکہ اللہ کا ایک مقرب بندہ مانتے ہیں ہاں ہم حضرت مسیح کی نسبت ایسا خیال بھی نہیں رکھتی کہ (بقول مرزا) معاذ اللہ ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ بتلاؤ بے تعلق ہے۔

(۲۱) یہ بھی جھوٹ ہے تم کو میرے ضمیر سے کیسے خبر ہوئی کہ میں اون مضامین کو دل سے صحیح نہیں جانتا۔ اسی کو کہتے ہیں: دروغ گویم برروئے تو۔''

(۲۲) بلا کر تمہارے برخلاف کوئی تجویز پاس نہیں ہوئی بلکہ اپنی عدم تشریف آوری کا عذر کیا کہ مجھے دو تین دوست آئے تھے اس سے بعد عام گفتگو ہوتی رہی کبھی شیعہ سنی کے متعلق کبھی کسی مسئلہ پر غرض کبھی کچھ اور کبھی کچھ تمہیں کیوں اس کا رنج ہے کیا تم لوگ ہماری غیوبت میں نہیں جایا کرتے تھے پھر اس سے کیا ہوا۔ سبحان اللہ کیا احسان فراموشی ہے۔

(۲۳) اس بیان میں بھی تم نے حسب عادت پیر قادیان حق پوشی سے کام لیا میں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ جس طرح اثبات میں کلام کرنے والا مدعی ہوتا ہے نفی میں کلام کرنے والا بھی مدعی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے نفی تثلیث کے دلائل خود دیئے ہیں حالانکہ مثبتین کے دلائل مذکور نہیں۔ اسی طرح ہم مرزا صاحب کی نبوت پر بصورت نفی مدعی بنیں گے اور ایسا ہونا قواعد مناظرہ کے خلاف نہیں مگر قادیانی جماعت نے اس طریق گفتگو کو پسند نہ کیا۔

(۲۴) بالکل جھوٹ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ یہ مباحثہ صرف نواب صاحب کی اجازت اور مرضی سے ہوا تھا اس لئے ہمارے موکل نے اپنی عرضداشت میں اپنی وجوہات لکھ کر آخر میں لکھا تھا کہ آئندہ جو حضور فرماویں ہم کرنے کو حاضر ہیں جیسا کہ شاہانہ خطاب کا طریق ہے۔ اس لئے نواب صاحب نے جب مرزائیوں کو بہت کچھ سمجھایا مگر وہ نہ مانے تو آخر فرمایا کہ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں تم میری نہیں مانتے مگر وہ لوگ (یعنی ہم لوگ) سب مانتے ہیں بلکہ اُنہوں نے مجھے اپنا مختار عام اور وکیل بنایا ہوا ہے اس لئے ان کی طرف سے مجھے اطمینان ہے کہ جو کہونگا وہ مانیں گے۔ یہ نہیں کہ کسی سے سند وکالت طلب کی ہو یا کچھ اور کہا ہو۔ اوس وقت کی گفتگو کو جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے سنا اور سرکار کے حکم سے سرتابی اور سرکار کا اپنے غصہ کو دبایا جانا دیکھا وہ بے ساختہ کہتے تھے مرحبا نواب مرحبا۔ سچ ہے

تواضع زگردن فرازاں نکوست

گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

یہاں تک کہ نواب صاحب جب اس قسم کی باتیں کر رہے تھے اتفاقیہ آپ کی نظر پڑی تو ایڈیٹر الحکم کچھ لکھ رہا تھا تو نواب صاحب نے فرمایا کیوں جی میری گفتگو بھی لکھ رہے ہو اچھا لکھئے میں بھی اب سنبھل کر بولتا ہوں اس وقت اتنا فرمانا تھا کہ ایڈیٹر الحکم کی شکل ایسی مرجھائی کہ گویا مرزا صاحب سے مل کر آیا ہے اتنے میں منشی ذوالفقار علی کانپتے کانپتے آئے کہ حضور نہیں نہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ چاک کر دو چاک کر دو۔ مگر نواب صاحب نے فرمایا نہیں رہنے کچھ حرج کی بات نہیں۔ اس حلم اور عفو کے مقابلہ میں یہ الزامات کہ حضور بھی فریق ثانی کی اعانت کرتے تھے کیسی ناشکری اور ناسپاسی ہے حضور نے تم لوگوں کی جس قدر رعایت کی ہے اس کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ جس روز مباحثہ صبح کو ہونے والا تھا ہم لوگوں کو سرکار نے طلب فرمایا۔ اثناء گفتگو میں ہم نے کہا کہ تعیین مبحث کے وجوہات فریقین سے سن کر جس مسئلہ پر بحث کرنے کا فیصلہ حضور فرماویں گے ہم اُس پر بحث کریں گے مگر پہلے وجوہات سن لیں۔ نواب صاحب نے فرمایا اچھا مگر تم لوگ چونکہ وفات مسیح کے مسئلہ پر مصر تھے اس لئے محض تمہاری رعایت سے سرکار نے مباحثہ گاہ میں تشریف لاتے ہی بغیر سننے کسی وجہ کے تمہاری طرف رخ کر کے فرمایا ہاں بسم اللہ فرمائیے۔ ورنہ اگر وجوہات سن کر تعیین مبحث فرماتے تو اسی روز تم لوگوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا، یوں تو تم لوگ پانچ روز ٹھیرے مگر اُس صورت میں دوسرے روز ہی ایسے غائب غلا ہو جاتے کہ گدھے کے سینگ تو دکھائی دیتے مگر تم لوگ نظر نہ آ سکتے اسی قسم کی اور بہت سی رعایتیں سرکار تمہارے ساتھ کرتے رہے اسی لئے میں نے اپنی تقریر میں سرکار کو متوجہ کر کے کہا تھا:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی

اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

سرکار نواب کی رعایات دیکھ کر میرے احباب مجھے کہتے کہ تم ایسی رعایات کیوں مان لیتے ہو میں کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی سرکار کا آج وہی اصول ہے جو آنحضرتﷺ کا اصول صلح حدیبیہ میں تھا کہ جو کچھ مشرکین مکہ کہیں گے مانونگا۔ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح کتنا ہی عرض کریں نہیں سنایا جاویگا۔ مگر واہ رے مرزائیو! تمہاری ناسپاسی۔ سچ ہے:

نکوئی بابداں کردن چناں است

کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

(۲۵) میری بدزبانی کی شکایت جب تم نے نواب صاحب کے سامنے کی تھی تو یاد نہیں میں نے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا کہ جو جو لفظ میں نے سخت کہی ہیں اُن کی فہرست پیش کریں تو درصورت صحیح شکایت ہونے کے میں آئندہ کو اُن الفاظ سے پرہیز کرونگا پھر کیوں نہ وہ فہرست پیش کی۔ کرتے کیا وہاں تو مطلع صاف تھا بغیر مرزا صاحب کی مطبوعہ تحریروں کے کچھ کہا نہ جاتا تھا۔

(۲۶) واقعی تم لوگ پکے دجاجلہ ہو اظہار حق سے تم لوگوں کو اُسی قدر نفرت ہے جس قدر ایک مسلمان کو خنزیر کے گوشت سے او ظالمو! تم اتنا تو سوچو کہ جو گفتگو سینکڑوں آدمیوں کے سامنے ہوئی ہے تم اُس کو کیوں کر چھپا سکتے ہو اصل بات تو یہ تھی کہ تم لوگوں نے جہاں جہاں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا محض مفرد کے صیغے سے کیا تھا مثلاً مسیح آیا تھا مسیح گیا۔ مسیح مر گیا وغیرہ اس پر میں نے تم لوگوں کو تنبیہ کرنے کی غرض سے اور ادب سکھانے کی نیت سے یہ کہا تھا کہ جس طرح تم لوگوں نے ایک اولوالعزم رسول کو مفرد کے صیغوں میں ذکر کیا ہے میرا بھی حق ہے اور جائز ہے کہ میں بھی مرزا صاحب کو مفرد کے صیغے سے اور بغیر ''صاحب'' کے صرف ''مرزا'' کہوں مگر میں اخلاقی طور پر ایسا کرنا نہیں چاہتا اور یہ میرا تم لوگوں پر آج پہلا احسان نہیں بلکہ ہمیشہ سے احسان ہے کہ میں مرزا صاحب کا نام اوس طرح مفرد کے صیغے سے نہیں لیتا جس طرح تم لوگ جناب مسیح علیہ السلام کا نام لیتے ہو۔ کہو اس بیان کو تمہارے بیان سے کیا مناسبت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ جب تم لوگوں نے میری شکایت کی تو سرکار نے فرمایا تھا کہ دیکھو وہ تو مرزا صاحب کا نام بھی کیسے ادب سے لیتے ہیں یعنی ہر موقع پر ''جناب مرزا صاحب'' کہتے ہیں۔ اس کے جواب میں تم کیسے خاموش رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) بے شک اگر کوئی بدزبان ایسا کرتے تو برا ہے لیکن اگر وہ مطبوعہ اور ہماری مسلمہ تحریریں پڑھ دیں تو اوس پر کھسیانے ہونا ہماری غلطی ہے غرض کسی کلام کو اصل الفاظ میں یا قریب الفہم نتائج میں پیش کرنے کا حق ہر فریق کو حاصل ہے لیکن اس کے سوا بغیر ثبوت کے محض دل آزار الفاظ بولنا سخت گناہ کبیرہ ہے جیسے مرزا صاحب آنجہانی نے حضرت مسیحؑ کی نسبت لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں حرامکار تھیں اور معاذ اللہ حضرت یسوع مسیح میں روح خبیث کا حلول تھا آپ کو حرامکار عورتوں سے تعلق تھا یہ بھی آپ کے نجیب الطرفین ہونے کی وجہ سے تھا وغیر ذلك من الهذيانات نعوذ بالله منها۔ اس قسم کی گفتگو کرنا گناہ کبیرہ وفساد ہے مگر ہم نے ایسا نہ کہا تھا۔

(۲۸) شائع ہونے پر جوابات بھی ایسے دیئے جاوینگے کہ مرزا کو مزار شریف میں بھی تمہاری نالائقی پر صدمہ ہوگا اور وہ تمہیں خواب میں آ کر کہیں گے نادانو! میں تو بایں ریش وفش ساری عمر میں اس (ثناء اللہ) سے بازی جیت نہ سکا یہاں تک کہ میں نے آخری فیصلہ میں اس کیلئے اپنی زندگی میں موت کی دعا کی اور خدا سے فیصلہ چاہا لیکن یہ حضرت اُس میں بھی مجھ سے بازی لے گیا۔ تم تو نواب صاحب رامپور کی شکایت کرتے ہو مگر میں تو خدا کا شاکی ہوں باوجودیکہ میرے ساتھ اُس کا وعدہ تھا اجيب كلّ دعائك (میں تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا) یہ بھی اُس نے کہا تھا کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ۔ مگر آخرکار اُس نے آخری فیصلہ میں میری اس دعا کو میرے ہی حق میں الٹا ڈالا جیسا کہ اُس نے قرآن مجید میں پہلے ہی سے فرمایا تھا لا يحيق المكر السيئ الا باهله میں تو مر کر داخل...... ہوا مگر وہ حضرت آج تک دندناتا پھرتا ہے آہ اگر یہ دشمن آج مرا ہوتا تو تم کو رامپور سے ایسی ذلت کے ساتھ کیوں نکلنا ہوتا کہ تم رامپور جیسے اسلامی شہر کو مخاطب کر کے کہتے ہوئے اسٹیشن پر جا رہے تھے کہ:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

نادانو! جب اس ہوشیار دشمن کے مقابلہ میں میں خود کامیاب نہوا تو تمہاری کیا حقیقت بقول ''کیا پدی، کیا پدی کا شوربا'' پس تم ذرا سنبھل کر اس سے مقابلہ کرنا خبردار: من نکردم شما حذر بکنید

یہ بھی تمہارا افترا ہے کہ میں نے مسئلہ حیات مسیح کو شکی کہا تھا۔ افسوس ہے تم لوگ کیسی کذاب یا بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ ہو     مالھئولاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا

نادانو! تم نے جو دلیل وفات مسیح کی دی تھی (لما توفیتنی) اس کے دوسرے معنی کر کے میں نے کہا تھا کہ اول تو اس کے معنی یہی ہیں جو میں کہتا ہوں اور اگر یقیناً یہ نہیں تو کم از کم احتمال ہے پھر یہ احتمال تم کو مضر ہے جو مدعی بن کر اس آیت کو پیش کر رہے ہو قاعدہ ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال مطلب یہ ہے کہ تمہاری دلیل کو شکی کہہ کر تمہارے دعویٰ کو مشکوک کہا تھا جو علم مناظرہ کا قاعدہ ہے مگر افسوس ہے تم لوگ مسیح موعود مہدی مسعود اور کرشن گوپال سے مصاحبت کر کے بھی فہم وادراک سے ایسے ہی بے نصیب ہو جیسے وہ آسمانی منکوحہ کے وصال سے۔ سچ ہے :

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۶۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۰۹ء ص: ۱-۱۱)

# مباحثہ رام پور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ مباحثہ رامپور کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

مباحثہ رام پور کی فتح کے متعلق جن احباب نے خطوط بھیج کر مبارکبادیں دی ہیں خاکسار ہیچکارا ُن کے حسن ظن کا شکر گذار ہے تمام خطوط جن میں احباب نے اظہار مسرت کیا ہے نقل نہیں ہو سکتے ایک خط نمونہ کے طور پر درج ہے:

ہمارے معزز اسد الہند جناب مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہٗ

السّلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته

آج مورخہ ۵/ جولائی سنہ رواں کو کیفیت مباحثہ رامپور پرچہ میں نہایت شوق سے دیکھا۔ مولانا مبارک ہو، مبارک، شاباش، مرحبا، جزاک اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے بھرے دربار میں جس میں حضور ہز ہائنس بذات خاص جلوہ افروز تھے اور علماء اسلام کا جمگھٹا تھا، ایسی حالت میں آپ کا مرد میدان ہوکر مرزائی پارٹی کو دندان شکن جواب دیکر قافیہ تنگ کرنا اور اُن کی دھجیاں اڑانا، بس یہ آپ ہی کا حق تھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعہ ہمیشہ کے لیے یادگار رہے گا۔

بصد آرزو جمیع اہل اسلام آپ کے ترقی حیات کے دعا گو ہیں۔ فقط والسلام۔

راقم آپ کے دیدار کا شائق ودعا گو: عبدالستار بسکوہری مدرس مدرسہ اسلامیہ آسنسول۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ بعض احباب نے فرط محبت میں اس ہیچکار بداعمال کو مجدد کا لقب عنایت فرمایا۔ ایسے احباب مطلع رہیں کہ جس دشمن اسلام پر فتح پانے کی خوشی میں مجھ کو مجدد کہہ رہے ہیں اوسکا دعویٰ بھی مجددیت ہی کا تھا، لہذا تمام مسلمانوں کو یہ لقب دیتے اور لیتے ہوئے ذرہ ڈرنا چاہیئے۔ خاکسار ایسے تمام احباب کے لیے دعا گو ہے خداوند تعالیٰ حامیان دین کو دین ودنیا میں حسنہ عطا فرماوے۔

گو اخباری دنیا میں مباحثہ رامپور نے بہت شہرت حاصل کی اور لوگوں نے سمجھا کہ قادیانیوں کو آج ایسی شکست ہوئی ہے کہ اب وہ آئندہ کو نہ سسکینگے مگر میرے خیال میں ان کی شکست کی بنیاد ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء سے رکھی گئی تھی جس روز مرزا صاحب نے میرے متعلق اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔‘‘

چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس اشتہار کے مطابق آنجہانی تشریف لیجا کر میری (نہیں نہیں اسلام کی) فتح اور اپنی شکست پر دستخط کر گئے۔ اصل شکست تو اونکو ۲۶ مئی کے روز ہوئی تھی مگر خیر چونکہ قادیانی پارٹی کو وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑا گھمنڈ تھا اس لیے خدا کو منظور تھا کہ کسی خاص موقعہ پر اس میں بھی ان کی ذلت کا ظہور ہو، سو الحمد للہ کہ ہوگیا۔

کچھ شک نہیں کہ ہز ہائینس نواب صاحب کے زیر اہتمام جلسہ نہوتا تو یہ حضرات پہلے ہی روز سامنے نہ آتے۔ اب تو بہانے کر رہے ہیں کہ ثناء اللہ نے ہم کو گالیاں دیں، اول تو کوئی نادان بھی باور نکریگا کہ ایک بااختیار والی ریاست کے زیر اہتمام جلسہ ہو، پھر اُس میں بازاریوں کی طرح گالی بازی ہو۔ اصل یہ ہے کہ مرزائیوں کو شروع ہی سے میری شرکت کا خوف تھا۔ امرتسر میں ایک موقعہ پر مرزائیوں کا اجتماع تھا۔ اس میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کررہے تھے کہ کسی طرح ایسی کوئی صورت ہو کہ ثناء اللہ مناظرے میں پیش نہ ہو۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ مولوی محمد احسن امروہی کو لکھنا چاہئے کہ نواب صاحب کے سامنے عذر کریں کہ ثناء اللہ میرے مقابلے کا نہیں۔ میں نے یہ سن کر کہا، اچھا وہ اگر یہ عذر کریں گے تو اول تو مجھے جواب دینے کی حاجت نہ ہوگی، اگر ہوئی تو میں عرض کروں گا کہ جس حال میں اُن کا نبی اور مسیح مجھ کو خطاب کرتا رہا، یہاں تک کہ آخری فیصلہ کے اشتہار میں جان کی بردبازیچھ سے اسنے لگائی، تو کیا یہ لوگ اپنے رسول سے بڑھے ہوئے ہیں کہ ان کے خطاب کے میں قابل نہیں۔ اسی سے ثابت کروں گا کہ یہ لوگ دل سے مرزا کے مرید نہیں بلکہ یونہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ مگر خیریت رہی کہ محمد احسن صاحب نے یا کسی اور نے یہ عذر نہ کیا۔

رامپور میں مباحثہ سے دوسرے روز شاید ۱۶ جون کے میں نے خواب میں دیکھا کہ مرزا صاحب سے میری ہاتھا پائی ہوئی، مگر حملہ میری طرف سے ہے۔ آخر یہ ہوا کہ میں نے اُن کو گرا کر اونکی ایک ٹانگ کو ہاتھ سے پکڑ کر سر کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جو ہٹ کر سامنے آئے تو مٹی کا پیالہ جو میرے ہاتھ میں تھا میں نے اون کے منہ پر زور سے مارا، اور منہ سے بھی کچھ کہا۔ یہ خواب میں نے اپنے احباب کو رامپور ہی میں سنا دیا تھا۔ اس کی تعبیر حکیم نورالدین صاحب کچھ فرماویں گے تو سنوں گا۔

الحکم قادیانی اس شکست سے کھسیانے ہو کر پہلے تو فیصلہ دہندگان علماء کو کوستا ہے پھر لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اُن کے معاونین کو اگر دعویٰ ہے تو ہم وفات مسیح کے متعلق اخبار میں مذاکرہ شروع کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کے پاس اس میں کچھ ثبوت ہے تو وہ منظور کریں۔

جواب یہ ہے کہ ہم تو وفات مسیح کا مسئلہ قادیانی مشن سے بالکل بے تعلق جانتے ہیں چنانچہ رسالہ الہامات مرزا میں بھی میں نے اعلان کیا ہوا ہے اور رامپور میں بھی ایسا ہی کہتے رہے۔ اس لیے ہمیں تو شوق نہیں کہ ہم اس مذاکرہ میں حصہ لیں۔ مگر چونکہ تم اس کے لیے درخواست کرتے ہو، لہٰذا ہم منظور کرتے ہیں، مگر ایک شرط سے جو بالکل واجبی اور تمہارے امام کی منظور کردہ ہے کہ تمہارے ہی اخبار میں ایک مذاکرہ "قادیانی الہامات" کے عنوان سے ہوگا دونوں برابر چلیں گے اگر تم میں کچھ سکت ہے تو اس کو منظور کرو، ورنہ نامنظوری کی معقول وجہ بتلاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھواس موقعہ پر بھی میں وہی پیشگوئی کرتا ہوں جو رامپور میں وجدانی طور سے کی تھی کہ تم لوگ ہرگز ہرگز اس مذاکرہ کے لیے تیار نہ ہوگے۔ کیوں؟

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلواراون سے ۔۔۔ وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶۔ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء ص:۳-۴)

# مباحثہ رام پور
# اور اس کے نتائج

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ رام پور کے مباحثہ سے مسلمانوں کو عموماً اور نیاز مند کے کرم فرماؤں کو خصوصاً جو مسرت ہوئی ہے اسکا اندازہ ہمارے مکرم دوست جناب مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی کے عنایت نامہ مندرجہ ذیل سے ہوسکتا ہے: جناب موصوف فرماتے ہیں:

مجی السلام علیکم۔ افسوس ہے کہ رام پور میں نہ پہنچ سکا آپ کو فتح وظفر مبارک جزاکم اللہ۔ اللہ تعالی آپ کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے۔ کاش مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ سے بھی اسی طرح مناظرہ کرلیں تو ادھر سے بھی اطمینان ہوجائے لعل اللہ یحدث بعد ز لك امراً

حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ جناب شاہ سلیمان صاحب کی دعا پر میں اور میرے احباب دل سے آمین کہتے ہیں اور کہیں گے ہاں جناب کی تجویز بابت مناظرہ مولوی احمد رضا خان صاحب تمام ہندوستان کے مسلمان عموماً اور روہیل کھنڈ کے خصوصاً دل سے پسند کریں گے مجھ سے بڑھ کر میرے مکرم دوست جناب مولوی مرتضی حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند اس مباحثہ کے لئے دل سے متمنی ہیں خدا کرے مولوی احمد رضا خان صاحب کے احباب بھی ان کو سمجھاویں کہ اب وقت چھپنے کا نہیں (بقول ان کے) فرقہائے ضالہ (وہابیہ رشیدیہ نجدیہ وغیرہ) کی دن بدن ترقی ہے تمام علماء متزلزل ہو رہے ہیں شرک و بدعت مٹنے کو ہے اب صرف ایک آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پ ہیں جن پر تمام ہندوستان کے (بقول خود) اہل سنت والجماعت کی نظر ہے

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ  تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ بھی عرض کریں کہ گو آپ کی محنت کے ہم شکر گزار ہیں کہ آپ نے بہت سے اکابر فرقہا ضالہ پر کفر کے فتوے لگا کر ثابت کر دیا کہ اس زمانے میں داخل خارک کے رجسٹر کے آپ ہی محافظ بلکہ سیاہ نویس ہیں مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر اس قسم کے فتووں کا کوئی اثر نہیں ان سب فتوؤں کے جواب میں وہ ایک ہی سناتے ہیں

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو  کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

پس ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے فریقین کے ممبروں کی ایک کمیٹی بیٹھ کر فیصلہ کرے گی منظوری مباحثہ آنے کے بعد ہم اپنے ممبر نامزد کر دیں گے

جناب مولوی احمد رضا خان یا ان کے کوئی معتبر وکیل اس کا جواب اہل حدیث میں طبع ہونے کے لئے بھیجیں گے تو بلا کم وبیش چھاپ دیا جائے

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہاں تک مضمون لکھنے کے بعد مولوی احمد رضا صاحب کے دوست مولوی وصی احمد صاحب پیلی بھیتی کے صاحبزادہ مولوی عبدالاحد صاحب کا مضمون اخبار اہل فقہ (امرتسر) میں دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ مجھ سے مقام وغیرہ پوچھتے ہیں۔ بہتر ہو کہ یہ دونوں صاحب مل کر کام کریں، تو ایک ساتھ فیصلہ ہو جائے کیونکہ صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں، روز کے جھگڑوں کا ایک دن فیصلہ ہو جائے۔ ایک دن فیصلے کی یہی صورت ہے کہ دونوں حضرات مل کر بریلی میں جلسہ کریں، ہم ان کی خاطر بریلی میں بھی آنے کو تیار ہیں۔ خدا کرے یہ حضرات اس کار خیر پر مستعد ہو جائیں کہ روزمرہ کی کفر کی منڈی مدھم پڑ جائے (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۰۹ء ص ۲۔۳)

(یاد رہے کہ شاہ احمد رضا خان سے شیخ الاسلام امرتسری کے مناظرے کے انعقاد کی کوشش ایک عرصہ تک ہوتی رہی اور خود شیخ الاسلام بھی اس کی خواہش کا اظہار فرماتے رہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ: **مراد آباد میں قران السعدین:** کے عنوان سے لکھا:

خبر ملی ہے کہ مراد آباد میں علماء دیوبند کا جلسہ ہونے والا ہے۔ اس جلسہ سے پیشتر بعض تحریکات سے یہ قرار پایا کہ بریلی کے بڑے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اور جناب مولوی اشرف علی صاحب میں مباحثہ ہو۔ چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو دونوں طرف کے حضرات آموجود ہوئے صف آرائی ہونے کو تھی کہ خدا پولیس کا بھلا کرے جس نے فساد کا اندیشہ محسوس کر کے دونوں فریقوں کو مباحثہ سے روک دیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ پولیس کو کیوں اندیشہ فساد ہوا جس حال میں اتنے بڑے بڑے علماء جلسہ میں موجود ہوتے عوام کی مجال تھی کہ کچھ بول سکتے۔ علاوہ اس کے فساد کا اندیشہ تھا تو پولیس کا انتظام کر سکتے تھے انتظام مشکل ہوتا تو ایک محدود مکان میں بموجودگی علماء وشرفاء بات چیت ہو سکتی تھی۔ مباحثہ بند کرنے کا کیا مطلب۔ اتنے دنوں کی تمنا تو بمشکل پوری ہونے کو تھی افسوس کہ وہ پوری نہ ہوئی خدا کرے فریقین کو سمجھ آجائے یا تو ایک دوسرے سے بدگمانیاں چھوڑ کر شیر وشکر ہو جائیں یا کلکٹر صاحب ضلع سے مل کر اجازت مباحثہ لیں اور پولیس کے انتظام میں کچھ خرچ بھی ہو تو مل کر دے دیں غرض اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے مگر جو کچھ ہو ایسے طریق سے ہو کہ موجودہ حالت سے بہتر ہو، بدتر نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ اسلام اور اہل اسلام کی موجودہ عزت پر بھی داغ آئے (خدا نہ کرے)

ہاں اعلیٰ حضرت بریلوی کی خدمت میں اتنی گذارش ہے کہ اہل حدیث بھی امیدوار عنایت ہیں، کیا ان کے حال پر عنایت نہ ہوگی۔ اب تو میری یہ درخواست منفردانہ نہیں ہے بلکہ بفضل خدا اہل حدیث کانفرنس کی ہے جس میں عموماً علماء اہل حدیث شامل ہیں اس لئے اہل حدیثوں سے مباحثہ ہوگا تو قومی ہوگا آپ کی منظوری کی دیر ہے کانفرنس جس کو چاہے گی پیش کرے گی (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

# نواب رام پور کا سرٹی فیکیٹ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی جو رام پور میں شکست یاب ہو کر بھاگی ہے، تو اس کی وجوہات میں وہ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مرشد ومولی کی نسبت سخت زبانی سے کام لیا۔ گو ان کے اس کہنے کو کوئی نادان بھی باور نہ کرے کہ ایک معزز بااختیار رئیس کا دربار ہو اس میں کوئی شخص گالیاں دے کر فتح پا جائے، تاہم ان کی اس بے ہودہ بکواس کو غلط ثابت کرنے کو آج ہم حضور نواب صاحب رام پور کا سرٹی فیکیٹ شائع کرتے ہیں جو سرکار عالی نے محض علمی قدردانی سے اس ہیچکار کو اعزاز بخشا ہے۔ نواب صاحب نے لکھا ہے:

رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ ومسرور ہوئے۔

دستخط محمد حامد علی خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس سرٹیفیکیٹ سے جہاں قادیانیوں کی تمام غلط گوئیوں کے جوابات حاصل ہو سکتے ہیں، مرزا صاحب آنجہانی کی ایک بڑی مشہور اور زبردست پیش گوئی کی تردید بھی ہو جاتی ہے۔ بڑی غلط گوئی یہ لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ حضور نواب صاحب نے مولوی ثناء اللہ کی پیٹھ ٹھونکنے سے ان کی بدزبانی کرنے پر جرأت دلائی۔ اس کا جواب اس سرٹیفیکیٹ سے یوں ملتا ہے کہ حضور کا پیٹھ ٹھونکنا خوبی ءتقریر سے تھا کسی جانبداری سے نہ تھا۔ مرزا صاحب کی پیش گوئی کی تردید یوں ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کی عام پیش گوئی ہے انی مھین من اراد اھانتك (یعنی جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا، میں (خدا) اس کی اہانت کرونگا)۔ اس پیش گوئی کو مرزا اور مرزائی کئی ایک دفعہ مخالفوں کی علالت یا نقصان جان و مال پر چسپاں کر چکے ہیں۔ اب وہ خود انصاف سے بتلا دیں کہ بقول ان کے، مجھ سے زیادہ کس کی اہانت ہوگی کہ رام پور سے وہ ایسی ذلت سے بھاگے کہ قادیان تک پہنچتے ہوئے بھی وہ رام پور کی طرف منہ کر کے کہتے ہوں گے:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر یہ اعزاز جو سرٹی فیکیٹ سے مجھ کو ہوا ہے، اس سے اس مرزائی پیش گوئی کا کچھ حصہ باقی رہ سکتا ہے؟

مرزائیوں یاد رکھنا دجال اکبر کی غلط پیش گوئیاں اس خاکسار کے سامنے نہ چلیں تو تم کیا ہو۔ بقول، کیا پدی کیا پدی کا شوربہ

حضور نواب صاحب نے جو اس ہیچ کار کی نسبت اس سرٹیفیکیٹ میں پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے ہیں حضور کا حسن ظن اور اس خاکسار کے لئے باعث فخر ہیں: ورنہ من آنم کہ من دانم

جو لوگ مباحثہ رام پور کے متعلق حضور نواب صاحب کے فیصلہ کے منتظر تھے وہ خوش ہوں گے کہ حضور کا مفصل فیصلہ بھی شاید چھپے مگر حضور نے اس سرٹیفیکیٹ میں بھی ایسے الفاظ فرمائے ہیں جو گویا فیصلہ اور محاکمہ ہیں چنانچہ حضور کے یہ الفاظ مبارکہ کہ:

انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ خاکسار نے اپنے دعویٰ کو بخوبی ثابت کیا۔ قادیانی فریق اپنے اثبات دعویٰ میں ناکام رہے۔ فالحمد للہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۰۹ء ص ۴)

# مناظرہ رام پور

عنوان بالا سے ہمارے پرانے مہربان اڈیٹر صاحب اصلاح (رافضی دوست) لکھتے ہیں:

مناظرہ رام پور اہلسنت کے فرقہ غیر مقلدین (وہابی) میں فی الحال دو فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک مرزائی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، دوسرا وہی جو عام طور سے وہابی مشہور ہے۔ دونوں بھائیوں میں ایک عرصے سے نزاع قائم ہے، جس کے تصفیہ کے لئے ہز ہائی نس نواب رام پور دام اقبالہ حکم مقرر کئے گئے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مناظر مقرر ہوئے اور عام اہل حدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ ۱۵ جون سے مناظرہ شروع ہوا۔

شیخ الاسلام اس تحریر پر یوں تبصرہ کناں ہیں:

ہم حیران ہیں کہ لوگ مذہبی واعظ اور مصلح ہو کر بھی جھوٹ سے نفرت کیوں نہیں کرتے۔ جھوٹ بولنے والا آدمی کسی عزت کا مستحق نہیں چہ جائے کہ مذہبی تقدس کا۔ فرقوں کی تقسیم یا جن چیزوں کے لئے کسی تیسری چیز کو مقسم بنایا جاوے اس کے لئے یہ عام قاعدہ ہے کہ مقسم کا اطلاق اور صدق اقسام پر ضرور ہوتا ہے مثلاً حیوان کو جب ہم فرس غنم وغیرہ پر تقسیم کریں، تو یہ ضرور ہے کہ ہر ایک فرس کو اور ہر ایک غنم کو حیوان کہہ سکیں۔ یا مسلمانوں کے فرقوں کا شمار کریں تو یہ ضرور ہے کہ ہر ایک فرقے کو مسلمان کہہ سکیں۔ یا شیعہ کو بقول علامہ شہرستانی جب ان کے فرقوں میں تقسیم کریں تو ہر ایک فرقہ ان میں کا شیعہ ہوگا۔ غرض اہل علم کے نزدیک یہ ایک ایسی کھلی صداقت ہے کہ اس پر کسی دلیل لانے یا بحث کرنے کی ضرورت نہیں کہ مقسم کا اطلاق اور صدق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقسام پر ضروری ہے۔پس اس لحاظ سے لازمی ہے کہ، غیر مقلد، جو بقول آپ کے ان دونوں فرقوں (مرزائیوں اور وہابیوں) کا مقسم ہے،اس کا صدق دونوں فرقوں پر ہونا چاہیے۔حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ فرقہ غیر مقلد کی تعریف یہ ہے کہ انسانوں میں سوا نبی ﷺ کے مذہبی امور میں کسی کا قول وفعل حجت شرعی نہیں جانتے،حالانکہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا کا قول وفعل سند ہے۔چنانچہ ان کے فتاووں میں عموماً لکھا ہوتا ہے کہ حضرت امام ایسا کرتے تھے لہذا جائز ہے۔پھر بتلائے مرزائیوں کو غیر مقلد کا مفہوم کیسے صادق آیا۔یہ ہے آپ کا جھوٹ نمبر اول۔

پھر آپ لکھتے ہیں: کہ ان دونوں فرقوں میں فیصلہ کرنے کے لئے نواب صاحب حکم مقرر کئے گئے تھے،حالانکہ اس نزاع میں ایک فریق حافظ احمد علی خان تھے جو حنفی المذہب ہیں دوسرے منشی ذوالفقار علی خان تھے جو مرزائی ہیں اور حافظ صاحب کے چچیرے بھائی ہیں۔نہ کسی غیر مقلد کی اس میں نزاع تھی،نہ شرکت،نہ کسی فرقہ میں نزاع تھی۔یہ ہے جھوٹ نمبر دوئم

نہ کسی فرقے نے نواب صاحب کو حکم بنایا تھا۔ہاں چونکہ حضور کو اپنے ماتحتوں پر اختیار حاصل ہے نیز یہ جلسہ محض سرکار کے اخراجات سے تھا،اس لئے تو نواب صاحب کو کل اختیار حاصل تھے۔خصوصاً دونوں بھائیوں کے حق میں،مگر یہ کہنا کہ دونوں فرقوں کے تصفیہ کے لئے حکم بنائے گئے،آپ کا جھوٹ نمبر سوئم ہے۔

اخیر میں آپ نے اس فتح پر مبارک باد دی ہے۔میں اس مبارکبادی کو دل سے قبول کر کے آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اور اس کے بدلے میں آپ کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں کہ خدا آپ کو کسی بڑے صدیق کی پیروی میں ایسا صادق بنا دے کہ جھوٹ سے آپ کو کلی نفرت ہو۔

النجم لکھنؤ لکھتا ہے: نواب صاحب رام پور اگر اسی طرح علمائے شیعہ واہل سنت میں مناظرہ کرا دیں تو بڑا نفع ہو،اور نواب صاحب کا ذکر صفحات تاریخ پر بہت دنوں کے ثبت ہو جائے۔نواب صاحب کے علمی مذاق اور مذہبی دل چسپی سے یہ امر کچھ بعید نہیں معلوم ہوتا۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: کیا علماء شیعہ اور اخبارات شیعہ بھی اس تجویز کی تائید کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اگست ۱۹۰۹ء ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مناظرہ رام پور اور شیعہ

مناظرہ رام پور کے عنوان سے رسالہ شیعہ کے اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں کہ:

دو معزز ملازمین ریاست کی باہمی چشمک کو یک سو کرنے کی غرض سے ہز ہائی نس عالی جناب نواب صاحب والی رام پور نے دونوں کو اجازت دی تھی کہ اپنے اپنے عالموں کو بلا کر رام پور میں وہ مناظرہ کرالیں۔ مہمانوں کے کھانے رہنے کا سامان ہز ہائی نس نے کر دیا تھا۔ سنیوں اور قادیانی جماعت کے علماء یک جا ہوئے لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ مسائل زیر بحث ختم نہ ہو سکے اور دونوں قبل از اختتام رخصت ہو گئے۔ تاہم مولوی ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث اپنی عادت کے مطابق شور کر رہے ہیں کہ قادیانی فرقہ کو شکست ہوئی۔ معلوم نہیں اڈیٹر اہل حدیث اس کذب صریح کو کس قاعدہ سے روا تصور فرما رہے ہیں جب کہ وہ اصول تقیہ پر برملا قہقہہ لگاتے ہیں اور محض شیعہ کی عداوت میں حضرت سرور کائنات کے عمل کو ترک کر کے بلکہ ناجائز بتانے سے نہیں چوکتے۔ مولوی صاحب دینی مباحثہ کو مرغ بازی اور بٹیر بازی کے عنوان سے چلانا چاہتے ہیں اور پھر اجر خیر کے مطالبہ کی جسارت کرتے ہیں:

جماعت پئے تسخیر ابلہاں پوشند  کلاہ و خرقہ و عرز نند ہم چو حمار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ناظرین سلسلہ واقعات کو یاد کریں اور خود قادیانی اخباروں کے اعتراف کو ذہن نشین کر کے بتلاویں کہ ان دونوں مقدس بھائیوں (اڈیٹر اصلاح اور شیعہ) کو حضرت صدیق اکبر کی عداوت نے کیسے کذب بلکہ کذبات کی دلدل میں پھنسایا ہے۔ سب واقعات میں بڑا واقعہ نواب صاحب رام پور کا وہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ کریں جو اہل حدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں شائع ہوا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ ہمارے شیعہ دوستوں کو کیوں ایسی آگ لگی۔ ہاں یاد آیا کہ اخبار النجم لکھنؤ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ رام پور کا ایک لطیفہ چھپا تھا، جو میں نے بھی رام پور میں سنا تھا کہ مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری کو ملنے کے لئے دو شیعہ عالم آئے۔ مولانا نے فرمایا سرکار نے بہت اچھا کیا کہ قادیانیوں سے مباحثہ کرانے کے لئے علماء اہل سنت کو طلب فرمایا، ورنہ اگر شیعہ کو بلاتے تو ایک منٹ مقابلہ نہ کر سکتے، کیونکہ جو اوصاف، قادیانی لوگ، ایک مرزا میں مانتے ہیں، شیعہ لوگ آئمہ اہل بیت میں کئی ایک میں مانتے ہیں۔

غالباً اسی واقعہ کا ان دونوں بھائیوں کو رنج ہے۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ اس واقع کو مناظرہ سے کیا تعلق۔ اگر ہو بھی تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ دونوں فریق قبل از اختتام مباحثہ رخصت ہو گئے، تف۔

اچھا ہم کہتے ہیں، بہت خوب تم میں اگر سکت ہے تو آیئے:

ہمیں میداں ہمیں چوگان ہمیں گوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۔۲۰ اگست ۱۹۰۹ء ص ۳)

# قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ

قادیان کے اخبار الحکم نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اور اس کے ہم خیالوں کو رام پور کے مباحثہ پر گھمنڈ ہے تو ہم اخبار الحکم میں ایک مذاکرہ جاری کرتے ہیں، اس میں حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔ اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ حیات مسیح کے مسئلہ کو ہم قادیانی مشن سے ہمیشہ بے تعلق سمجھتے رہے ہیں، اس لئے ہم صرف اس مسئلہ پر بحث کرنا تضیع اوقات جانتے ہیں۔ ہاں اگر تم کو شوق ہے تو اسی مذاکرہ کے ساتھ قادیانی الہامات کا مذاکرہ بھی شروع کرو۔

اس کے جواب میں الحکم نے وہی چال نکالی، جو اس کا گرو پیشتر کئی بار نکال چکا ہے۔ چنانچہ ۲۸ جولائی کی اشاعت میں، ثناء اللہ کی حرکت مذبوحی، کا عنوان دے کر بہت سی اناپ شناپ کے بعد لکھتا ہے:

الہامات پر ہی مناظرہ کا شوق ہے تو میں اس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ سب سے اول تمہارے رسالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات مرزا کا جواب میں اہل حدیث میں دیتا ہوں، تم اس کا وعدہ کرو اور اعلان کر دو جب تک وہ پورا نہ ہولے اس پر تمہیں تنقید کی اجازت نہ ہوگی۔ بعد ختم ہونے کے جب تک تم نہ لکھ لو، میں خاموش رہونگا اور جواب الجواب پر میں اسے ختم کر دونگا۔ اگر حوصلہ ہے تو ذرا جرأت سے اس کا اعلان تو کرو، تا کہ تمہیں اپنی پیش گوئی کی بھی قدر معلوم ہو جائے۔

شیخ الاسلام جواباً لکھتے ہیں: اس میں تم نے کئی دجل کئے ہیں۔ اول تو یہ کہ اہل حدیث میں مذاکرہ کا اجزاء مانا ہے حالانکہ الحکم میں ہونا ضروری ہے، تا کہ مرزائیوں کو مرزا کے دجل کا علم ہو سکے۔

دوئم بغیر ہمارے منشاء از خود رسالہ الہامات مرزا کو جواب کے لئے تجویز کیا، حالانکہ اس تجویز کے مجوز ہونے کی حیثیت سے ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم اس مذاکرہ کو جس عنوان سے چاہیں چلائیں۔

تیسرا دجل تمہارا یہ ہے کہ تم نے اس مذاکرہ کو شیطان کی آنت بنانا چاہا کہ جب تک رسالہ الہامات مرزا کا جواب ختم نہ ہولے میں کچھ نہ بولوں۔ زہے دجل حالانکہ اخباری مذاکرات جاننے والے جانتے ہیں کہ اس قدر طول طویل یک طرفہ مضامین لطف دہ نہیں ہو سکتے۔

پس بہتر تجویز جو ہر ایک دانا کے نزدیک قابل تسلیم ہو سکتی ہے یہی ہے کہ دونوں مضمونوں (حیات مسیح اور قادیانی الہامات) پر دونوں اخباروں (اہل حدیث اور الحکم) میں مضامین چھپیں گے۔ جاؤ تمہارے حسب خواہش حیات مسیح کے مدعی بھی ہم ہی بنیں گے۔ ہر ایک سوال پر تین تین دفعہ تحریریں ہو کر پبلک کے انصاف پر چھوڑی جائیں گی۔ ہم کو اختیار رہو گا کہ ہم جس الہام سے چاہیں شروع کریں۔

ہمارے رسالہ الہامات مرزا کا جواب تم نے دینا ہے تو الگ رسالہ کی صورت میں دو، جو کار آمد بھی ہو سکے۔ لیکن کیا تم ایسا کرو گے؟۔ اسکے جواب میں میں پھر وہی کہونگا:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے     وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی بھگوڑے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی بھگوڑوں کے بہکانے سے بعض احباب متقاضی ہوتے ہیں کہ جو تقریریں رام پور میں ہوئی ہیں جن کی وجہ سے خدا نے حق کو غلبہ دیا ان کو شائع کیا جائے۔ لہذا ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میری طرف سے تو جوابی تقریر تھی، جو کچھ مرزائیوں نے اپنے اثبات دعوی کے لئے کہا تھا، میں نے اسی کا جواب دیا تھا۔ اس تقریر کے نوٹ کچھ کچھ محرروں نے لکھے تھے، جو میرے پاس نہیں بلکہ ریاست ہی میں ہیں۔ اخبار وطن مورخہ ۲۰۔ اگست کے ایک رام پوری نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ.... سب تحریریں چھپیں گی جناب نواب صاحب نے بھی مجھ سے خود فرمایا تھا کہ میں ضرور چھپواؤنگا۔ مزید حالات حافظ احمد علی خان افسر کارخانہ جات سرکار رام پور سے دریافت ہوں۔ میری تقریر کا طرز دیکھنا ہو تو اسی مسئلہ پر تفسیر ثنائی جلد ثانی میں میں نے لکھا ہوا ہے۔ قریب قریب اسی کے میں نے تقریر کی تھی، زائد وہی تھا جس کی مجلس متقاضی تھی جواب ادا ہی نہیں ہوسکتا۔ جن لوگوں کو تقریر کرنے یا سننے کا مذاق ہے وہ میرے اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مباحثہ چونکہ تقریری تھا اور نواب صاحب گویا حکم تھے، اس لئے جو کچھ ہوا انہیں کے گوش گذار کرنے کو ہوا، اور بس۔

اخبار بدر قادیانی نے اپنی ذلت اتارنے کو رسالہ شیعہ کا ایک نوٹ نقل کیا ہے جو اہل حدیث مورخہ ۲۶۔ اگست میں نقل ہوا ہے۔

عنوان میں لکھا ہے کہ، نواب صاحب کا ہم مذہب رسالہ شیعہ لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ یونہی فتح کا شور مچاتا ہے۔ مگر اس بدرو میں اتنا انصاف نہیں کہ نواب صاحب کے ہم مذہب کی شہادت سے کیا ہوسکتا ہے جو سینکڑوں میل کاٹ کوسوں میں رہتا ہے، خود نواب صاحب کا سرٹیفیکیٹ کیوں نہیں دیکھتے جس میں حضور نے اس خاکسار کی نسبت تعریفی الفاظ لکھتے لکھتے یہ بھی فرمایا ہے کہ: جس امر کی انہوں نے تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ مفصل سٹرفکیٹ ۳۰ جولائی کے اہل حدیث میں عینک لگا کر دیکھیں۔ ممکن ہو تو رسالہ شیعہ کے رافضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر کو بھی ساتھ ملا کر دیکھو پھر بتلاؤ کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، یہی ہے یا کچھ اور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۳ ستمبر۱۹۰۹ء ص ۵)

# مولانا ابراہیم میر اور قادیانی اخلاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ جونہی کسی نے اعتراض کیا، آپ کپڑوں سے باہر ہو کر لگے اوسکو کوسنے۔ وہی حال اُن کی ذریت کا ہے۔ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم فاضل سیالکوٹی نے چند سوال خلیفہ قادیانی کی خدمت میں پیش کئے۔ سوال کیا تھے، عالمانہ استفسار تھے۔ جب قلمی جواب نہ ملا تو آخر اُنہوں نے اہل حدیث میں شائع کرادیئے۔ (یہ سوالات مضمون ہذا کے آخر میں باریک خط میں نقل کئے جارہے ہیں۔ بہاء) چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی اُمت شرم کرتی کہ جواب دینے میں کیوں غفلت ہوئی، بجائے اس کے فاضل موصوف کا نام رکھا ''ملا ابراہیم''۔ یہ کہہ کر خوب ہی دل کے پھپھولے پھوڑے، اور اپنے اُستاد کی سنت پر پورا عمل کرکے انا خیر کا ورد کیا۔ جوابات کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے، نہ مولوی صاحب ممدوح خود لکھیں گے۔ ہاں اتنا پوچھتے ہیں کہ ''ملا'' کے لفظ سے تمہاری مراد اگر افغانستان کی اصطلاح ہے یا الہ آباد یونیورسٹی کا سند یافتہ، تو یہ لفظ کوئی حقارت آمیز نہیں۔ مگر غالباً تمہاری مراد یہ نہیں کیوں کہ تمہیں تو مولوی صاحب کی تحقیر شان منظور ہے۔

پس ہندی عام اصطلاح کے مطابق ملاّ وہ ہے جو علوم دینیہ سے خالی کسی مسجد کا امام اور مسجد کی آمدنی پر گذر اوقات کرتا ہو۔ اس تعریف کے مطابق تم بتلا سکتے ہو کہ جناب فاضل سیالکوٹی کسی مسجد کے امام ہیں؟ ہاں ہم کہتے ہیں اور ہمارے اس کہنے کی تصدیق تمہاری سیالکوٹی جماعت کرسکتی ہے کہ مولوی صاحب گھر کے آسودہ حال ہیں، اُن کے والد نے خود کئی ہزار روپیہ لگا کر بڑی نفیس اور بے مثال مسجد سیالکوٹ میں بنوائی ہے۔ اُس کے امام بھی مولوی صاحب خود نہیں بلکہ مولوی حکیم خدا بخش صاحب ہیں، جن کا اپنا گذارہ بھی فن طبابت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت عمدہ ہے۔ پھر بتلاؤ یہ تمہارے اخلاق کیسے گرے ہوئے کہ بات بات میں جھوٹ بولتے ہو۔ کہ تم ہی وہ لوگ جن کی بات ''دجّال اکبر'' نے لکھا ہے کہ میرے مرید ''اصحاب محمدؐ'' کے برابر ہیں۔ (دیکھو خطبہ الہامیہ۔ ص ۱۵۱)۔

مگر ہاں تم لوگ بھی سچے ہو۔ تمہارے پیر اور ہادی، مسیح اور مہدی کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جھوٹ بولنے سے اسکو کوئی امر مانع نہیں تھا۔ اسی طرح اُس نے میری بابت بھی ایک واقعہ لکھا تھا:

''دو دو آنوں پر وعظ کہنے والا، کفن فروشی سے گذارہ کرنے والا۔ (اعجاز احمدی، ص:۲۳)

حالانکہ میں نہ کسی مسجد کا امام نہ وعظ گو، نہ جنازہ خواں ہوا، نہ ہونے کی خواہش، نہ توقع نہ شوق۔ بلکہ میری دعا ہے کہ خدا میری اولاد میں بھی قیامت تک کسی کو ایسا نہ کرے۔ مگر تمہارے گرو نے میری تحقیر شان کر کے تمہاری آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایسا لکھا۔ کیا امرتسر کے مرزائی مرزا کے اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہر گز نہیں۔ پھر تم لوگ کسی عالم فاضل کی نسبت ایسے الفاظ لکھو تو کیا تعجب ہے۔ بلکہ نہ لکھنا تعجب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء ص:۹)

(مکرمی جناب مولوی (ثناء اللہ) صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خاکسار نے جناب مولوی نور الدین صاحب مقیم قادیان سے اُن کی ایک تحریر کے متعلق خط و کتابت کی تھی جس کا جواب انہوں نے باوجود دوبارہ یاد دہانی کے نہیں دیا، لہٰذا اب اسے پبلک میں شائع کرنا مناسب ہے۔ امید ہے کہ آپ اسے اپنے اخبار گوہر بار کے ایک گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرماویں گے۔

خط نمبر ۱۔ از جانب خاکسار ابراہیم ۲۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

جناب حکیم صاحب! اخبار بدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء میں صفحہ ۵ پر آپ کا ایک خط بنام ایڈیٹر البیان طبع ہوا ہے۔ اس میں بعض امور قابل استفسار ہیں۔ امید ہے کہ آپ تکلیف گوارا کر کے اُن کی نسبت تسلی بخش تحقیقی نہ تقلیدی و اعتقادی جواب ممنون فرماویں گے۔ آپ لکھتے ہیں:

''مرزا نے دعویٰ مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعویٰ کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسی سے بولتا اور کلام کرتا تھا تو اب وہ کیوں نہیں بولتا اور اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم میں دعا ہے کہ الٰہی انبیاء، صدیقوں، شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں تو کیا کفر کیا؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت میں آپنے مکالمہ الٰہیہ کے اجراء کی دو وجہیں بیان کی ہیں ایک عقلی مگراز ورے نقض دیگر نقلی بحوالہ آیت۔ پہلی وجہ آپ کے دعویٰ کی مثبت بدو وجہ نہیں۔ اول اس لیے کہ اگر آپ کو یا کسی کو اس کیوں کا جواب معلوم نہ ہو تو اس عدم علم کی بنا پر آپ بخلاف آیت وخاتم النبیّین اجرائے مکالمہ نبوت نہیں کر سکتے۔ دوم اس لیے کہ مطلق مکالمہ محل نزاع نہیں بلکہ محل نزاع مکالمہ نبوت ورسالت ہے پس دلیل نا تمام ہے۔

دوسری دلیل نقلی میں جو آپ نے آیت پیش کی ہے اس سے مراد ابرار کی راہ چلنا ہے نہ کچھ اور۔ صراطؔ سے مراد وہ طریق عمل واعتقاد ہے جس پر وہ لوگ گذرے۔ نہ یہ کہ مکالمہ بھی ایک راہ ہے۔ دیگر یہ کہ نبوت ومکالمہ دعا سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے جس میں کسی رغبت وخواہش کو دخل نہیں۔

(۲) روایت لا مهدی الا عیسی کو آپ نے صحیح لکھا ہے۔ اس کی تصحیح درکار ہے۔ اصول محدثین پر جواب ہو۔

(۳) نبوت تشریعی کے ختم اور نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل از کتاب وسنت بر طریق محدثین مطلوب ہے۔ مہربانی کر کے جواب اقوال الرجال سے نہ ہو۔ والعمدة هی البرهان والسلام علی من اتبع الهدی۔ خاکسار ابراہیم۔ شہر سیالکوٹ۔

یہ خط ۲۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو حکیم صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا لیکن جب ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک اس کا جواب نہ آیا تو دوسرا خط بطور یاددہانی لکھا:

جناب حکیم صاحب! اخبار بدؔر مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۰۸ء میں صفحہ ۵ پر آپ کا ایک خط بنام ایڈیٹر البیان طبع ہوا تھا۔ اس میں خاکسار کو بعض امور قابل استفسار نظر آئے تھے۔ سوان کے متعلق ۲۰ ستمبر کو آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ آج ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ معلوم نہیں کیا باعث ہے۔ اتنے عرصہ میں کئی دفعہ ارادہ ہوا کہ خاکسار اپنے استفسارات کو پبلک میں شائع کر دے لیکن ہر بار یہی مناسب سمجھا کہ ایک دفعہ اور آپکی خدمت میں لکھ کر دریافت کروں کہ آپ اُس خط کا جواب دیں گے یا نہیں؟

اگر وہ خط آپ کو نہ ملا ہو یا گم ہو گیا ہو تو تحریر فرما دیں۔ تا کہ دوبارہ لکھا جاوے، مجھے امید ہے کہ آپ اس خط پر ضرور توجہ فرماویں گے کیوں کہ وہ استفسارات آپ کے مذاق کے موافق ہیں اور علمی ہیں۔ اور اُن پر آپ جیسے عالم کے علم سے روشنی پڑنی مناسب ہے (یہ بھی آپ کا حسن ظن ہے، وہاں تو جب سے دجال کے پھندے میں پھنسے ہیں حالت ہی دگرگوں ہے جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے ایک دم میں سارا بھلا دیا۔ ثناء اللہ)۔ ایک ہفتہ تک اس کے جواب کا انتظار کروں گا۔ سابقاً بھی جب آپ منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر انوار الاسلام کے مقدمہ کی گواہی میں سیالکوٹ تشریف لائے تھے تو چند آیات کے متعلق خاکسار نے آپ سے سوالات کئے تھے تو آپ نے قادیان پہنچ کر جواب تحریر کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن کئی سال گذر گئے ابھی تک انتظار ہے۔ اگر اُن سوالات کے بابت بھی فرماویں تو تحریر کر کے بھیج دوں۔ والسّلام علی من اتّبع الهدیٰ۔ خاکسار ابراہیم سیالکوٹ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دوسرے خط کا جواب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدؔر قادیان کی جانب سے ۵ فروری ۱۹۰۹ء کو پہونچا جس کی پوری نقل یہ ہے:

جناب۔ آپ کا کارڈ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح پہنچا۔ آپ اپنے سوالات لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔ (دستخط) محمد صادق عفی عنہ

ناظرین اتنی تحریر میں قادیانی چالاکی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میرے پہلے خط کے پہنچنے یا نہ پہنچنے کا اقرار یا انکار ہرگز نہیں۔ اور سوالات کا مطالبہ کیسی سادگی سے کرتے ہیں کہ گویا ان کو کچھ معلوم نہیں۔ واہ رے سادگی اور ہوشیاری۔ خیر کچھ ہو خاکسار نے ۱۰ فروری کو اس کے جواب میں خط نمبر ۳ قادیان دارالامان میں پھر لکھا جہاں ابھی تک وہ تحریر امن وامان سے پڑی ہے اور اس کے جواب کی طرف کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔

جناب حکیم صاحب! آپ کا ایک خط ۷ استمبر کے بدؔر قادیان میں بجواب ایڈیٹر البیان شائع ہوا تھا۔ اس میں خاکسار کو چند امور استفسار نظر آئے تھے۔ سو ۲۰ ستمبر کو اُن میں بعض کی نسبت جناب سے دریافت کرنے کے لیے ایک خط آپ کی خدمت میں لکھا۔ لیکن جب ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک کوئی جواب نہ آیا تو دوبارہ لکھا۔ اس کے جواب میں مفتی محمد صادق صاحب کے قلم کا لکھا ہوا خط ۵ فروری ۱۹۰۹ء کو ملا بموجب اس خط کے پہلے خط کی نقل مرسل خدمت کرتا ہوں اس کے بعد بندہ نے اپنے پہلے خط مورخہ ۲۰ ستمبر کی نقل مرسل خدمت کرتا ہوں اس کے بعد بندہ نے اپنے پہلے خط مورخہ ۲۰ ستمبر کی نقل لکھ کر روانہ کردی۔ لیکن آج جولائی تک کئی ماہ کے انتظار کے بعد بھی جب کوئی جواب نہیں آیا تو پبلک میں شائع کردینا مناسب جانا کہ پبلک کو معلوم ہو کہ قادیانی امت اور حکم امت عالمانہ سوالوں کے جواب سے کس طرح خاموشی اختیار کرتے ہیں اور باوجود بار بار کے تکرار اور خود اپنے مطالبہ کے پھر دم بخود رہتے ہیں۔

کیا حضرت حکیم نورالدین صاحب اس تحریر کا جواب دے کر اپنے آپ کو سبکدوش کریں گے۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

راقم خاکسار ابراہیم سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

قادیانی امت اور خلیفہ امت اگر منظور کریں تو ہم اُنکی طرف سے جواب دیتے ہیں امید ہے اسکی منظوری یا نامنظوری سے بجواب صحیح مطلع کرینگے۔

سنئے مکالمہ نبوت سے مراد آپ کی نبوت مستقلہ ہے تو ٹھیک ہے ہم (مرزائی) خاتم النبین مانتے ہیں لیکن ہم مکالمہ نبوت مستقلہ کے مدعی نہیں ہیں بلکہ بروزی کے ہیں یعنی ایسی نبوت جو اصل نبی کی کامل اطاعت سے ایک درجہ حاصل ہوسکتا ہے جسے عرف عام میں ولایت کہتے ہیں۔

صراط مستقیم کی بابت بھی آپ نے غور نہیں کیا۔ یہ عام قاعدہ ہے الشّیٔ اذاثبت ثبت بلوازمه پس یہ کیوں کر ممکن ہے کہ انبیاء کی راہ پر چلنے کا تو سوال ہو لیکن اُس کا نتیجہ اور اثر ممکن الوقوع نہ ہو نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل وہی حدیث ہے جس میں ارشاد ہے علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل غیر تشریعی نبوت، نبوت مستقلہ کی کامل اطاعت کا ایک نمونہ ہوتی ہے اسی طرف اشارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے انت منّی بمنزلة هارون من موسی پس یہ ہیں مختصر جوابات جو ہم نے خود ساختہ وکالت میں دیئے ہیں اگر قادیانی خلیفہ کو نامنظور ہوا سے توصحیح جواب سے پبلک کو آ گاہ کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۶۔نمبر ۳۸۔مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء ص: ۸-۹)

# تبر اسلام پر قادیانی ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم ہے: لا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا، اعدلوا هو اقرب للتقوی (کسی قوم یا شخص کی مخالفت میں بے انصافی نہ کیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو انصاف ہی تم کو تقوی سے قریب کرنے والا ہے)

قادیانی پارٹی کی آزمائش کرنے کو (جن کو دجال اکبر نے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل کیا ہے۔خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) ہم نے بعض دفعہ یہ صورت اختیار کی کہ کوئی کتاب جو مخالفین اسلام کی تردید میں لکھی، بغرض ریویو بھیجی تا کہ دیکھیں کہ یہ اصحاب رسول (کاذب) آیت قرآنی پر عمل کرتے ہیں یا اپنے گرو کی سنت پر چلتے ہیں۔ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ گروہ دجاجلہ سے آخر وہی ظہور میں آیا جو ان سے گمان غالب تھا۔بعض دفعہ تو کتاب ہی مفت میں ہضم کر گئے، گویا وہ بھی براہین احمدیہ کی قیمت ہی تھی۔بعض دفعہ (ریویو) کیا بھی تو وہی اناب شناپ جس میں اپنی فرعونیت کا اظہار ہو۔

تبر اسلام جو بدزبان آریہ دھرم پال کے رسالہ نخل اسلام کے جواب میں لکھا تھا، بغرض ریویو (تبصرہ) (قادیانیوں کو) بھیجا تھا، چنانچہ اس کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا کہ بعض تو ہضم ہی کر گئے، بدر میں قاضی اکمل نے اس پر ریویو (تبصرہ) کیا مگر وہی شرارت آمیز۔چنانچہ شروع میں لکھتا ہے کہ:

ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہیں کہ بعض لوگوں کی طرف سے جو طالب شہرت و قیمت ہیں اور جنہیں صرف مسلمانوں کا دل دکھانا مقصود ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ نکلتا رہتا ہے۔ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی فاضل) امرتسری بہت جلد جواب میں ایک کتاب شائع کر دیتے ہیں، جو تاجرانہ خیال سے قابل تحسین ہے ۔(بدر۔قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اب خدا کی شان یہ اس بزرگ کی امت ہے جس کا گذارہ ہی کتب فروشی پر تھا۔ یہاں تک کہ بہت سے خریداروں کی قیمتیں بھی کفن میں لپیٹ کر ساتھ لے گیا۔ یہ ہے آیت موصوفہ پر ان کا عمل کہ خود تو جو چاہیں کریں۔

اگر کوئی عالم جواب نہ لکھے تو کووں کی طرح کان کاں کرتے ہیں کہ یہ نام کے مولوی صرف فتوی لگانے جانتے ہیں، اصل اسلامی خدمت سے تو ان کو حصہ ہی نہیں ملا، ہمارے پیرومرشد نے کافروں کے یہ جواب دیئے، ہم نے وہ دیئے،۔

اور اگر جواب دیا جائے تو اسکو تاجرانہ حیثیت سے دیکھتے ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ آریوں کے مقابلہ میں قادیانی مشن، ثنائی مشن سے ہمیشہ پسپا رہتا ہے۔ثنائی مشن خدا کے فضل سے ہمیشہ ان سے آگے رہا ہے، اور رہے گا۔واقعات دیکھو:

آریوں کی طرف سے پانچ کتابیں زبردست نکلی ہیں ۔۱۔ستیارتھ پرکاش (چودھواں باب)
،۲۔تکذیب براہین احمدیہ ۳۔ترک اسلام ۴۔نخل اسلام، ۵۔تہذیب الاسلام۔

ان میں سے تکذیب براہین تو میری ایام طالب علمی میں شائع ہوئی تھی، اس لئے میں اسکا جواب دہ نہ تھا۔علاوہ اس کے وہ تھی بھی قادیانی تصنیف کے جواب میں۔

ستیارتھ پرکاش اردو میری فراغت کے بعد نکلی جس کا جواب میں نے حق پرکاش میں دیا۔اور کسی نے نہیں دیا۔

ترک اسلام کا جواب سب سے پہلے میں نے دیا۔قادیانی مشن سے بھی نکلا مگر بہت دیر بعد۔

تہذیب الاسلام کا جواب تغلیب الاسلام سب سے پہلے میں نے دیا۔

نخل اسلام کا مکمل جواب صرف میں نے دیا قادیانی مشن کے ایک دہلوی ممبر نے دیا مگر بعض حصہ کا

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ ہیں واقعات، جن پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ قادیانی مشن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس بات کی جلن ہے۔قرآن مجید میں اس کی اصل لم (سبب) بتلاتا ہے،غور سے سنو:

قل يا اهل الكتا ب هل تنقمون منا الّا ان آمنّا بالله و ما انزل الينا و ماانز ل
من قبل و ان اكثر كم فا سقو ن (مائدہ۔۵۹)(یعنی اے اہل کتاب تم ہم سے یہی بات بری سمجھتے ہو کہ ہم خدا پر اور اس کلام پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے اترا ایمان لائے ہیں اور تم میں سے بہت سے لوگ بدکار ہیں)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ آگے چل کر راقم ریویو (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

صفحہ۴ پر یہ فقرہ پڑھ کر:

کہ کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت برا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا (گویا نہیں،یقینی) اس نے تمام قوم کا دل دکھایا۔پس اس کے جواب میں حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اس قدر ستالیں جتنا کہ اس نے سب کو ستایا تب کہیں جا کر عوض معاوضہ گلہ ندارد کا مصداق ہو،،

بے اختیار میرے منہ سے نکلا،

ہر کسے ناصح برائے دیگراں
ناصح خود یافتم کم در جہان

مولوی ثناءاللہ کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ ایک قوم کے ہادی اور پیشوا کی نسبت برے لفظ کہتے اور بے ادبی کرتے ہیں یا نہیں اور یقینی طور پر تمام قوم کا دل دکھاتے ہیں یا نہیں تو مجھے امید ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے شرما جاویں اگر اسکے جواب میں کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی جواب ان کو اپنے مخاطب سے بھی مل سکتا ہے۔،

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس سے غرض اس کی یہ ہے کہ ہماری طرف سے جو مرزا آنجہانی کو دجال اکبر کہا جاتا ہے،تو ہم اپنی اس تحریر کا خلاف کیوں کرتے ہیں۔اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے پیشوا سے ہم وہی برتاؤ کرتے ہیں جو اس نے اپنی زندگی میں ہم سے جاری رکھا،یا ہم اسکے ساتھ کرتے رہے،اس نے ہم کو جن مغلظات سے مخاطب کیا ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ اس کو ایسی ہی سنائیں۔اس لئے ہماری تحریر سے تم کو رنج ہوتا ہے،تو یہ رنج ہم پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسپر ہونا چاہیے جو ایسی تحریروں کا باعث ہوا۔بانی اسلام علیہ السلام یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانی عیسویت حضرت مسیح وغیرہ نے تو آریوں کو مغلظات نہ سنائی تھیں جن کے جواب میں ان کو حق حاصل ہوتا کہ ان کو ایسی سنائیں۔جس دماغ میں قادیانی نبوت کا ذبہ سما جائے اس میں ایسا باریک فرق نہیں آسکتا۔

آگے چل کر راقم ریویو (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

ایک دوسری بات اس رسالہ کی خصوصیت شعر بازی ہے، جو مذہبی مباحثات میں قابل ترک ہے۔چنانچہ آپ نے صفحہ ۱۱ کو اچھا خاصہ بزم مشاعرہ بنا دیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرزا آنجہانی کا ناول نیوگ دیکھ لیتے تو کبھی یہ اعتراض منہ پر نہ لاتے افسوس ان لوگوں کی عقل پر۔

پھر (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

تیسری بات قابل تحسین ہے وہ یہ کہ جو اعتراض پال نے اسلام پر کیا، بعینہ وہی اس کے مذہب میں انہی کی کسی معتبر کتاب سے دکھایا ہے۔الزامی جواب پر بہت سی بحثیں ہو چکی ہیں مگر خصم کو خصوصاً ایسے خصم کو جسے طلب حق مقصود ہی نہیں ساکت کرنے کے لئے بہت ہی عمدہ طریقہ ہے۔زینب کے نکاح کے متعلق جو جواب آپ نے دیا ہے وہ مختون آریہ کے لئے دنداں شکن ہے ۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: ناظرین کہتے ہوں گے کہ اس فقرے میں تو خصم نے انصاف سے ریویو کیا ہے کیونکہ جوابات کی تحسین کی ہے مگر نہیں اس کی وجہ جو بتلائی ہے وہ مذمت سے بڑھ کر ہے وجہ یہ لکھتا ہے:

ابوالوفاء اس سلسلہ (مرزائیہ) کی کتابوں کو اکثر پڑھتے رہتے ہیں۔بہت سال ہوئے میں اتفاقاً ان کے دفتر میں گیا۔مولوی صاحب بہت مصروف تھے۔دریافت کرنے معلوم ہوا کہ آپ نے آج کسی آریہ سے بحث کے لئے جانا ہے۔آپ اس وقت سرمہ چشم آریہ غور وخوض سے مطالعہ کر رہے تھے، جس کو دیکھ کر میں نے بے اختیار اپنے ہادی پر درود پڑھا کہ اللہ اکبر ایک مخالف جب میدان جنگ میں جاتا ہے تو میرے آقا کے ہتھیار پہن کر جانے کے سوا اسے بھی کوئی اطمینان کا طریق نہیں ملتا۔جہاں مولوی صاحب ایسی مدد نہ لیں کمزوری دکھاتے ہیں۔،

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ جی تو چاہتا تھا کہ وہی آیت پڑھوں جو قرآن مجید میں جھوٹوں کے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، مگر یاد آیا کہ شاید قادیان سے آواز آئے کہ:

آب از سر گذشت آنرا کہ می ترسانی از باراں

عرصہ ہوا مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری میرے پاس آئے۔ ایک معمر آدمی اور ایک نوجوان لڑکا، ڈہاری منڈا، ان کے ساتھ تھا۔ مولوی صاحب نے الگ مجھ سے کہا کہ یہ مولوی امام الدین میرے سالے ہیں، مرزا کے معتقد ہیں، ذرہ ان کو سمجھائیے گا۔ خیر اتنی واقفی کے بعد میں نے مولوی امام الدین صاحب سے گفتگو کی۔ نوجوان لڑکا (راقم ریویو ہذا) کچھ نہ بولا۔ جمعہ کا روز تھا، نہ کوئی مباحثہ کی تیاری تھی، نہ سرمہ چشم آریہ میرے پاس تھا، نہ اب تک میں نے اسے مطالعہ کیا۔ مگر جن لوگوں نے خدا پر افتراء کئے مخلوق پر کرنے سے ان کو کون امر مانع ہوسکتا ہے۔

رہا مرزا کی تصنیفات سے استفادہ کرنا، سو یہ کون نہیں جانتا کہ میں ان سے استفادہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ کی تصنیفات کا ملخص تو یہ ہے کہ اسلام ایسا دین ہے کہ میرے جیسے باکمال آدمی پیدا کرسکتا ہے۔ آپ کیسے باکمال تھے اس کی بابت عیاں راچہ بیان، جس کا خلاصہ ہے:

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

آپ کی قابل قدر تصنیف براہین احمدیہ ہے۔ مگر حاشا آج تک بھی میں نے اسکا مطالعہ کیا ہو۔ میں حیران ہوں یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں ثنائی مشن اگر کسی امر میں قادیانی کا مرہون منت ہے تو دجال قادیانی کی تردید کے لئے حوالہ جات کا، کیونکہ میں نے ان کی انہی کتابوں کو دیکھا ہے جو متعلق دعوی میسیحیت کے ہیں انہی سے میرا کام تھا اور بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ص ۳،۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی مشن کلکتہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جون ۱۹۰۹ء کے اہل حدیث میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا تھا جس میں ذکر تھا کہ کلکتہ کے مذہبی جلسہ میں جو قادیانی مشن گیا تھا اس میں مشن مذکور نے بجائے عربی اسلام کے قادیانی اسلام کو پیش کیا جو حقیقتاً ان کا منصب بھی تھا کیونکہ عربی اسلام تو ان کے خیال کے مطابق بوسیدہ اور دیرینہ ہو رہا ہے، اور قادیانی اسلام ان کا جزو لاینفک ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں اڈیٹر وطن نے تحریک کی تھی کہ قادیانی رسالے ریویو کی امداد کر کے تکمیل تک پہنچایا جائے، تا کہ یورپ اور امریکہ میں اس کی اشاعت کافی ہو سکے، مگر اس شرط پر کہ اس میں مرزائی مشن کا ذکر نہ ہو۔ قادیانی مشن نے اس شرط کو منظور نہ کیا تھا، کہا تھا کہ اسلام کے اہم مسائل کا ذکر بغیر حضرت اقدس (مرزا) کے ذکر کے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ہم بھی ان کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ شکایت تو صرف یہ تھی کہ یہ لوگ جب عربی اسلام کی حمایت میں (بقول دجال اکبر کے) یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں حضرت اقدس (مرزا) جیسے با کمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں تو مخالفین بوجہ ان واقعات عامہ کے جو اعلیٰ حضرت کے پبلک میں مشہور ہیں، اسلام سے بدکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام واقعی ایسا مذہب ہے کہ اس میں ایسے ایسے کذاب، غدار، خائن، مفتری علی اللہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس خیال پر پھر وہ یہ تفریع کرتے ہیں کہ: قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اس لئے ہم کہا کرتے ہیں کہ اسلام کی حمایت کرتے ہوئے اس نافہ کستوری (اعلیٰ حضرت) کو ڈھانپ کر رکھا کرو۔ اس پر قادیانی بدر کا ایک نامہ نگار ہم سے خفا ہو کر کہتا ہے:

سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو تبلیغ کلکتہ کی مذہبی کانفرنس میں فتح مندی و کامیابی کے ساتھ کی اس پر اسلام کا نادان دوست اور سلسلہ احمدیہ کا غالی دشمن یعنی امرتسری منکر دل میں بہت کڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہر چند کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ احمدیہ کا یہ کام ایک مسلمان کی نظر میں نہایت تحسین وآفرین کے قابل تھا مگر شور بخت منافق اسپر بھی دل کے جلے ہوئے پھپھولے توڑے بغیر نہ رہا۔ سچ ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند  مقبلاں راز وال نعمت وجاہ

اہل حدیث لکھتا ہے کہ قادیانی مشن نے عربی اسلام کی وکالت نہیں کی۔ اس حاسدانہ بلکہ احمقانہ نکتہ چینی کا جواب تو اسی مضمون سے حاصل ہوسکتا ہے جو کلکتہ کانفرنس میں پیش ہوا اور ریویو میں چھپ چکا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ اہل حدیث کے نزدیک عربی اسلام کی وکالت کیا یہی ہے کہ ایک مسلمان جھوٹ بول کر چوری کر کے، زنا کر کے، پھر بھی متقی بنا رہتا ہے۔ شرم شرم شرم

جواباً حضرت شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں: حاسدانہ کہو، یا محققانہ بتلاؤ ہم نے بھی تو وہی مضمون مندرجہ ریویو دیکھ کر ہی رائے قائم کی تھی۔ چنانچہ اب بھی وہ ہمارے سامنے ہے جس میں لکھا ہے:

سلسلہ احمدیہ کی حقیقت: سلسلہ احمدیہ اسلام میں اس تحریک کے مقابل واقع ہے جو یہودی مذہب میں حضرت عیسی کے ساتھ شروع ہوئی۔

بتلایئے اس کے کیا معنی ہوئے؟ ہم سے پوچھو تو ہم بتلاتے ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ قدیمی اسلام کی وقعت اس وقت وہی ہے جو یہود کے مذہب کی تھی، اور قادیانی اسلام ویسا ہی زندہ اور تر وتازہ ہے جیسا ابتداء میں عیسائی مذہب زندہ تھا، جب کہ اس پر کسی قسم کا تغیر نہ آیا تھا۔ چنانچہ ان معنی کی دلیل خود اسی تمہارے مضمون میں ملتی ہے جہاں لکھا ہے:

یہ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتا ہے اور جس قدر پیش گوئیاں اسلام کی آئندہ کامیابیوں اور غلبہ کے متعلق مسیح اور مہدی کے نام سے وابستہ ہیں ان سب کا آپ کے ظہور سے پورا ہونا مانتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ ہے خطرہ کا مقام کہ تم لوگ بقول:

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم  جنید و شبلی وعطار شد مست

خود تو جو ہو، سو ہو، تمام انبیاء خصوصاً سید الانبیا ﷺ کو بھی اپنے ساتھ ہی آلودہ کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن پینتھیو! اب بھی ہمارے بیان میں شک کرو گے کہ تم نے عربی اسلام کی بجائے قادیانی اسلام کو پیش کیا۔

زانی اور چور کے متقی رہنے کا جواب بھی کئی ایک دفعہ دیا گیا، مگر بے حیائی تیرا آسرا، مرغے کی ایک ہی ٹانگ ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ جواب الجواب دے سکیں، ہاں شور ضرور مچاتے رہیں گے۔

ناظرین اہل حدیث کی خاطر سارا قصہ اور جواب درج ذیل ہے

مرزا کے مقدمہ میں میں استغاثہ کا گواہ تھا مرزائی وکیل نے مجھ پر سوال کیا جھوٹ بولنے والا متقی ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا (جو درج مسل ہے) کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک معنی سے متقی ہے۔ جب مرزائی وکیلوں کی کچھ نہ چلی تو بڑبڑانے لگے۔ میں نے کہا تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ بس یہ تو ہے عدالت کی گفتگو، اس کے بعد اخبار میں ایک دفعہ میں نے اس دعوی کی دلیل بھی دی، جو یہ ہے:

قرآن مجید میں ارشاد ہے تلك الجنة التى نورث من عبادنا من كان تقيّاً (جنت کے وارث ہم متقیوں کو ہی کریں گے)۔ اس آیت نے فیصلہ کیا ہے کہ جنت میں صرف متقی لوگ جائیں گے۔ حدیث معاذ کی مشہور ہے جس میں ارشاد نبوی ہے و ان زنى و ان سرق مومن کلمہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ زنا کار ہو، یا چور ہو۔ مطلب یہ کہ جو شخص توحید کامل رکھتا ہو، اسکو گناہوں کی سزا مل کر انجام کار نجات اس کی ہوگی۔ اس آیت اور حدیث کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کامل کے ساتھ گناہ کبیرہ کرنے والے بھی ایک معنی سے متقی ہیں، ورنہ ان کی نجات نہ ہوتی۔ علامہ بیضاوی نے هدى للمتقين کی تفسیر میں لکھا ہے متقی تین قسم کے ہیں ایک تو اعلی درجہ کے جو توحید کامل پر ہوں اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک ہوں۔ دوم وہ جن سے صغیرہ گناہ ہوتے ہوں، سوم وہ جو توحید پر تو پختہ ہیں مگر گناہ صغیرہ اور کبیرہ ان سے ہو جاتے ہیں۔

مزید تفصیل مع توضیح کے چاہو، تو اہل معقول کی اصطلاح میں سنو:

متقی کلی مشکک ہے متواطی نہیں۔ ایک متقی حضرات انبیاء ہوتے ہیں۔ دوسرے متقی ان کے اصحاب خاص۔ تیسرے متقی عام مومنین۔ یہ تقسیم ایسی واضح ہے کہ بغیر کسی غبی شخص کے جس کے دماغ میں نبوت کا ذبہ نے گھر کیا ہو سب تسلیم کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے اور بدرو نہیں...تو تیرا فرض ہے کہ میرے بیان کو مسل مقدمہ سے مع ان دلائل کے نقل کر کے جواب دے ورنہ سمجھا جائے گا کہ تو جو نورالدین کو باپ لکھا کرتا ہے آریہ تعلیم ...کے مطابق ہے، اسلامی تعلیم کے وافق نہیں۔

پھر نامہ نگار لکھتا ہے:

افسوس صد افسوس مسلمانوں میں ایسے لوگ اس وقت بہت پائے جاتے ہیں جو خود تو اشاعت اسلام وحفاظت اسلام کا کام بخوبی انجام نہیں دے سکتے مگر پھر بھی نفسانی اغراض سے مجبور ہو کر چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکانے کو تیار ہیں۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اگر مرد میدان ہو تو اسلامی خدمات کا ہم سے مقابلہ کر لو۔ سنو ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ باوجودیکہ مرزا کے ساتھ کئی ایک اہل علم اور اہل قلم معاون تھے، باوجودیکہ کہ آسودگی اور فراہمی روپیہ میں اسکو بہت دسترس تھی، باوجود کہ وہ عمر میں مجھ سے بہت زیادہ تھا، باوجودیکہ مجھ سے بہت زیادہ تجربہ کار تھا، تاہم بفضل خدا جس قدر اسلامی خدمات مجھ سے لی ہیں وہ اس کی خدمات سے بہت زیادہ ہیں۔

سنو! آریوں کی عموماً ہر کتاب کا جواب میں نے دیا۔ عیسائیوں کے متعلق میں نے ایک جامع کتاب (تقابل ثلاثہ) لکھی جسکے جواب سے عیسائی قاصر ہیں۔ علاوہ ان تحریری خدمات کے ہندوستان میں بڑے بڑے مباحثات میں اللہ نے مجھ کو کامیاب کیا۔

ہندوستان میں یوں تو بہت سے مباحثات ہوئے اور ہوتے ہیں، مگر دیوریا و نگینہ کے دونوں مباحثے ایسے بڑے پیمانے پر ہوئے کہ ہندوستان کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ وہ اسی خاکسار کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ تازہ مثال سننا چاہو تو رام پور میں سرکار ریاست کے سامنے خدا نے میرے ہاتھ سے اہل اسلام کو غالب کیا اور بھگوڑے گدھے کے سینگوں کی طرح ایسے بھاگے کہ لوگ کہہ رہے تھے:

اے لودم دبا کے بھاگ گیا  ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

سنو حضرت علی مرتضی ؓ کا قول ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الفتی من قال ھا انا ذا

لیس الفتی من قال کا ن ابی

ادھار نہ کھاؤ، اب بھی آزمالو: ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:

مضمون کے اخیر پر اہل حدیث نے یہ تین اعتراضات پھر دہرائے ہیں: آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی۔ عبدالحکیم کیوں نہ مرا۔ خود اہل حدیث کیوں اب تک زندہ ہے۔

ایک انصاف پسند محل شناس غیر متعصب انسان اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی حمایت میں جو نمایاں خدمت کی ہے اس پر ریمارک کرتے ہوئے کسی مسلمان کی طرف سے چند فرسودہ اور خانگی تنازعات کی بنا پر مخالف کا زہر اگلا جانا کس قدر شرم ناک و جہالت آمیز کارروائی ہے۔ مگر افسوس کہ نفاق مجسم خود پسند، نخوت خو مولوی فاضل اپنی دنیوی مصلحتوں کے مقابلہ میں دینی مصالح کا خون کرنے کو ہر وقت آستین چڑھائے تیار پائے جاتے ہیں سچ ہے او لئك هم شر البر يه

جواباً شیخ الاسلام فرماتے ہیں: خانگی تنازعات پر زہر اگلنا ان لوگوں کا کام ہے جو تردید کفار کی تصنیف کو کتب فروشی نام رکھیں (دیکھو بدر ۲۹۔ اگست صفحہ ۵ کالم اول) ہم تو واقعات صحیحہ پیش کرتے ہیں۔ پس سنو! سب سے پہلے بڑا مباحثہ تمہارے گرو نے اسلامی خدمات کا وہی کیا نہ جو امرتسر میں عیسائیوں سے ہوا تھا، جس کے آخر میں اس باکمال نے خود ہی لکھا:

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، تو اس نے مجھے یہ نشان دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس نشان کو بیان کر کے اعلیٰ حضرت (مرزا) خود ہی لکھتے ہیں:

میں حیران تھا اس بحث میں کیوں آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ (رسالہ جنگ مقدس)

پس مضمون صاف ہے کہ قادیانی مشن کے پاس دیگر مناظرین سے ممتاز ہتھیار فقط الہامی پیش گوئیاں ہیں اور بس۔ ورنہ دلائل بحث میں (بقول مرزا) دیگر مناظرین اور خود بدولت مرزا صاحب برابر ہیں۔ پس مطلع بالکل صاف ہے کہ اس ممتاز ہتھیار سے تم لوگوں کو جو فتح ہوئی وہ قابل بیان نہیں کہ جو پیش گوئی حضرت صاحب نے کی اس میں منہ کی کھائی۔ کیا تم لوگوں کو اس پیش گوئی کا انجام یاد نہیں۔ خدا دشمن کو بھی وہ روز نہ دکھائے۔ آہ وہ روز بد کیا تھا۔ خاتمہ میعاد کے دوسرے روز امرتسر میں عیسائیوں نے عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر) کو گاڑی پر سوار کیا تھا اور پڑھتے تھے:

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے　　سارے الہام بھول جاویں گے
خاتمہ ہووے کا نبوت کا　　پھر فرشتے کبھی نہ آویں گے

ایک طرف سے ایک کہتا:

ارے او سن رسول قادیانی　　لعین و بے حیا شیطانِ جانی

دوسرا کہتا:

نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا　　یہی بس ہے مصمم دل میں ٹھانی

ایک بولتا تھا:

نچائے ریچھ کو جیسے قلندر　　یہ کہہ کہہ کر تیری مرجائے نانی

دوسرا جواب دیتا تھا:

نہ باز آیا تو کچھ کہنے سے اب بھی　　بڑھاپے میں یہ ہے جوش جوانی

غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس کے جواب میں تمہارے گرو نے کیا کہا۔ وہ تم کو بھی اور ہم کو بھی یاد ہے۔ مختلف فنون سے جواب دیئے، مگر سب سے لطیف اور نہایت ہی لطیف تر جواب یہ ہے کہ پندرہ مہینہ میں اگر نہیں مرا، تو کیا؟ آخر مرا تو سہی۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اگر کسی کے حق میں یہ پیش گوئی ہو کہ وہ ۱۵ مہینہ تک مجذوم ہو جائے گا۔ پس اگر وہ بجائے ۱۵ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسویں مہینہ میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۸۵)

دجالیو! اس ہتھیار سے تم نے مخالفین پر فتح پائی ہے۔ کیا کوئی احمق سے احمق بھی مانے گا کہ ۱۵ ماہ کی پیش گوئی بیس ماہ تک پوری ہو تو بھی سچی؟ حالانکہ یہ مثال بھی ٹھیک نہیں بلکہ عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ میعاد کے بعد ۲۴ ماہ اور یعنی بجائے ۱۵ ماہ کے ۳۹ ماہ تک زندہ رہا (دیکھو تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۱۰۱)۔

او ظالمو! کیوں دنیا کو ہنساتے ہو۔ کیوں اسلام پر کفار کو یہ کہنے کا موقع دیتے ہو کہ خاندان نبوت اور سلسلہ رسالت سب کا سب ایسا تھا: این خانہ ہمہ آفتاب است

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: ناظرین! انصاف کو کام فرماویں کہ قادیانی مشن اپنے ممتاز اور مخصوص طریق میں کہاں تک کامیاب ہوا قادیانی دجاجلہ سے توقع نہیں کہ وہ اس پر غور کریں اولئك كالانعام بل هم اضل (چار پایہ بروکتابے چند)

آگے چل کر قادیانی نامہ نگار لکھتا ہے:

اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے، کیا اہل حدیث حلفاً بیان کرسکتا ہے کہ ان اعتراضات کے جوابات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بارہا نہیں ہو چکے ہیں، تو پھر اعتراضات مردودہ کو بار بار پبلک کے سامنے پیش کرنا اور ان کے جواب کا اشارۃً بھی ذکر نہ کرنا کسی بھلے مانس کا کام تو نہیں ہوسکتا۔

چیستی اے کودک فطرت تباہ

طعنہ بر خوباں بریں روئے سیاہ

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تمہاری طرف سے جواب بے شک دیئے گئے لیکن ہم پوچھتے ہیں کیا آریوں نے نیوگ کی تصحیح کے اور عیسائیوں نے تثلیث کے اثبات کے جواب نہیں دیئے تو پھر تم لوگ کیوں ان کے مقابلہ میں یہ مسائل پیش کرتے ہو۔ غالباً اسکے جواب میں تم کہو گے کہ ان کے جواب ناقص اور غیر کافی ہیں تو ہم سے اسی جواب کی توقع رکھو کہ تمہارے جوابات بھی ایسے خام ہیں کہ الٹے اعتراض کو پختہ کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو دیکھ لو۔ (دو قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریریں بطور نمونہ وشہادت، مضمون کے آخر پر باریک خط میں نقل کی جارہی ہیں۔بہاء)

پھر کہتا ہے: آخرہ فقرہ اہل حدیث کا یہ ہے، دیکھنا اور دکھانا چاہیے تھا کہ انجام کس کی فتح ہوئی و العاقبة للمتقین ۔میں کہتا ہوں کہ ہم احمدیوں نے خود بھی دیکھ لیا اور لوگوں کو بھی دکھایا کہ انجام کار امام المتقین حضرت مرزا صاحب کی فتح ہوئی اور وہ گندم نما جوفروش جو کذب بیانی اور افترا پردازی کو اپنا شعار بنا کر بھی متقی ہونے کا مدعی تھا اپنی شامت اعمال سے خائب وخاسر رہا فللہ الحمد۔اہل حدیث اس بات پر بہت نازاں ہے کہ الحق کی تکذیب میں ایکٹو پارٹ لینے پر بھی وہ خود اور اسکا ہم خیال کانا دجال اب تک عذاب الٰہی کے نیچے نہیں آئے۔مگر اے بدقسمتو! خدا کے لئے اپنی جانو پر رحم کرو۔آیات اللہ کی تکذیب اور شوخی واستہزاء سے باز آجاؤ ورنہ سنت اللہ کے مطابق اس وعید پر تہدید کے منتظر رہو ساوریکم آیاتی فلا تستعجلو ن ۔ سن اے مغرور مکذب سن...

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: یہی فقرہ تو جان ہے تمام مضمون کی جسے تم نے یونہی مہمل چھوڑ دیا۔کس ڈھٹائی سے لکھتا ہے کہ امام المتقین مرزا صاحب کی فتح ہوئی۔او ظالم دکھا تو دجال اکبر کہاں ہے؟ کہاں اس کی وپ لاف وگزاف اور کہاں اس کا ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کا آخری فیصلہ جس میں اس نے ثنائی مواخذات سے تنگ آکر کچھ دنوں کے لئے ایک حیلہ بنانے کو لکھا تھا: مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔

کہو تو پھر کیا ہوا؟ دیکھا خدائی فیصلہ اس کا نام ہے۔او ناعاقبت اندیش کرشن پینتھیو! ساوریکم مستقبل کا صیغہ اب نہیں بلکہ ماضی کے صیغے کا موقع ہے۔پس سنو:

قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلو ن

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید (کوئی بھی تم بھی بھلا آدمی نہیں جو مرزا کے آخری فیصلہ کو غور سے دیکھے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ستمبر۔یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ص۵۔۸)

(عبداللہ احمدی کشمیری نے لکھا ہے: ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا جب میں نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ ایسی بے جا تحریروں پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہیں ہونا چاہیے اس لئے کہ قرآن کریم و اعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے (جن لوگوں نے توجہ کی انہوں نے قرآنی حکم کی خلاف ورزی کی۔بہاء) نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مرزا کی پیش گوئیوں کی پڑتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل کرنی چاہیے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جائے۔ بادی النظر میں مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیش گوئیوں پر جرح وقدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل ودیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال میں کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیش گوئیوں کی جانچ پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیش گوئی کے متعلق بعض میرزائی متردد ہوگئے اور یہ نہیں سوچتا کہ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔ اسی طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا رجوع الی الحق معتبر نہیں۔ اور یہ نہیں جانتا کہ قرآن کریم میں یکتم ایمانہ موجود ہے۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ میں تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ وناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے معلق ہے۔ وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہیں کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لو لا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہیں رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شئے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتیں ہوں تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہوسکتا ہے آتھم کا خوف واضطراب بلحاظ مصائب وآوارگی بذاتہ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔ لیکھ رام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل سے ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھ رام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہیں سمجھتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرض کہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ میں مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہوسکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کرلیں کہ اسکے وہ اعتراضات شائد کسی علمی طاقت پر مبنی ہوں لہذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہیں تسمی یا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنی دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ میں صدہا فصیح بلیغ عربی کتابیں دنیا میں شائع کی ہوں تو اس کی طرف ایک ادنی اور خفیف سی غلطی کو منسوب کرنا حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہے، نہیں بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے.... عبداللہ احمدی ساکن کشمیر شوپین۔ (بدر ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۰)

اور قادیانی اخبار بدر کے نائب اڈیٹر اکمل نے ۱۹۱۱ء میں: کام تو بہت ہیں، پر کام کرنے والا بھی کوئی ہو۔ کے زیر عنوان لکھا:

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہیے جس میں ہمارے عقاید اور طرز عمل کا مفصل ومدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں میں نے قوم کے بزرگوں کو بھی گولیکے سے خطوط لکھے۔ مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی۔ آخر ہمارے شیخ یعقوب علی نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ فرض یہیں ختم ہوگیا۔

اس کے بعد میر قاسم نے دین الحق لکھا۔ مگر یہ حصہ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے، اس کا انتظار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں نے ایک کتاب تیار کی جو پانچ سو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ وسنت احمدیہ میں تیار کیا گیا مگر یہ حضرت امام سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری پر ہے...

پھر جس چیز کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں...سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے، مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آج تک پوری تفسیر نہیں کی.. ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا، مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی، اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے۔ اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت و ترجمہ ایسا ہے کہ اس پر اطمینان نہیں۔ مگر اس امر کا اقرار بھی ہے کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے، اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تفاسیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی دماغ کی شمولیت ضروری ہے تاکہ ہمیں ذو العرش المجید کا ترجمہ، عرش معظم کا مالک، نظر نہ آئے۔ اور مولوی سرور شاہ کی تفسیر تو پھر آئندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی۔ میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو، بلکہ مجھے افسوس ہے کہ اب وہ خاص شرائط کی پابندی میں کھل کر نہیں لکھ سکتے...

۱۹۰۵ء میں جب سے مفتی صادق نے بدر کا چارج لیا. حضرت مرزا اپنے دست مبارک سے تمام الہامات وخوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کر کے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد، صحیح ہے، پا کر طبع ہوتا۔ لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں بدر الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے۔..

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر اپنا زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا، شہادۃ القرآن یہ دو کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت ہے اور باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آج تک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غالباً اعجبتکم کثر تکم ۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستان کے گرد ایک خاردار جنگل ہے اور بلڈاگ کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا (مولانا میرؒ نے شہادۃ القرآن کے نئے اڈیشن میں اس جواب کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔ بہاء) میں حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں (قادیان) آ گیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہ گیا۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔...(بدر قادیان یکم مارچ ۱۹۱۱ء ص ۴۔۵)

قاضی ظہور اکمل کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ مارچ ۱۹۱۱ء تک الہامات مرزا مصنفہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا جواب نہیں لکھا جا سکا تھا اور مرزا صاحب اس کا جواب اپنے ذمے ادھار لے کر دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور بعد میں بھی کسی کو ہمت نہ ہوئی تھی اور اگر کسی نے (مثل عبداللہ احمدی وغیرہ) اپنے زعم میں کچھ لکھا، تو انہیں قادیانیوں کے عوام اور محققین نے درخور اعتنا اور کافی نہیں سمجھا۔ اور شہادۃ القرآن مصنفہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا جواب بھی نہیں لکھا جا سکا، اور مولوی مبارک علی جو جہلم والے مباحثے میں مولانا میر کے مقابل تھے، دعوی کرنے کے باوجود جواب لکھنے سے عاجز رہے تھے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# عجیب ڈھٹائی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ عنوان بالا کے تحت لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار بدر، سراج الاخبار کے جواب میں لکھتا ہے کہ رامپور میں اخلاقی فتح ہم کو ہوئی۔ اس اخلاقی فتح کے معنی نہیں سمجھتے۔ اخلاقی فتح تو اس کا نام ہے کہ فریق مخالف مان جائیں کہ یہ لوگ گو مذہب میں جھوٹے ہیں مگر اخلاق ان کے بڑے پاکیزہ ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قادیانی جماعت کو رامپور میں کسی نے یہ ڈپلومہ (سند) نہیں دیا، یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے رخصت کے لیے چیف سکریٹری کی معرفت حضور نواب صاحب کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ ہم کو حاضری کی اجازت ہو، تو نواب صاحب نے تمہاری بداخلاقی کی وجہ سے اُسکو سننا بھی پسند نہیں کیا۔ رامپور کے علماء تو کیا، عام پبلک بھی تمہاری نسبت یہی رائے رکھتی تھی کہ

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

پھر نہیں معلوم اخلاقی فتح کس کا نام ہے۔ ہاں اب سمجھے کہ بے حیا کی سرین پر درخت اگا تھا اُس نے کہا ہم سایہ میں رہیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۶ ۔ نمبر ۴۹ ۔ ۵۰ ۔: ۲۲/ ۲۹ رمضان ۱۳۲۷ھ مطابق ۸/ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۹ء ص: ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کذب

یہ مَثَل بالکل صحیح ہے کہ ''گندم از گندم بروید جوز جو'' قادیانی مشن کی بنیاد چونکہ محض کذب اور افترا علی اللہ پر ہے۔ اوس کے متبعین بندوں پر افترا کریں تو کیا تعجب ہے۔ بلکہ میرے خیال میں نہ کریں تو تعجب ہے۔ مذاہب میں اختلاف راء ہوتا ہے اور رہے۔ مگر جھوٹ کے جواز یا عدم جواز میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ہاں قادیانی مشن نے جہاں اور جدتیں کی ہیں یہ جدت بھی خاص ہی سے مخصوص ہے کہ اس کے پیرو مذہبی رنگ میں بھی فریق مخالف پر افترا کرتے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ایسے ایسے واقعات میں جھوٹ بولتے ہیں جو پبلک میں شائع شدہ ہیں۔ یہاں تک ان کی جرأت بڑھ گئی ہے کہ مخالف کی کسی تحریر کا حوالہ دیتے ہیں بلکہ نقل کلام بھی کرتے ہیں تو اُس عبارت کو نہ اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں نہ اوس کی معنوی روایت بتلاتے ہیں بلکہ اپنی طرف سے ایک نیا منصوبہ بنا کر شخص مخالف کی طرف نسبت کر دیتے ہیں جس سے مراد اُن کی وہی ہوتی ہے جو اُن کے پیر مغاں اعلیٰ حضرت آنجہانی کی ہوتی تھی۔

لیکن ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ ہم اُن کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں کیوں کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

پیر آنجہانی (مرزا قادیانی) کی بھی یہی عادت تھی کہ فریق مخالف کے کلام کو اوس کے اصلی الفاظ میں نقل نہ کرتے تھے بلکہ ذات شریف سے ایک نیا منصوبہ بنا کر پبلک کو دھوکہ دیا کرتے تھے۔ گو آپ کی اس قلعی کو کھولا جاتا تھا مگر تاہم بہت سے مقامات ایسے بھی ہوتے تھے جہاں اونکی تردید نہ پہونچ سکتی تھی اور بہت سے دل کے اندھے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس اصول کو پیر اکبر اور اس کے ذریت دجاجلہ خوب جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال اکبر نے اپنی کئی ایک تصنیفات (اربعین نمبر ۳۔ اشتہار انعامی پانسو۔ اعجاز احمدی۔ لیکچر لاہور وغیرہ) میں بڑے فخر سے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مولوی اسماعیل علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے اپنی تصنیفات میں میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا صاحب اور مولوی صاحبان) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے چونکہ یہ دونوں صاحب پہلے مرگئے پس نتیجہ صاف ہے کہ میں سچا۔ ان دونوں مولوی صاحبان کی دو کتابیں مطبوع ہو کر شائع ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم کو ان دونوں کتابوں میں یہ مضمون نہیں ملتا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب کی زندگی میں اشتہار دیا تھا کہ آپ یہ مضمون مولوی صاحبان کی کسی تحریر سے دکھادیں تو میں مبلغ پانسو آپ کی نذر کرونگا۔ چونکہ بنا ہی غلط اور محض ابلہ فریب تھی اس لئے نہ اکبر کو نہ کسی اصغر کو حوصلہ ہوا کہ وہ اپنا پیش کردہ مضمون ہم کو دکھا کر مشتہرہ انعام لیتے۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اسی کی نظیر آج ہم قادیانی مشن میں دوسری دکھاتے ہیں۔ جو ان لوگوں کی اخلاقی کیفیت کا اظہار کرتی ہے۔

میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ ستمبر میں ایک جوابی مضمون کے ذیل میں لکھا تھا کہ میں نے مرزا کی تصنیفات متعلقہ تردید مخالفین سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ چنانچہ میرے اصلی الفاظ یہ ہیں:

''رہا مرزا کی تصنیفات سے استفادہ کرنا سو یہ کون نہیں جانتا کہ میں اُن سے استفادہ کر ہی نہیں سکتا کیوں کہ آپ کی تصنیفات کا ملخص تو یہ ہے کہ اسلام ایسا دین ہے کہ میرے جیسے باکمال آدمی پیدا کرسکتا ہے آپ کیسے باکمال تھے اس کی بابت عیاں راچہ بیاں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

رسول قادیانی کی رسالت　　　جہالت ہے جہالت ہے جہالت

آپ کی قابل قدر تصنیف براہین احمدیہ ہے مگر حاشا آج تک بھی میں نے اوس کا مطالعہ کیا ہو۔ میں حیران ہوں یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں ثنائی مشن اگر کسی امر میں قادیانی مشن کا مرہون منت ہے تو دجال قادیانی کی تردید کے حوالجات کا کیوں کہ میں نے اون کی انہی کتابوں کو دیکھا ہے جو متعلق دعویٰ مسیحیت کے ہیں۔ انہی سے میرا کام تھا اور بس۔''

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس عبارت کا مطلب صاف ہے کسی تشریح یا حاشیہ کی ضرورت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس مضمون کو ذہن نشین رکھئے اور قادیانی اخبار بدر کے کذاب نامہ نگار کی عبارت بھی دیکھئے جس کو وہ میری عبارت بتلاتا ہے۔ نامہ مذکور لکھتا ہے:

''ثناء اللہ کی اسی پرچہ میں یہ تحریر بھی پڑھ کر مجھے اس کی بے ایمانی کا یقین کامل ہوا۔ جہاں اس نے لکھا ہے کہ میں مرزا صاحب اور آپ کے سلسلہ کی کتابوں کو بے شک پڑھتا ہوں، پر نہ استفادہ کی غرض سے اور نہ ہی اول سے آخر تک۔

بلکہ غرض پڑھنے سے یہ ہوتی ہے کہ قادیانی دعاوی پر نکتہ چینی کروں اور پڑھتا صرف وہی حصے ہیں جن میں خاص سلسلہ کا ذکر ہو۔''

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین! بغور دیکھیں کہ میرے پیش کردہ اقتباس میں کہیں یہ لفظ بھی ہے کہ میں اول سے آخر تک کوئی کتاب مرزا کی نہیں پڑھتا۔ ایکدفعہ اور میری عبارت پر نظر ڈال کر نامہ نگار کا اعتراض سنئے جو اس اقتباس پر کرتا ہے جسے وہ میری تحریر کہتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''کوئی عقلمند اس بھلے مانس سے پوچھے کہ اگر تم سب کتابیں پوری نہیں پڑھتے تو بتاؤ تمہیں یہ کون بتاجاتا ہے کہ فلاں حصہ پڑھو اس میں دعادی کا ذکر ہے۔ اور فلاں حصہ ترک کردو کہ اس میں اور باتیں ہیں۔''

اسی کو کہتے ہیں بناء فاسد علی الفاسد۔ آپ تو مجھ سے پوچھنے کے لئے عقلمندوں سے اپیل کرتے ہیں مگر میں آپ سے پوچھنے کے لئے ایمانداروں سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی ایماندار، خدا ترس ان دجاجلہ سے پوچھے کہ مذہب کی حمایت میں مذہب کی ہدایت کے برخلاف دروغ گوئی کرنا بھی آپ کے مذہب میں ہے۔ آہ کیا سچ ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ دوسرا جھوٹ اسی نامہ نگار کا اور سنئے۔ آپ خیریت سے قادیانی مشن کی کارگذاری اور میری نابکاری کا اظہار کرتے ہیں۔

''چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزاروں روپیہ اشاعت اسلام کی راہ میں یورپ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے خرچ کریں اُن کو عبدالدرہم والدینار کہیں۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیرآباد پنجاب و ہندوستان کے کسی موضع میں ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہیں کہ ہماری فیس بھیجو تو آتے ہیں ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔"

میرے احباب سے اس کا کذب ہونا مخفی نہ ہوگا۔ کیوں کہ جہاں جہاں مجھے جانے کا اتفاق ہوتا ہے میں نے کبھی کسی کو نہیں لکھا کہ میری فیس بھیجدو۔ لکھنا تو کیا، خیال کرنا بھی کمینہ پن کی حرکت سمجھتا ہوں۔ سچے باپ کے بیٹے اور سچے مسیح کے امتی ہو تو میرا ایک ہی خط اس مضمون کا اصلی الفاظ میں شائع کر کے دکھاؤ۔ ورنہ افسوس ہے تمہاری حالت پر کہ مسیح کے حواری ہو کر بھی جھوٹ بولتے ہو۔ لیکن تم بھی اس میں معذور ہو، کیوں کہ تم تو آخر اپنے پیر ہی کے پیرو ہو۔ کیا سچ ہے۔

ما مریدان روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

غرض اسی طرح کے کئی ایک کذب اور افترا اس نامہ نگار نے مجھ پر کئے ہیں جو حقیقتاً ان کے سیاہ باطن کی خبر دیتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں کو میری تردید کرتے وقت یہ بھی خیال نہیں آتا کہ میں کون ہوں۔ مرزائیو! سنو! میں وہی ہوں جس کے ساتھ تمہارے پیر، بلکہ پیر مغاں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔ آخر کیا ہو بس یہی کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ص:۱-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مباحثہ منصوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوہ منصوری ڈیرہ دون کے قریب ایک پہاڑی مقام ہے۔ وہاں پر چند آدمی قادیانی مشن کے ہوا خواہ ہیں۔ دیگر اہل اسلام سے باتوں باتوں میں مباحثہ کی ٹھیری، چنانچہ میرے پاس خط آیا کہ ۷-نومبر کو مباحثہ ہے، مگر اس سے بعد التواء کا خط بلکہ تار بھی پہنچا۔ اس لئے (میں) ۱۲/نومبر کو دہلی اور ۱۳-۱۴ کو اٹاوہ گیا۔ امرت سر میں واپس آنے پر معلوم ہوا کہ منصوری سے جوابی تار آیا ہوا ہے کہ جلدی آؤ۔ چنانچہ میں نے بذریعہ تار پوچھا کہ مباحثہ کی تاریخ کونسی ہے۔ جواب آیا کہ جلدی آجاؤ۔ خیر میں ۱۷-نومبر کو روانہ ہو کر ۱۸-کو پہونچا۔ راستہ ہی میں سنا کہ مباحثہ تو ۱۴ نومبر کو ہولیا۔ چنانچہ میں ڈیرہ دون سے منصوری کو جا ہی رہا تھا کہ راستہ میں قادیانی جماعت کو واپس ہوتے دیکھا۔ راجپور میں (قریب منصوری) پہونچا تو وہاں کے مسلمانوں نے کہا صاحب ہم نے قادیانیوں سے کہا تھا ٹھہریئے ابھی مولوی ثناء اللہ صاحب آتے ہیں۔ ہنوز ہمارا یہ جملہ بھی ختم نہوا تھا کہ فوراً ہی اونہوں نے سواری طلب کر لی کیوں؟ اس کا جواب میں نہیں دیتا، دنیا کو معلوم ہے۔ بہر حال میں ۱۸ نومبر کو کوہ منصوری پر پہونچا۔ جا کر معلوم ہوا کہ مباحثہ تو جناب مولوی یحییٰ صاحب مدرسہ سہارنپور نے کیا۔ کچھ علماء اون کے معین و مشیر بھی تھے۔ بانیان جلسہ سے میں نے کہا کہ جب مباحثہ ہو چکا تھا تو مجھے بلانے کی کیا حاجت تھی۔ اس کا جواب اونہوں نے دیا کہ آپ کے شریک مناظرہ نہو سکنے سے جو یہاں کے مسلمانوں کے دل پژمردہ ہو رہے تھے اون کو شاد کرنا منظور تھا اس لئے آپ کو تکلیف دی گئی۔ خیر میں نے منصوری پر تین تقریریں کیں جن میں ایک جوشب کے وقت تھی محض مرزا صاحب آنجہانی کے لئے وقف تھی جس کے سننے سے کوہ منصوری پر ایسی ٹھنڈک پڑی کہ بائدو شائد۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہ ہے مختصر واقع کوہ منصوری کا۔ جلسہ مناظرہ میں میں نہ تھا اور اپنے نہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں جس کا مجھے خود افسوس ہے اور ہمیشہ رہے گا کہ شکار ہاتھوں سے گیا۔ نہ میں نے فریقین کی تحریریں دیکھیں اس لئے میں اس امر کے متعلق کوئی راۓ نہیں دے سکتا۔ ہاں قادیانی اخبارات الحکم اور بدر سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ منصوری پر ہماری (مرزائیوں کی) فتح ہوئی جس کی وجہ بیان کرنے میں الحکم نے دبی زبان سے کہا ہے کہ رامپور میں ہماری شکست اس لئے ہوئی تھی کہ ہم اپنے امام کے ماتحت نہ رہے تھے، منصوری کے مباحثہ میں ہم اپنے امام کے حکم اور دعا کے ساتھ گئے تھے، اس لئے مظفر و منصور آئے ہیں۔ مگر دانا جانتے ہیں کہ اصل وجہ کچھ اور ہے۔ کہ رامپور میں (شیر پنجاب) سے تھا جو تمہارے حق میں دعویٰ رکھتا ہے کہ ؎

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

اس لئے دنیا نے دیکھ لیا کہ تمہارا تار و پود کیسا کمزور ہے اور منصوری میں تمہاری خوش قسمتی سے شیر کسی دوسرے شکار میں مصروف تھا، اس لئے تمہیں اتنا کہنے جرأت ہوئی کہ ہماری فتح ہوئی۔

حقیقت حال یہ ہے کہ قرآن مجید نے تمہاری ایسی خبروں کی بابت جو تم لوگ اپنی فتح کی بابت اڑایا کرتے ہو ہم کو اور تمام مسلمانوں کو پہلے ہی سے آگاہ کر رکھا ہے۔ پس غور سنو!

اذا جاء کم فاسق بنباء فتبینوا (جب کوئی بے دین (غیر معتبر) آدمی تم کو خبر سنائے تو سنتے ہی اوس کو باور نہ کر لیا کرو بلکہ اوس کی تحقیق کیا کرو۔)

خصوصاً قادیانی مشن کے مخبروں سے الحذر الحذر۔ تعجب ہے کہ میرے بعض عنایت فرماؤں نے گھبراہٹ میں مجھ سے دریافت کیا کہ قادیانی اخبار لکھ رہے ہیں کہ آپ منصوری والوں کا زادراہ بھی ہضم کر گئے مگر وہاں مباحثہ کے لئے نہ پہونچے، یہ کیا بات ہے، اس سے اہل ایمان کو گھبراہٹ ہے۔ ان احباب کا دریافت کرنا اگر بغرض تحقیق ہے جو اس آیت کا مفاد ہے تو ٹھیک ہے، اور اگر بطور گھبراہٹ ہے تو اُنہیں مطلع رہنا چاہئے کہ قادیانی گروہ ہی کے حق میں کہا گیا ہے کہ: جو دن کو کہیں دن، تو تم رات سمجھو

قادیانی گروہ سے میرا خطاب کرنا اگرچہ زیبا نہیں، کیوں کہ ان کے اصل بانی آنجہانی (مرزا) سے میرا بین فیصلہ ہو چکا ہے جو سب کو معلوم ہے، اس لئے میں عموماً اپنے احباب سے کہا کرتا ہوں کہ جہاں کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی تم کو تنگ کریں تم چپکے سے اتنا کہہ دیا کرو کہ مرزا صاحب کے اشتہار مجریہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ ہیں۔ پس دیکھئے اتنا کہنا اُن کے حق میں لاحول کا کام دیتا ہے یا نہیں۔

تاہم میں آج چیلنج دیتا ہوں کہ قادیانی مشن اگر چاہے تو علاوہ آسمانی فیصلے کے، میں علمی فیصلے کو اب بھی تیار ہوں۔ آیئے امرت سر یا لاہور میں اس فیصلے کے لئے حاضر ہوں۔ صورت فیصلہ یہ ہوگی کہ ہماری طرف سے صرف ایک ہی مسئلہ پیش ہوگا یعنی تحقیق حال مرزا۔ تم لوگ اس کے علاوہ جو مسئلہ چاہو بڑھالو۔ بحث تحریری ہوگی جو فریقین کے مناظر بپابندی اوقات اپنے ہاتھ سے لکھ کر سنا کر دستخط کر کے فریق ثانی کو دینگے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: پس طیار ہو جاؤ اب تو تمہاری مراد پوری ہے آیئے اور جلدی آیئے۔ لیکن میں وہی وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں جو رامپور میں کی تھی کہ آریہ نیوگ پر اور عیسائی تثلیث پر بحث کرنے کو آمادہ ہو سکیں گے مگر تم لوگ اس موضوع پر خصوصاً (شیر پنجاب) کے سامنے ہرگز نہ آؤ گے۔ یہ تو ہے پیشگوئی، مگر دعا یہ ہے کہ خدا کرے میری یہ پیشگوئی غلط ہو

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ص: ۵-۶)

## مباحثہ منصوری

ہم لوگ جلسہ مناظرہ مقام کوہ منصوری میں ابتدا سے انتہاء تک شریک رہے، جو مابین مولانا مولوی محمد یحی صاحب سہسرامی اہل سنت والجماعت مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور و مولوی میر قاسم علی احمدی مرزائی تاریخ ۱۴۔۱۵ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ کو منعقد ہوا تھا۔

گفتگو روز اول حیات و وفات عیسی میں اور روز ثانی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی میں ہوئی۔ جانبین کی تقریریں بہت مہذب پیرایہ میں ہوئیں۔ چونکہ کوئی ثالث مقرر نہیں تھا کہ وہ کچھ اپنا فیصلہ سناتا جس سے عوام سامعین وتمام حاضر لوگوں کو اسکا پتہ چلتا کہ کون فریق غالب رہا اور کون مغلوب، اس لئے ہم لوگ بلا تعصب خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حاظر ناظر سمجھ کر یہ تمام لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ مولانا محمد یحی صاحب مناظر اہل سنت کی تقریر باعتبار قوۃ دلائل وزور بحث ومضامین علیہ کے فریق مرزائی کے مناظر کی تقریر کے لحاظ سے بہت بڑھی رہی۔ چنانچہ بعد طبع ہونے کیفیت مناظرہ کے ناظرین پر ہم لوگوں کی اس رائے کا صدق بخوبی ظاہر ہو جائے گا واللہ علی ماتقول وکیل

محمد ابراہیم سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ شیخ محمد یعقوب صدر انجمن اسلامیہ۔ محمد عمر خان ٹھکہ دار نائب سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ داروغہ امیر الدین صاحب (صرف ایک روز شریک ہوئے) منشی محمد شعیب ملازم، شیخ طفیل احمد سوداگر۔ آغا عبدالقیوم خان کابلی، نظیر احمد وکلن سوداگران۔ حافظ عبدالحمید سوداگر حافظ دوست محمد خان سوداگر منشی حافظ ریاض الحسن خان سوداگر۔ مولوی محمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ کوہ منصوری۔ منشی محمد حسن ٹھیکیدار۔ محمد یسین ماسٹر خیاط۔ منشی محبوب خان۔ ماسٹر دین محمد خیاط۔ محمد ابراہیم بیضہ فروش بازار لندھور۔ حبیب احمد ولی محمد سوداگر منشی الہی بخش۔ نور احمد تمباکو فروش۔ محمد اسماعیل خان سوداگر۔ کریم بخش سوداگر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ ۷ جنوری ۱۹۱۰ء ص ۱۲)

# لاہور میں قادیانی جلسہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

گذشتہ نومبر میں لاہور میں مذہبی جلسوں کی بھرمار رہی تھی آریوں نے شروع کیا۔ اہلحدیثوں نے جوابدیا۔ عیسائیوں نے حصہ لیا اوسکا بھی جواب اہلحدیثوں نے دیا۔ اس سے بعد مرزائیوں (قادیانیوں) کو بھی ہوش آیا اونہوں نے بھی اخیر دسمبر کے میں جلسہ کیا جس میں مختلف مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ اس جلسہ میں تو ہم شریک نہ تھے اشتہار دیکھنے سے البتہ ہمیں خوشی اور افسوس دونوں لاحق ہوئے۔ خوشی تو اس بات سے ہوئی کہ قادیانیوں کے اس جلسہ میں کوئی مضمون قادیانی مشن کے متعلق دیکھنے میں نہ آیا۔ یعنی کسی مقرر کی تقریر خاص اس مضمون پر نہ دیکھی کہ مرزا صاحب کے دعویٰ ان وجوہ سے ثابت ہیں، حالانکہ بحیثیت قادیانی مشن کے ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا فرض یہی تھا۔ بہرحال یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ قادیانی پارٹی اپنا ضعف محسوس کر کے یا اختلاف کے بد نتائج سمجھ کر قادیانی مشن سے آہستہ آہستہ دست بردار ہونے کو ہے۔ انشاءاللہ

افسوس بھی اس بات کا ہوا کہ تمام جلسہ میں کسی معترض کو دریافت کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ حالانکہ سابقہ سب جلسوں میں موقع ملتا رہا تھا، بہرحال جو ہوا، سو ہوا۔ اسے تو جانے دیجئے مگر اوس ضروری مقابلہ کی طرف توجہ کیجئے جس کی تحریک بدر مورخہ ۹ دسمبر میں کی گئی تھی۔ اور مخالفین قادیانی مشن کو چیلنج دیا تھا کہ اسلامی فضیلت پر مقابلہ میں لیکچر دیں جس کا ایجاب میری اور برادرم مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے ہو چکا ہے مگر قادیانی محرک کو سانپ سونگھ گیا کہ صداء برنخواست۔ کیوں

نہ خنجر اوٹھیگا نہ تلوار اُن سے — وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۲۔ مورخہ ۹ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۱۰ء۔ ص: ۴-۵)

# قادیانی کذب بیانی

اسلامی شریعت میں دعویٰ الہام کاذب سے بڑھ کر کوئی جھوٹ اور دروغ نہیں ہے اس لئے جب قادیانی اعلیٰ حضرت نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا تو اور کسی امر کی بابت ان کی شکایت بے جا ہے مگر تعجب ہے کہ اعلیٰ حضرت آنجہانی کی کذب بیانی جماعت قادیانی میں یہاں تک اثر کر گئی ہے کہ ہر ایک فرد ان میں کا کذب بیانی میں طاق ہے۔

عرصہ ہوا کہ آنجہانی نے ایک قصیدہ عربی غلط در غلط لکھ کر اوسکا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ اس کے مقابلہ کا نہ بن سکے گا مگر الحمدللہ کہ اوسکا جواب اعلیٰ حضرت کی زندگی ہی میں اوس سے اچھا اہلحدیث میں چھپ گیا اوس سے بعد قادیان سے صدا برنخواست۔ اب شائد یہ سمجھا کہ لوگ اصل بات بھول گئے ہونگے اس لئے بدؔر میں ایک بڑھا نک دی گئی کہ۔

"حضرات ناظرین کو معلوم ہے کہ میرے سید و مولیٰ نے کئی سو اشعار کا ایک قصیدہ لکھ کر بطور تحدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کیا تھا اور تمام علماء وفضلاء کو چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر کسی میں طاقت ہے۔ تو اس کا جواب دے اس قصیدہ کا آج تک کوئی جواب نہیں دے سکا۔" (بدر مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء)

دانا جانتے ہیں کہ جب ہائی کورٹ میں فیصلہ ہو جائے تو وہی آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے ہائی کورٹ کا مغلوب فریق غالب سے نہیں کہ سکتا کہ منصفی میں تو میرے حق میں فیصلہ ہوا تھا۔ ٹھیک اسی طرح (بفرض محال) اگر مرزا صاحب کے مقابلہ میں کسی شخص نے قصیدہ نہ بھی لکھا ہوتا اور مرزا صاحب صوری اور معنوی چودھوی صدی کے متنبّی ہوتے تو بھی کیا نتیجہ تھا جب کہ وہ خدائی ہائی کورٹ میں شکست یاب ہو چکے۔ جس سے اُن کے مشن کا ٹکرہ ٹکرہ اڑ گیا اور اینٹ سے اینٹ بجائی گئی آہ وہ دن (۱۵-اپریل ۷ ء) بھی کیسا بابرکت روز تھا جس روز مرزا صاحب نے میرے حق میں فیصلہ شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری (مرزا کی) زندگی میں طاعون اور ہیضے سے نہ مریگا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہونگا۔ یعنی فریبی، مکار، دغاباز، مفتری علی اللہ سمجھا جانے کے قابل ہونگا۔ آخر کیا ہوا؟

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر     کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۴۔ مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۱۰ء ص:۳)

# قادیانی کذب بیانی درستہ ضروری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماہ جون ۱۹۰۹ء میں بمقام رامپور ہز ہائینس نواب صاحب کے سامنے جو قادیانی جماعت سے مناظرہ ہوا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ قادیانی جماعت پر ایسی ذلت طاری ہوئی تھی کہ قادیانی پارٹی رامپور سے بھاگتی ہوئے رامپور کو مخاطب کر کے کہتی جاتی تھی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ قادیانی اخبار الحکم نے بھی دبی زبان سے اس ذلت کا اقرار کیا تھا۔ چاروں طرف سے پھٹکار پڑی تو چاروناچار مولوی محمد احسن صاحب امروہی (مناظر) نے ایک چال نکالی کہ رامپور کے مباحثہ کی کیفیت مع اپنی پہلی تقریر کے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی جس کا نام ہے

''ستہ ضروری بتقریب مباحثہ رامپوری''

اس میں کچھ تو ہزہائینس نواب صاحب رامپور پر حملے کئے اور کچھ شریک جلسہ علماء کرام پر اور بقیہ اس خاکسار پر۔ خاکسار پر حملے کرنے کا بقول: بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے ،ان کو حق حاصل تھا مگر نواب صاحب اور دیگر علماء پر حملہ کرنا بالکل بے جا ہے۔ خیر اس کی بھی وجہ شائد وہی ہو جو حدیث شریف میں آئی ہے لعن اللہ العقرب لاتدع مصلیا ولا غیرہ جس کا مطلب اس شعر میں لکھا گیا ہے:

نیش عقرب نہ از پئے کین ست مقتضائے طبیعتش ایں ست

مگر افسوس ہے کہ آپ نے بڑی چالاکی یا ابلہ فریبی یہ کی کہ ایک تقریر ایسی نقل کی جو اوس وقت نہ فرمائی تھی۔ بلکہ اپنی اور منشی قاسم علی دہلوی کی تقریروں سے جو دوسرے اور تیسرے روز کی تھیں ایک معجون مرکب بنا کر چھاپ دی۔ جس کا نتیجہ صاف ہے کہ مولوی احسن صاحب گویا تسلیم کرتے ہیں کہ اونکی وہ تقریر جو دربار رامپور میں ہوئی تھی واقعی ٹھیک نہ تھی۔ ہم اس کے فیصلہ کی ایک صورت پیش کرتے ہیں۔

صفحہ ۴۵ پر جو میری کتب ''تبر اسلام'' کے حوالہ سے میرا نام لے کر عبارت نقل کی ہے اس کی بابت مولوی سید سرور شاہ صاحب مقیم قادیان شریک جلسہ مناظرہ اور منشی قاسم علی دہلوی مرزائی شریک بلکہ سپہ گر حلفیہ شائع کریں کہ یہ عبارت پہلے پرچے میں تھی جو مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھا تھا۔ اگر یہ دونوں صاحب حلفیہ بیان شائع نکرینگے تو بس یہی ایک دلیل اس دعویٰ کی کافی ہے کہ یہ تقریر احسن صاحب نے بعد میں بنا کر شائع کی ہے اور ابلہ فریبی کرنے کو اس تقریر کو تقریر اول اور اپنی ظاہر کیا ہے۔

علاوہ اس کے اس تقریر میں ایسے الفاظ اور محاورات بھی پائے جاتے ہیں جو مولوی احسن صاحب کی زبان سے مانوس نہیں۔ مثلاً صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں ''اردو زبان کے لٹریچر میں''۔ یہ محاورہ احسن صاحب کی اردو کا نہیں ہوسکتا۔ جن لوگوں کو مولوی احسن صاحب سے تعارف ہے وہ اس بات کو جان سکتے ہیں کہ اس قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انگریزی الفاظ مدخلہ احسن کے منہ سے احسن نہیں ہو سکتے بلکہ نکل بھی نہیں سکتے۔ یہ بھی ایک سراغ رسانی کا طریق جس میں خدا کے فضل سے اس خاکسار کو ملکہ ہے۔

مولوی احسن امروہی صاحب باوجود بڑھاپے کے اتنا جانتے ہیں کہ میری یہ تقریر قابل اعتبار نہو گی کیوں کہ خود ہی صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں ''تقریر غیر مصدقہ قابل اعتبار نہو گی'' اس لئے بڑی ہوشیاری بلکہ دلیری سے فرماتے ہیں:

''یہ تقریر حسب شرائط کے غیر مصدقہ ہے۔ہم مخالفین کو بھی اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی اس کا جواب غیر مصدقہ شائع کر دیں۔'' صفحہ ۱۳

ناظرین! دیکھئے کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم نے جو جھوٹ بولا ہے ہمارے مقابلہ میں تم بھی جھوٹ بول لو۔لیکن جو شخص انجمن صادقین کا ممبر بلکہ سکریٹری ہو، اسے کیا پڑی کہ وہ تمہارے بگھوڑوں کو ذلیل کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔اوس کے لئے یہ بس نہیں کہ تمہارے ہی جھوٹ کا اظہار کر کے تم کو رسوا کرے۔پس آپ اپنا جھوٹ سنئے!

صفحہ ۷ پر آپ مجھ کو مخفی مناظر قرار دیتے ہیں اور صفحہ ۱۱ پر ۱۳ جون کے خط کا ذکر کر کے اوس کی تحریر کو میری طرف نسبت کرتے ہیں حالانکہ میں ۱۴ جون کو رامپور پہونچا تھا۔اور ۱۳ جون کا خط بحضور نواب صاحب مجھ سے پہلے پیش ہو چکا تھا، مگر آپ اوسکو میری طرف منسوب کرتے ہیں تو کیا یہ دروغ بے فروغ نہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اور شرکاء جلسہ عموماً اور جناب حافظ احمد علی خان صاحب مہتمم جلسہ خصوصاً شہادت دے سکتے ہیں کہ شرائط کے تصفیہ میں میرا کوئی دخل نہ تھا، بلکہ مجھے کوئی خبر نہ تھی کہ شرائط کیا ہیں۔ بلکہ جہانتک مجھے یاد ہے یہی چرچا تھا کہ جس طرح حضور نواب صاحب فرماوینگے وہی ہوگا اور وہی فیصلہ ہے۔ چنانچہ اسی خیال سے جس روز صبح مباحثہ تھا شب کو علماء حضور میں باریاب ہوئے تو حضور نے دریافت فرمایا، مباحثہ کس مضمون پر ہوگا۔ میں نے کہا یہ بھی خود ایک مضمون قابل بحث ہے کہ مباحثہ کس مضمون پر ہوگا۔فریقین کے وجوہات سن کر حضور جو فیصلہ فرمادینگے اوسی مضمون پر ہوگا۔نواب صاحب نے فرمایا اچھا صبح کو سہی۔ چنانچہ ہم خوشی خوشی آئے اور وجوہات اس مضمون کے جمع کئے کہ مباحثہ مرزا صاحب کے الہامات پر ہونا چاہئے۔مگر حضور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صاحب جب جلسہ میں رونق افروز ہوئے تو آتے ہی قادیانی جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''بسم اللہ'' یہ سنتے ہی مولوی احسن صاحب نے کھڑے ہو کر رام کہانی شروع کی۔شروع کیا کہ خدا معلوم حق کا خوف تھا یا دربار کا رعب۔ایسے مبہوت تقریر کرتے تھے کہ خود ان کے حواشی بھی خوش نظر نہ آتے تھے۔اوسی بھدی تقریر کو اب ادھر اودھر سے مرکب مزین کر کے آپ اپنے نام سے شائع کرتے ہیں اور وعید خداوند سے نہیں ڈرتے یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا اس کے مقابلہ میں میری تقریر کا نام تک نہیں لیتے بلکہ چند اشعار جو میں نے بطور لطف سخن حسب موقع پڑھے تھے بعض کو صحیح بعض کو غلط ایک جا جمع کر دیا۔گویا یہ جتلایا کہ ثناءاللہ نے ہمارے جواب میں بس یہ اشعار پڑھے تھے اور کچھ نہیں۔کیسا سفید،نہیں سیاہ جھوٹ ہے۔اگر جواب کچھ نہ تھا تو دوسرے روز تم نے کاہے کا جواب دیا تھا۔پھر تیسرے روز کیا کتھا سنانے آئے تھے۔پھر میری پہلی تقریر کے بعد مولانا احمد حسن صاحب نے علماء موجودین سے کیوں استفسار کیا تھا کہ جواب پورا ہوا یا نہیں؟ جس کے جواب میں سب نے بیک زبان کیوں کہا تھا کہ جواب کافی دیا گیا ہے۔پھر کیوں حضور نواب صاحب نے اپنے سرٹیفیکیٹ میں تحریر فرمایا:

''مولوی ثناءاللہ صاحب نے اپنا مدعا ثابت کر دیا۔''

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کی تعلّی اور انانیت کی یہ مثال کافی ہے کہ صفحے پر لکھتے ہیں کہ فریق ثانی نے مولوی ثناءاللہ کا نام اس لئے ظاہر نہ کیا تھا کہ علماء جماعت احمدیہ اوسکا نام سن کر بسبب اوسکے نا قابل خطاب ہونے کے اوس کو اپنا مقابل و مخاطب نہ کرینگے۔''

اس کلام کے دو نتیجے ہیں (ا) یا تو مولوی احسن صاحب دل سے مرزا قادیانی کو جھوٹا جانتے ہیں کیوں کہ جس کو مرزا صاحب آنجہانی نہ صرف مخاطب ہی بنا دیں بلکہ اخیر دم تک اُس سے جانبازی کی شرط لگا دیں جس کے مقابلہ میں اخیر میدان میں ناکام رہیں،وہی شہسوار مولوی احسن صاحب کے قابل خطاب نہ ہو تو اس سے کیا یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا کہ مولوی صاحب کے نزدیک مرزا صاحب کی سخت غلطی ہی نہیں بلکہ بے وقوفی تھی کہ ایسے نا قابل خطاب کو قابل خطاب ہی نہیں بلکہ ایسا صحیح مخاطب بنایا کہ تمام دنیا کو اوس کے خطاب کے نتیجہ کا منتظر رہنے کا اعلان دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ مولوی احسن صاحب شائد مرزا آنجہانی سے اپنے آپ کو زیادہ بزرگ، زیادہ اہل علم، زیادہ عالیشان سمجھتے ہیں کہ جو لوگ مرزا صاحب کے قابل خطاب بلکہ مخاطب تھے وہ بھی مولوی صاحب کے قابل خطاب نہیں۔ گویا مرزا صاحب اور مولوی صاحب کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مولوی صاحب گویا بی اے کی جماعت میں ہیں اور مرزا صاحب پرائمری میں۔ اس لئے پرائمری والے مرزا صاحب سے تو مخاطب ہو سکتے ہیں مگر مولوی صاحب کے قابل خطاب نہیں۔ لیکن دانا سمجھ سکتے ہیں کہ مرزائی مذہب میں اس سے بڑھ کر کفر نہیں کہ کوئی شخص خصوصاً مرزائی ہو کر مرزا صاحب سے برتری کا مدعی ہو، کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کا قول ہے ان قدمی علیٰ منارۃ ختمت بھا کل رفعۃ (خطبہ الہامیہ) (میرا قدم ایسے منارہ پر جس پر تمام مراتب کی بلندیاں ختم ہیں)

ایک بڑی قوی وجہ قادیانی پارٹی کے شکست یاب ہونے کی خود ہی کتاب سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے میری تقریر کو ہضم کیا سو کیا، مگر غضب تو یہ کیا کہ میرے سوالات کو بھی اور ہی رنگ میں دکھا کر اون کے جوابات نئے پیرائے میں دیئے ہیں جو مجلس میں نہ دیئے تھے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو جواب مجلس میں دیئے گئے تھے اُن کو مولوی صاحب بھی کافی نہیں جانتے۔ اسی لئے نئے جواب نئی صورت میں بنا کر پیش کرتے ہیں مگر دانا جانتے ہیں : مشتے کہ بعد از جنگ یاد آئد بر کلۂ خود باید زد

اسی رسالہ میں ایک عجیب قسم کا معجزہ آپ نے لکھا ہے صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں کہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی نے حضرت مرزا صاحب سے مباہلہ کیا تھا تو اُن کی بیوی ایک نواسی اور نواسہ مر گئے۔ (واہ واہ کیا معجزہ ہے مگر پھر بھی لوگ مرزا صاحب کو دجال ہی کہتے ہیں)

احسن صاحب! آپ تو بڈھے ہیں اس لئے ممکن ہے آپ کو ذہول ہو۔ ہم آپ کو بتلا دیں کہ بڑے میاں خود اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھتے ہیں کہ مباہلہ یہ نہیں ہوا کرتا کہ کرنے والا تو زندہ رہے اور اس کے ناکردہ گناہ بچوں پر وبال پڑے۔ ایسا کہنا قرآن شریف کے خلاف ہے۔ پس مولانا احمد حسن صاحب کی زندگی میں مرزائی معجزہ کیسا۔

ہاں یاد آیا کہ بڑا معجزہ قابل بیان تو یہ تھا، جو بالکل ٹھیک اور بے داغ سچا اعجاز ہے، جس پر کسی مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق کومحل کلام نہیں۔جس میں مرزا صاحب کی دعا حرف بحرف قبول ہوئی۔اللہ اللہ! ایسی قبول ہوئی کہ کبھی کسی کی نہ ہوئی ہوگی۔وہ کیا سب کومعلوم ہے کہ

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر    کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

رسالہ مذکورہ دیکھنے کے بعد ہمیں امید ہوئی کہ جناب حافظ احمد علی صاحب مہتمم مناظرہ رامپور بھی تقریریں شائع کرنے کی اجازت سرکار سے حاصل کرینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔نمبر ۱۵۔مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۱۰ء ص:۴-۶)

# قادیانی فرار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی پارٹی کے آرگن بدر نے تجویز پیش کی تھی کہ ہمارے مخالف ہم سے مقابلہ میں لیکچر دیں، پھر دیکھیں اثر کے لحاظ سے کون اول رہتا ہے۔یہ بھی لکھا تھا کہ ہماری جماعت کوخدا نے خاص اثر بخشا ہے، پھر اگر ہم گمراہ ہیں تو یہ اثر کیوں ہے؟

اس مقابلہ کے الفاظ تو عام تھے مگر بعض اشارات خاص مجھ پر تھے اسلئے میں نے اس دعوت کوفوراً قبول کیا اور برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اس کی تائید میں اپنی آمادگی ظاہر کی۔مگر میں نے پیشگوئی بھی کردی تھی کہ قادیانی بھگوڑے کبھی سامنے نہ آئیں گے کیوں؟

نہ خنجر اوٹھے گا، نہ تلوار اُن سے

وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

الحمدللہ کہ میری پیشگوئی سچی نکلی آج تک قادیانی پارٹی چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

مرزائیو! یادرکھو تمہاری چالوں سے ہم خوب واقف ہیں اگر کچھ سکت رکھتے ہوتو سامنے آؤ ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دام مکر اور کسی جا بچھایئے　　　بس ہوچکی نماز مصلّےٰ اوٹھایئے

کیا الحکم اس پر کچھ لکھے گا؟ کیوں؟

"یکے وزد باشد، دگر پردہ دار"

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلدے۔نمبر ۱۸۔مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۲۸ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۱۰ء)

# قادیانی کذب بیانی

## اور انعامی اعلان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن اوراس کے بانی کی عادات کو جاننے والوں سے یہ مخفی نہ ہوگا کہ ان کا عام اصول ہے:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا

اس لئے ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہوسکتا جب تک اوس کی تحقیق نہو جائے۔قرآن مجید بھی اس مشن کی بابت یہی ہدایت کرتا ہے:ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا "کوئی بے اعتبار آدمی تمہارے پاس خبرلائے تو اُس کی تحقیق کرلیا کرو۔"

دنیا میں مذہبی،تمدنی،معاشرتی،اخلاقی غرض ہر صیغے میں اختلاف ہے۔پہلے بھی تھا اور آئندہ بھی رہے گا۔لیکن صدق وکذب کی خوبی اور مذمت میں کسی کا اختلاف نہیں۔الا قادیانی مشن کا۔کہ اون کا دارومدار ہی کذب پر ہے بلکہ یوں کہنا کہ اشاعت کذب ہی اس مشن کی غرض ہے کوئی بے جا نہیں۔

ہم اگر دعویٰ کو واقعات صحیحہ سے ثابت نہ کردیں تو پھر ہم میں اور اُن میں کیا فرق ہوگا۔اس لئے گذشتہ واقعات بالاجمال بیان کرکے حال کا واقعہ پیش آمدہ بالتفصیل بیان کرینگے۔

مرزا آنجہانی کا دعویٰ الہام،نبوت،رسالت،ابنیت خدا،برتری از جمع اولیاء انبیاء (دیکھو خطبہ الہامیہ قدمی علی منارۃ ختمت بھا کل رفعۃ،صفحہ ۳۵) کو جانے دیجئے جو مذہبی رنگ میں ہیں۔ہم ایسے امور پیش کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو مذہبی نہیں بلکہ واقعات میں اخلاقی رنگ رکھتے ہیں۔

(۱) مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بابت آنجہانی نے کئی ایک مقامات پر لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے پہلے مرے گا چنانچہ وہ مرگیا، بس یہی میرے صدق کی دلیل ہے۔ حالانکہ اس کا کہیں ثبوت نہیں۔

(۲) مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم علیگڈھی کی بابت لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے کہا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا چنانچہ وہ مرگئے یہی میری سچائی کی دلیل ہے۔ حالانکہ اس کا ثبوت نہیں۔

(۳) خاکسار کی بابت لکھا کہ تیرا گذارہ کفن فروشی پر ہے۔ (دیکھو اعجاز احمدی، صفحہ ۲۳) حالانکہ نہ میں کسی مسجد کا امام ہوں نہ کبھی تھا نہ ہونگا۔ انشاءاللہ۔

ان تینوں باتوں کی ثبوت اوس کی زندگی میں طلب ہوئے انعامی اشتہارات دیئے۔ مگر صدائے برنخواست۔ اب بھی ہم **انعامی اعلان** دیتے ہیں کہ کوئی مرزائی ان تینوں باتوں کا ثبوت ہم کو دکھادے تو فی امر ایک ایک **سوروپیہ انعام** ہم سے لے۔ متعدد ہوں تو آپس میں بانٹ لیں۔ یہ ضروری تھا کہ گرو کی عادت کا اثر چیلوں میں ہو اس لئے مرزائی بھی اس عادت سے خالی نہ رہ سکے۔

۴- قادیانی بدر نے کئی ایک دفعہ لکھا کہ خاکسار نے عدالت میں بیان دیا کہ:

''شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ بھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو۔''

ادھر سے ہمیشہ اس دعویٰ کا ثبوت مانگا گیا مگر ثبوت دینا اون کے مذہب میں وہی حکم رکھتا ہے جو کسی بخیل کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کنوئیں میں گر پڑا لوگوں نے کہا ہاتھ دے تو نکل آ۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا کہا کہ دینا تو میں جانتا نہیں۔ آخر کار ایک دانا نے کہا ہاتھ لے اور نکل۔ بس وہ لینے کے نام سے نکل آیا۔ یہی حال قادیانی مشن کا ہے۔ ثبوت دینا تو جانتے ہی نہیں۔ آنجہانی نے تمام عمر اسی پالیسی میں گذاری۔ بدر سے بارہا اس کا ثبوت مانگا گیا۔ ۱۸ فروری کے اہل حدیث میں بھی یہی تقاضا کیا گیا کہ جس مقدمہ میں میں نے یہ شہادت دی تھی اوسکی مسل سے میرے اصلی الفاظ شائع کردو نہیں تو جھوٹوں کی سزا سے ڈرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو ہیں گذشتہ واقعات تازہ واقع سنئے:

جناب مولانا عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی کی نسبت قادیانی بدر نے ۲۴ فروری کے پرچے میں ایک مضمون لکھا ہے جو یہ ہے:

حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی نے احمدیوں کو دعوت دی: کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالمنان صاحب مشہور اہل حدیث نے اپنے پوتے کے عقیقے کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیوں کہ آخر اتنی مدت قرآن وحدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل وایثار واخلاق (مرزائیوں کی بدخلقی، کج دلی اور خودغرضی کی داد تو مرزا صاحب خود بھی دیتے ہیں۔ دیکھو اشتہار ملحقہ برسالہ شہادت القرآن) دیکھ دیکھ کر اگر آپ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں تو اس میں غضب کونسا آگیا۔ کیوں کہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہاں کی توبہ کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) انکا لایزول ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مردوں کو زندہ کرنے والا (۴) فیھا تحیون اور ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزیں ہونا (۵) خاتم النبین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہاں کو مسلمان بنا دے گا (۶) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثل "لا اکراہ فی الدین" و "حتی یعطوا الجزیۃ" وغیرہ ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خزانے اس کے تابع ہو جاویں گے۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآن واحادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں۔ ایک باعزت کامل الایمان مومن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو مومن جماعت یہاں تک کہ موحد ہو کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور جس جماعت کا ایمان:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا گراس سے تحابب وتہادی کا سلسلہ جاری نہ ہو تو پھر کس سے ہو۔

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو مہتم کر رہے یں اور ان کے پہلے فتویٰ اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جائے اور بڑی عزت واحترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیوں کہ انسان آخر انسان ہے ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے اور بعد ازاں اس سے رجوع کرلے۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق ودوست اب بھی اسی وزیرآباد میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون وزیرآبادی جماعت کو چاہئے کہ وہ بھی حافظ عبدالمنان صاحب کو اپنی دعوتوں م یں مدعو کیا کریں۔"

(بدر)

**شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں:** کیا یہ ممکن تھا کہ بحکم آیت موصوفہ (ان جاء کم فاسق بنبا ء) ہم اس خبر کو بے تحقیق ہی مان لیتے! نہیں، اس لئے ہم نے جناب حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ اصل حال کیا ہے۔ صاحب ممدوح نے ہم کو اصل حال سے اطلاع فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ:

"بدر کو دیکھا، یہ الزامات اپنے برخورداروں کی وجہ سے مجھ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ میں نے مرزائیوں کو دعوت نہیں کی، بلکہ عزیز عبدالجبار کو سخت منع کیا، لیکن اس نے میرا کہنا نہیں مانا۔ اس دعوت کا منتظم وہ خود اپنی طرف سے تھا، میں نے دعوت میں کسی قسم کا شمول اپنا نہیں رکھا تھا، نہ ان لوگوں سے مصافحہ کیا، نہ اون کی کسی نوع کی خاطر کی، بلکہ جمعہ میں مرزا اور مرزائیوں کی سخت تردید کی۔ عبدالجبار نے جب دعوت کی فہرست بنائی تو میں نے اوس کے رفیقوں کے سامنے اوس کو بہت زجر کیا، لیکن اُس نے میری کوئی بات نہ مانی۔ میری اولاد کا حال آپ جانتے ہیں فصبر جمیل"

خلاصہ یہ کہ جناب حافظ صاحب کی اولاد بھی اپنے کاموں میں اوسی طرح آزاد ہیں جس طرح مرزا صاحب آنجہانی کے دو بڑے بیٹے مرزا افضل احمد مرحوم اور مرزا سلطان احمد سلمہ جن کے افعال واطوار مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی نگاہ میں ایسے ناپسند تھے کہ جہاں اپنی اولاد کا شمار کرتے تھے ان دونوں کو شمار میں نہ لیتے تھے۔ رسالہ مواہب الرحمٰن کے اخیر میں لکھتے ہیں خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے۔ حالانکہ ان دو کو ملا کر چھ ہوتے ہیں۔

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے تو اپنے اس الزام کو ثابت کرو۔ ورنہ بتلا کہ آئندہ کو تجھے کہیں یا بدرو:

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۱۰ء ص: ۴-۶)

# الحق کی حق پسندی

قادیانی اخبار بدر نے انجمن صادقین کی نسبت لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے عدالت میں کہا تھا کہ جھوٹ بولنے سے تقویٰ میں کمی نہیں آتی۔ اس حوالہ کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ جس عدالت میں میں نے ایسا کیا اوس کی مثل کی نقل چھپوا دیں۔ اس پر دہلی کے اخبار الحق نے ایک مختصر سا نوٹ لکھا ہے جو یہ ہے:

انجمن صادقین: ایڈیٹر اہلحدیث نے امرتسر میں مندرجہ عنوان نام کی ایک انجمن بنائی ہے۔ اس پر ہمعصر بدر نے کسی گذشتہ واقعہ کے حوالے سے ایڈیٹرانہ ریمارک کئے تھے اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک طویل نوٹ لکھ مارا جس سے بجز آپس کی پھوٹ بڑھنے اور اغیار کی نظروں میں اپنی ہوا اکھڑنے کے کچھ نتیجہ نہیں معلوم ہوتا۔ اُنہوں نے انجمن صادقین قائم کی اچھا بلکہ بہت اچھا کیا۔ خدا کرے اس میں کامیابی ہو۔ بدر کا چڑانا اور پچھلے نزاع باہمی کو یاد دلانا ہماری رائے میں ضروری نہ تھا۔ بالفرض کل تک ایک شخص کچھ مختلف رائے رکھتا تھا اور آج وہ رو باصلاح آنے لگا ہے تو یہ بڑی مبارک بات ہے نہ کوئی قابل طعن حرکت۔''

**شیخ الاسلام لکھتے ہیں:** الحق نے گو بظاہر قادیانی مذہب کا اظہار آج تک نہیں کیا اور شائد آئندہ بھی نہ کرے لیکن اخر دل تو اسی طرف ہے اس لئے اس بارے میں بھی الحق نے حق پسندی سے کام نہیں لیا۔ اوس کو چاہیئے تھا کہ اہلحدیث کے مطالبہ کی تاکید کرتا اور درصورت نہ دکھا سکنے کے بدر کو لعنت ملامت کرتا۔ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف کا مضمون بھی یہی ہے انصر اخاك ظالما او مظلوما ظالم کی حمایت یہی ہے کہ اوس کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی حمایت یہ ہے کہ ظالم کے ظلم کا دفعیہ اوس سے کیا جائے۔ چونکہ بدر نے کئی ایک دفعہ یہ جھوٹی خبر شائع کر کے مجھ پر مظالم کثیرہ کئے ہیں اس لئے بحکم الا من ظلم میرا حق تھا کہ میں بڑی سختی سے بدر کا تعاقب کرتا۔ مگر الحق کو تو اپنے نام کی لاج چاہیے تھی مگر افسوس کہ اوس نے بھی دبی زبان سے بدر کی تصدیق کی اسی کو کہتے ہیں ''سخن برائے خدا و تلوار برائے برادر۔'' کیا آئندہ کو الحق، اہل حدیث امرتسر سے بدر کا ظلم دفع کرنے میں مدد کرے گا۔ (شاید)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۲۲/۲۳۔ مورخہ ۲۰/ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۱/ ۸ اپریل ۱۹۱۰ء ص: ۴-۵)

## بدر قادیانی جواب دے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ ایڈیٹر بدر لکھتا ہے:

''گجرات سے مجھے ایک خط ملا کہ یہاں کوئی حضرت ہیں قدرت ثانی بنتے ہیں یہ ہے وہ ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں ایک صاحب دکن سے آئے تھے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب نے ایک راستباز مقدس چہرہ دیکھا اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھا پھر وہ کیوں ایسے معمولی دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار و تسلیم میں جلدی کرتے ہیں۔ مطلق الہام یا خالی دعویٰ ہرگز قابل توجہ نہیں ہیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آج کل اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کے لئے کس قسم کے حربے کی ضرورت ہے، اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہیں۔ کیا محض ایسا شخص کافی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہ السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیوں کہ انبیاء تو قویٰ شہوانی و غضبی گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جو ہر صبح اٹھ کر ایک دو رویا سنا دے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین دین اسلام پر بہ براہین قاطعہ وحجج ساطعہ غالب بھی نہ آوے اور دعویٰ اس قدر عظیم۔ الہامات تو بہت سنائے۔ مگر عملی رنگ میں پورا ہونا کچھ بھی دکھائی نہ دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہئے۔'' (بدر مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۰ء)

**شیخ الاسلام فرماتے ہیں:** مرزا آنجہانی کو انجام سے پیشتر کیوں مان لیا تھا۔ اے کاش اوسکو بھی انجام دیکھ کر مانتے تو آج نہ بدر ہوتا، نہ الحکم، نہ ابوالحکم، بلکہ سرے سے قادیان کا نام بھی کوئی نہ جانتا۔

مرزائیو! مرزا صاحب کا انجام جانتے ہو کیا ہوا بھولے ہو تو ہم سے سنو! ہم سہل بتلاویں اور حوالہ پوچھو تو ۱۵-اپریل ۰۷ء کا اشتہار سامنے رکھ لو جس میں لکھا دیکھو گے کہ '' خداوند ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔'' آہ کیسے سنگدل ہیں جو مرزا صاحب کو مستجاب الدعوات نہیں مانتے حالانکہ اون کو دعویٰ تھا کہ میں ایسا مستجاب الدعوات ہوں کہ قبول شدہ دعا کو واپس لا سکتا ہوں پھر کوئی وجہ نہیں ایسی تحدی اور آخری فیصلہ کی دعا ایسے شدید دشمن سے آخری فیصلہ کے لئے کی گئی ہو جس کا نام ہی آخری فیصلہ ہو مقبول نہ مانی جائے۔ کیا سچ ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر      کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزا جی کے دوستو!

انما اعظکم لواحدة ان تقوموا لله مثنى وفرادى

(خدا کے خوف سے اکیلے دوکیلے ہو کر سوچو کہ اصل بات کیا ہے)

آہ کیسا انجام نیک ہے کہ ایک مخالف سے آخری فیصلہ شائع کیا جاتا ہے تو دوسرے دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب) کے حق میں لکھا جاتا ہے کہ میرے سامنے پاش پاش ہوگا، لیکن اوس کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ تو کیا ان دونوں مخالفوں کا (نہیں بلکہ پیشگوئیوں کا) یہی جواب ہے کہ تم عنقریب دیکھ لو گے حق کے مقابلہ کی تم کو کیا سزا ملتی ہے اللہ اکبر۔ ''مشتے کہ بعد از جنگ یاد آمد بر کلۂ خود باید زد'' کے یہی معنی ہیں۔

مرزا کی اسلامی خدمات کا خلاصہ ہم نے کئی ایک دفعہ بتلایا ہے افسوس اس کا جواب کسی مرزائی سے نہ ہوسکا اور نہ ہوسکے گا۔ وہ خلاصہ بہت ہی آسان اور لطف آمیز ہے۔ غور سے سنو! (بقول مرزا)

اسلام ایسا پاک مذہب ہے کہ میرے (مرزا) جیسے باکمال آدمی اس میں پیدا ہوسکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود بدولت کیا تھے۔ ''مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' یہی کہ جو کچھ کہتے تھے اُلٹ ہوتا تھا۔ جس کی بابت متنبّی (عربی شاعر) آج سے صدیوں پیشتر عذر کر چکا ہے۔

اذا عذرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهد ها الا يدوم لها عهد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء ص: ۲-۳)

# بدر قادیانی جواب دے

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایڈیٹر بدر نے کئی ایک دفعہ بطور طنز لکھا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے عدالت میں بیان دیا ہے کہ جھوٹ بولنے سے تقویٰ میں فرق نہیں آتا۔ ادھر سے بھی کئی ایک دفعہ اس کا جواب دیا گیا لیکن سب سے آخری جواب یہ تھا کہ ایڈیٹر بدر اگر اپنے بیان میں سچا ہے تو مسل سے میرے الفاظ کی نقل چھاپ دے مگر نقل پوری ہو، اپنے پیرو مرشد کی طرح نہ ہیں، کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ جیسا اوسنے لکھا تھا کہ مولوی غلام دستگیر نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا حالانکہ مولوی موصوف نے کہیں بھی ایسا نہ لکھا تھا۔

اس کے جواب میں ایڈیٹر بدر کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ کھانا پیچھے کھاتا اور مسل کی نقل پہلے شائع کرتا مگر آج تک وہ بالکل خاموش ہے بلکہ ''چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند''۔ اس لئے میں اس کو ایک نیک تجویز بتلاتا ہوں کہ اگر مسل میں اوسکا بیان کردہ حوالہ نہیں تو اپنے افترا کو نقل کر کے اتنا لکھ دے کہ یہہ مضمون میری قادیانی بیعت کا نتیجہ ہے۔

مرزائیو! مسیح کے حواری اور نبی کے اصحاب ہو کر بھی جھوٹ بولنا نہ چھوٹا تو تم ہی کہو کہ یہ مثل کس پر صادق آئی کہ ''تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات: یہ ہے کہ ایڈیٹر بدر نے لکھا تھا کہ ہماری جماعت (مرزائیہ) کے لیکچراروں اور واعظوں کو خدا نے وہ تاثیر بخشی ہے کہ کسی غیر احمدی (غیر مرزائی) کو نہیں۔ یہی ہماری مقبول الٰہی ہونے کی دلیل ہے پھر لکھا تھا کہ کوئی مخالف ہے جو ہمارے واعظوں سے اس بات میں مقابلہ کرے۔ بالخصوص میری طرف اشارہ تھا۔ اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ میں اس مقابلہ کے لئے حاضر ہوں میرے ساتھ برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی اس دعوت کو قبول کیا تھا۔ زاں بعد ایڈیٹر الحکم دفتر اہلحدیث میں کچھ کتابیں لینے آئے اون سے بھی ذکر آیا کہ ایڈیٹر بدر اس امر میں کیوں خاموش ہے اونہوں نے بھی کہا ہاں اون کو جواب تو دینا چاہئے میں نے کہا میں تم کو مخاطب کر کے پوچھوں گا۔ بولے آپ مجھے مخاطب کرینگے تو میں جواب دونگا۔ لیکن جب اوسے بھی مخاطب کیا تو وہ بھی آخر وہی نکلا جو لکھا تھا کہ ”یکے دزد باشد دگر پردہ دار“ اس لئے اس دفعہ دونوں کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ میری پیشگوئی سچی ہوئی یا نہیں جو میں نے پہلے ہی کر دی تھی کہ تم لوگ کبھی اس مقابلہ کے لئے نہ آؤ گے۔

مرزائیو! آؤ اب ہم تمہیں ایک اور آسان تجویز بتلا دیں۔ لاہور یا امرتسر میں ایک جلسہ کریں جس کا موضوع ہو ”شان مرزا“ اوس میں فریقین مرزا کی شان پر گفتگو کریں۔ مصدقین اپنی وجہ تصدیق بیان کریں۔ مکذبین وجہ تکذیب۔ کیا تم لوگ آؤ گے؟ آئندہ زمانہ آپ کا فیصلہ کریگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۱۔ مورخہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۳ جون ۱۹۱۰ء ص: ۷)

# مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری

قادیانی اخبار بدر میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جو درج ذیل ہے:

”آپ لنا له رجل من ابناء فارس کے ماتحت سمرقندی الاصل ہیں۔ برلاس مشہور قوم مغل کے مورث اعلیٰ میرزا ہادی بیگ نے دسویں صدی ہجری کے قریب خراسان سے نکل کر پنجاب کی راہ لی۔ یہاں ایک بستی کی بنیاد رکھی جس کا نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔ اور یہ قاضی۔ قادی۔ کدعہ جواہر الاسرار صفحہ ۵۶ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث یخرج المهدی من قریة یقال لها کدعة کو پورا کرنے والا ہوا۔

سال پیدائش قریباً ۱۲۵۱ ہجری ہے۔ باپ کا نام میرزا غلام مرتضٰی صاحب۔ آپ نے ۱۷-۱۸ سال کی عمر تک بعض رسمی کتابیں مختلف استادوں سے پڑھیں۔ والد کے اصرار سے چند سال سیالکوٹ میں ملازمت بھی کی۔ تمام لوگ ان ایام میں آپ کے اعلٰی اخلاق دیانت۔ امانت۔ تقوٰی وطہارت صادق وامین ہونے کے مقر رہیں۔ وقد لبثت فیکم عمرا من قبله۔

ملازمت خلاف طبیعت تھی۔ چھوڑ دی۔ والد بزگوار کو خط لکھا کہ دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ میں چاہتا ہوں کہ دین کی خدمت کروں (اصل خط موجود ہے)

سب سے پہلا الہام والسماء والطارق۔ جس میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر اور الیس اللہ بکاف عبدہ میں آپ کی آئندہ زندگی کی نسبت ایک اعجاز نما خوش کن وعدہ تھا۔ آپ نے ۱۸۸۰ء و ۸۲ میں براہین احمدیہ لکھی۔ جس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار کا انعام مقرر کیا۔ اور اسی میں شائع کیا۔ کہ اس گاؤں میں دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور تحفے لائیں گے اور مجھے اسلامی متقی جماعت دی جاوے گی۔ چنانچہ باوجود سخت مخالفت کے ایسا ہی ہوا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں بیعت کا اشتہار دیا۔ پھر ظاہر فرمایا کہ میں وہ مسیح موعود مہدی مسعود ہوں۔ علامات قرب قیامت۔ ذوالنین ستارہ۔ رمضان میں کسوف وخسوف۔ زلازل۔ قحط۔ طاعون۔ صدی کا سرا۔ اونٹ کا بے کار ہونا۔ دریا میں سے نہریں۔ باہمی ملاقات کے ذرائع بڑھ گئے۔ خود آپ کا حلیہ مطابق حدیث تھا۔ روشن پیشانی۔ بلند ناک۔ دو زرد چادریں یعنی دو بیماریاں، ایک سر کی ایک ذیابیطس (چادریں تو خوب ہیں۔ اہلحدیث) عیسائیوں۔ آریوں سے مباحثے ہوئے۔ عبداللہ آتھم ولیکھ رام مطابق پیشگوئی مارے گئے۔ جو آپ کی اہانت کو اُٹھا ذلیل ہوا۔ جس نے مباہلہ کیا ہلاک ہوا۔ جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کا مضمون سب مذاہب کے مضامین پر غالب رہا لیظهره علی الدین کله۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۹ء کو ۳ سال قبل الوصیت کی تحریر کے مطابق کامیاب ہو کر وفات پائی۔ آپ نے اپنی تمام جائداد تمام آمد دین کی راہ میں لگادی اور جانشین کے لئے اولاد کا ایما نہ کیا۔ بلکہ خدا پر چھوڑا۔ اور خدا نے اپنے فضل سے ویسا ہی خلیفہ عطا کیا ہے جو ہے نور الدین۔ ایدہ اللہ تعالیٰ۔'' (بدر قادیان۔ مورخہ ۹ رجون ۱۰ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

**شیخ الاسلام فرماتے ہیں:** افسوس سوانح نویس نے حد درجہ اختصار سے کام لیا یہاں تک کہ ایسے ایسے ضروری واقعات بھی چھوڑ گیا جو کوئی مورخ نہ چھوڑے اس کے علاوہ بہت سے غلط واقعات لکھے ہیں اس لئے ہم تفصیل سے تو کیا بتلاویں۔ مختصر سے ایک دو واقعات لکھ اس میں ایزاد کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی کے بڑے واقعات میں یہ بھی ہے کہ اونہوں نے خاکسار (ابوالوفاء) کو دعوت دی کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ تحقیق کرلو۔ یہ بھی لکھا کہ میرا نشان ہوگا کہ تم قادیان میں اس غرض کے لئے کبھی نہ آؤ گے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷) مگر میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء ۲ بجے دن کے قادیان دارالامان میں جاپہونچا۔ مرزا صاحب نے میری اطلاعی چٹھی کے جواب میں لکھا کہ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ مباحثہ نہ کرینگے۔ چلو چھٹی شد۔ (حالانکہ کوئی وعدہ نہ تھا) اس سے بعد ۱۵/اپریل ۰۷ء کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''

بسم الله الرحمن الرحيم۔

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

يستنبؤنك احق هو قل ای وربی انه لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مدت سے آپ پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب وتفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اوس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دُکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے اُن گالیوں اور تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر ذلت اور حسرت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اوراس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نکرے اوراگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اورمخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی ہیں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میر مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین۔ مگر اے میری کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی اُن کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اوس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس تمام مضمون اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔

مرقومہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کی بابت لکھا کہ میرے سامنے مریگا۔ مگر وہ بھی زندہ ہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ مرزا کے سوانح نویس نے ان اہم واقعات کا ذکر نہیں کیا۔ کیا سچ ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

باقی جس قدر احادیث مرزا کے حق میں لکھی ہیں بہت کم ہیں۔ وہ خود تو بقول مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نصف قرآن اپنے حق میں نازل کیا کرتے تھے۔ مگر ہمیں اوس سے بحث نہیں ہمیں تو یہ دکھانا تھا کہ راقم مضمون اہم واقعات کو چھوڑ گیا۔ اس لئے ہم نے اوس کی تلافی کر دی۔ امید ہے آئندہ کو مختصر یا مفصل سوانح نویس ایسا نہ کرینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۱۰ء ص: ۴-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کذب بیانی(۱)

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها الا یدوم لها عهد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عنوان ہذا بہت پرانا اور سالہا سال کا مصدقہ ہے۔ مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں کئی ایک مرتبہ اس کی تصدیق ہو چکی تھی اس لئے آج اس عنوان کی غالباً حاجت نہ تھی مگر صرف یہ بتلانے کو کہ قادیانی مشن بقول:

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اپنے بانی کے پورے پورے پیرو ثابت ہوئے ہیں یہاں تک کہ تاویل اور تحریف میں بھی اوسی کی چال چلنے پر مشاق ہیں۔ جس کی ایک تازہ مثال پیدا ہوگئی ہے۔

۹/دسمبر ۱۹۰۹ء کے بدر نے اپنے مشن کی شیخی بھگارتے ہوئے لکھا تھا کہ ہمارے واعظ ایسے خوش بیان ہیں کہ دوسرا ان کے مقابل کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ شیخی بھگار کر مخالفین کو عموماً اور ضمناً خاکسار کو خصوصاً چیلنج دینے کو لکھا تھا:

”آؤ اور باتوں میں کیوں ہم سے تنازع کرتے ہو بہت مختصر راہ ہمارے تمہارے فیصلہ کی ہے۔ اسلام کی تبلیغ میں کسی مضمون پر جس میں صداقت اسلام مقصود ہو تم بھی غیر مسلم سامعین میں کچھ بیان کرو اور احمدی مبلغ بھی بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ وقت پر کس کی تقریر کو بابرکت ثابت کرتا ہے۔“ (بدر ۹/دسمبر ۱۹۰۹ء)

یہ عبارت کیا بتلا رہی ہے؟ اردو دان اصحاب سے مخفی نہیں۔ صاف طور پر دعوت مقابلہ دی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف مطلب ہے کہ آؤ ہم سے مقابلہ کی تقریریں کرو پھر دیکھو کہ وقت پر کس کی تقریر پُر اثر ثابت ہوتی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ دونوں تقریریں ایک ہی جلسہ میں ہونگی۔ دوسری تقریر کے حاضرین بھی وہی ہوں گے جو پہلی کے تھے۔ جب ہی تو نتیجہ بروقت ثابت ہوگا۔لیکن جب اس دعوت کی منظوری میں نے ۱۷-دسمبر ۱۹۰۹ء کے اہلحدیث میں دی اور میرے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی منظور کرلیا پھر تو قادیانی مشن میں ایسا سناٹا چھایا ؎ ''چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔''

میں نے ۱۷؍دسمبر کے اہلحدیث میں اس دعوت کی منظوری ان لفظوں میں دی تھی:

''یہ نوٹس دیکھ کر مجھے از حد فزوں خوشی ہوئی اگر میں ایسا نوٹس دیتا تو منظوری تمہارے ہاتھ میں ہوتی۔مگر اب تو تمنے چیلنج دیا ہے جس کو منظور کرنا میرا کام ہے۔ لیجئے بسم اللہ بلا کسی شرط کے آتا ہوں۔اس مقابلہ کے لیے لاہور جیسے شہر سے اچھا مقام نہ ملے گا۔مناسب سمجھیں تو تین اشخاص معززین اہل علم اس کے لیے منصف بھی بنائے جائیں،تا کہ آئندہ کو وہی جھگڑا پیش نہو کہ عبدالحکیم اور ثناء اللہ موافق پیشگوئی زندہ رہے ہیں یا مر گئے ہیں۔ہاں میری دلی خواہش ہے کہ اس مقابلہ کے بعد ایک روز خاص قادیانی مشن کے متعلق دو دو گھنٹے لیکچر ہوں۔جن میں بھی منصف ہوں تو اولی ہے لیکن ہونا شرط نہیں ہم بلا شرط حاضر ہیں۔

مرزا جی کے سچے دوستو! آؤ اب دیر کی بات نہیں لیکن ہم وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ آؤ گے بلکہ یہ کہو گے کہ ہمارے خلیفۃ المسیح اجازت نہیں دیتے۔ کیوں ؎

نہ خنجر اوٹھیگا نہ تلوار اُن سے  وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس کے بعد جب قادیانی مشن پر غشی کی نیند چھائی تو مرات کرات ان کو یاد دہانی کی گئی آخر تنگ آگر بدر نے ایک لمبا مضمون لکھا جو اپنی نوعیت میں پہلا فرد تو نہیں مگر اکمل فرد ضرور ہے۔اوس میں بہت سے دل آزار ہتک آمیز فقرے اور حسب مذہب قادیانی بہت سے بہتان لگا کر دل ٹھنڈا کیا گیا۔خیر چونکہ ہمیں آنجہانی کے زمانے سے سننے کی عادت ہے اس لئے ہمیں ایسے کلمات سننے سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔ہاں اتنے کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ حق الامر یہ ہے کہ ایسے ہی خلاف واقع بہتانات سے ہم نے مرزا آنجہانی کی (کذب پر) تصدیق کی تھی۔ خدا کا شکر ہے اوس کے مشن کے طریق عمل سے ہمارے خیال کی غلطی ثابت نہیں ہوئی بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مسیح علیہ السلام کا قول سچا پایا کہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' اس مضمون میں بدر نے کیا کہا؟ اگر ہم اوسی کے الفاظ میں نقل نہ کریں بلکہ اس کو اپنے الفاظ میں بتلا دیں تو ہم دو جرموں کے مرتکب ہونگے

(۱) ایک تو اپنی عادت کے خلاف کرنے کے کیوں کہ ہماری عادت ناظرین اہلحدیث سے پوشیدہ نہیں کہ ہم مخالف کا مطلب ہمیشہ اوسی کے لفظوں میں بتلایا کرتے ہیں۔

(۲) دوئم ایسا کرنے میں ہم قادیانی مشن کے پیرو ہو جائیں گے۔ جس کے بانی نے یہ بدرسم علمی دنیا میں جاری کی ہے کہ مخالف کا عندیہ اوس کے الفاظ میں نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں بتلایا کرتا تھا۔ جس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ منجملہ

(۱) غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بابت بحوالہ اُن کی کتاب ''فضل رحمانی'' صفحہ ۲۷ لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا حالانکہ مقام مذکور پر یہ مضمون نہیں

(۲) مولوی اسمٰعیل علیگڈھی کی بابت لکھا کہ اوس نے بھی میرے ساتھ اسی مضمون کا مباہلہ کیا تھا حالانکہ کہیں نہیں۔ ان دونوں مباہلوں کو دکھانے والے کے لئے ہماری طرف سے انعامی مضامین بذریعہ اشتہارات واخبارات شائع ہوئے۔ مگر کوئی بھی ایسا مرد میدان نہ بنا کہ دکھا دیتا۔

غرض یہ بدرسم قادیانی مشن کے ساتھ مخصوص ہے کہ مخالف کا مضمون اُس کے الفاظ میں نہیں بتلاتے بلکہ اپنے معتقدین کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکریاں ڈالنے کو اپنے الفاظ میں مخالف کا مطلب جس طرح چاہتے ہیں بگاڑ کر بتلاتے ہیں۔ مگر ہم تو بحکم شریعت ایسا کرنے سے ممنوع ہیں لہذا ہم بدر کا مضمون پُر آم افترا اوسی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ عنوان اس مضمون کا ہے ''دو منکروں کا چیلنج اور ہمارا جواب'' پہلے بسم اللہ ہی غلط بلکہ جھوٹ ناظرین عبارت منقولہ (از بدر ۹-دسمبر ۱۹۰۹ء) دیکھ چکے ہیں کہ وہ ازخود ہم کو چیلنج دیتا ہے جس کو ہم نے منظور کیا نہ یہ کہ ہم نے اوسے چیلنج دیا۔ کیسا ڈبل جھوٹ ہے کہ چیلنج تو خود دیں اور نام مخالف کا رکھیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ یا تو یہ لوگ صدق کذب میں تمیز کرنے کی عادی نہیں یا ان کو چیلنج اور قبول چیلنج میں تمیز نہیں۔ اسی کے قریب قریب بلکہ اس سے بڑھ کر تعجب اس کے بڑے بھائی الحکم سے ہے جو ۷-۱۴ جون کے پرچہ میں اسی مضمون پر بہت کچھ خلاف بیانیاں کر کے لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں نہیں کہہ سکتا کہ معزز بدر نے کس بنا پر اس اعلان کو شائع کیا اور کیوں ان (مولویوں) کی دعوت کو انہوں (معزز بدر) نے مسترد کر دیا۔“

افسوس بڑا بھائی بھی جھوٹ بولنے سے نہ بچا دیکھئے انہیں چند لفظوں میں کیسا کچھ غلط اں پیچاں ہے خود ہی لکھتا ہے کہ بدر نے اعلان دیا جس کے معنے ہیں کہ بدر نے چیلنج دیا۔ یہ تکذیب ہے بدر کی جو چیلنج ہماری طرف منسوب کرتا ہے پھر اتنا کہہ کر اصل مذہب (کذب قادیانی) اوس پر غالب آتا ہے تو لکھتا ہے کہ کیوں بدر نے ان کی دعوت کو رد کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت یعنی چیلنج ہمارا ہے۔ حالانکہ دعوت، اعلان اور چیلنج ہم معنی ہیں۔ جب اعلان بدر کا ہے تو دعوت ہماری کیسی؟ سچ ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج    تا ثریا میرود دیوار کج

اسی لئے ہم نے ان دونوں بھائیوں کے حق میں بطور مثال لکھا تھا کہ اور غالباً آئندہ بھی لکھیں گے جب تک وہ قانونی کارروائی (جس کی وہ ہمیں دھمکی دیتا ہے) کر کے ہم کو نہ روک دے ”یکے دزد باشد دگر پردہ دار“ مگر ایسی حمایت پردہ داری نہیں بلکہ دراصل پردہ دری ہے۔ غالباً ناظرین منتظر ہوں گے کہ ہم نے بدر کی اصل عبارت متعلق جواب ہذا اون کو سناویں۔ مگر عبارت مذکورہ سنانے سے پیشتر ہم ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ایک نظر پھر عبارت مرقومہ بالا منقولہ از بدر ۹-دسمبر پر ڈال جائیں پھر عبارت مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں۔ بدر لکھتا ہے:

”ہماری اصل غرض تو اس تجویز سے وہ خدمت دین تھی اور ہے کہ جس کی ضرورت اس وقت سخت اسلام کو ہے۔ اور جس مقابلہ کے لئے ہم اب بھی اپنے منکروں کو بلاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آؤ ہماری طرح اور ہمارے مقابل خدمت دین پر کمر باندھو مختلف شہروں میں نہ اس لئے کہ احمدی مبلغین کی قابلیت اور لیاقت کا مقابلہ تم کو مدنظر ہے۔ بلکہ خدمت اسلام کے لئے جاؤ۔ اور منکران اسلام کے مقابل اپنی خصومتوں اور خصوصیتوں کو چھوڑ کر قرآن اور نبی کریم ﷺ کی شان بلند کرنے کے لئے وعظ و لیکچر دو۔ پھر تم دیکھ لو گے کہ ہم تم میں سے اول کس کو اس خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ پھر کس کو خدا مقبولیت اور نصرت عطا کرتا ہے کس کی زبان پر چشمہ معرفت جاری ہوتا ہے۔ لیکن یہ تو وہ راہ ہے جو ایثار اور قربانی کو چاہتی ہے اور جن کی غرض صرف نمود شہرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مالی فتوحات ہوں اور جن کی عادت سفر خرچ اور یومیہ فیس لینے کی ہو۔ وہ محض رضائے مولا کے لئے اور وہ بھی جب ان کے تجربہ اور علم میں موہوم ہوا پنے وقت اپنی آسائش اپنے مال کو بلادم نقد عوضہ کے کس طرح خرچ کرسکیں۔ اس لئے ہماری تحریر کی اصلی منشاء کو یہ لوگ کیوں سمجھنے لگے تھے انہوں نے جونہی یہ تجویز سنی۔ فوراً اس کی للّٰہی غرض کو نظرانداز کرکے اس کو فتوحات مالی اور شہرت کا ذریعہ سمجھا اور اس بے نفس اور ایثار طلب تجویز کو ایک اکھاڑہ کی صورت میں منتقل کرنا چاہا۔'' (بدر قادیان ۲۳/جون ۱۰ء)

**شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں:** بدر نے اس بیان میں ایک تو اصل کلام کو بگاڑا۔ اصل کلام ہمارے سامنے ہے۔ ناظرین دیکھ کر شہادت دے سکتے ہیں کہ از خود چیلنج دیا، جب ہم نے اوسے منظور کیا تو اب اور ہی پہلو بدل دیا۔ کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ اپنے اپنے طور پر اشاعت اسلام کرتے پھر وقبولیت ہم دیکھیں گے۔ واہ کیا خوب۔ عبارت سابقہ میں بروقت اثر دیکھنے کا کیا مطلب تھا۔ کیا یہی؟ کہ احمدی لیکچرار پشاور میں لیکچر دے اور محمدی واعظ کلکتہ میں تو بروقت دونوں کا اثر معلوم ہوجائے۔ او نادان بدر اور الحکم کے ایڈیٹر ابوالحکم۔ کیا تم نے بھی اپنے پیرو مرشد کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ دنیا میں کوئی دانا نہیں۔ پھر کس جرأت اور حیا وشرم سے مجھ پر فیس یومیہ کی چوٹ کرتے ہیں۔ اگرچہ فیس یومیہ دے کر ملک میں بلایا جانا بھی ایک طرح سے قبولیت کی دلیل ہے کہ کسی متکلم میں علم کلام اور علم تقریر کا اس درجہ کمال ہے کہ لوگ سفر خرچ کے علاوہ اوس کو یومیہ فیس دے کر بھی بلاتے ہیں اور اس بلانے میں یہاں تک ترقی ہے کہ بہت سے لوگ بوجہ تعارض تواریخ کے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے احباب بفضل خدا شہادت دے سکتے ہیں کہ ایک ہی ہفتہ میں متعدد مقامات سے طلبی ہوتی ہے لیکن میں چونکہ انجمن صادقین کا خادم ہوں اس لئے جہاں ایک دفعہ وعدہ کرتا ہوں دوسری جگہ کی طرف رخ نہیں کرتا جس پر دوسرے لوگ بعض دفعہ میری غیر حاضری کے سبب سے جلسہ ملتوی کردیتے ہیں۔ ذلك من فضل الله لیکن افسوس ہے کہ بدر نے اس میں اپنے پیرو مرشد کی تقلید میں دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔

مرزا آنجہانی نے رسالہ اعجاز احمدی میں صفحہ ۲۳ پر میری نسبت لکھا ہے:

''دو، دو آنہ کے لئے دربدر گدائی کرنے والا۔ مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ کرنے والا۔''

حالانکہ میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں، نہ میں جنازہ خوان، بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔ تاہم آنجہانی کو ایسا لکھتے ہوئے شرم نہ آئی، تو تم دونوں چھوٹے بڑے بھائی کو بقول ''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا'' کیا شرم آتی۔

نہایت افسوس ہے کہ تمہارا پیشوا تو یہ دعویٰ کرے کہ جو میری بیعت میں آیا وہ اصحاب رسول اللہ (ﷺ) میں شامل ہوا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) مگر تم لوگوں کے اخلاق ایسے ذلیل اور گرے ہوئے ہیں کہ معمولی باتوں میں بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے ہاں میں بھولا جب شیخ ہی ایسا تھا تو فنافی الشیخ کے درجہ والے کیوں ایسے نہوں۔

ناظرین حیران ہونگے کہ بدر نے اپنے سابقہ کلام کو جو پبلک میں شائع شدہ ہے ایسا کیوں بدلا۔ سو ان کی حیرت رفع کرنے کو ہم قادیانی مشن کے بانی آنجہانی کا وتیرہ کا ایک نمونہ دیکھاتے ہیں۔

حضرت موصوف نے آتھم عیسائی کی بابت پیشگوئی ان لفظوں میں کی تھی کہ:

''وہ (آتھم) پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا۔'' (کتاب ''جنگ مقدس'' صفحہ ۱۸۹)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ آتھم کی موت کی آخری مدت پندرہ مہینے ہے لیکن جب پندرہ مہینے کی بجائے چالیس ماہ کے بعد آتھم مرا تو جناب مرزا صاحب کس خوبی سے فرماتے ہیں کہ:

''میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریبا ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔'' (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

ناظرین غور سے دیکھیں کہ سلطان القلم اور مسیح موعود ایسے ہی ہوتے ہیں جن کو اتنی بھی شرم نہو کہ ہماری تحریر ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ عبارت تشریحی بھی نہیں بلکہ صاف لکھا ہے کہ میں نے کہا تھا یعنی اصل الفاظ ہی یہی ہیں۔ اللہ اکبر اس قدر جرأت کہ پندرہ مہینوں کی محدود عبارت کی حد اٹھا کر غیر محدود کر کے کہتے ہیں کہ میں نے یہی کہا تھا۔ یعنی اوس میں پندرہ ماہ کی کوئی قید نہ تھی، بلکہ صرف اتنا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ حالانکہ اصل کلام ہمارے سامنے ہے اوس میں تقدیم و تاخیر کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ لیکن چونکہ واقعہ ایسا ہوا کہ آتھم پہلے مرا گو پیشگوئی سے دو سال بعد مرا اس لئے..... اکبر آنجہانی نے حیا و شرم کو بالا طاق رکھ کر ارشاد فرما دیا کہ پیشگوئی میں میں نے یہی لکھا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ: ہمارے پنجابی نبی کے کرتب ان گنت ہیں۔ اصل الہام کی عبارت بھی ناظرین کے سامنے ہے، پھر اوسکی تشریح یا وہی عبارت بالفاظ دیگر ملاحظہ میں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں مانتے ہیں کہ میں نے کہا تھا کہ آتھم مریگا۔ مگر ناظرین سن کر حیران ہوں گے کہ آتھم کی زندگی (مابعد پیشگوئی) میں آپ لکھتے ہیں کہ

''اعلیٰ درجہ ہاویہ کا جو ہم نے سمجھا اور ہماری تشریحی عبارت میں درج ہے یعنی موت وہ ابھی تک حقیقی طور پر وارد نہیں ہوا۔''

اس کلام بے نظام میں آپ نے فیصلہ کر دیا کہ پیشگوئی میں موت کا لفظ ہی نہ تھا۔ چلو فیصلہ شد۔ کسی دل جلے عاشق نے ایسے ہی معشوق کے حق میں کہا ہے ۔

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے اے شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

پس بدؔر کا اپنے کلام کو بگاڑ کر دوسرا مطلب لینا بالکل مرزائی سنت موکدہ کی پیروی ہے۔

او نادان مرزائیو! کیا تم دنیا کی آنکھوں میں مٹی ڈال سکتے ہو۔ یہی قادیانی نبوت ہے جس کی اشاعت تم ملک میں کرنا چاہتے ہو (تف)

دوسری وجہ یہ ہے کہ قادیانی علم الکلام گو بہت بڑا وسیع ہے مگر بحمد اللہ ہم کو اس قدر ملکہ ہے کہ ہم اوس کو مختصر بھی کر سکیں۔ قادیانی مشن کا علم کلام ایک ہی جملہ میں آ سکتا ہے غور سے سنئے!

(ا) اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی پیروی کرنے سے حضرت مرزا صاحب قادیانی جیسے با کمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں۔''

علماء منطق کے ہاں بعض جملے ایسے ہوتے ہیں جن کی بابت وہ کہا کرتے ہیں: قضایا قیاساتھا معھا یعنی یہ ایسا حکم ہے کہ اس کی دلیل خود اسی میں موجود ہے جس کی مثال وہ دیا کرتے ہیں الحمد للہ (سب تعریفات اللہ ہی کے لئے ہیں) یہ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ اس کی دلیل بھی اسی میں ہے۔ اسی طرح قادیانی مشن کا دعویٰ مذکورہ بھی متضمن دلیل ہے۔ دعویٰ ہے کہ اسلام بڑے کمال کا مذہب ہے جس کی دلیل کیا ہی سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب کو جو کمالات حاصل ہوئے وہ اوسی مذہب کی بدولت ہوئے ہیں۔ آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمالات کیا تھے، بس یہی کہ

رسول قادیانی کی رسالت　　　جہالت ہے جہالت ہے جہالت

کبھی آپ کی پیشگوئی سچی نہیں ہوئی۔ کبھی آپ نے کسی مخالف کا حوالہ صحیح نہیں دیا۔ آہ! آخری سین (نقشہ) اس باکمال کا کس سے مخفی ہے جس کا نام اوس نے خود ہی ''آخری فیصلہ'' رکھا تھا جس کی پوری نقل ۲۴ جون کے اہلحدیث میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں جس کا خاتمہ اس پر ہوا کہ

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر　　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

الحکم کا ابوالحکم اپنے عجز کا ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم اہلحدیث کے جوابات کی طرف اس لئے رخ نہیں کرتے کہ اوس میں بجز تمسخر اور استہزاء کے کچھ ہوتا نہیں مگر اوسنے یہ نہیں بتلایا کہ اہلحدیث کا استہزاء کسی میراسی بچے سے بھی زیادہ ہے جن کا آبائی پیشہ ہی استہزا ہوتا ہے۔

قادیانی مشن کے نونہال لاہور کے جلسوں میں اپنی کامیابی کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ خدا کی شان ہے جب آدمی حیاوشرم سے بے تعلق ہو جائے تو جو چاہے کہتا جائے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ہاں ہمیں خوشی ہے کہ لاہور کے جلسوں میں جو لوگ شریک تھے وہ اصلیت سے خوب واقف ہیں اور جو نہ تھے اون کو بتلانے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ قادیانی مشن کی کذب بیانیاں کسی سے مخفی نہیں۔ مختصر یہ کہ بدر نے ہمیں چیلنج دیا تھا جو ہم نے منظور کیا مگر منظور ہوتے ہی بدر انکار کر گیا۔ جس سے بدؔر نے گویا ہمارے قول کی تصدیق کر دی کہ

نہ خنجر اوٹھیگا، نہ تلوار اون سے　　　وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہاں الحکم کے ایڈیٹر ابوالحکم کا ایک سوال ہنوز باقی ہے۔ آپ پوچھتے ہیں کہ جالندھر میں خواجہ کمال الدین کے مقابلہ میں لیکچر دینے کی تم نے خواہش ظاہر کی تھی تو اہالی جالندھر نے تم سے کیا کہا تھا؟ اس سوال کے جواب کے لئے اوس نے انجمن صادقین کا مجھے واسطہ دیا ہے اس لئے میں بحیثیت خادم انجمن ہونے کے سچائی سے اظہار کرتا ہوں کہ نہ میں نے خواہش ظاہر کی تھی نہ کسی نے انکاری جواب دیا تھا۔ ہاں احباب جالندھر از خود خواجہ موصوف کے بعد مجھے مجبور کیا تھا تو میں نے جالندھر میں جا کر ایک روز مع مولوی راجہ عبدالرحمٰن صاحب تقریر کی تھی جس میں صدر جلسہ جناب صوبیدار صاحب پنشنر، آنریری مجسٹریٹ تھے۔ اس جلسہ کا اثر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا؟ میں کچھ نہیں کہتا ایک فقرہ سنائے دیتا ہوں جس سے شناسان علم کلام سمجھ جائیں گے کہ ایک ہی لفظ سے تمہارا سارا اثر مٹ گیا تھا۔ تمہارے لائق لیکچرار خواجہ صاحب نے کئی روز مجھ سے پہلے اپنے لیکچر میں مسلمانوں کو اپنا قرب بتلانے یا دھوکہ دینے کے لئے کہا تھا کہ ہمارا اور ہمارے بھائیوں کا کوئی بڑا اختلاف نہیں صرف اتنا ہے کہ وہ تو مسیح موعود کے منتظر ہیں اور ہم اوس کے گذرنے کے قائل۔ بعض معززین جالندھر نے مجھے کسی کی معرفت کہلوایا کہ چونکہ مرزائی لیکچرار نے کوئی اختلافیہ کلمہ نہیں کہا تھا اس لئے آپ بھی اون کے اختلاف کا ذکر نہ کریں تو مناسب ہے میں نے کہا بہت اچھا۔ مگر جتنا کیا تھا اُتنا تو کہہ لوں۔ جواب ملا ہاں اتنے میں تو ہرج نہیں۔ میں نے اثنا تقریر میں کہا کہ لائق لیکچرار نے سچ کہا تھا کہ کوئی اتنا بڑا اختلاف نہیں واقعی بات بھی یہی ہے کہ اختلاف صرف اتنا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو جو دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے ہم کہتے ہیں وہ قبول ہوگئی مگر ہمارے دوست (مرزائی) کہتے ہیں نہیں ہوئی۔ اس پر اہل مذاق نے جو لطف اوٹھایا اور داددی میں اوس کا ذکر نہیں کرتا ناظرین خود ہی اندازہ کرلیں۔ کسی سیدھے سادھے عقل سے خالی دیہاتی کو تیر لگا تو ہاتھ پر خون دیکھ کر کہتا جاتا ہے کہ خدا کرے جھوٹ ہو۔

مرزائی نادانو! کب تک جھوٹ جھوٹ کہتے جاؤ گے زمانہ تمہاری چالوں سے واقف ہے۔ سنو! ؎

زمانہ تیرا مبتلا ہو رہا ہے　　　تمہیں بھی خبر ہے یہ کیا ہو رہا ہے

آؤ میں تم کو منہاج نبوت بتلاؤں جس کا تم لوگ ہمیشہ دعویٰ کیا کرتے ہو۔ حضور پیغمبر ﷺ کو قرآن شریف ایسا فصیح و بلیغ کیوں ملا؟ یہی کہو گے کہ مخاطبوں کو اس فن میں دعویٰ تھا (بقول تمہارے) مرزا صاحب کو فن تصنیف میں ایسا ملکہ کیوں ملا؟ کہ (بقول لنگر کے ٹکڑہ خوروں کے) سلطان القلم ہوئے۔ اسلئے نہ؟ کہ زمانہ کی ضرورت مقتضی تھی۔ حضور پیغمبر خدا (ﷺ) کو کسی کافر نے کہا مجھ سے کشتی لڑلو۔ اگر مجھے گرا دو گے تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ حضور نے بے حیلہ حوالہ اوسے پکڑا، اور گرا دیا جس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ ہوا۔ یہ ہے منہاج نبوت۔

آیئے ہم مانے لیتے ہیں کہ چیلنج ہماری طرف ہی سے تھا۔ یہ بھی مانے لیتے ہیں کہ (بقول تمہارے) ہماری نیت دنگل اور خودنمائی کی ہے مگر تم اور تمہارے خلیفہ تو نیک نیت اور منہاج نبوت کے پیرو ہیں تم لوگ نیک نیتی سے مقابلہ کرو دیکھو ایک ہی فعل بدنیتی سے بدنتیجہ دیتا ہے تو نیک نیتی سے نیک دیتا ہے۔ ہم لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدنیت ہی سہی تم تو نیک نیت ہو پھر تمہیں اس کا کیا فکر۔ آؤ منہاج نبوت کے طریق پر مقابلہ کرو:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

سنو! ہم اس مقابلہ کا پروگرام ابھی سے بتلائے دیتے ہیں۔ بغیر اظہار مقابلہ ایک روز چار گھنٹے تصدیق اسلام پر تقریریں ہوں جن میں دو گھنٹے احمدی لیکچرار اور دو گھنٹے محمدی واعظ تقریر کریں۔ دوسرے روز چار گھنٹے خاص معارف قرآنی پر لیکچر ہوں دو گھنٹے احمدی اور دو گھنٹے محمدی۔ تیسری روز ایک بڑے عالیشان مضمون پر چار گھنٹے لیکچر ہوں جس کا عنوان ہو ''شان مرزا'' دو گھنٹے احمدی لیکچرار تصدیق کے دلائل بیان کرے اور دو گھنٹے محمدی واعظ تکذیب کے مگر یہ ضروری شرط ہوگی کہ کوئی لفظ تہذیب اور دل آزار نہ بولا جائے۔ اس کے فیصلہ کے لئے تین ممبروں کی جیوری پہلے سے مقرر کی جاویگی جو صدارت جلسہ کا کام بھی دیگی۔

مرزائی دوستو! کیا اچھا موقع تبلیغ کا ہے روح القدس کی مدد سے آؤ ہمت کرو ہاں اتنا یاد رکھنا کہ

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

نوٹ نمبر ۱: اس مضمون کے علاوہ دو مضمون اور بھی بدر مورخہ ۱۶ جون میں میرے برخلاف نکلے ہیں۔ ایک آخری فیصلہ کے متعلق۔ دوئم میری شہادت بمقدمہ مرزا کے متعلق مگر شہادت والے کی بابت بدر مورخہ ۲۳ جون میں لکھا ہے کہ آئندہ اس پر مزید بحث ہوگی اس لئے ہم بھی اوس بحث کے منتظر ہیں۔ ہاں آخری فیصلہ کے متعلق آئندہ ہم کچھ لکھیں گے انشاءاللہ۔

نوٹ نمبر ۲: مضمون بالا میں میرے ساتھ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ذکر خیر بھی بدر میں آتا رہا ہے مگر میں نے اپنے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا کیوں کہ بہت سے واقعات ان کے متعلق ایسے ہیں کہ میں اون سے واقف نہیں اس لئے مولوی صاحب موصوف اپنا جواب آپ دیں گے۔ اور غالباً خوب دینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۰ء ص: ۱-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کذب بیانی (۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بدر قادیانی آج کل کسوف کی حالت میں ہے اسی لئے بجائے روشنی کے ظلمت پھیلا رہا ہے۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب قادیانی نے جو اشتہار دیا تھا جس کو ہم نے اہل حدیث مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۰ء میں بتمام وکمال شائع کر دیا ہے۔ مطلب اس کا صرف اتنا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ میرے مشن کو سخت نقصان پہنچایا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو مجھ سے پہلے موت دے اگر وہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد واقعہ کیا ہوا؟ بتلانے کی حاجت نہیں۔ مرزائی اخبار بدر نے اس کا جواب لکھا ہے جو قابل دید وشنید ہے وہ لکھتا ہے:

حضرت اقدس مسیح موعود کے اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ دعا کے ذریعہ فیصلہ لکھا تھا سوال کرتے ہیں کہ بتاؤ فیصلہ کیا ہوا؟ اور اس مضمون کی سرخی یوں جماتے ہیں کہ: بدر قادیانی جواب دے۔ سوسننا چاہیے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے آگے فیصلہ کی یہ آسان راہ پیش کی تھی کہ اسلامی طریقہ کے مطابق دعا کے ذریعہ سے یہ جھگڑا طے پائے اور کاذب صادق کی زندگی میں مر جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب موصوف نے اور اس کے ساتھیوں نے اس فیصلہ کو منظور کر لیا تھا؟ کیونکہ ہر ایک انسان اپنے مسلمات سے قائل کیا جا سکتا ہے نہ کہ دوسرے کے مسلمات سے۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مطبع اہل حدیث میں ایک اشتہار چھپوا کر شائع کیا تھا اور اس میں حضرت مرزا صاحب کے اشتہار کا جواب دیتے ہوئے ایسا لکھا تھا کہ کسی کے پیچھے زندہ رہنا کوئی ثبوت صداقت کا نہیں ہو سکتا بلکہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے پس جب کہ اس اشتہار میں مولوی صاحب موصوف نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ان کا عقیدہ درازی زندگی کے متعلق کیا ہے اس واسطے خدا تعالی نے بھی چاہا کہ انہیں اور ان کے ہم خیال جماعت کو ان کے عقائد کے مطابق سمجھا دیا جائے کہ حرامزادہ کون ہے۔ یہ ہے بدر قادیانی کا جواب مختصر الفاظ میں امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی سمجھ میں آ جائے گا اور ہمیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ تفصیل کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ (بدر قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: کیا تمہیں لوگ کہا کرتے ہو کہ اہل حدیث بدزبانی کرتا ہے۔لوسنو! اصل حرامزادہ تو وہی ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو اس لئے وہ غیروں (حکیم نورالدین وغیرہ) کو باپ لکھتا ہو۔مگر مرزا صاحب کی اصطلاح میں حرامزادہ وہ ہے جو راستی کو چھوڑ کر ناراستی اختیار کرے۔ پس ان دونوں تعریفوں کے مطابق اڈیٹر بدر کا فرض ہے کہ میرا کوئی اشتہار اس مضمون کا دکھاوے جو اس نے میری طرف نسبت کیا ہے۔ یہ تو ہے تمہاری کذب کا جواب نمبر ایک۔

اب سنو! اصل بات کا جواب بدر نے قادیانی مشن کے اثر سے کمال ایمان داری کے ساتھ اصل مضمون کو بگاڑا ہے۔لکھتا ہے مولوی ثناء اللہ کے سامنے فیصلہ کی آسان راہ پیش کی تھی، جس کا مطلب یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ سے دریافت کیا تھا کہ تم بھی اس صورت کو مانتے ہو یا نہیں۔لیکن مولوی ثناء اللہ نے نہ مانا تو بس وہ صورت بھی رہ گئی۔

سبحان اللہ! ایسی تحریف کی کہ یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالے۔۲۴ جون کے اہل حدیث میں سارا اشتہار نقل ہو چکا ہے یہاں بھی چند فقرات نقل کرتا ہوں ناظرین غور سے سنیں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین ۔بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس مضمون کو اپنے پرچہ میں لکھ؟ دیں جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

ناظرین یہ جملے انشائیہ ہیں یا خبریہ؟ یعنی ان میں مجھ سے کچھ استفسار ہے یا مجھ کو اور پبلک کو خبر دی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میں (مرزا) نے خدا سے اس مضمون کی دعا مانگی ہے پس تم بھی منتظر رہو۔ ادنی اردو دان بھی اس عبارت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے مجھ کو اور پبلک کو اطلاع دی ہے کہ فیصلہ کے منتظر رہو نہ یہ کہ مجھے فیصلہ کی دعوت دی ہے اور میرے سامنے صورت پیش کی ہے جو بدر نے پخ نکالی ہے۔

او ظالم! اس طرح تم واقعات چھپا کر دنیا کو اندھا بنا سکتے ہو آہ کیا سچ ہے

خون ناحق بھی چھپائے سے کہیں چھپتا ہے

کیوں وہ بیٹھے ہیں میری نعش پہ دامن ڈالے

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے اور بدرو نہیں، تو آ ہم تیرے ہی حوالہ سے اس نزاع کا فیصلہ کئے دیتے ہیں ۔ لے سن اور بدر ۲۵، اپریل ۱۹۰۷ء کا پرچہ نکال کر سامنے رکھ جہاں تو... اکبر آنجہانی کی ڈائری لکھتا ہے کہ آپ نے فرمایا: ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

پھر ۱۳؟ جون کے بدر میں مرزا صاحب کی طرف سے تم (اڈیٹر بدر) نے میرے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا: مشیت ایزدی نے حضرت حجۃ اللہ کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔

بتاؤ ان حوالہ جات سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ یہ کہ... اکبر آنجہانی نے میرے ساتھ قطعی فیصلہ کر دیا تھا یا صورت فیصلہ میرے سامنے پیش کی تھی؟

او ظالم! تمہیں خدا کا خوف نہیں تو مخلوق سے بھی شرم نہیں۔ ہاں یاد آیا، آخر فنافی الشیخ کا درجہ یہی تو ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

یہ ہیں صحیح واقعات۔ کیا الحکم کا ابوالحکم اس پر کچھ بولے گا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۷ ۔ ۷ رجب ۱۳۲۸ھ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء۔ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی کذب بیانی (۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تیسرا نمبر ہے مگر ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ قادیانی مشن کی کذب بیانیاں کسی شمار میں آسکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اَن گنت اور بے شمار ہیں۔ جن کی اصل ہی افترا اور بہتان پر ہو اونکی فروعات کا کون شمار کرسکے۔

آج ہم بدؔر کی اُس کذب بیانی کا جواب دینے کو ہیں جو میری شہادت کے متعلق مختلف رنگوں میں چہ میگوئیاں کیا کرتا ہے۔ شکر ہے کہ میرے بار بار کے اصرار پر اوس نے میرے اصلی الفاظ (جنکی میں ہنوز تصدیق نہیں کرسکتا) نقل کردیئے ہیں جو یہ ہیں:

''نماز نہ پڑھنے والا، زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے۔ قرآن کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ دروغ گو میں اگر اور اوصاف شرعیہ ہیں تو وہ ایک معنی میں متقی ہوسکتا ہے۔ دروغ گو، جعلساز، بہتان باندھنے والا، افترا باندھنے والا، دغا دینے والا ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔'' (بدر ۱۶ جون ۱۹۱۰ء)

یہ ہیں (بقول بدؔر) میرے اصلی الفاظ۔ اِن سب میں اخیر پر جو شرط لگائی گئی ہے (بشرطیکہ توحید پر قائم ہو) یہ سب کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص توحید خداوندی پر مضبوطی سے قائم ہو۔ اوس سے اگر گناہ کبیرے کسی قسم کی ہوجائیں تو وہ مطلق تقویٰ سے خارج نہیں ہوجاتا بلکہ بوجہ توحید کسی نہ کسی درجے میں متقی رہتا ہے گو تھرڈ کلاس ہی میں ہو۔ یہ نہیں کہ ایسے کام کرنے جائز ہیں۔ اب میں ناظرین کو اپنے اس دعویٰ کی دلیل مع حوالہ سُناتا ہوں۔ قادیانی مشن کے بندوں سے تو توقع نہیں کہ وہ کچھ فائدہ اٹھاوینگے ہاں ناظرین سے امید ہے کہ وہ اصل بات کو پا جاوینگے۔

اصؔل یہ ہے کہ تقویٰ کے مدارج ہیں تین۔

ایک یہ کہ توحید کامل کے ساتھ کبیرے صغیرے گناہوں سے بچنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) دوئم یہ کہ توحید کے ساتھ صغیرے گناہوں کا سرزد ہوجانا۔ مگر کبائر (بڑے گناہوں) سے بچنا۔

(۳) سوئم توحید کامل کے ساتھ صغیرے اور کبیرے گناہوں کا سرزد ہوجانا۔

یہ تین درجے ہیں متقیوں کے۔ تفسیر بیضاوی میں زیر آیت ھدی للمتقین تین قسمیں لکھی ہیں۔ مگر میں اس دعویٰ کو کہ گناہگار مرتکب کبائر بھی بشرط توحید ایک معنی سے متقی ہیں۔ قرآن و حدیث سے ایک دفعہ پہلے ثابت کر چکا ہوں۔ اب بھی اوسکا خلاصہ بتلاتا ہوں:

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: تلك الجنة التی نورث من عبادنا من كان تقيا (پ١٦ ع٧) (جنت کے وارث متقی ہوں گے)

اس آیت نے صاف بتلایا ہے کہ متقی لوگ ہی نجات پاوینگے۔ بہت خوب۔ حدیث شریف بروایت ابوذر مشہور ہے وان زنٰی وان سرق یعنی موحّد آدمی کلمہ شہادت پڑھنے والا اگرچہ کبائر گناہ بھی کرتا ہو نجات پاویگا۔ اس حدیث کو آیت موصوفہ کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو نتیجہ صاف ہے کہ تقویٰ کے مراتب کثیرہ ہیں۔ ایک تقویٰ تو وہ ہے جو تفسیر بیضاوی کے الفاظ میں یوں ہے کہ:

ان یتنزه عما یشغل سره عن الحق ویتبتل الیه بشراشره وهو التقوىٰ الحقیقی۔

یعنی اعلیٰ تقویٰ یہ ہے کہ انسان کا دل تمام قسم کی آلائشوں سے جو دل کو خدا کی طرف سے ہٹا دیں پاک صاف اور ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو۔ کچھ شک نہیں کہ یہ تقویٰ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ جیسے مومن کامل کی یہی تعریف ہے کہ اوس سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے۔ لیکن یہ نہیں کہ گناہگار مسلمان (بشرط اقرار توحید و رسالت) ایمان اور اسلام سے خارج ہے۔

پس جس طرح ایمان کے مختلف مراتب ہیں۔ جس طرح ایک گناہ گار مرتکب کبائر انسان بھی ایک معنی سے مومن ہے اسی طرح بدکار فاسق فاجر بھی (بشرط توحید) ایک معنی سے متقی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ ایسے کام کرنے سے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں۔ حاشا وکلا۔ لایقول به الا من سفه نفسه.

او بدؔر! اب بھی تجھ میں کچھ نور آیا یا ہنوز کسوف ہی میں ہے۔ کیا تو ہمارے پیش کردہ حوالجات کی باقاعدہ ہماری تقریر نقل کر کے تردید کرسکتا ہے؟ انشاء اللہ نہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے عدالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت دی تھی چونکہ مقدمہ بھی مرزا آنجہانی کا تھا اِس لئے مرزائی وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی نے ناک بھوں چڑھائی تو میں نے اوسی وقت کہہ دیا تھا کہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ مگر مرزائی اور انصاف؟

ناظرین! یہ ہے اِن لوگوں کی دھوکا بازی کہ میرے مطلب کو بگاڑ کر مشہور کر رہے ہیں کہ معاذ اللہ میرے نزدیک جھوٹ بولنا وغیرہ جائز ہیں۔ یہ ایسی بات ہوئی کہ ایک شخص سے سوال ہو کہ نماز ترک کرنے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں وہ اس کا جواب دے کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک معنی سے مؤمن ہے پس قادیاں کا بے نور بدؔر غل مچادے کہ دیکھو جی اس کے ہاں نماز پڑھنے بھی کچھ ضروری نہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

جو بشنوی سخن اہلِ دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہء دلبرا خطا اینجا است

کیا الحکم کا ابوالحکم بھی کچھ بولیگا؟ (کیوں)

اخبار پرکاش نے بھی بدؔر کا مضمون نقل کیا تھا اِس لئے اوس کے سمجھانے اور نقل کرنے کے لئے مختصر فقرے بتلاتا ہوں۔

بدؔر نے میری شہادت میں نقل کیا ہے کہ:

جھوٹ بولنے والا وغیرہ ایک معنی سے متقی ہے۔ اس کا مطلب ایسا سمجھو کہ آریہ کی اصل تعریف ہے نیک آدمی لیکن ایک تعریف یہ بھی ہے کہ کسی آریہ سماج کا ممبر ہو۔ پس جو شخص آریہ سماج کا تو ممبر ہو مگر ویدک دھرم پر مضبوطی سے پابند نہو۔ جیسے عموما آج کل کے آریے ہیں۔ جس کا انکار کسی کو بھی نہیں۔ گو وہ شخص پہلے معنی سے تو آریہ نہیں مگر ایک معنی سے آریہ ہے۔ یعنی ان معنی سے کہ آریہ سماج کا ممبر ہے آریہ سماج کے مشن سے دلی ہمدردی رکھتا ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے والا وغیرہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ سے تو گر جاتا ہے اور بہت دور گرتا ہے لیکن چونکہ وہ توحید اور ایمان کا قائل ہے اِس لئے ایک معنی سے متقی ہے اِس کا ثبوت مذہبی کتابوں میں ملتا ہے۔ میرا مطلب یہ نہ تھا کہ ایسے کام کرنے جائز ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء ص: ۱-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# الحکم پر بجلی گری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے انتقال سے کچھ دن بعد (۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کے) اہلحدیث میں اس عنوان سے لکھا گیا تھا کہ الحکم مرزا کے بعد مردگی کی حالت میں ہے۔ اس پر الحکم کے ابوالحکم نے بہت بُرا منایا تھا۔ مگر خدائی بول پورے ہو کر رہتے ہیں۔ آج کل الحکم پر بجلی کا ایسا اثر ہے کہ کئی کئی ہفتے لیٹ رہتا ہے (اب تو بدر بھی اس اثر سے محفوظ نہیں۔ اڈیٹر) آتا ہے تو کئی ایک ہفتوں کا اکٹھا چنانچہ ۱۲-۲۸ جون اور ۷/ جولائی کا پرچہ بھی اکٹھا نکلا۔ مگر اوراق خواندگی اہلحدیث کی تقطیع کے برابر کے کل چار۔ اس سے بعد آج (۲۷ جولائی) کو پرچہ آیا تو اُس پر مورخہ ۲۱ جولائی لکھا ہے۔ ۱۴ کا ہضم۔ کیا ابھی کسی کو شک ہے کہ الحکم پر بجلی نہیں گری۔ گری اور ضرور گری۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۵/ اگست ۱۹۱۰ء ص: ۲-۳)

# بدر کی بد روی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ ۸/ جولائی کے اہلحدیث میں لکھا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری نسبت غلط گوئی اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ کفن فروشی اور وعظ گوئی پر تیرا گذارہ ہے۔ اس پر میں نے لکھا کہ میں نہ تو کسی مسجد کا امام ہوں نہ ہوا تھا۔ بلکہ میری دعا ہے کہ میری اولاد میں بھی کوئی کسی مسجد کا امام نہ ہو۔ جس کا مطلب حسب قرائن صاف تھا کہ آج کل امامت جو مردہ شوئی اور کفن فروشی سے تعبیر ہو سکتی ہے اس کی نفی کی تھی۔ اس کے جواب میں قادیانی بدر اپنی معمولی بدروی سے لکھتا ہے:

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری ۸/ جولائی ۱۹۱۰ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں۔ میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں، نہ میں جنازہ خواں۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ، ان کے خلفائے راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے۔ آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ میری اولاد میں کوئی مسجد کا امام اور جنازہ پڑھانے والا نہو۔ اس پیچیدگی کی کیا ضرورت تھی۔ صاف الفاظ میں کیوں نہیں کہہ دیا کہ میری اولاد میں کوئی مسلمان نہو۔'' ۱۴؍جولائی

**شیخ الاسلام فرماتے ہیں:** اسی کو کہتے ہیں۔

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

ہاں بدر صاحب! یہ تو بتلایئے جب کہ خود حضور پرنور اور آپ کے خلفاء راشدین امامت کراتے تھے تو تمہارے پیرومرشد (مرزا) کو کس بھڑ نے کاٹا تھا کہ آپ امامت نہ کراتے، بلکہ مولوی عبدالکریم کو امام بنایا ہوا تھا۔ مہدی اور مسیح ہو کر بالاختیار ترک سنت۔ افسوس یہ ہے کہ ان کی ایمانداری یہ ہے کہ مخالف کا مضمون اوسکے اصلی الفاظ میں نہیں دکھاتے بلکہ اپنے حسب منشا بنا کر اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالتے ہیں جو ایک سخت ظلم ہے۔ مگر وہ ایسا کرنے میں معذور بھی ہیں جب کہ اون کے رادھا سوامی (مرزا صاحب آنجہانی) بھی ایسا کرتے رہے تو ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔

روبسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۵؍اگست ۱۹۱۰ء ص:۳)

# یہ بھی شرط کوئی مشکل نہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ قادیانی اخبار بدر نے فخریہ لکھا تھا کہ ہمارے (سلسلہ مرزائیہ کے) واعظوں اور لیکچراروں کو خدا نے یہ برکت عطا کی ہے کہ اون کی تقریروں میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ اگر ہمارا سلسلہ جھوٹ پر ہے تو یہ برکت خداوندی کیوں ہے پھر شیخی بھگاری تھی کہ کوئی مخالف ہے کہ ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ کر سکے۔ جس کے جواب میں بخوشی منظوری دی گئی۔ میرے ساتھ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ قادیانی بدر مدت تک کسوف میں رہا آخر کار جب کسوف سے نکلا تو جواب دیا کہ تم بھی ملک میں پھر کر لیکچر دیتے پھرو ہم بھی دینگے۔ خدا جس کو کامیاب کریگا معلوم ہو جائیگا۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ یہ تمہاری سابقہ تحریر کے برخلاف ہے مقابلہ کے لیکچر ایک ہی جلسہ میں ہونے چاہئیں۔ اس پر اس نے ۴/اگست کے پرچے میں ایک نوٹ لکھا ہے جو قادیانی کذب بیانی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

**شرط کیونکر پوری ہو:** ہمارے مکرم دوست بابو فرزند علی صاحب نے ذکر کیا کہ خواجہ صاحب (۱) کے ساتھ ایک ہی اسٹیج پر تقریر کرنے کی جو تجویز مولوی ثناء اللہ صاحب نے تحریر فرمائی ہے اس میں جو شرط مولوی صاحب نے یہ لگائی ہے۔ کہ سامعین ہر دو تقریروں میں وہی ہوں یہ شرط پوری نہیں ہو سکتی۔ میں نے دو دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا لیکچر سنا ہے ایک تو انجمن حمایت الاسلام لاہور میں۔ ایک دفعہ جب مولوی صاحب نے وعظ شروع کیا۔ تو فوراً لوگ اُٹھنے شروع ہو گئے۔ انجمن کے کارکنوں کو کہا گیا کہ لوگوں کو بٹھانے کا انتظام کرو انہوں نے کہا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اسٹیج پر کھڑا کر دیں اب لوگوں کو بٹھانا مشکل کام ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی ایک مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں دو گھڑی کھڑے ہوئے لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔" بدر ۶/اگست ۱۹۱۰ء

**شیخ الاسلام فرماتے ہیں:** بابو فرزند علی کو میں جانتا ہوں۔ گو وہ مرزائی ہے مگر ایسا نہیں کہ واقعات خود بنالے۔ ایڈیٹر بدر کی یہ کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً اسی لئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی نے بھی ایڈیٹر بدر کو غیر ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ ایڈیٹر بدر کی خواہش پر وہ خط ہم شائع کر دینگے۔ بدر کی کارستانی نہیں تو بابو مذکور سے انجمن کے اوس جلسہ کی تعیین کرائے (۲) ورنہ یہ بیان کذب نمبر ۲ ہوگا۔ اسی طرح اوس مباحثہ (۳) کی بھی تعیین کرائے جس کا اوس نے ذکر کیا ہے ورنہ وہ کذب نمبر ۳ ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ اصل مطلب کا جواب یہ ہوگا کہ اگر واقع میں میں ایسا ہوں تو تم لوگ کیوں گھبراتے ہو جلسہ کرو مقابلہ دیکھ لو یہ ضروری کہ حاضرین کے افراد ایک ہوں بلکہ یہ ضروری ہے کہ جلسہ ایک ہو۔ پس اب تو شرط پوری ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اگر تم مان لو تو تمہاری سعادت ہے اور تمہارے مشن میں بہت کچھ ترقی کی موجب ہے کہ دوسرے روز کے جلسہ میں بھی مقابلہ لیکچر ہوں مگر اون کا عنوان بڑا عالیشان ہوگا جو خاص قادیانی مشن کو قوت بخشنے والا اور اوس کی بنیاد کو مستحکم کرنے والا ثابت ہوگا۔ وہ عنوان یہ ہوگا ''شان مرزا''۔

اس عنوان پر تمہارا لیکچرار تائیدی تقریر کرے گا اور ہمارے لیکچرار کا تردیدی بیان ہوگا۔ مگر یہ مقدم شرط ہوگی کہ کسی فریق کا کوئی لفظ خلاف تہذیب اور دل آزار نہوگا۔ ایسا نہو کہ ریاست رامپور کے جلسہ کی طرح تو تو میں میں کرنے لگ جاؤ تو ذلیل ہوکر بھاگو۔

لطیفہ: مرزائی دوستو! رامپور کا نام سن کر تم کو اوس جلسہ کا سارا نقشہ ذہن میں آ گیا ہوگا۔ لیکن ڈرنا نہیں تم نے یہی سمجھ کر تسلی کر لینا کہ ثناء اللہ وہی تو ہے جو انجمن حمایت الاسلام میں کھڑا ہوا تو لوگ بھاگ گئے تھے۔ نواب صاحب رام پور نے اس کو حسن تقریر اور فصاحت و بلاغت کا سٹرفکیٹ دیدیا تو کیا ہوا۔ بس آؤ اور طیار ہو جاؤ ہاں اتنا یاد رکھنا کہ

انا صخرة الوادی اذا مازوحمت  واذا نطقت فاننی الجوزاء

حواشی: (۱) خواجہ صاحب کا نام کون لیتا ہے ہمیں کسی خاص شخص سے کیا مطلب یہ دروغ نمبر اول ہے۔ (اہلحدیث)

(۲) ۱۱ر اگست کے بدر میں بابو مذکور نے ایڈیٹر بدر کی تکذیب کر کے لکھا ہے کہ واقع کانفرنس کے جلسہ منعقدہ امرتسر کا ہے۔ چنانچہ اوسکے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے کھڑے ہوتے ہی حاضرین میں ہل چل مچ گئی اور گو مولوی صاحب نے منتظمین سے شکایت کی لوگ اٹھتے گئے۔ اور سماں نہ بندھا مگر مولوی صاحب وعظ کئے گئے۔ اور بعض لوگ اخیر تک سنا کئے انجمن حمایت اسلام کے موقعہ پر تو آخر کار مولوی صاحب کو وعظ بند کر دینا پڑا تھا اس وجہ سے کہ لوگ سنتے نہ تھے۔'' بدر ۱۱ر اگست

کانفرنس کا واقعہ صرف اس قدر ہے کہ امرتسر کے بعض اہل بدعت کو خطرہ تھا کہ یہ ہمارے برخلاف کہیگا اس لئے اونہوں نے شروع شروع میں کچھ ہل چل کرنی چاہی تھی لیکن ان کی اس حرکت سے کوئی نقصان نہ ہوا وعظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برابر ہوتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ کا ثبوت اس سال کا تازہ ہے کہ بقول پیسہ اخبار جتنی کثرت ہمارے (میرے اور مولوی ابراہیم صاحب) کے وقت میں تھی دوسرے کسی وقت میں نہ ہوئی تھی۔ منہ

(۳) ۱۱ راگست کے بدر میں بابو مذکور نے اس بیان کو بھی جھوٹ قرار دیا ہے یعنی ایڈیٹر بدر کی تکذیب کی ہے یہی ہم کہتے تھے کہ ایڈیٹر بدر ثقہ راوی نہیں حکیم نورالدین کی راء بھی یہی ہے جن کی دستخطی خط ہمارے پاس ہے۔ منہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۲۔ مورخہ ۱۳ رشعبان ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹ راگست ۱۹۱۰ء ص: ۴-۵)

# محمد حسین بٹالوی

# اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الحکم آج کل اس عنوان سے مضمون لکھ رہا ہے جس میں یہ دکھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے چاہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی ناکام رہیں مگر وہ اللہ کی تائید سے پورے کامیاب ہو کر فوت ہوئے۔

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ کامیابی اور ناکامی کس کو کہتے ہیں ان کے معنی کا معلوم کرنا مقدم ہے۔ کامیابی کے معنی ہیں جو انسان اپنا مقصود رکھتا ہو اوسکو پورا ہوا دیکھ لے۔ نہ دیکھے تو ناکامی۔ اب مطلع بالکل صاف ہے مرزا صاحب کا نقطۂ خیال یوں تو بہت سا وسیع تھا مگر مختصر طور پر بتلانے کے لئے اتنا کافی ہوگا کہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی موت میرے سامنے ہو۔ چنانچہ اونھوں نے اس کی تمنا کا اشتہار بھی بڑے زور وشور سے دیا تھا پھر کیا ہوا۔ ظاہر ہے۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کامیاب ہو گئے۔

ہاں اگر یہ سوال ہو کہ یہ اون کا اصل مقصود نہ تھا بلکہ اصل مقصود اون کا تبلیغ اور اشاعت تھی جو کافی طور پر ہو گئی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ محض تبلیغ اور اشاعت کسی کا اصل مقصود نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اصل مقصود ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلق اللہ ہوتا ہے اور اشاعت اوس کا ذریعہ مگر جو بات اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہوتا ہے اور اشاعت اوس کا ذریعہ مگر جو بات اصل مقصود میں خلل انداز ہو اور اس کے اٹھانے کی طرف توجہ ہو جائے اور نہ اوٹھے تو کامیابی محال

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ریل گاڑی چلانے سے اصل مقصود قطع مسافت ہے اگر ریل کی سڑک میں دریا یا پہاڑ ایسے حائل یا مانع ہوں کہ اون پر پل نہ بن سکیں اور سرنگ نہ لگ سکے یہاں تک کہ انجینئریوں کا بھی خاتمہ ہو جائے تو ایسی حالت میں کہا جائے گا کہ انجینئر کامیاب نہوا۔ ٹھیک اسی طرح ہماری بابت مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میرے مشن میں انہوں نے سخت رکاوٹیں ڈالی ہیں اس لئے میں بحکم خداوندی اعلان کرتا ہوں کہ اگر یہ میری زندگی میں نہ مریں تو میں جھوٹا۔ پھر کیا ہوا؟ آہ ے

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر　　　کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

کیا ایسی ناکامی پر بھی کوئی شخص کامیاب کہلا سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۲۔ مورخہ ۱۳/شعبان ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹/اگست ۱۹۱۰ء ص:۵-۶)

# قادیانی پئو کی اماں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرت سر میں ایک دیوانی عورت تھی۔ بچے اوس کو چھیڑتے اور اوسکا نام رکھتے تھے پئو کی اماں۔ اتفاقاً کسی روز لڑکوں کو تعطیل ہوتی تو اماں کی اچھی خاصی خاطر کرتے لیکن جس روز کاروبار میں ہوتے تو اماں جی کہتے آج شہر کے لونڈے مر گئے۔ وہی حال ہماری قادیانی پارٹی کا ہے کسی شخص نے مجھے خط لکھا جس میں مرزا کی بابت سوال کیا۔ میں نے اپنی عادت کے موافق بغیر گالی گلوچ کے اصل مطلب کا جواب دیا۔ لیکن قادیانی پئو کی اماں کو یہ جواب ایسا ناپسند آیا کہ بدر نے ایک مضمون لکھ مارا جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تا کہ معلوم ہو کہ شہر کے لونڈے مر گئے یا زندہ ہیں۔ بدر قادیان لکھتا ہے:

**ثناء اللہ کی قوت ایمانیہ:** کچھ عرصہ ہوا دو طالبان حق نے حضرت مولوی نورالدین صاحب امیر المومنین اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری کی خدمت میں رقعے لکھے کہ آپ اپنے عقیدہ متعلق (سیدنا) مرزا صاحب سے قسمیہ اطلاع دیں تا کہ اس کی پیروی کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ثناء اللہ نے ایسا کہ اس کی قوت ایمانی سے امید کی جاسکتی تھی۔ نہایت کمزور لفظوں میں جواب دیا اور برخلاف اس کے خلیفۃ المسیح نے پرزور الفاظ میں اپنے حق پر ہونے کا اعلان کیا جس سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ ثناء اللہ محض ہٹ دھرمی اور ضد سے اس سلسلہ حقہ کا انکار کرتا ہے ورنہ اوس کا دل خوب جانتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ فائدہ عام کے واسطے وہ سوال وجواب درج اخبار کئے جاتے ہیں:

نقل خط از جانب منشی خدابخش پٹواری تلونڈی راہ والی وشاہ محمد نمبر دار ڈوگرانوالہ تحصیل گوجرانولہ

اے مولانا مولوی صاحب دامت عنایتۂ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کل مذہب کی تحقیق میں ہر کس وناکس بحد امکان مصروف ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ایمان قرآن کریم پر ہے آپ مسلمانوں میں سے بڑے عالم اور واقف احادیث مشہور ہیں اور احادیث سے ثابت ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ شاہ دوجہاں نے مہدی آخر الزمان کی نسبت پیشگوئی فرمائی ہے۔ جس کا مرزا صاحب مرحوم قادیانی نے دعویٰ کیا ہوا ہے۔ جن کے حالات سُن سن کر ہمارا رجوع ہو چلا ہے۔ کہ جناب موصوف پر بطور مہدی آخر الزمان ایمان لایا جاوے۔ چونکہ اشتباہ میں ہیں اس واسطے خدمت میں التماس ہے کہ آپ خداوند تعالیٰ اور جناب رسول مقبول ﷺ کو حاضر ناظر کر کے سچے قرآن کریم کی شہادت پر ہم قسم اوٹھا کر اطلاع بخشیں کہ آیا وہ سچے ہیں یا کاذب۔ جواب کے واسطے ⅟ کا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ تلونڈی راہ والی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرانوالہ کے پتہ پر اطلاع بخشیں پاس خدابخش پٹواری۔

تابعداران شاہ محمد نمبر دار ڈوگراں

خدابخش پٹواری موضع تلونڈی راہ والی، ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

نقل جواب از جانب مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا دعویٰ صحیح نہیں کیوں کہ ان کے کئی ایک الہام غلط ہوئے تھے۔خصوصا آخری فیصلہ میں وہ جھوٹا ثابت ہوا جو اوسنے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناءاللہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں (مرزا) جھوٹا ہونگا۔پس وہ جھوٹا ثابت ہوا۔دستخط مولوی ثناءاللہ۔ابوالوفاءامرت سر۔(بدر)

اہلحدیث: میرے جواب کو دیکھ کر کوئی شائستہ آدمی کہہ سکتا ہے کہ میرا ظاہر میرے باطن کے خلاف ہے یا میں دل سے قادیانی مشن کو غلط نہیں جانتا ہاں چونکہ قادیانی مشن میں سب وشتم گھٹی میں داخل ہے اس لئے اون کے نزدیک شائستہ لفظوں میں جواب دینا گویا بے ایمان بننا ہے اس لئے ہمیں ضرور ہے کہ ہم اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔پس سنئے ۔

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔نمبر ۴۵-۴۶۔مورخہ ۴-۱۱/رمضان ۱۳۲۸ھ مطابق ۹-۱۶/ستمبر ۱۹۱۰ء۔ص ۴-۵)

........................................................................................................

# مرقع قادیانی

مرقع قادیانی ۱۹۰۷ء میں زیر ادارت شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ماہنامے کی صورت میں جاری ہوا،اور مرزا غلام احمد قادیانی کی موت (۱۹۰۸ء) کے بعد بند ہوگیا۔یوں اس کا دور اول اختتام پذیر ہوا۔ اس دور کے بیشتر مضامین شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ مرحوم کے تحریر فرمودہ ہیں تاہم کچھ تحریریں دوسرے اہل قلم وعلم کی بھی ہیں جنھیں شیخ الاسلام کی خدمات میں ہی ذکر کیا جارہا ہے کیونکہ وہ آپ ہی نے اپنے رسالے میں شائع فرمائی تھیں، نیز کسی دوسری جگہ انہیں درج کرنے کا شائد موقع بھی نہ ہو۔یہ تحریریں کچھ تو احتساب قادیانیت سے نقل کی جارہی ہیں،اور باقی مرقع قادیان کے ۱۹۰۷ء۔۱۹۰۸ء کے شماروں سے ہیں جو ہمیں فوٹو کی صورت میں ہندوستان سے ملے ہیں۔ان قدیم تحریروں کو مناسب قطع وبرید کے بعد ذیل کے صفحات میں لباس جدید میں نذر قارئین کیا تا ہے۔بہاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ڈوئی کی موت پر قادیانی الہام بافی

مرزا صاحب کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جس وقت وہ الہام شائع کرتے تھے اس وقت خود ان کو یہ خبر نہیں ہوتی تھی کہ آئندہ کو کیا پیش آئے گا۔ اس لئے جیسا وقوعہ پیش آتا، نکتے چھانٹا کرتے تھے۔ امریکہ میں ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے مرزا جی کی طرح نبوت کا دعوی کیا تھا، جس پر کرشن جی قادیانی (مرزا) کو غصہ آیا کہ، ابے ہیں؟ ایک ہم اور ایک تو؟ یاد رکھ :

ہم اور غیر دونوں یک جا بہم نہ ہوں گے
ہم ہوں گے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

مگر وہ کوئی ایسا کوہ وقار تھا کہ اس نے کبھی پھر بھی نہ دیکھا کہ پیچھے کون آتا ہے۔ خدا کی شان قضاء الہی سے وہ فوت ہو گیا۔ بس تو مرزا صاحب بن آئی اور وہ مع مریدوں کے بغلیں بجانے لگے۔ چنانچہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا جو یہ ہے :

## حضرت مسیح موعود کا صدق کھل گیا

## اور کذاب و مفتری ڈوئی مر گیا

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانیست کبیر

امریکہ کے کذاب و مفتری ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی کے نام سے الحکم کے ناظرین اور انڈیا کی مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے الیاس اور عہد نامہ کا رسول ہونے کا دعوی کیا تھا۔ اور بالآخر اس نے مسلمانان عالم کی ہلاکت کی پیش گوئی بڑے زور شور سے .... کی تھی جس پر حضرت حجۃ اللہ (مرزا) نے ۱۹۰۲ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کا جواب انگریزی زبان میں بکثرت امریکہ میں شائع کیا تھا۔ اور ستمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۲ء کے اردو میگزین میں اس کا ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور اخبارات کے سلسلہ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دیکھئے کس زور کی عبارت ہے اور کس مضبوطی سے دعوی ہے۔ مگر ناظرین آگے چل کر جان لیں گے کہ یہ مضبوطی نہیں بلکہ ڈھٹائی ہے۔ خیر اس کے جواب میں ہم نے اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ.. مارچ ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون لکھا جو یہ ہے:

## کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ جس پر قادیانی کرشن کی پارٹی مارے خوشی کے آپے سے باہر ہوئے جاتی ہے کہ ہمارے کرشن کی پیش گوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی قادیانی نے کب پیش گوئی کی تھی۔ اس کی تاریخ مع اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا۔ بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دے دینا۔ بدر اور الحکم وغیرہ کے اڈیٹرو! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو۔ تا سیہ روئے شود کہ در وغش باشد

اس کو دیکھ کر الحکم کے اڈیٹر نے الحکم مورخہ ۱۹ مارچ (ص ۱۵) میں جواب دیا۔ جو یہ ہے:

## کیا ثناء اللہ مان لے گا؟

امرتسری منکر مولوی ثناء اللہ عجیب وغریب مذبوحی حرکات کرنے کا عادی ہے اور اس کی چشم بینا ایسی بند ہے کہ وہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا، اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ جب کوئی نشان پورا ہوتا ہے تو اپنے اسلاف منکروں کے نقش قدم پر چل کر کہہ دیتا ہے سحر مستمر ڈاکٹر ڈوئی مفتری رسول کی موت کی پیش گوئی پوری ہونے پر وہ مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو۔ تا سیہ روئے شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کہ دروغش باشد۔ میں امرتسری منکر کی قسم کی پروا کرتا ہوں کہ اور: دروغ گو را تا بخانہ اش باید رسانید، پر عمل کرنے کے لئے اسے الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ کے پڑھنے کی تکلیف دیتا ہوں جہاں پیش گوئی کے اصل الفاظ درج ہیں۔ اب اگر ثناء اللہ راست باز ہے تو اسے تسلیم کرے اور اگر وہ خدا تعالی پر ایمان رکھتا ہے تو سچائی سے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور تکذیب سے باز آئے۔

اس جواب میں اڈیٹر الحکم نے ہمارے جواب کے لئے ۱۷ مارچ کے الحکم کا حوالہ کافی سمجھا، جس میں اس نے پیش گوئی کا خلاصہ یہ لکھا تھا کہ:

کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

مگر ناظرین بانصاف غور کریں کہ ہم نے جو سوال کیا تھا وہ ڈوئی کے متعلق اصل عبارت سے تھا، نہ کہ اس کے خلاصے کے متعلق۔ خلاصہ تمہارا تو اسی قسم کا ہوتا ہے کہ اصل عبارت تو تھی پندرہ ماہ کے اندر آتھم مر جائے گا، مگر اس کو چھانٹتے چھانٹتے آخر ایسا تناسخ کے چکر میں ڈالا کہ اس کی اصلی اور نقلی صورت میں اس سے زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے جو بقاعدہ تناسخ بداعمال انسان کو بدکرداری کی وجہ سے انسانی شکل سے کتے اور بلّے کی جون نصیب ہوتی ہے۔ مگر ہوشیار اڈیٹر سمجھ گیا کہ ہماری پکڑ کوئی معمولی نہیں، اس لئے اس نے اپنے بزرگ کی طرح چالاکی سے اصل عبارت کو چھپا کر اس کے خلاصہ کا حوالہ بتلایا۔ پھر خلاصہ بھی وہ جس کو دیکھ کر سوال پیدا ہوا تھا۔

مرزائی پارٹی کا ایک اعلیٰ لیڈر جو گو مرزائی تقلید میں پھنسا ہوا ہے تاہم اس کے قلم سے کبھی کبھی سچ نکل جایا کرتا ہے یعنی قادیانی ریویو آف ریلیجنز کا اڈیٹر (مولوی محمد علی ایم اے) لکھتا ہے:

ہم نہیں کہتے کہ کوئی شخص بلاتحقیق حضرت مسیح موعود (مرزا) کی پیش گوئیوں کو آمنا وصدقنا کہہ دے۔ بلکہ ہم صرف انہیں اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ محقق نظر سے غور کریں۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ ص ۱۳۰)

اس لئے جس کتاب کا اڈیٹر الحکم نے حوالہ دیا ہے، ہم اسی سے اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ مگر ان کی طرح خلاصہ نہیں بلکہ اصل مضمون لفظ بلفظ سناتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء میں صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں:

رہے مسلمان، سو ہم ڈوئی کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی حاجت کیا ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیش گوئی نہ سنائیں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہوں (یہاں تو یسوع کو نبی لکھا گیا مگر ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۔۷ پر اسی یسوع کو خوب گالیاں سنائی ہیں۔ مرزائیو! ان دونوں مقاموں کو دیکھ کر اللہ سے ڈر کر فیصلہ کرو۔ ثناء اللہ) اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہیے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کروں گا۔ اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دونگا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیوں کیلئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئے گی۔

میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا۔ یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں۔ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ۲۵ برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا، اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے، ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔

ڈوئی بے ہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزارہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا، اور وہ مر گئی، اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے، اور کیوں اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مر گئی، اور اس کی بیماری پر بلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا، مگر وہ گذر گئی۔ یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا عام لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہیں اور سلب امراض میں بہتوں کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی بزرگی کا قائل نہیں ہوتا۔ پھر امریکہ کے سادہ لوحوں پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال میں پھنس گئے۔ کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا بنانے کا بوجھ کافی نہ تھا کہ یہ دوسرا بوجھ بھی انہوں نے اپنے گلے میں ڈال لیا۔

اگر ڈوئی اپنے دعوی میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور اپنے لاف گزاف کی نسبت دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندے کے پھاڑنے سے نہ ہو۔

اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔ (ریویو آف ریلی جنز ج ۱ نمبر ۹۔ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۴۔ ۳۴۵)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہ ہے اصل عبارت۔ اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے۔ یہ نہیں کہ بطور پیش گوئی اعلان کر دیا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے گا ۔ مرزیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔

معزز ناظرین! خدارا، ذرا کرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو، یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا سچے سے پہلے مرجائے گا؟ بلکہ یہی لکھا گیا ہے کہ ڈوئی یہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے۔ لیکن ڈوئی نے کرشن جی کو دیہاتی سمجھ کر منہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ کیا کہتا ہے۔ اس نے ہرگز یہ دعا نہیں کی بلکہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ قادیان میں کون رہتا ہے۔ چنانچہ مرزا جی کے رسالہ ریویو ہی سے اس کا ثبوت ملتا ہے، جہاں لکھا ہے :

باوجود کثرت اشاعت پیش گوئی کے ڈوئی نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اپنے اخبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

..میں اس کا کچھ ذکر کیا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ ج ٦ نمبر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی۔ پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیش گوئی یا مباہلہ نہ ہوا۔ بلکہ یوں کہیے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی۔

اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا۔ یا تو مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں مرتا، تو ثابت ہوا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر ہے، وہ اپنی اجل سے نہیں مرا۔ اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی، اور نہ ان کے چیلنج کو قبول کیا، اس لئے وہ اس پیش گوئی سے نہیں مرا، بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے، جس کو مرزا صاحب قادیانی کی صداقت اور نبوت سے کچھ تعلق نہیں۔

تعجب ہے مرزائیوں کے انصاف پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیش گوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیش گوئی ہونی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی، یعنی ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی۔ چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط۔ جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنی جب ڈوئی نے دعا نہیں کی تو مباہلہ بھی نہ ہوا۔ اس لئے قادیانی ریویو کا ہشیار اڈیٹر لکھتا ہے:

> جب وہ (ڈوئی) نہ تو اسلام کے متعلق دریدہ دہنی سے باز آیا اور نہ ہی کھلے طور پر میدان میں نکلا، تو حضرت مسیح موعود نے ایک اور اشتہار جاری کیا۔ اس اشتہار کا عنوان تھا، بگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیش گوئیاں۔
>
> جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے، اب یہ خالی مباہلہ کی دعوت نہیں رہی تھی۔ بلکہ اس میں صراحت کے ساتھ ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ ج ٦ نمبر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلے کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیش گوئی نہ تھیں، بلکہ دعوت مباہلہ تھی۔ دوسرا امر یہ ثابت ہوا، کہ اس اشتہار میں، جس کا ذکر اس منقولہ عبارت میں ہے، صاف پیش گوئی کی گئی ہے۔ مگر ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ،

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا  جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

آخر اس اشتہار کو جو اڈیٹر مذکور نے نقل کیا تو پہلے اس میں بھی یہ فقرے موتیوں کی طرح جڑے ہوئے نظر آئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

مسٹر ڈوئی آخر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحۃً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دار فانی کو چھوڑے گا۔ یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ شروع کیا ہے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء ہے، اس کو پورے سات ماہ کی مہلت دیتا ہوں۔ اور اگر وہ اس مدت میں میرے مقابلہ پر آ گیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اگر تجویز کو پورے پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔

(ریویو ج ۶ نمبر ۴، بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۴۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۶۱۹۔ ۶۲۰)

باوجود اس صاف سیدھی تحریر کے اڈیٹر ریویو اپنی عقل و دانش کو بالائے طاق رکھ کر لکھتا ہے کہ اس اشتہار میں مفصلہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

۱۔ یہ اشتہار پہلی چٹھی کی طرح صرف ایک چیلنج یعنی مباہلہ کی دعوت ہی نہ تھی (یہ لفظ تھی، صاف ظاہر کرتا ہے کہ پہلی چٹھی مندرجہ ریویو ستمبر ۱۹۰۲ء جس کا حوالہ اڈیٹر الحکم نے دیا ہے کوئی پیش گوئی نہ تھی بلکہ محض دعوت مباہلہ تھی۔ یعنی یہ کہا گیا تھا کہ آؤ مباہلہ کرو۔ باوجود اس قوی شہادت کے نہیں معلوم اڈیٹر الحکم وغیرہ کیوں اس کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اہل حدیث میں اس کے متعلق پیش گوئی کے الفاظ مانگے گئے تھے، نہ اس عبارت کے الفاظ جو مباہلہ کی دعوت تھی۔ مباہلہ کی دعوت اور ہے اور مباہلہ اور۔ پھر مباہلہ اور ہے پیش گوئی اور۔ افسوس کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں تمیز نہیں، یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ ثناء اللہ) بلکہ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں ڈوئی کے انجام اور اس کی ہلاکت کی صریح خبر موجود تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواس فقرہ میں اڈیٹر ریویو نے اپنی کانشنس اور ضمیر کے خلاف کیا ہے تاہم خدا کی طرف سے اس پر جبر کیا گیا تو دوسرے ہی نمبر میں اس کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا:

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر توجہ کے لائق ہیں، کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑے گا۔

(ریویو بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۴۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱۹)

ناظرین! اس فقرہ کو بغور دیکھئے.. اس کو اڈیٹر نے موٹے لفظوں میں لکھا ہے۔ پس آپ ذرا انصاف سے بتلائیں کہ ان لفظوں میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے جس کے معنی پیش گوئی کے ہیں، یا محض ایک درخواست ہے اور ڈوئی کو بلایا جاتا ہے کہ آؤ ہم سے مباہلہ کرو۔ اڈیٹر ریویو پیش گوئی کے اصلی الفاظ مانگنے والوں پر کھسیانے ہو کر ان کو بے شرم اور بے حیا تو کہتا ہے، مگر ناظرین اسی کے الفاظ میں دیکھ سکتے ہیں کہ بے شرم اور بے حیا کون ہے۔ وہی بے حیا ہے جو اپنی تحریر کے آپ ہی خلاف کہے۔ پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے۔ لا یفعله الّا من سفه نفسه مرزائیو! ایمان سے کہنا ایسے شخص کو امام یا لیڈر ماننا کیا اس شعر کا مصداق نہیں:

اذا کا ن الغرا ب دلیل قو م

سیھد یھم طر یق الھا لکینا

(جب کوئی گمراہ آدمی کسی قوم کا رہنما ہوگا، تو وہ گمراہی کی طرف ہی ہدایت کرے گا)

باوجود اس صفائی کے مرزائیوں کی راست بازی کی یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا کو یا تو اندھا جانتے ہیں یا خود ایسے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایسا نہ ہوگا۔ چنانچہ اڈیٹر ریویو لکھتا ہے:

وہ خدائی فیصلہ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی دعا میں اللہ تعالی سے مانگا تھا کہ اے خدا تو کھلے طور پر ڈوئی کے جھوٹ کو دنیا پر ظاہر فرما۔ وہ فیصلہ ظاہر کر چکا ہے۔ اور جو پیش گوئی اس کے انجام کے متعلق تین سال پہلے امریکہ اور یورپ میں شائع ہو چلی تھی وہ نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ہے۔ پیش گوئی میں اللہ تعالی نے یہ بتایا تھا کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا کر اور بڑی بڑی حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ (ریویو۔ ج ۶ نمبر ۴۔ بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۹)

پھر کمال ہشیاری یہ ہے کہ بڑی صفائی سے اڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ،

پیش گوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ (ڈوئی) میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائے گا۔

(ریویو مذکور۔ ص ۱۴۹ سطر ۱۴؛۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۶۱۹)

پس ہم بھی اسی ایک بات پر فیصلہ کرتے ہیں کہ پیش گوئی کے یہ الفاظ دکھا دو تو ہم بھی مان جائیں گے کہ کرشن جی کی یہ پیش گوئی سچی ہوئی۔

مرزائیو! اور مرزا کے اڈیٹرو! اللہ تعالی سے ڈرو۔ انصاف کر کے اور تقوی سے کام لے کر پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو۔ نہیں تو یاد رکھو کہ، مرقع قادیانی، تمہارے ہی مقابلہ کے لئے جاری ہوا ہے۔ تم دیکھ لوگے کہ عمر بھر اس تقاضا سے تمہاری جان نہ چھوٹے گی۔ آج تک مرزا جی جس قدر ہمارے مواخذات سے چلّائے ہیں، اس سے زیادہ چلّاؤ گے۔

## سچے اور جھوٹے مسیح میں رقابت

آج کل کچھ ایسا دستور ہو رہا ہے کہ بعض دکاندار جب اپنی دکان کا اشتہار دیتے ہیں تو خواہ مخواہ بھی دوسرے دکانداروں کی طرف کوئی نہ کوئی لفظ نوک جھونک کا لکھ دیتے ہیں۔ اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور ہی لکھیں گے کہ، جھوٹے دغا بازوں سے بچو۔ یہی حال ہمارے پنجابی متنبّی مرزا صاحب قادیانی کا ہے کہ جب سے آپ نے مسیحیت کا دعوی کیا ہے خواہے نخواہے آپ حضرت مسیح کی کسی نہ کسی لفظ میں تحقیر شان کرتے ہی رہتے ہیں۔

آپ نے اپنے ازالہ اوہام میں لکھا:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم　　عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام۔ ص ۱۵۸۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

پھر (دافع البلاء۔ ص ۲۰؛۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰ میں) لکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

گو اس قسم کی عبارات توہین مسیح میں صاف ہیں لیکن مرزا جی کے معتقدین پھر بھی ان کی تاویلات رکیکہ کرتے رہتے ہیں۔اس لئے آج ہم ایک ایسی عبارت مرزا جی کی توہین مسیح میں تازہ دکھاتے ہیں جس کے دل میں ذرہ بھر بھی حضرات انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کی عظمت وعزت ہوگی وہ بھی مرزا صاحب پر نفرین کرے گا۔اور جان جائے گا کہ قادیانی متنبّی اشتہاری دوکانداروں کی طرح خواہ مخواہ بزعم خود حضرت مسیح کو اپنا رقیب سمجھتا ہے۔بہر حال وہ عبارت یہ ہے۔

قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کے کلمات ناطیبات کی ذیل میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا:

دوبارہ آمد۔فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی تعلیم سے لوگ مشرک ہوئے ہیں حضرت (مرزا) نے اتنا بھی نہ سوچا کہ قرآن مجید تو مسیح کی برأت کرتا ہے اور صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ اس نے صرف توحید کی تعلیم دی تھی۔پھر اس کی عظمت اور بزرگی بتلانے کو و جیھاً فی الدنیا وا لآ خرہ و من المقرّ بین ،فرمایا (کہ دین و دنیا میں عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے) مگر مرزا صاحب قادیانی اپنی رقابت کے زعم میں عیسائیوں کی غلطی کو اس پاک نبی اور برگزیدہ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

مرزائیو! اب بھی کہو گے کہ تمہارا مہدی اور کرشن، حضرت مسیح کی توہین نہیں کرتا؟

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی۔جون ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی مشین میں الہام بافی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشین کے پرزے الہام بافی میں کچھ ایسے تیز ہیں کہ ایک دن میں ہزار ہا الہام بن ڈالتے ہیں۔ الہاموں کا شمار تو ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا مگر ان کے بنے جانے کی کیفیت شائد معلوم نہ ہو۔ پس آج ہم اس الہام بافی کی کیفیت بتلاتے ہیں کہ یہ الہام قادیانی مشین میں کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں۔

اپریل (۱۹۰۷ء) کے مہینے میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کاپیاں صحیح کرانے کے لئے منشی غلام محمد کاتب (جو قادیان میں مرزا صاحب کا کام کرتا تھا)، کو خط لکھا کہ بٹالہ میں آکر ہمارا کام کردو۔ اور اگر تمہیں آنے کی فرصت نہ ہو، تو میں ہی قادیان آجاؤنگا، مگر الگ مکان میں رہونگا۔ اس امر کی اطلاع جب مرزا صاحب قادیانی کو ہوئی کہ مولوی محمد حسین صاحب قادیان میں آنا چاہتے ہیں، تو مرزا صاحب نے کئی ایک دعوتی خط مولوی محمد حسین صاحب کو لکھے جن میں سے چند ایک فقرات ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب سلمہ!

بعد دعائے مخلصانہ، میں نے رقعہ آپ کا پڑھ لیا۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ میں ایک سخت ضرورت کے باعث چند روز تک میاں غلام محمد کاتب کو اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ میرے پرانے زمانے کے دوست ہیں اور آپ سے مجھے دلی محبت، باوجود اس مذہبی اختلاف کے جو قضا و قدر سے درمیان میں آگیا، ہے جس کو خدائے علیم جانتا ہے۔ آپ بلا تکلف دو تین روز کے لئے یہاں آجائیں۔ کوئی امر مذہبی درمیان میں نہیں آئے گا۔ مجھ سے آپ ہر طرح تواضع پائیں گے۔ اور آپ کا مضمون اس جگہ کے مطبع میں چھپ بھی سکتا ہے۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خاکسار غلام احمد از قادیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط میں کس لجاجت، نرمی اور چاپلوسی سے مولوی صاحب موصوف کو دعوت دے کر بلایا ہے۔ خیر اس چال کا حشر تو یہ ہوا کہ اتنے میں خاکسار کو اس خط و کتابت کی خبر ہوئی تو بحکم، گونگے کی بولی گونگے کی ماں جانے، خاکسار نے مرزا جی کے مطلب کو پا لیا کہ حضرت جی اس میں معجزہ نمائی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مولوی (محمد حسین) صاحب کو میں نے فوراً لکھا کہ اتنے کام کے لئے آپ قادیان نہ جائیں۔ میں اپنا کام چھڑا کر آپ کا یہ کام کرا دونگا۔ مولوی صاحب موصوف نے بھی یہی مناسب سمجھا اور امرتسر تشریف لے آئے۔ مگر مرزا صاحب نے چونکہ مولوی صاحب کو بلانے کی بڑی کوشش کی تھی اور ان کو رات دن یہی خیال تھا کہ مولوی صاحب آئے کہ آئے، اسلئے ان کو ۱۱ مئی کو ایک خواب آیا، جو ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء کے بدر میں ان لفظوں میں چھپا کہ:

> رؤیا... مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کسی اپنے آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطر داری سے کھانا کھلانا چاہیے۔ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم، کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدائے تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
>
> یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ آخر وقت میں ان کو سمجھ دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعوی مسیح موعود میں حق پر ہوں۔ مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت کے کیا معنی ہیں۔
>
> (اخبار بدر۔ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء۔ قادیانی تذکرہ طبع ۳ ص ۷۱۸)

اس خواب اور اس خط کو ملانے سے مرزائی الہام بافی کی کیفیت یہ معلوم ہوئی کہ جو امر دن کو آپ کی آنکھوں کے سامنے اور دماغ کے اندر مضبوطی سے جگہ پکڑے ہوتا تھا، وہی رات کو خواب آتا تھا۔ اسی کا نام الہام ہے اور اسی کو کہتے ہیں، بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔

باقی رہا آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ مولوی صاحب موصوف آخر کار اپنی غلطی کا اقرار کریں گے اور مجھے مان جائیں گے۔ سو یہ آپ کی پرانی تمنا ہے۔ چنانچہ اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ میں بھی آپ یہ لکھ چکے ہیں

**اقلب حسین یهتدی من یظنّه**

**عجیب و عند الله هین و ایسر**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آ جائے گا۔ یہ کون گمان کر سکتا ہے۔ عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے)

مگر انشاء اللہ یہ صرف آپ کی امنگ رہے گی۔ جیسی کہ آج تک آسمانی منکوحہ کے وصال سے حسرت ہے کہ باوجود آسمان پر نکاح ہو چکنے کے آپ کے دل سے حسرت بھری آہ ہی سننے میں آتی رہی۔ اسی طرح آپ اس حسرت کو بھی سینہ میں ساتھ ہی لے جائیں گے اور مولوی صاحب ممدوح برابر آپ کا سر کوٹتے رہیں گے۔ (مرقع قادیانی۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

# مرزا قادیانی کا فتوی ملکی شورش کے متعلق

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ مرزا صاحب قادیانی زمانہ شناس ہیں ہوشیار ہیں سمجھ دار ہیں، بلکہ کسی قدر پولیٹیشن بھی ہیں۔ جب سے لاہور کے انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ نے آپ کی نسبت لکھا ہے کہ قادیانی مہدی کا خطرہ سوڈانی مہدی سے کم نہیں۔ آپ ہمیشہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں اور گورنمنٹ کی یاد سے سول کا یہ نوٹ اتارنا چاہتے ہیں۔ اتفاقی یا مرزا جی کی خوش قسمتی سے ان دنوں کئی ایک مواقع اس قسم کے پیدا ہو گئے جن میں مرزا صاحب نے بڑی ہوشیاری سے اپنا مطلب پورا کرنا چاہا بلکہ بخیال خود کر ہی لیا۔

علی گڈھ کالج میں طلبا کی شورش میں کہیں آپ کا پوتا بھی شریک تھا جس کے پوتا بننے کی داستان بھی عجیب ہے۔ اس کا باپ چونکہ مرزا صاحب کا مخالف ہے یعنی مرزا صاحب کا بیٹا مرزا سلطان احمد صاحب اپنے باپ کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتے، اسلئے ان کو اپنے بیٹوں کی فہرست ہی سے نکال دیا۔ یہاں تک کہ جہاں اپنے بیٹوں کی فہرست بتلائی ہے وہاں ان کو شمار نہیں کیا (دیکھو مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹) لیکن جب اسی بیٹے کا بیٹا یعنی پوتہ کسی حکمت عملی سے خدمت شریف میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا، تو اس کو اپنا پیارا پوتا بنا لیا۔ اس سے بعد جب وہ علی گڈھ کالج میں طلبا کے ساتھ شورش میں شریک ہوا، تو اس کو پھر خارج کر دیا۔ غرض آئے دن اس کے حق میں اس رشتہ کا محو و اثبات ہوتا رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب یہ تھا کہ علی گڈھ کالج کا شور چونکہ انگریز استادوں کے برخلاف تھا جس میں مرزا صاحب نے سمجھا کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ اس شورش کو ناپسند کرے گی کیونکہ انگریزوں کے برخلاف ہے، اس لئے مرزا صاحب نے جھٹ سے ایک سرکلر دیا کہ ہم (مرزا) اس شورش کو پسند نہیں کرتے۔ پس ہمارے مرید اس شورش سے الگ ہو جائیں، کسی طالب علم پر اس سرکلر کا اثر ہو یا نہ ہو اس سے مطلب نہیں :

کس بشنود یا نشنود او گفتگوئے میکند

اس کے بعد دوسرا موقع موجودہ ایجی ٹیشن (شورش کا) تھا۔ جس میں کئی ایک ہندو وکیل ماخوذ اور جلاوطن ہوئے۔ یہ تو ایک اچھا خاصہ موقع تھا کہ مرزا صاحب سول ملٹری گزٹ کے اس نوٹ کو محو کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ چنانچہ آپ نے ایک سرکلر عام دیا جو یہ ہے:

## اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکات ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا (خیالی یا وہمی۔ مرقع) نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ محسن گورنمنٹ ہے۔ اس کے ظل حمایت میں ہمارا یہ فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر، یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ گے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے، جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے ( جھوٹ بولتے ہوئے شرم کرو، پچاس ہزار افغان اپنے پیر کو یونہی مروا دیتے؟ تف ہے ایسے بے لطف جھوٹ پر۔ مرقع ) جب وہ میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اس قصور کی وجہ سے کہ وہ میری تعلیم کے موافق جہاد ( جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ مرقع ) کے مخالف ہو گئے تھے، امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمہیں ایسے لوگوں سے کچھ توقع ہے کہ تمہیں ایسے سلاطین کے ماتحت کوئی خوش حالی میسر آئے گی بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتووں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو عیسائی تھا آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوش آمد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں، نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کے لئے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابل پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے احسان سے ہم شکرگزار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ، تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لیگی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کے نزدیک تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے۔ اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئی تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو اس قدر فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائق ہے مگر تم نہیں ہو تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا (محض جھوٹ کہتے ہو۔مرتع) اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑے ثواب کا کام ہے سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو ورنہ کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے، تمہارے لئے ایک برکت ہے، اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں (اپنے ازالہ میں مسلمانوں کی بابت لکھتے ہیں: اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار ۔ آخر کنند دعوے حب پیمبرم۔ اور یہاں مطلب کے لئے انگریزوں کو بہتر کہتے ہیں۔مرتع) کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں جانتے وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔کچھ بہت دن نہیں گذرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت میں میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔اس دانش منداور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے۔اس لئے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والوں پر سزا دلانے کے لئے نالش کرو۔سو اس نمونہ سے ظاہر ہے کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں۔اور یاد رکھو اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے (اگر اسلام میں جہاد ہے تو تمہارا اس کو بدتر کہنا خود بدتر بننا ہے اور اگر اسلام میں نہیں تو کیوں کہتے ہو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے۔مرتع) میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔جس دین کی تعلیم عمدہ ہے جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا نے معجزات دکھلائے ہیں اور دکھلا رہا ہے، ایسے دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے۔اور ہمارے نبی ﷺ کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھ حملے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دیں۔سو جنہوں نے تلواریں اٹھائیں وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔سو وہ جنگ صرف دفاعی تھی۔اب خواہ مخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئے گا اور عیسائی بادشاہوں کو گرفتار کرے گا یہ محض بناوٹی مسائل ہیں جن سے ہمارے مخالف مسلمانوں کے دل خراب اور سخت ہو گئے ہیں اور جن کے ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے ہیں وہ خطرناک انسان ہیں۔ اور ایسے عقیدے کسی زمانہ میں جاہلوں کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں بلکہ ضرور ہوں گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدوں سے رہائی پاویں۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں (پھر تم کس منہ سے مخلوق کی بدخواہی کیا کرتے ہو کیوں لوگوں کے مرنے اور مصیبتوں پر بغلیں بجایا کرتے ہو۔ کہو جی کون دہرم ہے۔ مرقع) خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو، تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے۔ والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس سرکلر میں مرزا جی نے جو جھوٹ سے کام لیا ہے اسکا مفصل ذکر تو یہاں نہ ہو سکتا ہے، نہ اس کا مقام ہے۔ البتہ اس مقام پر ہماری غرض ایک اور ہے اسکا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن اس تحریر کی مزید تشریح کرنے کو مناسب ہے کہ ہم مرزا صاحب کی ایک تحریر ان کے مدعا کو واضح کرنے کے لئے پیش کریں جس سے ان کا مدعا اور بھی بخوبی ثابت ہو جائے۔ مرزا صاحب رسالہ ضرورت الامام میں لکھتے ہیں:

میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں

اس عبارت میں مرزا جی نے قرآن مجید کی ایک آیت کی طرف اشارہ کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

یـا ایها الذین آ منوا ا طیعوا الله و اطیعوا الرسو ل و او لی ا لا مر منکم فا ن تنا زعتم فـی شیء فردوه الی الله و الرسو ل ان کنتم تو منو ن با لله و الیو م ا لآ خر ذ لك خیر و ا حسـن تـاویلاً یعنی اے مسلمانو! اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو پھر اگر (حاکم ومحکوم) کا کسی امر میں تنازع ہو تو اس کو اللہ اور رسول کے حکم کی طرف لے جاؤ اگر تم ایماندار ہو تو ایسا کرنا تمہارے حق میں ہر طرح اچھا ہے۔

اس آیت کا ترجمہ ہی بتلا رہا کہ یہ آیت خاص مسلمان بادشاہوں اور حاکموں کی اطاعت کے متعلق ہے کیونکہ او لی ا لا مر کے ساتھ منکم کا لفظ بھی لگا ہوا ہے اور شروع آیت میں خطاب ایمانداروں کو ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مطلب وہی ہے جو ہم نے کہا۔

خیر اس بحث سے ہمیں سروکار نہیں ہم نے یہ دکھلانا ہے کہ مرزا صاحب کی اس تشریح سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جو گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کا اعلان کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب گورنمنٹ انگریزی کو اپنے خیال میں اولی الامر جانتے ہیں۔ جانیں ہمیں اس سے بحث نہیں، ہم نے یہ بتلانا ہے کہ مرزا صاحب ایک اور تحریر میں انہی انگریزوں کو کن اعزازی الفاظ میں یاد کرتے ہیں۔

یہ بات بطور تمہید بتلا دینی مناسب ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی طور پر دجال یا دجاجلہ اس گروہ کا نام ہے جو جھوٹی نبوت بلکہ خدائی کے مدعی ہوں گے، جن کو قتل کرنا مسلمانوں پر واجب ہے۔ چنانچہ حسب اخبار حدیث شریف حضرت مسیح کے ہاتھ سے دجال قتل ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں میں تم کو ایک نشانی اس کی بتلاتا ہوں جو کسی نے نہیں بتلائی۔ وہ نشانی یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا، اور خدائی کا دعوی کرے گا مگر خدا کانا نہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ دجال یا دجاجلہ انگریز ہیں۔ پس غور سے سنئے آپ فرماتے ہیں: مدت ہوئی کہ گروہ دجال ظاہر ہو گیا ہے اور بڑے زور سے اس کا ظہور ہو رہا ہے اور اس کا گدھا بھی درحقیقت اسی کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشاء ہے مشرق و مغرب کی سیر کر رہا ہے احادیث صحیحہ کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا ہی بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں تو کیا ہے (ازالہ اوہام۔ ص ۴۵۵)

عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح طور پر بتلا رہی ہے کہ جس نے ہندوستان کے ملک میں ریل بنائی یا بنوائی وہی دجال ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ہندوستان میں ریل گورنمنٹ انگریزی نے بنائی ہے۔

اور سنئے ایک قریب کے نمبر میں مرزا صاحب نے خود انگریزی گورنمنٹ کی نسبت رائے ظاہر کی ہے جو قابل غور ہے آپ فرماتے ہیں:

انگریزوں کی حکومت بھی جو مذہب کی رو سے کافر ہیں ہندوستان میں اس لئے ہوئی ہے کہ مسلمان خود فاجر ہیں۔ (الحکم قادیان۔ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء)

پس نتیجہ کیا ہوا؟ اگر مرزا جی ہمیں اجازت دیں تو ہم بتلا دیں کہ نتیجہ ان دونوں تحریروں کا یہ ہوا کہ چونکہ انگریز کافر بلکہ دجال ہیں، اور وہ بقول مرزا جی مرزائیوں میں سے ہیں، لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا جی اور مرزا جی کے تمام دام افتادہ سب انگریزوں کے ہم قوم (دجال) اور ہم مذہب (کافر) ہیں۔ غرض مرزائی انگریزوں سے انگریز مرزائیوں میں سے خوب یوریشین ملاپ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی! مسلمانوں سے الگ ہوکر آپ کو یہ ترقی ملی۔ آہ!

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران کی سزا

ابھی ایک سوال ایک سوال باقی ہے جو مرزاجی کی پولیٹکل چال سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احادیث کے مطابق مسیح موعود دجال کو قتل کر کے اس پر غالب آویں گے اور اس میں تو شک نہیں کہ آپ بزعم خود مسیح موعود ہیں، تو کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ کی مسیحیت انگریزوں کو قتل کر کے ان پر غلبہ پانے سے سمجھی جائے گی۔ پس کیا آپ بتلا سکتے کہ اس دجال کے قتل کا وقوعہ آپ کے ہاتھ سے کب تک ظہور پذیر ہوگا۔ لیکن جواب دیتے ہوئے رام سنگھ کوکے اور اجیت سنگھ کا قصہ یاد کر لینا ایسا نہ ہو کہ

مرا دردیست اندر دل اگر گوئم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

(مرقع قادیانی۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

# قادیانی فتوی متعلق طاعونی مردے

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزاجی کی نیرنگیاں جو خاکسار کو معلوم ہیں، کاش مرزاجی کے مریدوں خصوصاً علم و فضل کے مدعیوں کو معلوم ہوں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی مرید نہیں رہ سکتے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب آپ نے دعوی کیا تھا کہ طاعون میرے مخالفوں پر عذاب بھیجا گیا ہے، میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے چنانچہ (کاغذی) کشتی نوح میں لکھا:

اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ اس زمانے میں انسانوں کو ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا، اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔

(کشتی نوح ص ۱-۲۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱-۲)

اس عبارت کی مزید تشریح کی حاجت نہیں کیونکہ مضمون صاف ہے کہ مرزا جی اور ان کے گھر والے اور ان کے راسخ الاعتقاد مرید فنا فی الشیخ جن کو فنا فی المرزا کہنا بجا ہو طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اسی مضمون کو مرزا جی نے کتاب مواہب الرحمٰن میں اور بھی واضح کر دیا ہے، جس کے ہم مشکور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

لنا من الطاعون امان و لا تخوفونی من ھذہ النّیران فان النّار غلامنا بل غلام الغلمان (مواہب الرحمٰن ص ۲۴؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۲۴۲)۔ یعنی ہمارے لئے طاعون سے امان ہے۔ مجھ کو طاعون سے مت ڈراؤ۔ طاعون ہمارا غلام یعنی تابعدار ہے بلکہ غلاموں کا غلام ہے

مگر چونکہ مرزا جی کو اپنا اندر کا پول معلوم تھا کہ ڈھول کی آواز ہی آواز ہے، اندر کچھ نہیں ہے، اس لئے آپ نے طاعون زدوں سے بڑی احتیاط اور پرہیز کے حکم صادر کئے۔ یہاں تک کہ مرزا جی کا مقرب، اخبار البدر کا اڈیٹر، محمد افضل جب طاعون ہی سے قادیان میں مرا، تو مرزا اور مرزائیوں نے اس سے کوئی ہمدردی نہ کی بلکہ جس مسجد میں اس کی چارپائی الگ کی گئی تھی، بحکم مرزا صاحب اس مسجد کے کنویں سے رسی اور ڈول کئی دنوں تک اترا رہا، تا کہ کہیں اس کنویں کا پانی سقے گھروں میں نہ لے آویں۔ نہ اس کے جنازہ پر کوئی گیا۔ اسی طرح قاضی امیر حسین بھیروی کا جوان لڑکا طاعون کی بھینٹ چڑھا، اور مرزائیوں نے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو افضل مذکور سے کیا تھا، تو قاضی موصوف نے مرزا جی کی خدمت آ کر بہت شور وغل کیا کہ آپکے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں۔ کسی میں ہمدردی نہیں۔ یہ نہیں وہ نہیں۔ اس پر مرزا جی کو ہوش آیا تو آپ نے ایک تقریر کی جو ۴ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار بدر قادیان میں چھپی تھی۔ جو یہ ہے:

اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیے۔یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو، تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی۔جن لوگوں سے یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے افراط کا اور تفریط کا۔اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکائت پیدا نہ ہو جب کہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں جل نہ جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں ان کی مدد کرے۔پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوۃ بھی ساتھ ہو۔یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا و قدر سے ایسا ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔آنحضرت ﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔یا پیغمبر ﷺ اس بات پر راضی ہو جاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے، ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے، اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرض ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو، وہاں احتیاط کر لے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو۔ اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو ۔خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے جب کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنا دیا ہے، پھر نفرت اور بعد کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا۔ اور اس طرح پر اخوۃ کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی شئے ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو، اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوۃ کو ہرگز نہ چھوڑو ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب میں ہو گیا ہے کب تک جاری رہے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم ۔اللہ تعالیٰ کبھی حالتِ قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں میں تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آ جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں، ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا۔ اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا ؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا سے سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے، اور یہ حق، حق العباد ہے، جو فرض ہے جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوۃ ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہوا اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو... یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو، وہ کیا زندگی ہے۔ پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہم دردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو۔ اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے من قتل نفساً بغير نفسٍ او فساد .. الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوۃ کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاّ ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی، لیکن قضا وقدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں ۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد (دوری) جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔ یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔ بہرحال باہم ہمدردی ہو۔ اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ آمین۔

(اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء۔ قادیانی ملفوظات۔ ج ۷ ص ۳۴۹۔۳۵۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس ساری تقریر میں دو تین ہی باتوں کا ذکر ہے جس کو شیطان کی آنت سے بھی حسب عادت لمبا کیا گیا ہے۔ وہ باتیں یہ ہیں:

۱۔ مرزائیوں میں طاعون ہے اور ضرور ہے۔

۲۔ یہ کہ طاعون متعدی مرض نہیں۔

۳۔ طاعونی مردوں کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے، ان کے دفن کفن میں شریک ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب، ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا مقصود ابھی آگے ہے مگر اس مقصود سے پہلے ہم ایک لطیفہ بتلانا ضروری جانتے ہیں۔

اس تقریر میں بتایا ہے کہ اس جماعت میں اگر اخوت اور ہمدردی نہ ہوتو بڑی خرابی ہوگی۔ مگر دوسرے ایک موقع پر مرزا جی خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ میرے مرید بدخلق ہیں بدتہذیب نامراد ہیں، ناپاک باطن ہیں وغیرہ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص للّٰہیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ السلام علیك نہیں کرسکتے۔ چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں (اشتہار التوائے جلسہ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ا ص ۴۴۱۔ ملحقہ شہادت القرآن از مرزا قادیانی۔ ص ۹۹۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۹۵)

اس مرزائی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی کی تشریف آوری سے اسلام کو کوئی ایسا بڑا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ نقصان ہوا ہے۔ خیر یہ بھی سہی، اس سے بھی ہمارا مطلب نہیں بلکہ ہمارا مطلب آگے آتا ہے۔ مرزا جی نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں ایک نیا سرکلر جاری کیا جو قابل غور ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

یہ دن خدا تعالی کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالی نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں کی طرف آگ لگی ہوئی۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔دیکھو حضرت نوح کا طوفان سب پر پڑا (اس کا ثبوت کیا؟ ثناءاللہ)، اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔کافر جہنم کو گیا مسلمان شہید کہلایا۔ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے (جب دونوں مرے تو تمیز کیسی۔ثناءاللہ)۔لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ، اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو۔اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اسے خالی کر دو۔ اور جس محلے میں طاعون ہو اس محلّہ سے نکل جاؤ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرا لگاؤ۔جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جائے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے مدد کرو۔اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ، بلکہ اس اثر سے بچو، اسے کھلے مکان میں رکھو اور جو خدانخواستہ اس مرض سے مر جائے وہ شہید ہے۔اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔اس کے وہی کپڑے رہنے دو، اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈال دو۔اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے ارد گرد جمع نہ ہوں۔حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار پائی کو اٹھائیں، باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لے جائیں اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جائے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں برا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں اور تم دیکھ لو گے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کریں گے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے۔

مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان بہت تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آ سکے تو اس کو بلاتوقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے۔ گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتی المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو، نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو، نالیاں صاف کراتے رہو۔ سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ صلح کر لو۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء؛ قادیانی ملفوظات۔ج۹ص ۲۵۲۔۲۵۳)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: ناظرین! خدارا اس مسیح کی حکمت عملیاں دیکھتے جائیں کہ پہلے سرکلر مندرجہ بدر ۴۔مئی ۱۹۰۵ء میں کیا ہدایتیں کرتا ہے اور کیسا برادرانہ سلوک سکھاتا ہے کہ میت کو ذلیل نہ کرو، پرہیز سے کیا ہوتا ہے۔ ایک ملا سینکڑوں طاعونی مردوں کو غسل دیتا ہے اس کو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا۔ قرآن مجید سے طاعون کا متعدی ہونا ثابت ہی نہیں بلکہ محض وہم ہے۔ وغیرہ۔ اس کو دوبارہ پڑھیئے۔ مگر اس مضمون میں میت کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے۔ تین چار آدمی چارپائی اٹھا کر چلیں بلکہ ہٹ کر دور رہیں بلکہ جنازہ بھی سو گز کے فاصلہ سے پڑھیں۔ واہ سبحان اللہ

مرزائی دوستو! جب بڑے میاں نے پہلی بات کہی تھی اس وقت بھی تم لوگوں نے سبحان اللہ کہا تھا اور جب یہ دوسری بات فرمائی تو اس وقت بھی تم لوگوں نے آمنا و صدقنا کہا۔ اس لئے تمہارے حال پر سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحم آتا ہے کہ تم لوگوں نے بے سوچے سمجھے مرزا جی کو اپنا امام بنا رکھا ہے جسے اتنی خبر نہیں کہ شریعت کے کیا اصول ہیں، یا میں نے پہلے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہوں۔

ناظرین اس منقولہ مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق سے پرہیز کرو اور اسباب پر اعتماد کرو۔ پس اس خلاصہ کو ملحوظ رکھ کر اس بزرگ کا ایک اور قول سنو۔ آپ فرماتے ہیں:

اعلم انّ الاسباب اصل عظیم للشرك الّذی لایغفر۔ و انّها اقرب ابواب الشرك و اوسعها للذی لا یحذر۔ و کم من قوم اهلکهم هذا الشرك و اردی۔ فصاروا کالطبیعین و الدهریین (مواہب الرحمٰن۔ ص ۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۲۲۳)۔ یعنی اسباب طبیعیہ کا پابند ہونا شرک کی بڑی جڑ ہے جو کبھی نہ بخشا جائے گا اور شرک کے سب دروازوں سے بہت قریب یہ دروازہ (اسباب طبیعیہ) کا ہے اور سب سے فراخ اور چوڑا اس شخص کے حق میں جو شرک سے نہیں بچتا۔ بہت سی قوموں کو اس شرک (یعنی اسباب کے استعمال اور بھروسہ) نے گمراہ کر دیا۔ پس وہ طبیعی یا دہریہ ہو گئے۔

مرزا جی کے مریدو! مرزا صاحب سے تم پوچھ سکتے ہو یا ہمیں اپنی طرف سے پوچھنے کی اجازت دے سکتے ہو کہ جب اسباب پر بھروسہ کرنے سے آدمی گمراہ اور مشرک ہو جاتا ہے تو آپ نے ۱۰۔ اپریل کے اخبار الحکم (قادیانی ملفوظات۔ ج ۹ ص ۲۵۲۔ ۲۵۳) میں جو سرکلر دیا ہے کہ طاعونی مردے میں زہریلا اثر زیادہ ہوتا ہے اور یہ پرہیز جو آپ نے بتایا ہے، اسباب کے لحاظ سے ہے یا کچھ اور۔ اور پھر آپ بھی اس کی پابندی سے مشرک ہوئے یا نہیں؟

مرزائیو! تمہاری وکالت میں ہم نے سوال تو کر دیا ہے مگر جواب ملنے کی توقع نہیں۔ پس اب تم جانو اور تمہارا امام۔ ہم نے تو تم کو اس شرک کا ثبوت دینا تھا جو دے دیا اب تم جانو اور وہ۔

مرادما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

(مرقع قادیانی۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ڈوئی کے متعلق ایک اعتراض

# اور اس کا جواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرت سر کے ایک مرزائی نے بڑی جانفشانی سے ڈوئی والی پیش گوئی مندرجہ مرقع نمبر ایک پر زبانی ایک اعتراض کیا۔ پہلے تو میں اس کو قابل ذکر نہ جانتا تھا کیونکہ وہ اعتراض محض اس کی بے سمجھی کا نتیجہ تھا اس لئے انتظار تھا کہ باقاعدہ چھپ کر آئے گا تو جواب دیا جائے گا۔ چنانچہ بعد معمولی گفتگو کے یہی جواب میں نے اس کو زبانی بھی دیا مگر چونکہ بعض قرائن سے معلوم ہوا کہ امرتسر کے مرزائی اس اعتراض کو بہت بڑا وزنی جانتے ہیں اس لئے اس کا ذکر مع جواب کے کیا جاتا ہے۔

اعتراض یہ تھا کہ ڈوئی کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے اس کے متعلق کوئی پیش گوئی نہیں کی تھی بلکہ محض دعوت دی تھی کہ مقابلہ کے لئے آؤ، یہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ پیش گوئی بھی تھی چنانچہ آپ ہی کی منقولہ عبارت مرقع نمبر ایک سے پیش گوئی ثابت ہوتی ہے جو یہ ہے کہ:

اگر اس (ڈوئی) نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنی لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔

مگر حقیقت میں معترض کو اس عبارت کی ترکیب سمجھنے میں غلطی ہوئی اس لئے بہتر ہے کہ اس کی ترکیب اس کو اور اس کے دیگر ہم خیالوں کو بتادی جائے غالباً ترکیب کا سمجھنا ان کی غلط فہمی کے دور کرنے کو کافی ہوگا۔ پس ترکیب یہ ہے۔

اگر، سے لے کر، جواب نہ دیا، تک جو فقرہ ہے یہ شرط اول ہے اور، یا، سے لے کر، دعا کر دی، تک یہ فقرہ شرط دوم ہے۔ اور، پھر، سے لے کر، اٹھایا گیا، تک اس دوسرے فقرہ پر عطف، تو یہ تمام امریکہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے نشان ہوگا، یہ فقرہ دونوں شرطوں (اول اور دوم) کی جزا ہے۔ ..

کلام یوں ہے کہ اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا، تو امریکہ والوں کے لئے نشان ہوگا، اور اگر اس نے دعا کردی اور پھر مرگیا تو بھی امریکہ والوں کے لئے نشان ہوگا۔ اس کلام سے ثابت نہ ہوا کہ نوٹس کے جواب نہ دینے کی صورت میں بھی وہ مر جائے گا بلکہ اس کا مرنا دعا کرنے پر مرتب ہے۔ چنانچہ ریویو آف ریلی جنز قادیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوٹس کے بعد مرزا نے ایک اشتہار دیا جس کی بابت اڈیٹر ریویو نے لکھا ہے کہ، اس اشتہار کا عنوان یہ تھا، بگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیش گوئیاں، جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے اب یہ خالی مباہلہ کی دعوت نہیں رہی تھی۔ (دیکھو مرقع نمبر ایک ص ۱۲)

اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس اشتہار سے پہلے کے تمام اشتہارات صرف دعوت مباہلہ تھے، پیش گوئی نہ تھے۔ پس اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ ڈوئی کے متعلق مرزا صاحب کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے کہ وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو ہمیں دکھلائے اور انعام پائے۔ و لن تفعلوا فا تقواالنار التی وقو د ھا الناس و الحجارۃ (مرقع بابت جولائی ۱۹۰۷ء۔ جلد اول نمبر ۲)

# گلدستہ قادیانی

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ: افسوس دو تین ہفتوں سے مرزا صاحب قادیانی کو الہامات کی بندش ہے گویا قبض ہے۔ مستفیضان درگاہ منتظر رہتے ہیں مگر جواب نفی میں ملتا ہے:

آنچہ دانا کند کند نادان    لیک بعد از حصول رسوائی

ضلع گجرات پنجاب میں ایک مرزائی لڑکا آلودہ طاعون ہوکر صحت یاب ہوا۔ اس پر مرزائیوں نے مشہور کیا ہے، مسیح نے مردہ کو زندہ کیا۔ چہ خوش:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب    گربہ شاشید و گفتہ باراں شد

حالانکہ سینکڑوں طاعون زدہ اچھے بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے دوست حکیم محمد الدین صاحب امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوک لوہگڈھ میں مطب کرتے ہیں جن کے ہاتھ سے ہر موسم میں کئی طاعون زدہ اچھے ہوتے ہیں، تاہم نہ وہ مسیح ہیں نہ مہدی۔

مرزائیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ مولوی فیروز الدین مرحوم ڈسکوی بھی مرزائی تھے حالانکہ انہوں نے کئی دفعہ بلکہ ایک دفعہ سیالکوٹ کی عدالت میں ہمارے سامنے مرزائی ہونے سے مخالفت کا اظہار کیا تھا۔ کاش ان کی زندگی میں ایسا دعوی کرتے تاہم امید ہے کہ مولوی صاحب کے خاص سیالکوٹی دوست اس پر روشنی ڈالیں گے۔

مرزا صاحب نے فتوی دیا ہے کہ بموجب صحیح حدیث طاعون کی ابتدائی حالت ہوتو اس شہر سے نکل جانا چاہیے (بدر ۲۰ جون ۱۹۰۷ء ) کیا مرزا جی بتا سکتے ہیں کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟ اگر نہ بتاویں تو بموجب حدیث شریف، جو جھوٹی حدیث سنانے والے کے لئے ہے.... (مرقع بابت جولائی ۱۹۰۷ء ۔جلد اول نمبر ۲)

# مرقع قادیانی پر اخبار بدر کی رائے

ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مامور من اللہ کے مقابل میں ہر قسم کی کوشش عبث جاتی ہے اور آخر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے، ایک رسالہ اس نام کا ماہوار نکالا ہے۔ دو نمبر چھپ چکے ہیں۔ طرز استدلال ایسا بھونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہیں کہ میرے خیال میں جواب کی بھی بہت کم ضرورت ہے۔ جو عبارتیں ہماری کتابوں سے نقل کرتا ہے انہی میں اسکے اعتراض کا جواب ہوتا ہے.. (بدر قادیان۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دستور کی بات ہے جو کوتوال بدمعاشوں کو سخت گیر ہوتا ہے بدمعاش اسی کے سخت شاکی ہوتے ہیں ۔اس لحاظ سے یہ ریویو نہایت ہی موزوں ہے۔ ہم منتظر ہیں کہ اڈیٹر بدر ہمارے مواخذات کے جوابات اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی کتابوں سے کیا دکھاتے ہیں جن سے ہم عبارات نقل کرتے ہیں اور کس طرح اپنی راست گوئی کا ثبوت دیتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ آپ کا یہ کلام اسی راست گوئی پرمبنی نہ ہو جس پر آپ غیر باپ (حکیم نورالدین) کو اپنا باپ لکھا کرتے ہیں۔

(مرقع قادیانی۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۳)

# مرزا کی موت کی پیش گوئی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیان کے مرید راسخ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال مرید رہ کر مرزا صاحب کے جال سے بتائید الٰہی نکل گئے ہیں۔ جہاں تک ہمیں آپ سے تعارف ہے آپ جوان صالح ہیں (و اللہ حسیبہ) ڈاکٹر صاحب نے حکیم نورالدین قادیانی امت کے خلیفہ کے خط کے جواب میں ایک خط ان کو لکھا ہے جو قادیانی اخباروں میں مع اعتراضات کے شائع ہوا ہے۔ ناظرین کی دل چسپی کے لئے ہم بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں:

۱۔ دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

۲۔ خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

۳۔ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

۴۔ انک لمن المرسلین۔

۵۔ و لمن خاف مقام ربہ جنتان،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً و لا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

۷۔ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

۸۔ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الیّ و مطهرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة

مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا:

آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

مولانا (نور الدین)! گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آج تک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالی کی طرف سے مجھے معلوم ہوا

دجال کذاب مسرف عیار الطاغوت شیطان شریر بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے و الله علی ما نقول شهید

تعجب ہے کہ آپ (یعنی نور الدین) حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصے پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی شفاف ہو جاتا ہے کہ گویا ایک... بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

(بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ڈاکٹر صاحب کے ان الہامات کی نسبت ہم تو وہی کہیں گے جو ہم کو قرآن مجید نے سکھایا ہے کہ ان یک کاذباً فعلیه کذبه و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ہے، اور اگر سچا ہے تو جن باتوں سے تم کو ڈراتا ہے وہ ضرور تم کو پہنچ کر رہیں گی۔

ہر ایک الہام اور خبر غیبی کی نسبت ہم کو ہدایت ہے کہ پیش از وقت ہم یہی کہیں۔ ہاں جس کا کذب یا صدق ظاہر ہو جائے اس کی نسبت ایک جانب (کذب یا صدق) کی رائے یقینی قائم کر سکتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب یا کوئی مرزائی ان الہامات پر چوں چرا کرنے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آ جائے (ازالہ اوہام۔ طبع اول۔ ص ۱۴۸)

مگر افسوس ہے کہ باوجود اس مرزائی سرکلر کے قادیانی الحکم اور بدر کے اڈیٹران الہامات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور علماء کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اس کے متعلق مخالف رائے ظاہر کریں چنانچہ اخبار بدر قادیان کی عبارت یہ ہے:

قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوی مسیح اور عیسی ہونے کا کیا ہے اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علماء زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوی طیار کرائے تھے، وہ جوش ڈاکٹر صاحب کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھنے ہی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر صاحب جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لے گا۔ (بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۳)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ ان الہامات میں اگر کوئی بات قابل اخذ ہے تو دعوی رسالت کا الہام ہے۔ سو اس کی بابت ڈاکٹر صاحب نے ایک مفصل مضمون چھپوایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا دعوی ہرگز رسالت کا نہیں بلکہ وہ اس کو کفر جانتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں یہ الفاظ مجھ پر وارد ہوئے ہیں جو حقیقی معنی کے لئے نہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ڈاکٹر صاحب کی گویا تائید کرنے کو براہین احمدیہ میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہیے کہ کیونکر ایک ادنی امتی آں رسول مقبول کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہو سکے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت ﷺ کے کمالات قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائے کہ کسی اور کو آنحضرت ﷺ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو مگر اے طالب حق ارشدك الله تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے تا ہمیشہ اس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اسکی قبولیت کی کامل شعائیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت ﷺ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہیں خدا ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے مگر چونکہ متبع سنن آں سرور کائنات ﷺ کا اپنی غایت اتباع کی جہت سے اس شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود باوجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے اس لئے جو کچھ اس شخص مقدس میں انوار الہیہ پیدا اور ہویدا ہیں اس کے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور سایہ میں اس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اس کے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے کہ جو کسی پر پوشیدہ نہیں ہاں سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں بلکہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس شخص اصلی کی تصویر ہے جو اس میں نمودار اور نمایاں ہے۔ (براہین ص ۲۴۲ حاشیہ درحاشیہ)

یہی دعوی ڈاکٹر صاحب کا ہے۔ پس جب تک ڈاکٹر صاحب خود ان الہامات کی تاویل کرتے رہیں گے اور دعوی نبوت کو کفر جانیں گے، علماء اسلام بھی ان کی نسبت وہ فتوی نہیں دیں گے جو مرزا صاحب کی نسبت دیا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود بھی ان الہامات کے متعلق کچھ لکھیں گے کیونکہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ بہر حال ہمیں خوشی ہے کہ مرزا صاحب کی مدتوں کی خواہش پوری ہوگئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، جو وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی ہے کہ میری طرح اپنی حفاظت کی پیش گوئی کرے۔ اب تو ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے یہ کام کر دیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے شاید یہ اچھا نہ کیا کہ مرزا صاحب کی موت کی پیش گوئی چودہ ماہ کر دی۔ ہمیں خطرہ ہے کہ مرزا صاحب بھی عبداللہ آتھم کی طرح کہیں دل میں نہ ڈر جائیں تو جیسا (بقول مرزا) آتھم کی موت میں تاخیر ہو گئی تھی ان کی موت میں بھی تاخیر ہو جائے پھر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو بھی مرزا صاحب قادیانی سے حلف اٹھوانے تک نوبت پہنچے گی۔ بہر حال ہم ان دونوں الہامیوں کی جنگ کے نتیجہ کے منتظر ہیں۔

(مرقع قادیانی۔ ستمبر ۱۹۰۷ء)

# مرزا قادیانی

# اور مولوی محمد حسین بٹالوی

مرزا صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی نسبت یہ الہام مدت کا شائع کر رکھا ہے کہ مولوی صاحب ممدوح آخر کار میری طرف رجوع کر آئیں گے اس کا ظہور آج تک جو ہوا بر عکس ہوا۔ تازہ خبر یہ ہے کہ ۱۹ جولائی کے اخبار سول ملٹری گزٹ انگریزی میں مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب کے برخلاف ایک مضمون لکھایا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ مرزا دعوی کرتا ہے کہ میں جہاد کا مخالف ہوں میرا مرید عبداللطیف جو کابل میں مارا گیا اس کی وجہ یہی ہے کہ اس نے جہاد کی مخالفت کی تھی اس لئے امیر صاحب نے اسکو مروا دیا۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے میرے پاس دربار کابل کے ایک معزز رکن کا خط ہے کہ جس وقت عبداللطیف کے قتل کا حکم ہوا اس وقت جہاد کا کوئی ذکر نہ تھا بلکہ اصل بات یہ تھی کہ عبداللطیف مقتول نے مرزائی نبوت جدیدہ کا اعلان کیا اور حضرت مسیح کی شان میں گستاخی کی تھی اس لئے بحکم علماء وقت اس کو قتل کرایا گیا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے یہ بھی لکھا کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسلمان خونی مہدی اور مسیح کے منتظر ہیں اور کہ مسلمان ان کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کے متمنی ہیں اسکا جواب مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے لکھا یہ بھی تمہارا قول غلط ہے کتب حدیث میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی کہ مہدی اور مسیح جنگ کریں گے بلکہ وہ اپنے معجزات اور کرامات سے اسلام پھیلائیں گے۔اس پر مرزائی اخبار بدر ۲۵ جولائی اور الحکم ۳۱ جولائی میں اپنی راستی کا اظہار کرتے ہوئے بڑے موٹے قلم سے مندرجہ ذیل نوٹس شائع کیا ہے کہ:

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے امید ہے کہ دوسرے علماء بھی جن میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدہ سے آگاہی عطاء فرمائیں گے۔

حضرت اقدس مرزا کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا کہ آپ کا عقیدہ ہے کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائے گا، نہ کفار کو قتل کرے گا، بلکہ امن اور صلح کاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کر دے گا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب میں درج ہے (ان کی کتب تو قرآن وحدیث ہیں پھر تم مسلمان کہلا کر کیوں انکار کرتے ہو۔ مرقع) یہ ہے کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو کہ اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کرے گا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ مغلوب کر دے گا۔ اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ آنے والا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائے گا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کرے گا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانے والے یا جلالی سلطنت قائم کرنے والے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ جاہل ہیں ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب اتنی مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جس کی وجہ سے آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح اسلامی عقیدہ ہے وہی آخر کار مولوی صاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماویں جو صاحب اطلاع نہ دیں گے ان کی نسبت بہرحال یہی یقین کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے گا کہ وہ اپنے پرانے عقیدہ پر قائم ہیں کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کرلے گا بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے ان کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے

مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی، مولوی عبدالحق صاحب غزنوی، مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ قاضی سلیمان صاحب پھلواروی (شاید منصور پوری لکھنا مقصود تھا۔ بہاء) مولوی محمد اسحاق صاحب پٹیالہ، مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی، مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی، مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبدالواحد صاحب امام مسجد چینیاں۔ حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآباد

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اس مختصر سے مضمون میں قادیانی دجال نے کئی ایک دجل کئے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ علماء کرام اس لئے مخالف ہیں کہ مرزا صاحب مہدی اور مسیح کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ تلوار نہیں چلائے گا۔ محض جھوٹ اور افتراء ہے بلکہ علماء آپ سے اس لئے ناخوش ہیں کہ آپ خود مہدی اور مسیح بنتے ہیں اور انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کی توہین کرتے ہیں غور سے سنو آپ (ازالہ اوہام میں) لکھتے ہیں:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسی کجاست تا بنھد پا بہ منبرم

اور دافع البلاء میں فرماتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

علاوہ اس کے اور بھی کئی ایک مقامات پر آپ نے لکھا ہے کہ مسیح کی باطنی صفائی کامل نہ تھی اسی لئے اس کی تبلیغ کا نمبر کم ہے۔ یہ اور اس جیسے اور بہت سے خیالات مل کر آپ کو علیحدہ کرنے کے اسباب ہیں نہ صرف یہ کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کریں گے

دوسرا دجل آپ نے یہ کیا ہے کہ اپنا عقیدہ یہ قدیمی لکھا ہے حالانکہ براہین احمدیہ میں جو آپ کا الہامی تھیلہ ہے اس کے خلاف آپ لکھ چکے ہیں جس کو اب تیسری چھاپ کر شائع کیا ہے پس غور سے سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

(ترجمہ۔خدانے اپنارسول ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب دینوں پراس کو غالب کرے) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا (براہین احمدیہ ج ۴)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے تین امر ثابت ہوتے ہیں۔ایک تو حضرت مسیح کی حیات جس کو اب وہ شرک اور کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ الہامی تھیلہ لکھتے وقت ذات شریف خود اس شرک کی مرتکب اور اس کفر کی قائل تھی۔اسی لئے ہم اب اس مسئلہ (حیات مسیح) پر بحث کرنے کی حاجت نہیں جانتے، حالانکہ مرزائی بڑی کوشش سے ہماری توجہ اس طرف پھیرتے ہیں۔

دوئم دوبارہ تشریف لانا۔

سوئم حضرت مسیح موعود کا جسمانی اور ملکی سیاست اور حکومت کے ساتھ آنا (بہت خوب چشم ماروشن دل ماشاد) بتلائیے یہ تحریر آپ کی ہے یا کسی دشمن نے آپ کے الہامی تھیلہ میں بھر دی ہے۔پس ہم بڑی خوشی سے کہتے ہیں کہ یہی ہمارا اعتقاد ہے جو آپ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے، اور ہم آپ کی طرح کسی انسان کی خوش آمد میں اس عقیدہ کو بدل نہیں سکتے اور نہ بدلنے کی کوئی وجہ ہے۔

تیسرا دجل آپ نے یہ کیا ہے کہ اس تحریر میں رجوع کا لفظ لکھوا کر اپنی پیش گوئی متعلقہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سچے کرنے کی بنیاد رکھی ہے۔مگر یاد رکھو کہ ہمارے پاس اس پیش گوئی کے اصل الفاظ موجود ہیں، ہم کبھی آپ کی چالاکی چلنے نہ دیں گے امید ہے کہ مولوی صاحب خود بھی اس کا مفصل جواب لکھیں گے اگر کوئی اور صاحب بھی لکھیں گے تو بشرط مفید عام ہونے کے درج کیا جائے گا۔

(مرقع قادیانی۔ستمبر ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# سر سید احمد اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون میں ہم ان دونوں نام آوروں کی پبلک زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پبلک زندگی سے ہماری مراد فن تصنیف ہے جس کی وجہ سے ان دونوں نام آوروں کو نام آوری نصیب ہوئی ہے۔ اسی فن میں ہم ان کا مقابلہ دکھائیں گے اور اس سے زیادہ یہ نہیں ہوگا کہ ان میں سے کسی ایک کے مذہبی خیالات کے ہم منکر یا مؤید ہوں بلکہ صرف فن تصنیف میں مقابلہ منظور ہے۔

چنانچہ ہم پہلے فن تصنیف کی ایک مختصر سی تعریف کرتے ہیں۔

تصنیف کے معنی ہیں واقعات صحیحہ کو جمع کر کے نتیجہ نکالنا۔ غلطی ہو جانا اور بات ہے مگر واقعات صحیحہ کا پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق ہم ان دونوں مصنفوں کا مقابلہ دکھاتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ سر سید احمد کے مذہبی خیالات کچھ بھی ہوں مگر ان میں بڑا کمال تھا کہ واقعات کی تلاش میں بہت کوشش کرتے تھے۔ مخالف عبارت یا مخالف کے کلام کو نقل کی ضرورت ہوتی تو پوری نقل کر کے کتاب اور صفحات کا حوالہ بھی دیتے۔ چنانچہ ان کی تصنیفات تفسیر خطبات وغیرہ کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سر سید کی تصنیفات دیکھنے سے ان کا معتقد مخالف سے باقاعدہ مباحثہ کرنے پر قدرت پا سکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی ایسے نہیں بلکہ مخالف کے کلام کو جہاں نقل کرتے ہیں ایسی طرح سے کرتے ہیں کہ نہ اس کا سر سالم رہتا ہے نہ پیر۔

اگر ہم اس دعوی کو یوں ہی بے حوالہ چھوڑ دیں تو ہم بھی مرزا صاحب کی طرح ہوں گے اس لئے ہم صحیح صحیح واقعات ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مخالفین اسلام کے مقابلہ پر مرزا صاحب کے مدمقابل شروع سے آریہ سماجی رہے ہیں ہمیشہ ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے پالا رہا، تو کیسا ضروری تھا کہ مرزا صاحب ان کے متعلق جو کچھ لکھتے باقاعدہ لکھتے۔ مگر ناظرین دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ایسے بڑے مخالف کے سامنے بھی مرزا صاحب دون کی لیتے ہیں۔ آریوں کی بابت آپ (شحنہ حق۔ ص ۵۴۔ قادیانی خزائن ج ۲ ص ۳۷۱ پر) لکھتے ہیں :

براہین احمدیہ کا نام براہین احمقیہ کر کے بار بار لکھنا یہ بیدِ بے ثمر کی تہذیب ہے ان بیدوں (ویدوں) نے بجز گالیوں اور بدزبانیوں کے اور کیا سکھلایا ہے۔ جابجا اول سے آخر تک یہی شرتیاں ویدوں میں پائی جاتی ہیں کہ اے اِندر ایسا کر کہ ہمارے سارے دشمن مر جائیں ان کے بچے مر جائیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی دولت ان کا ملک ان کی گئویں، گھوڑے زمین وغیرہ سب ہم کو مل جائے۔

دیکھئے اتنا بڑا تو دعوی ہے مگر ثبوت کہیں نہیں۔ نہ پوری عبارت نقل کی ہے نہ کسی کتاب کا بحوالہ صفحہ پتہ ہے۔ کیا ایسی تحریر کو دیکھ کر کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کر سکتا ہے۔ جب وہ حوالہ مانگے تو قادیان جا کر لائے۔ مگر وہاں سے لانا تو چیل کے گھونسلے سے ماس لانے سے مشکل ہے۔ یہ تو ہوا ان کا برتاؤ مخالفین اسلام سے۔ اب سنئیے کہ مخالفینِ ذات شریف سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے فتح رحمانی۔ مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے اعلاء الحق الصریح۔ قصوری مرحوم نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر گذشتہ زمانے کے ایک کاذب مہدی کی ہلاکت کا قصہ لکھا کہ محمد طاہر کی دعا سے وہ ہلاک ہوا تھا۔ اس کے بعد یوں لکھا :

یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع البحار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غارت کیا تھا، ویسا ہی دعا اور التجا اس فقیر قصوری کان اللّٰہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا:

فقطع دابر القوم الّذین ظلموا۔ و الحمد للّٰہ رب العالمین انك علی کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر آمین ۔ (فتح رحمانی۔ ص ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کا مدعا صاف ہے کہ خداوندا، یا تو مرزا صاحب کو توبہ کی توفیق دے یا ہلاک کر۔ مگر یہ دعوی مولوی صاحب قصوری نے اس میں نہیں کیا کہ میری زندگی ہی میں اس کو ہلاک کر۔ نہ یہ کہا ہے کہ جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرجائے۔ بلکہ مولوی صاحب کی دعا کے الفاظ میں وہ وسعت ہے کہ جب بھی مرزا صاحب بغیر توبہ کے مریں گے ان کی دعا قبول سمجھی جائے گی۔ چنانچہ پیغمبر خدا ﷺ کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہ ہوا تھا کہ آپ کے بعد مرا، مگر آخر کار چونکہ بے نیل ومرام مرا اس لئے دعا کی صحت میں شک نہیں۔ پس مولوی صاحب قصوری کی دعا کا مدعا یا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مریں، یا یہ کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی نے تو اتنا بھی نہیں کیا۔ اب سنیئے مرزا صاحب ان دونوں بزرگوں کی نسبت کیا لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔

(اربعین نمبر ۳ص ۹؛ قادیانی خزائن جلد ۱۷ص ۳۹۴)

اس عبارت کا مدعا مولوی صاحب قصوری کی عبارت سے بالکل الگ ہے۔ اور اس محرفہ عبارت میں یہ نہیں ہے کہ ہم (مولوی ومرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا، بلکہ وہ مرزا صاحب کو کاذب قرار دے کر (بقول مرزا) بددعا کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین کس قدر حیران ہوں گے کہ اس کتاب (اربعین نمبر۳ ص ۱۱۔ خزائن ج ۱۷ص ۳۹۷) پر پھر اس محرفہ عبارت میں ترمیم کی گئی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی (یہ ہم بھی مانتے ہیں۔ مرزائیو! یادرکھنا کہ کوئی میعاد نہیں لگائی۔ ثناء اللہ) یہی دعا کی کہ یاالٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے، اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دے دی۔ دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا۔

اس عبارت میں کیسی صفائی کا ہاتھ دکھایا ہے لکھتے ہیں کہ، اس نے دعا ہی یہ کی تھی ،۔ حالانکہ اس کو اس دعا کی خبر تک نہ ہوگی۔ بھلا ایسی دعا وہ کیسے کر سکتا تھا۔ کیا اسے معلوم نہ تھا کہ آنحضرت ﷺ باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال کر گئے ...مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔ کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ اس قسم کی دعا کرے۔ مگر چونکہ دونوں مولوی صاحبان انتقال کر گئے اس لئے مرزا صاحب کو ایک موقع بات بنانے کا مل گیا۔ بس انہوں نے جھٹ سے اپنے مریدوں کی عقلوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ، بلکہ کر ہی لیا، اور اپنے دل میں یقین کر لیا کہ کسی کو کیا ضرورت ہے اتنی تحقیقات کرے گا کہ اصل کتاب میں کیا ہے۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ امرتسر سے مرقع نکلنے والا ہے۔

اور سنیئے ایک مقام پر آپ اسی عبارت کو یوں لکھتے ہیں:

غلام دستگیر کی کتاب دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو۔ ص ۷)

اس عبارت میں کس دلیری سے کام لیا ہے کہ لکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر لکھتے ہیں کہ:

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔

مرزائیو! خدارا، ذرا انصاف کر کے ہم کو دکھا دو کہ مولوی غلام دستگیر نے کہاں یہ لکھا ہے:

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔

معاذ اللہ، استغفر اللہ! کیسی خیانت مجرمانہ ہے کہ مخالف کے کلام کو بگاڑ تگاڑ کر مسخ صورت بنا کر پیش کیا جائے۔ پھر اس خیانت مجرمانہ کو معجزہ قرار دیا جائے۔ چہ خوش

این کرامت ولی ماچہ عجب

گربہ شاشید گفت باراں شد

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب صاف صاف اور صحیح صحیح واقعات سے اپنی کامیابی نہیں جانتے، جب ہی تو ایسی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ چونکہ وہ جانتے ہیں کہ مخالف کی کتاب ہر ایک کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہوگی نہیں، پس جو کوئی ہماری تحریر دیکھے گا وہ لٹو ہو رہے گا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جتنے ہمارے مریدین ہیں خیریت سے ان کو اتنی توجہ ہی نہیں کہ کسی غیر کی سچی بات کو بھی سن سکیں، اس لئے اگر کوئی مخالف ان کو اصل عبارت دکھائے گا تو ان کو اثر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے کہ عوام کالانعام تو کیا اچھے پڑھے لکھے مولوی صاحبوں اور بابوؤں سے کہا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی مولوی صاحبان کی تصنیفات سے دکھا دو۔ دونوں مرحوموں کی کتابیں ان کے سامنے رکھ دیں۔ کتابوں کو ادھر ادھر الٹ کر کچھ بڑبڑا کر چلتے بنے۔

ایک روز میرے پاس دو مرزائی آئے اور مرزا صاحب کی تعریفات میں رطب اللسان ہونے لگے۔ میں نے کہا خدا تعالی نے فرمایا تنزل علی کل افاك اثیم ۔یعنی جھوٹ بولنے والے الہام ربانی کے مخاطب نہیں ہو سکتے بلکہ شیطان کے ہوتے ہیں۔ اس آیت سے ایک عام اصول ملتا ہے کہ ملہم اگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ہرگز ملہم ربانی نہیں خواہ وہ کچھ ہی دکھائے۔ ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے ہیں۔ مرزا صاحب نے (اعجاز احمدی ص۲۳۔ قادیانی خزائن۔ ج۱۹ص۱۳۲ پر) میری نسبت لکھا ہے:

> مولوی ثناء اللہ دو دو آنہ کیلئے دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔

حالانکہ نہ میں نے کبھی کفن کے پیسے لئے، نہ وعظ پر میرا گذارہ ہے نہ وعظ گوئی میرا پیشہ۔ امرتسر اور پھر بیرون جات کے دوست و دشمن شہادت دے سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں کسی مسجد کا امام بھی نہیں۔ پھر جو میری نسبت لکھا دو پیسہ کے کفن اور دو آنے کے وعظ پر گزارہ کرتا ہے جھوٹ نہیں تو کیا ہے؟ بتاؤ۔ مگر افسوس کہ میری تقریر ان پر یوں معلوم ہوتی تھی گویا گرم لوہے پر پانی کا چھینٹا ٹھہرتا ہی نہیں۔

اب ہم ایک مثال اس امر کی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب جس طرح مطلب براری کے لئے مخالف کے کلام کو بگاڑ دیتے ہیں، آڑے وقت پر اپنے حق میں بھی اسی ہتھیار سے کام لیا کرتے ہیں۔ یعنی اپنے کلام کو بھی مروڑ تروڑ کر سیدھا کر دیتے ہیں۔ آپ نے پادری آتھم کی بابت لکھا تھا:

> ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ (جنگ مقدس۔ ص۲۱۰۔ قادیانی خزائن ج۶ص۲۹۲)

مگر باوجود اس تصریح اور تحدید پندرہ ماہ کے اس سیدھی تحریر پر بھی مرزا صاحب نے اپنا دست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفقت یوں صاف کیا کہ اس کا مطلب یوں لکھتے ہیں:

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۱۱۔ قادیانی خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۷)

یہی عبارت کئی جگہ لکھی ہے۔ مرزائیو! خدارا اتنا تو سوچو کہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ، یہ کہا تھا۔ اس، کہا تھا، کا لفظ غور سے دیکھو۔ پھر اصل مقام پر الفاظ پڑھو۔ دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دان مرزائی دوستو! ان عبارتوں کا مقابلہ کرکے دیکھو اور، کہا تھا، کا مضمون سمجھ کر بتاؤ کہ کرشن جی نے یہی کہا تھا جو اس عبارت میں دعوی کیا ہے۔ خدارا، اصل مقام کو جنگ مقدس صفحہ ۲۱۰ سے نکال کر سامنے رکھو اور اس عبارت کو بھی دیکھو۔ پھر بتاؤ کہ جھوٹے کے سر سینگ ہوتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس مقابلہ میں تم سمجھ جاؤ گے جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔

اور اگر تم ان دونوں مقاموں کا مطلب ایک ہی سمجھو تو ہمیں یقین نہیں کہ تم کچھ بھی سمجھ سکو۔ فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً

اب ہم تم سے ایک سوال کرتے ہیں کہ اگر آتھم والی پیش گوئی کا یہی مطلب تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا اور اس کی میعاد پندرہ ماہ کوئی نہ تھی، تو پندرہ ماہ کے ختم ہونے پر تم پر حشر کیوں قائم ہوا تھا۔ کیوں سعدی لدھیانوی مرحوم نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی ۔۔۔ نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

کیوں مرزا صاحب نے اس وقت یہ عذر نہ کیا کہ ابھی تو میں زندہ ہوں پھر پیش گوئی کا کذب کیسے؟ کیوں نہ یہ کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ میری زندگی میں مرے گا۔ جب تک میں زندہ ہوں پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ کیوں یہ عذر نہ کیا، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ آتھم دل سے رجوع کر گیا۔ جس کی تفسیر بھی خیریت سے یہ کی کہ دل میں ڈر گیا۔ پھر اس ڈرنے کے یہ معنی بتائے کہ امرتسر سے فیروز پور جارہا۔ واہ سبحان اللہ۔ کوہ کندن وکاہ بر آوردن، اسے ہی کہتے ہیں۔

ان تمثیلات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرسید احمد مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی ہوں، فن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف میں وہ امانت دار اور دیانت دار تھے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب قادیانی مذہبی اعتقادات سے قطع نظر فن تصنیف میں بھی اعلیٰ درجہ کے خائن تھے۔ مخالف کے کلام کو صحیح نقل نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ بوقت ضرورت اپنے کلام کو بھی بگاڑ دیتے تھے۔ ان کی غرض یہ نہیں ہوتی تھی کہ ناظرین کو صحیح صحیح واقعات سنائیں اور پہنچائیں بلکہ ان کی غرض صرف خودغرضی ہوتی تھی۔ سو جس طرح سے بن پڑے حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ناظرین اس بحث میں نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تحریر میں کوئی واقعہ دیکھیں تو جب تک تحقیق نہ ہو، تصدیق کرنے کے قابل نہیں۔

مرزائیو! یہ نہ سمجھو کہ اس تحریر کا لکھنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ لکھا کیا ہے۔ پس ان واقعات کو غور سے دیکھو اور نتیجہ پاؤ۔

اس ساری تحریر کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ جب مرزا صاحب واقعات صحیحہ میں کذب بیانی کرتے تھے تو ان کی نبوت اور رسالت کا کیا حکم ہے۔ یہ کہ

رسول قادیانی کی رسالت    بطالت ہے، بطالت ہے، بطالت

(مرقع قادیانی۔ اگست ۱۹۰۷ء)

## قادیانی الہامات کی کیفیت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم کئی دفعہ اس مشکل کو حل کر کے مرزا صاحب کے مخالفین کا منہ بند کر چکے ہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو الہام نہیں ہوتے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہوتے ہیں، مگر کس کیفیت سے؟ اس کیفیت سے کہ آپ کو جس بات کا خیال لگا رہتا ہے اس کی نسبت جو ایک واہمہ گزرتا ہے وہ الہام ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دوسرے لوگ اس کو خیالِ خام یا بلی کو چھچھڑوں کا خواب کہیں مگر (لا مناقشة فی الا صطلا ح) اصطلاح پر اعتراض نہیں۔ مرزا صاحب کی اصطلاح میں یہی الہام ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال سنیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخباروں نے ایک نئی بے پر کی اڑائی ہے۔ لکھتے ہیں:

۴ جولائی ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت ام المؤمنین (زوجہ مرزا) بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہل بیت و اقارب وخدام واہل بیت حضرت مولوی نورالدین صاحب قریباً اٹھارہ کس بہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب (خسر مرزا) پانچ چھ روز کے واسطے بغرض تبدیلی ہوا، لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم (اڈیٹر بدر) نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزور کیے جائیں تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے۔ وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا اور اس میں تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۴ جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی۔ اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مسجد مبارک میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جب کہ عاجز راقم بھی پاس ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ، آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شائد امرتسر پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن امان سے لاہور پہنچ جائیں۔ تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے۔ اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے۔ پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی اور اس بارے میں الہام ہوا۔ خیر لھم خیر لھم۔ یعنی ان کے لئے بہتر ہے ان کے لئے بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارہ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے۔ فقط

یہ الہام سنا کر حضرت اقدس (مرزا) حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے میں اس وقت تمام جماعت، جو نماز کے لئے آئی ہوئی تھی، شامل تھی۔ خلیفہ رشید الدین صاحب شیخ علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے۔حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اسی مسجد میں پھر یہ سب لوگوں کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے انہوں نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی۔غرض اس الہام اور خواب کی جب اچھی طرح اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا اس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کے واسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہنچ سکی تھی۔اور اس سبب سے تشویش ہوئی۔اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا۔مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں۔یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے۔ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لھم خیر لھم اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علم تعبیر کی رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لھم خیرلھم ۔ یہ میرا خیال ہے خدا تعالی ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔آمین

(اخبار بدر۔ج ۶ نمبر ۲۸ ص ۴، ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء۔ قادیانی تذکرہ طبع سوم ص ۷۲۱۔۷۲۲)

اس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھل جاتی ہے کہ آپ ان خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سوجھا کرتے ہیں۔بس اب تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولوی عالم مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی تحریروں میں اختلاف

## نبوت کے متعلق:

ا۔ دیکھو آسمانی فیصلہ (خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں،

اور پھر دیکھو ازالہ اوہام۔ صفحہ ۵۳۳ (خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) میں لکھتے ہیں:

خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

اے مرزائیو! اسلام سے خارج کون ہوا؟ خود بدولت ہیں یا کوئی اور؟

۲۔ دیکھو ازالہ اوہام، صفحہ ۷۸ (خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اور پھر دیکھو دافع البلاء صفحہ ۱۱ (خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) میں لکھتے ہیں:

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۱ (خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو، یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے۔ اور باب نزول جبریل بپیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔

اور پھر دیکھو (اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۸ ص ۹ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء) میں لکھتے ہیں:

خدائے رحیم وقدوس نے مجھے وحی کی انّی انا الرّحمن دافع الاذی۔ اور پھر وحی ہوئی،
انّی لا یخاف لدی المرسلون۔ (قادیانی تذکرہ۔ ص ۴۰۶ طبع ۳)۔

اے مرزائیو! اب نیا سلسلہ وحی کا کون جاری کر رہا ہے؟ خود بدولت یا کوئی اور؟

۴۔ اور دیکھو (آسمانی فیصلہ ص ۲۵۔ قادیانی خزائن ج ۴ ص ۳۳۵) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو! دشمن قرآن مت بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیئے جاؤ گے۔

اور دیکھو (دافع البلاء ص ۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵) میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں :

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے :

انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما با نفسھم انّہ آوی القریۃ ۔یعنی خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو مان نہ لیں۔

مرزائیو! تمہیں ایمان سے کہو کہ اپنے قول کے خلاف خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی اور نبوت کا نیا سلسلہ کون جاری کر رہا ہے اور خدا سے کون بے خوف ہو رہا ہے؟

## کشتی نوح میں مرزا غلام احمد کے چار جھوٹ:

کشتی نوح۔ صفحہ ۵ (قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۵) میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں :

اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔

اسی صفحہ کے حاشیہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابوں میں موجود ہے (زکریا۔ باب ۱۴ آیت ۱۲۔ انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۸۔ مکاشفات باب ۲۲۔ آیت ۸)

پہلا جھوٹ۔ قرآن شریف میں یہ کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ اگر کوئی مرزائی قرآن شریف میں دکھا دے تو مرزا صاحب کا کہنا سچا ورنہ کہنا چاہیے لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

دوسرا جھوٹ۔ کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴، میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے گی۔ بلکہ اس میں تو ان لوگوں پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آئیں گے وھو ہذا۔

اور وہ مری کہ جس سے خداوند ساری قوموں کو جو لڑنے کو یروشلم پر چڑھ آویں گے مارے گا۔ سو یہ ان کا گوشت جس وقت وے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے فنا ہو جائیگا

The Lord will bring a terrible disease on all the nations that make war on Jerusalem. Their flesh will rot away while they are still alive, their eyes and their tongues will rot away.(Zechariah14:12)

ڈبل جھوٹ۔ انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۸ میں یہ نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ اس کے برعکس اس میں لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے تب مری پڑے گی اور بھونچال آویں گے۔ دیکھو غور سے انجیل متی باب ۲۴:

آیت ۳۔ جب وہ زیتون کے پہاڑوں پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگرد الگ اس کے پاس آئے اور بولے کہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا نشان کیا ہے۔ ۴۔ اور یسوع نے جواب دے کے انہیں کہا خبردار ہوؤ کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ ۵۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ ۶۔ اور پھر تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبراؤ مت۔ کیونکہ ان سب باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ پر اب تک آخر نہیں۔ ۷۔ کیونکہ قوم، قوم پر اور بادشاہت، بادشاہت پر چڑھیں گے۔ اور کال اور وبائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے۔ ۸۔ پھر یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہیں۔

۲۳۔ تب اگر کوئی کہے دیکھو مسیح یہاں ہے، یا وہاں تو یقین مت لاؤ۔ ۲۴۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بڑے نشان اور کرامتیں دکھاویں گے۔ یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ ۲۵۔ دیکھو میں تمہیں پہلے کہہ چکا ہوں۔ ۲۶۔ پس اگر وے تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہے، تو باہر مت جاؤ۔ دیکھو وہ کوٹھری میں ہے، تو مت باور کرو۔ ۲۷۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھتی ہے اور پچھم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا ہوگا۔

As Jesus sat on the Mount of Olives, the deciples came to him in private. "Tell us when all this will be," they asked,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"and what will happen to show that it is the time for your coming and the end of the age.

Jesus answered, "Be on your guard, and do not let anyone deceive you. Many men, claiming to speak for me, will come and say, "I am the Messiah!' and they will deceive many people. You are going to hear noise of battles close by and the news of battles far away; but do not be troubled. such things must happen, but they do not mean that the end has come. Countries will fight each other, kingdoms will attack one another. There will be famines and earthquakes everywhere. All these things are like the first pains of childbirth....

Then, if anyone says to you, 'Look, here is the Messiah!' or 'There he is!- do not believe it. For false Messiahs and false prophets will appear; they will perform great miracles and wonders in order to deceive even God's chosen people, if possible. Listen! I have told you this before the time comes.

Or, if people should tell you, Look, he is out in the desert!' don't go there; or if they say, 'Look, he is hiding here!' - don't believe it. For the Son of Man will come like the lightninig which flashes across the whole sky fom the east to the west. ( Matthew 24:3-8; 23-27)

اے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ انجیل متی میں طاعون اور زلزلوں کا ہونا مسیح موعود صادق کی علامت ہے یا مسیح کاذب کی؟

چوتھا جھوٹ۔ مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۸ میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پڑے گی ۔ دیکھو وہ آیت یوں ہے :

اور میں (یوحنا) نے ان چیزوں کو دیکھا اور سنا۔ اور جب میں نے دیکھا اور سنا تھا تب اس فرشتے کے پاؤں پر جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا۔

I, John, have heard and seen all these things. And when, I finished hearing and seeing them, I fell down at the feet of the angel who had shown me these things, and I was about to worship him. (Revelations 22:8)

اے مرزائیو! تمہیں خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ طاعون اور زلزلے مسیح موعود کی علامات ہیں یا مسیح کاذب کی؟ کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب یا راست گو یا صاحب تحقیق بھی ہے یا سب اندھوں کی طرح ہیں کہ جو کچھ مرزا صاحب نے لکھ دیا یا جو کہہ دیا وہی سچ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے ایسے شخصوں کی عقل اور حالت پر جو حق اور باطل میں دیدہ دانستہ تمیز نہیں کرتے۔ اور ڈبل افسوس ہے ایسے لوگوں کی دلیری پر جو دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے جھوٹ تحریر کریں۔ جیسے کہ مرزا صاحب نے کشتی نوح میں لکھ دیا کہ قرآن شریف میں اور ذکریا نبی کی کتاب ۱۴:۱۲، اور انجیل متی ۲۴:۸، اور مکاشفات ۲۲:۸ میں لکھا ہے کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی حالانکہ ایسا کہیں نہیں لکھا۔ بلکہ انجیل متی میں تو صاف لکھا ہوا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے تب طاعون پڑے گی اور زلزلے آویں گے۔ پس بشہادت انجیل متی صاف آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی باطلہ کے باعث طاعون پڑی اور زلزلے آئے ہیں۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو　　اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

الراقم: منشی اللہ دتا　　(مرقع قادیانی نومبر ۱۹۰۷)

# مرزا قادیانی نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے

(ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی سرہند)

واضح ہو کہ بمنطوق واجب الوثوق ولا یفلح الساحر حیث اتی اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئے ہیں، تاہم اراجیف باطلہ و دعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے۔ اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب واقعی: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، کے پورے پورے مصداق ہیں۔ کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فا صنع ما شئت کیا ٹھیک ہے۔ آج کل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جن کو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعویٰ تھا، وہ تمام ہلاک ہو گئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے مگر مکر و زور (جھوٹ) کے ساتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل اس کے کہ ہم مرزا صاحب کے اس دعوی کی تکذیب نشانی آسمانی فیصلہ حقانی سے کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ در گور بنا دیں، اور ان کے بھرے ہوئے بیڑہ کذب وفریب کو طوفان غضب الٰہی سے مثل بیڑہ بالٹک روسی کے تحت الثریٰ کو پہنچا دیں، اور ان کے قلعہ مکر وکید کو مثل قلعہ لورتھ آرتھر کے حقانی گولوں سے اڑا دیں، اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹا دیا گیا ہے کدال ہائے حقانی سے مینار طومار قادیانی کو جڑ سے اکھاڑ کر گرایا جا کر اس کا نشان سطح دنیا سے مٹا دیں، مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی کے مطابق ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کیا محمد رسول اللہ ﷺ مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بریں عقل ودانش بباید گریست

فی الجملہ مخلوق نے تجربہ کر لیا ہے کہ مرزا اور مسیلمہ کذاب ایک ہی پایہ کے آدمی ہیں۔ ان کے گوزشتر وخیال کے مخالف امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں محمدی بیگم کے نکاح اور اس کے خاوند کی موت کی پیش گوئی کو ہی ملاحظہ کر لو جس کی جانب مرزا صاحب کو جانی تعلق بھی ہے۔

مرزا صاحب بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں:

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کیا۔

اس جگہ مرزا صاحب نے نہایت کذب سے کام لیا۔ مگر افسوس نہیں کہ یہ تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہمیں اس جگہ مولوی عبد الحق غزنوی ڈاکٹر عبد الحکیم خان وغیرہما مباہلین کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اس جگہ صرف اپنے مباہلہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ سے بلا شک وشبہ یقیناً مرزا صاحب کا کاذب ہونا ہر ذی ہوش کے نزدیک مسلّم ہو۔ اور اس مباہلہ کا ذکر مناسب ہی نہیں بلکہ بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس ضروری معلوم دیا۔

من نمی گویم انا الحق یار می گوید بگو

چوں نگویم چوں مرا دلدار میگوید بگو

ہم نے مرزا صاحب کو ۱۳۱۶ ہجری میں بعد قلع قمع تمام حجت ہائے لایعنی مباہلہ کی دعوت دی اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پرائیویٹ ہی نہیں رکھا بلکہ ضمیمہ رسالہ مظہر نعمۃ میں جو اسی سال میں طبع ہوا تھا، لکھ کر پبلک میں شائع کیا۔ چند الفاظ حیز تحریر میں لائے جاتے ہیں:

پس اب مرزا صاحب کو چاہیے کہ اس تحریر کو پڑھ کر بہ نیت رفع تردد و انتشار خلق بحکم آیہ مباہلہ معہ ابناء ونساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر بھی نفا و لا و اتباعاً للسنہ جیسے آنحضرت ﷺ پنج تن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاری میں نکلے تھے بایما:

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا

بلبل ہمیں کہ قافیہ شود بس است

اول نفس خود، دوم زوجہ خود، سوم و چہارم ہر دو فرزندان خود، پنجم دختر خود، کے ساتھ میدان مباہلہ میں بیقین فتح یابی خود حاضر ہوتا ہے، تا کہ حاکم مطلق بحکم یحق الحق و یبطل الباطل و یمح اللہ الباطل و یحق الحق بکلمتہ حق و باطل، حق و کید کو حق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق، فریب فریب ثابت ہو۔ اس سے بڑھ کر احسن اور عمدہ اور کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں ...اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر اندر ہم کو جواب سے بذریعہ اشتہار مطلع کریں اور اگر اب بھی مرزا صاحب کوئی حیلہ حوالہ کر کے ٹال جائیں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔

کار مرداں روشنی و گرمی ست

کار خنثی حیلہ و بے شرمی ست

مگر بحکم فبہت الذی کفر مرزا ایسا مبہوت ہوا کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ اور جیسے سایہ فاروقی سے ابلیس کو سوائے فرار و گریز کوئی چارہ نہیں تھا، ایسا ہی مرزا کو احقر کے مقابلہ میں قرار و قیام نہ رہا۔ جب بجائے پندرہ دن کے اس دعوت کو سال بھر گذر چکا، اور مرزائی جانب سے صدائے برنخواست کا معاملہ ظہور پذیر ہوا، تو ۱۳۱۷ھ میں رمضان کے بعد ضمیمہ اخبار شحنہ ہند مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء میں مکرر مسیح الکذاب کے عنوان سے اس امر کی یاد دہانی کرائی گئی آخر میں لکھ دیا کہ مرزا ہمارے مقابلے میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا اور اپنی اراجیف کا ذبہ و دعاوی باطلہ میں ناکامیاب رہے گا۔ اور ہم کو اللہ جل شانہ محض اپنے دین حقہ کی تائید کی وجہ سے منصور و مظفر کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ےگاو ما ذلك على الله بعزيز ۔ و السلا م

اب خیال کرنا چاہیے کہ اس دعوت کا کیا نتیجہ ہوا؟ کہ جس کی رو سے مرزا صاحب اپنے اس کلام میں

کہ: جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے۔، سچے ہیں یا جھوٹے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس احقر نے مباہلہ کے لئے اتباعاً حکم قرآنی وفعل نبوی اپنے نفس اور زوجہ اور ابناء اور د

ختر کو پیش کیا تھا۔ سو یہ احقر بہمہ وجوہ مورد برکات دینی و دنیوی ہے و الحمد لله على ذ لك

اور بحکم لئن شکر تم لا زید نکم دولڑکے ایک لڑکی اور عنایت ہوئی۔ اب چار لڑکے دو لڑکیاں

ہیں۔ گویا یہ برکت بحکم ربانی

ا لا من آ من و عمل صا لحاً فاو لئك لهم جزا ء الضعف بما عملوا و هم فی الغر

فا ت آ منو ن ۔

واقع ہوئی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مرزا فرار نہ کرتا، اور ہمارے مقابلہ میں آتا، تو وہ مع متعلقین

خود ضرور تباہ ہوتا کیونکہ یہ ارشاد پیغمبر خدا ﷺ نے بروقت فرار نصاری فرمایا تھا۔

با ایں ہمہ اخبارات مرزائی میں خاندان رسالت (قادیانی) میں صدمہ کے عنوان سے واویلا ہوا۔ وہ

اسی دعوت کا اثر تھا۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ کیوں حضرات ناظرین اب تو مرزا اپنے منہ کا ذب

، جھوٹا، ملحد، زندیق، مفتری علی اللہ، مکار، قابل سولی، گلے میں رسہ ڈالنے کے لائق وغیرہ وغیرہ جو جو اور وہ اپنے

لئے بشرط جھوٹا ہونے کے پسند کیا کرتا ہے، ہوا۔ الحق سچ وہ ہے جو سر پر چڑھ کے بولے۔ اب بھی اگر مرزا کے

کاذب ہونے میں کسی مرزائی کو شک ہے تو حیف ہے اس کی عقل پر کیونکہ مرزا اپنے منہ آسمانی فیصلہ سے جھوٹا

ثابت ہوا۔

الہامات مرزا، المسیح الدجال، خرافات قادیانی کو دیکھو کہ مرزا کے بکواس کیسے گوزشتر ثابت ہوئے

ہیں۔ مرزا نے اپنا کشف ظاہر کیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب والٰہی بخش مرحوم اور ایک اور صاحب آخران

کے معتقد ہوں گے، مگر تا حال مولوی محمد حسین صاحب عقیدہ سابقہ پر قائم ہیں اور الٰہی بخش مرحوم اسی راہ مستقیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مرزا کو فرعون کہتے اور بذریعہ عصا موسی غرق بحر خسران کرتے ہوئے رونق بخش خلد بریں ہوئے۔

**اجابت دعوات**۔ان بے شمار مواقع میں سے کہ جن کی تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے محض ایک دو تحریر ہیں۔مسجد جامع سرہند کے قریب آب کاری تھی جس کی تلچھٹ سے نہایت درجہ تکلیف ہوتی تھی۔ایک دفعہ احقر نے داروغہ آب کاری سے کہا کہ اس بدبو کا کچھ انتظام کرادو۔انہوں نے کہا کہ اس کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔اس جواب سے دل نہایت آزردہ ہوا۔اور خداوند باری کی جناب میں دعا کہ کہ یاالٰہی اس کا انتظام تو ہی کرنے والا ہے۔کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ تمام آب کاری ہائے بند ہوکر محض ایک آب کاری صدر میں قائم ہونے کا حکم ہوگیا،اوراس طرح یہ زمانہ دراز کی آب کاری بند ہوئی۔اسی طرح ایک موذی کافر کے تئیں مجمع عام میں بددعا کی گئی۔چند دن نہ ہوئے تھے کہ وہ مع اپنے اکلوتے بیٹے کے آنجہانی ہوا۔اسی طرح ایک دوست کی تبدیلی کے لئے جو ناممکنات سے تھی،دعا کی گئی۔خداوند تعالی نے غیب سے سامان مہیا کر کے اس کو تبدیل کر دیا۔اسی طرح بہت سی مستورات کو کہ جن کو اسقاط کی بیماری تھی یا جن کی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی،جن میں ایک صاحب مرزائی بھی ہیں،کچھ پڑھ کر دیا گیا۔الحمد للہ اکثر کے اولاد صحیح سالم پیدا ہوکر زندہ ہے۔ادھر مرزائی دعوات کا حال روز روشن کی طرح ظاہر ہے حاجت اظہار کی نہیں

اب آخر میں مرزا کے خاص دعوی پلیگ کے متعلق کچھ تحریر کرنا ضروری ہے۔اگرچہ مرنا جینا ایک ایسا امر ہے کہ اس میں بحث عبث ہے اور جو مومن باللہ طاعون سے مرے وہ شہید ہے،مگر یہاں مرزا کا جواب اور اظہار واقع منظور ہے۔پس مرزا کا دعوی تھا کہ پلیگ میرے اعداء کے لئے آئی ہے،میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے۔سوخداوند عالم نے ہر پلیگ میں لا تعد و لا تحسی مرزائیوں کو ہر جگہ حتی کہ قادیان دارالزیان میں بھی جہنم رسید کیا۔اور مرزائی پارٹی کے بڑے بڑے رکن اس نہنگ طاعون کے لقمہ ہوئے جن کا ذکر اکثر ہو چکا ہے۔مولوی محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تھے جن کی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر تحریر ہے اسی بلا کی نذر ہوئے۔اسی طرح اب کے سال ان کا لڑکا طاعون سے مرا۔اور میاں جی نظام الدین خان پوری معہ اپنی زوجہ کے اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئے۔بلکہ خاص چاردیواری مرزا میں ایک خادم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیراں دتا بیمار ہوا اور رات کو باہر کر دیا گیا اور مر گیا۔ ادھر خیال کریں کہ احقر کو معہ تمام متعلقین اس مرض سے خداوند عالم نے محفوظ و مصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تھے وہ بھی تمام متعلقین خود اس مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں۔ پلیگ کے موقع پر ہم جس مکان میں ہوتے تھے اس مکان کے ہمسایہ میں بھی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم اس مکان میں نہیں ہوتے تھے تو اس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے ذلك فضل الله عليّ و على من اتبعني و الله ذو الفضل العظيم و ما توفقي ا لا با لله عليه تو كلت و اليه انيب

ناظرین برائے خدا ذرا انصاف کو مدنظر رکھ کر خیال فرماویں کہ مرزا کا یہ قول:

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خداتعالی نے سب کو ہلاک کر دیا،

کہاں تک سچا ہے۔ کیا مرزا صاحب لعنت الله على الكا ذبين کے ٹھیک ٹھیک مصداق ہیں یا نہیں۔ مگر یا بے شرمی تیرا آسرا۔ اگر چہ یہ اسرار واردات قابل اظہار نہیں تھے، اور جو ذوق ولذت اس کے اخفا میں حاصل تھا اس کے اظہار میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں:

نظامی ایں چہ اسرار ست کز خاطر بروں داری
کسے سرش نمید از زباں وزکش زباں درکش

مگر چونکہ اس کے اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکھتا ہے بحکم الضرورا ت تبيح المحظو را ت اس کو ظاہر کر کے اس لذت وذوق کو قربان ونثار کیا گیا

گر نثار خدم بار گرامی نکنم
گوہر جان بچہ کاری وگرم باز آید

(مرقع قادیانی۔ ستمبر ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# الحق مرّ

(مصنف نامعلوم)

آج ۳۰ جون کو بابو غلام رسول مرزائی مدرس ریاضی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان جو آج کل لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں، بورڈنگ ہاؤس اسلامیہ کالج لاہور میں تشریف لائے اور اپنے ایک قدیم ہم جماعت چوہدری غلام حیدر سے (جیسا کہ عموماً قادیانیوں کا قاعدہ ہے) دریافت فرمایا کہ آپ کا مرزا کے دعاوی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں مرزا کے تمام دعاوی کو باطل اور ہفوات میں سے شمار کرتا ہوں۔ اس پر مسٹر غلام رسول حسب عادت مرزا بگڑ بیٹھے اور لگے مباہلہ کی دھمکیاں دینے۔ فریق مقابل نے جو اپنے اعتقاد میں سخت ثابت قدم تھے ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور مباہلہ کے لئے آمادگی بہمہ وجوہ ظاہر کی۔ شرائط مباہلہ کے لئے ردوقدح ہوتی رہی۔ بالآخر یہ قرار پایا کہ فریقین ایک کاغذ پر دستخط کریں جس میں یہ لکھا ہو کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی میں سچا ہے اور خدا کا مرسل مسیح ہے (جو آخری زمانہ میں آنے والا ہے اور جس کی آمد کی کتابیں شہادت دیتی ہیں) تو خدا کرے کہ غلام حیدر پر عذاب الٰہی ایک سال کے اندر نازل ہو۔ اگر جھوٹا ہو تو غلام رسول ہدف ناوک عذاب الٰہی ہو۔ آخر اس پر فیصلہ ہوا اور مسٹر غلام رسول کاغذ مذکورہ تیار کرنے میں مشغول ہوئے جس پر یہ عبارت لکھی گئی: نقل اصل:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد: تحریر کرتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہی مسیح موعود ہیں جو آخری زمانہ میں آنے والے ہیں اور جس کی آمد کی نبیوں کی کتابیں شہادت دیتی ہیں لیکن غلام حیدر ولد عبداللہ خان قوم گجر ساکن ناگڑیاں ضلع گجرات حضرت صاحب کو اس دعویٰ میں محض جھوٹا سمجھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ ان کے دلائل بھی جو اس دعویٰ کے ثبوت میں دیئے جاتے ہیں وہ سب اس نے سن لئے ہیں مگر وہ بھی سب کے سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے ہیں۔ اس لئے اے خدا جو سچے اور جھوٹے میں فرق کرنے والا ہے....

یہاں تک لکھنے پائے تھے کہ مسٹر موصوف کی ہوائیاں اڑ گئیں اور سخت گھبرا گئے۔ آخر ذہن رسا نے ایک رستہ بتا ہی دیا۔ فرمانے لگے کہ اس کاغذ کی ہرگز اشاعت نہ ہو لیکن فریق مذکور نے کہا:

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

میں اس کی اشاعت میں اعتراض نہیں کرتا بلکہ اس کا موید ہوں، تا کہ دیگر لوگوں کو بھی پتہ لگ جائے اور بہتوں کا بھلا ہو۔

اس پر مسٹر مذکور کے ہاتھوں سے قلم چھوٹ گیا اور سٹی بھول گئے، اور ہر چند اصرار کیا گیا بلکہ ان کے ایک ہم مذہب نے بہتیرا کہا مگر مسٹر مذکور کو حوصلہ نہ ہوا۔ آخر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں مباہلہ کے لئے ہر طرح تیار ہوں مگر مرزا صاحب کی ناراضگی کا خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ برا منائیں اور لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اور بالکل دمجو دہو گئے۔ واللہ مسلمان مباہل کی طرف سے ہرگز چیلنج نہیں ہوا بلکہ مسٹر موصوف ہی نے یہ طریق فیصلہ نکالا اور اسی نے کنارہ کشی کی۔ بایں شوراشوری یا بایں بے نمکی۔ بہتر ہو کہ میرے مرزائی دوست اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کریں کیونکہ ان کے ضمیر نے بھی ان کو ان کے فاسدہ عقیدہ سے مطلع کر دیا مگر تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے فقط۔ راقم: الحق مرّ (مرقع قادیانی۔ ستمبر ۱۹۰۷ء)

# گل دستہ قادیانی

مرزا صاحب نے موسم کا رخ دیکھ کر الہام شائع کیا ہے، کہ ہیضہ آنے والا ہے۔ پنڈت گردھاری منجم نے بھی جنتری میں لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک الہام ضرورت کے لئے رکھا ہوا ہے جسے حسب موقع ہمیشہ نکالا کرتے ہیں وہ یہ ہے جو ۲۵ جولائی کے بدر میں شائع ہوا ہے:

انی مع الرسول اقوم و اروم ما یروم ۔ یعنی خدا کہتا ہے میں رسول یعنی مرزا کے ساتھ کھڑا ہونگا اور جس بات کا وہ قصد کرے گا میں بھی کرونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کو ایک عجیب الہام ہوا:

ایسوسی ایشن۔

ایسوسی ایشن انگریزی میں انجمن کو کہتے ہیں دیکھئے اس الہام کی خبر کیا نکلتی ہے گولائی میں تو یکتا ہے

مرزا صاحب نے خواب میں کسی کو تین روپئہ کفن کے لئے دیئے ہیں گویا کوئی ..مر گیا۔ بدر یکم اگست

(دیکھیں کس پر یہ ....ہے)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے: میری فتح

بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا ہے: انی مع الافواج آتیك بغتة جس کا ترجمہ خود ہی کیا ہے

کہ میں (یعنی خدا) اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

اس کا مطلب تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالی نے مرزا صاحب کو دھمکایا ہے کہ اگر تو باز نہ آیا

تو تجھے اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک آ کر تباہ کر دونگا و الله اعلم۔ شائد یہ الہام سچا ہو۔

مرزا صاحب کو یہ بھی الہام ہوا کہ: عبرت ناک سزائیں دی گئیں۔

شاید لاہور اور راولپنڈی کے مقدمات کی طرف حضور کا ذہن لگا ہوگا کہ اندر سے یہ آواز آئی۔

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا کہ: میں (خدا) نے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے۔

(یہ الہام مطابق حدیث کے ہے کہ دجال کے ساتھ بہشت ہوگا۔ واللہ اعلم)

(مرقع قادیانی ستمبر ۱۹۰۷ء)

# مہدی کا خروج اور مسیح کا نزول

(مولوی عنایت علی مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور)

(یہ مضمون بہت ہی توجہ کے قابل ہے کیونکہ اس میں صرف وہ احادیث ہی پیش کی گئی ہیں جن پر فریقین کو اعتبار ہے۔ علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت کا اقرار تو ظاہر ہے لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب کو بھی ان احادیث پر اعتبار ہے چنانچہ آپ رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

اس امر سے دنیا میں کسی کو انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیش گوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیش گوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔ ص۲۔

پس فریقین کے اس اعتراف کو یاد رکھ کر ناظرین بغور مضمون ذیل ملاحظہ فرماویں۔ اڈیٹر)

**حدیث صادق ومصدوق** (یعنی ارشاد نبی کریم ﷺ کا جو خود بھی سچے ہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی ان کی سچائی کی گواہی دی ہے) عن ابی اسحاق قال قال علی و نظر الی ابنه الحسن قال ان ابنی هذا سید کما سماه رسول الله ﷺ و سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبه فی الخلق و لایشبه فی الخلق ۔ رواه ابو داؤد

**ابواسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے بعد نظر کرنے اپنے بیٹے حسن کی طرف یہ فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے جیسا کہ رسول مقبول نے ان کا نام سردار رکھا ہے اور قریب ہے کہ اس کی پشت سے پیدا ہوگا جسکا نام موافق نام حضرت ﷺ کے ہوگا وہ مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں** (مراد اس سے تمام بدن ظاہری ہے کہ تمام بدن ظاہری میں مشابہ نہ ہوگا بلکہ بعض میں مشابہ ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ امام مہدی اولاد امام حسن سے ہوں گے اور ماں کی طرف سے نسب ان کا امام حسین سے دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ غرض امام مہدی حسنی اور حسینی ہوں گے غیر قوم سے نہ ہونگے) **یہ حدیث ابوداؤد میں** (جو صحاح ستہ حدیث کی کتب معتبرہ سے ہے) **اسناد سے منقول ہے ۔**

و فی روایة لابی داؤد قال رسول الله ﷺ لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطوّل الله ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلاً منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی یملأ الارض قسطاً عدلا کما ملئت ظلماً و جوراً ۔

**ایک روایت ابی داؤد کی یہ ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے اگر دنیا سے صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو دراز کر دے گا ایسا کہ بھیج دے گا اس دن میں ایک شخص کو میرے نسب سے، یا فرمایا میرے اہل**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت میں سے، نام اسکا میرے نام اور نام باپ اس کے کا نام باپ میرے کے مطابق ہوگا۔ وہ بھر دے گا زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ زمین بھری ہوئی ہوگی ظلم اور ستم سے

عن ام سلمه قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول المهدى من عترتى من اولاد فاطمة ۔ رواه ابو داؤد

حضرت ام سلمہؓ زوجہ مطہرہ آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہا انہوں نے میں نے سنا رسول پاک سے فرماتے تھے امام مہدی میری اولاد یعنی اولاد فاطمہؓ سے ہوں گے۔

عن ام سلمه عن النبى ﷺ قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هارباً الى مكة فياتيه ناس من اهل مكه فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكه والمدينة فاذا راى الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش اخواله كلب فيبعث اليهم بعثاً فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب ويعمل فى الناس بسنة نبيهم ويلقى الاسلام بجبرانه فى الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون ۔ رواه ابو داؤد

روایت ہے ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں حضرت رسول خدا ﷺ سے فرمایا حضرت نے واقع ہوگا اختلاف وقت موت ایک خلیفہ کے۔ پس نکلے گا ایک شخص اہل مدینہ سے (مدینہ طیبہ یا مراد مدینہ خلیفہ) بھاگ کر طرف مکہ کی (واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت کے یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہو اس میں) پس آویں گے اس کے پاس آدمی اہل مکہ سے پس اس کو گھر سے باہر لے آویں گے (واسطے امام بنانے کے) اور وہ امامت سے ناراض ہوگا پس لوگ بیعت کریں گے اس کی درمیان رکن (یعنی حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے۔ اور بھیجا وے گا امام مہدی کی طرف شام سے ایک لشکر پس دھنسا دیا جاوے گا وہ لشکر بیدا میں (نام ایک جگہ کا ہے) درمیان مکہ اور مدینہ کے۔ پس جب کہ دیکھیں گے لوگ قصہ ہلاکت لشکر کو آویں گے ان کے پاس ابدال شام کے اور جماعتیں اہل عراق سے۔ پس بیعت کریں گے وہ امام مہدی سے۔ پھر ظاہر ہوگا ایک مرد دوسرا خاندان قریش سے، ماموں اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ننہیال اس کے) قبیلہ کلب (جو ایک مشہور قبیلہ ہے عرب میں)... ہو نگے۔ پس بھیجے گا وہ مرد بھی طرف مہدی وتابعین کے ایک لشکر پس غالب آویں گے مہدی وتابعین ان کے اس لشکر پر، اور یہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے اور امام مہدی موافق سنت نبینا ﷺ کے لوگوں میں عمل کریں گے اور پورا پورا طریقہ رسول مقبول کا جاری کر دیں گے ایسا کہ ڈالے اور پھیلا دے گا دین اسلام اپنی گردن کو زمین پر (یہ کنایہ ہے قرار پکڑ نے اسلام سے اس طرح پر کہ جنگ وقتال کا نام باقی نہ رہے اور احکام سنت و جماعت کے ایسے طور سے قرار پا جاویں کہ کچھ خلاف درمیان میں نہ رہے) پس ٹھیریں گے امام مہدی سات برس پھر وفات دیئے جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

وعن ابی سعید قال ذکر رسول الله ﷺ بلاء یصیب هذه الامة حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیه من الظلم فیبعث الله رجلاً من عترتی و اهل بیتی فیملأ به الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یرضی عنه لا تدع السماء من قطرها شیئاً الا صبهته مدرارا و لا تدع الارض من نباتها شیئاً الا اخرجته حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلك سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواه الحاکم فی مستدرکه و قال صحیح

اور ابو سعید صحابی سے روایت ہے کہا اس نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بلا (یعنی محنت اور شدت عظیم) کا جو پہنچے گی اس امت کو یہاں تک کہ نہ پائے گا مرد ایسی جگہ کہ پناہ پکڑے طرف بوجہ ظلم کے پس بھیجے گا اللہ تعالی ایک ایسے آدمی کو میری اولاد اور اہل بیت میرے سے کہ بھر دے گا اللہ اس شخص کی وجہ سے زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ وہ زمین بھری ہوئی تھی ظلم اور ستم سے۔ راضی ہوں گے اس آدمی سے رہنے والے آسمان کے (یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء) اور رہنے والے زمین کے (حتی کہ جانور جنگل کے اور مچھلیاں پانی میں) آسمان اپنے مینہ کے قطروں سے کچھ نہ چھوڑے گا مگر برسا دے گا اس کو کثرت سے اور ایسا ہی زمین اپنی نباتات سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر اس کو نکالے گی (غرض کہ ایسی کشادگی اور فراخی ہوگی) کہ آرزو کریں گے زندے اور اپنے مردوں کے زندہ ہو جانے کی۔ زندہ رہیں گے امام مہدی اس خوشی اور کاروائی کے ساتھ سات آٹھ یا نو برس (یہ راوی کو شک ہو گیا ہے) اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روی الدار قطنی عن علی قال ان لمهد ینا آ یتین لم یکو نا منذ خلق الله السما وا ت و الا ر ض تنخسف الشمس لاول لیلة من ر مضا ن و تنکسف القمر فی النصف منه و لم یکو نا منذ خلق الله السما وا ت و الا ر ض ۔(حاشیہ ابی داؤد مطبوعہ مطبع قادری دہلی)

صاحب دار قطنی نے علی سے روایت کیا ہے فرمایا ہمارے مہدی کے واسطے بے شک دو نشانیاں ہیں ایسی کی ابتدائے پیدائش آسمانوں اور زمین سے کبھی نہیں ہوئی۔ایک یہ کہ سورج گہن اول رات رمضان میں ہو گا دوسری یہ کہ چاند گہن ہو گا اسی رمضان کے مہینہ کے نصف میں۔یہ دونوں امر پیدائش آسمان زمین سے اب تک کبھی نہیں ہوئے

عن عبد الله قال قال رسو ل الله ﷺ ان الله لا یخفی علیکم .. الله تعا لی لیس با عور و ان المسیے الد جا ل اعور عین الیمنی کا نعینه عینة طا فیة ۔ بخاری و مسلم

مروی عبداللہ صحابی سے یہ ہے کہ فرمایا حضرت سید المرسلین ﷺ نے بے شک اللہ تم پر پوشیدہ نہیں ہے (یعنی اللہ کو اسکی صفات کمالیہ سے پہچانا ہے تم نے اور ایمان لائے ہو اس پر جب کہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ مت ہو جاؤ بسبب دیکھنے سحر وفریب وغیرہ دجال پس یہ جملہ تمہید ہے قول آئندہ کی) تحقیق اللہ تعالی کانا نہیں حالانکہ مسیح دجال (جو خدائی کا دعوی کرے گا) کانا ہو گا ۔دائیں آنکھ کا گویا آنکھ اس کی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا،نقل کیا اس حدیث کو بخاری مسلم نے۔

عن انس قال قال رسو ل الله ﷺ ما من نبی الا قد ا نذر امته ا لا عور الکذا ب ا لا انه اعور و ان ر بکم لیس باعور مکتو ب بین عینیه ك ف ر ۔ متفق علیه

مسلم بخاری نے انس سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جس قدر انبیاء مجھ سے پہلے گذرے ہیں ہر ایک نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ڈرایا ہے خبر دار رہو کہ وہ کانا ہے اور تحقیق رب تمہارا کانا نہیں (اس دلیل سے بخوبی کذب دجال کا ثابت ہوتا ہے جو وہ باوجود کانے ہونے کے خدائی کا دعوی کرتا ہے) لکھے ہوں گے درمیان دونوں آنکھوں کے اس کی کے یہ حروف ،ک ف ر۔

عن حذ یفه عن النبی ﷺ قال ان الد جا ل یخر ج و ان معه ماء و نا راً فاما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذی یراه الناس ماء فنار تحرق و اما الذی یراه الناس نا را انما با رد عذ ب فمن ادرك ذ لك منكم فليقع فی الذی یراه نا راً فا نه ماء عذ ب طيب متفق عليه و زا د مسلم و ان الد جا ل ممسوح العين عليها ظفرة غليظة مكتو ب بين عينيه كا فر يقرء كل مو من كاتب او غير كا تب

حذیفہ صحابی نبی ﷺ کے روایت کرتے ہیں فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ بے شک دجال نکلے گا اور بے شک اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس جس کو آدمی پانی دیکھتے ہوں گے وہ آگ ہے کہ جادے گی اور جس کو آدمی آگ دیکھتے ہوں گے وہ پانی ٹھنڈا شیریں ہوگا پس جو شخص تم میں سے دجال کو پاوے چاہیے کہ جس کو آگ دیکھتا ہے گرے اس میں کیونکہ وہ پانی شیریں خوش گوار ہے۔ روایت کیا اس کو حدیث کو مسلم بخاری نے اور زیادہ کیا امام مسلم نے اور بے شک دجال مٹا ہوا آنکھ کا ہوگا (یعنی ایک آنکھ اس کی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہیں ہوگا اس کیلئے اثر آنکھ کا) علیھا (یعنی دوسری آنکھ پر) ناخنہ ہوگا جس کو گوشت موٹا یا کھال کہا جاوے (یا اسی مٹی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہو گا) درمیان دونوں آنکھوں اس کی کے لفظ کافر لکھا ہوگا پڑھے گا اس کو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا۔

عن اسماء بنت يز يد قا لت كا ن رسول الله ﷺ فی بيتی فذ كر الد جا ل فقا ل ان بين يد يه ثلث سنين . سنة تمسك السماء فيها ثلث قطر ها وا لا ر ض ثلث بنا تها و الثا نية تمسك السماء ثلثی قطرها و ا لا ر ض ثلثی بنا تها و الثا نية تمسك السماء قطر ها كله و ا لا ر ض نبا تها كله فلا يبقى ذا ت غلف و لا ذات خر س من البهائم ا لا هلك و ان من اشد فتنة انه يا تی ا لا عرا بی فيقو ل ا ر أيت ان ا حييت لك ابلك الست تعلم انی ر بك فيقول بلی فيمثل له الشيطا ن نحو ابله كا حسن ما يكو ن ضرو عا و اعظمه اسفة قال و يا تی الر جل قد ما ت ا خوه و ما ت ابو ه فيقو ل ارأيت ان ا حييت لك ابا ك و ا خا ك الست تعلم انی ر بك فيقو ل بلی فيمثل له الشيا طين نحو ابيه و نحو ا خيه فقلت يا رسو ل الله و الله انا ينعجن عجيننا فما نخبزه حتی نجو ع فكيف بالمو منين يو مئذ قا ل يجز ئهم ما يجزیء اهل السماء من التسبيح و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التقديس رواه احمد و ابو داؤد الطيالسی

روایت ہے اسماء بنت یزید صحابیہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ میرے گھر میں پس ذکر فرمایا حضرت ﷺ نے دجال کا۔ارشاد کیا کہ بے شک پہلے آنے دجال کے تین برس گذریں گے۔ایک برس ایسا جس میں آسمان اپنی بارش معتاد کو بقدر ایک تہائی روک لے گا اور زمین بقدر ایک تہائی اپنی پیداوار کو بند کر لے گی۔دوسرا برس ایسا جس میں آسمان دو تہائی بارش معتاد کو روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو بند کر لے گی تیسرے برس کل بارش کو آسمان روک لے گا اور زمین کل پیداوار کو بند کر دے گی (یعنی قحط پڑے گا تمام زمین میں اور خزانے اور دفینے دجال کے ساتھ ہوں گے) پس باقی نہ رہے گا صاحب ناخن چرے ہوئے کا جیسے گائیں بکری ہرن وغیرہ اور نہ صاحب دانت کا وحشی چار پاؤں سے یعنی درندے (غرض کہ تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مر جاویں گے) اور بے شک بہت سخت فتنہ دجال سے یہ ہے کہ وہ آوے گا ایک دہقانی کے پاس (کہ علم اور عقل نہ رکھتا ہوگا) پس کہے گا اس کو کہ اگر میں تیرے اونٹ مردہ کو زندہ کر دوں تو میری ربوبیت پر اعتقاد کر لے گا یا نہیں وہ کہے گا کہ ہاں۔پس صورت بنا کر لاوے گا دجال واسطے دیہاتی کے شیطانوں کو مثل اونٹوں اس کے کی ایسی طرح سے کہ بہتر ہوں تھنوں اور کوہانوں میں اونٹ مردہ سے۔فرمایا نبی ﷺ نے اور آوے گا دجال ایک آدمی کے پاس کہ مر گیا ہوگا بھائی اس کا اور باپ اس کا پس کہے گا اس کو کہ اگر میں زندہ کر دوں تیرے باپ بھائی کو کیا تو میرے رب ہونے پر یقین کر لے گا پس کہے گا وہ آدمی ہاں۔پس صورت بناوے گا اس کے واسطے شیاطین کی مثل باپ بھائی اسکے کے۔پھر اسماء راویہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور انور ﷺ سے یا رسول اللہ ﷺ قسم خدا کی ہم آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکانے نہیں پاتیں کہ ہم بھوکی ہو جاتی ہیں جب کہ ہمارا یہ حال ہے تو اس وقت کے مومنین کا بھوک وغیرہ سے کیا حال ہوگا ارشاد فرمایا کہ مومنین کو اس وقت کافی ہوگی وہ شئے کہ کافی ہوتی ہے آسمان والوں کو تسبیح اور تقدیس خدا تعالیٰ سے۔روایت کیا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد طیالسی نے۔

صحیح مسلم میں نواس بن سمعان سے مروی ہے:

قال ذكر رسول اللّٰه ﷺ الدجّال فقال ان يخرج و انا فيكم فانا حجيجه دونكم، و ان يخرج، ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه، و اللّٰه خليفتي على كل مسلم،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه شابّ قطط عينه طافئة، كانّی اشبهه بعبد العزی بن قطن، فمن ادركه منكم فليقرأ فواتح سورة الكهف، و فی رواية فليقرأ بفوا تح سورة الكهف فانّها جواركم من فتنه ،انّه خارج خلّة بين الشّام والعراق، فعاثِ يميناً و عاث شمالًا، يا عبادالله! فاثبتوا۔ قلنا: يا رسول اللّه وما لبثه فی الارض؟ قال: اربعون يوماً، يوم كسنةٍ ، و يوم كشهرٍ، و يوم كجمعةٍ، و سائرا يّامه كايّامكم۔ قلنا: يارسول اللّه فذلك اليوم الّذی كسنةٍ أتكفينا فيه صلوة يوم؟ قال: لا، اقدروا له قدره۔ قلنا: يا رسول اللّه وما اسراعه فی الارض؟ قال:كالغيث استدبرته الرّيح، فيأتی علی القوم فيدعوهم، فيؤمنون به و يستجيبون له، فيأمر السّماء فتمطر والارض فتنبت، فتروح عليهم سارحتهم، اطول ما كانت ذرّی واسبعه ضروعاّ، و امدّه خواصر، ثمّ يأتی القوم، فيدعوهم فيردّون عليه قوله، فينصرف عنهم، فيصبحون ممجلين، ليس بايديهم شیء من اموا لهم و يمرّ بالخرِبة فيقول لها: ا خرجی كنوزك، فتتبعه كنوزها كيعاسيب النّخل، ثم يد عوا رجلاّ ممتلئاّ شباباً، فيضربه بالسيف فيقطعه جزِلتين رمية الغرض، ثم يدعوه فيقبل و يتهلّل وجهه، ويضحك، فبينما هوكذ لك اذ بعث اللّه المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقیّ دمشق بين مهروذتين، وا ضعاً كفيه علی اجنحة ملكين، اذا طأطأ رأسه قطر، واذا رفعه تحدّرمنه جمان كاللّؤلؤ، فلا يحلّ لكافر يجد من ريح نفسه الّامات، و نفسه منتهی حيث ينتهی طرفه، فيطلبه حتی يدركه بباب لدّ ، ( فيقتله ، ثم يأتی عيسی ( ابن مر يم) قوم قد عصمهم الله منه فيمسح علی وجوههم و يحدّثهم بدر جا تهم فی الجنّة، فينما هوكذ لك اذ اوحی اللّه الی عيسی ، عليه السلام ، انّی قد ا خر جت عباداً لی، لا بدانِ لاحدٍ بقتالهم، فحرّز عبادی الی الطّور، و يبعث اللّه يأجوج و مأجوج ، و هم من كلّ حد بٍ ينسلون ، فيمرّ اوا ئلهم علی بحيرة طبريّة ، فيشربون ما فيها،و يمرّ آ خر هم فيقو لو ن : لقد كا ن بهذه ، مرّةً، ما ء، و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحصر نبی اللّه عیسی و اصحا به، حتی یکو ن رأس الثور لاحدھم خیراً مّن مأة دینار لاحدکم الیوم ، فیرغب نبیّ اللّه عیسی و اصحابه ، فیرسل (اللّه) علیھم النّغف فی رقابھم، فیصبحو ن فرسی کموت نفس وا حدةٍ ، ثم یھبط نبیّ اللّه عیسی علیه السلا م و اصحابه الی الارض، فلا یجدون فی الارض موضع شبرٍ الّا ملأه زھمھم و نتنھم ، فیر غب نبیّ اللّه عیسی ، علیه السلام ، و اصحابه الی اللّه ، فیر سل اللّه طیراً کاعناق البختِ، فتحلمھم فتطرحھم حیث شاء اللّه، ثم یر سل اللّه مطراً لا یکنّ منه بیت مدرٍو لا وبرٍ، فیغسل الارض حتّی یترکھا کالزّلفة، ثم یقال للارض: أنبتنی ثمرتكِ، و ردّی بر کتكِ، فیومئذٍ تأکل العصابة من الرّمّانة، و یستظلّون بقحفھا، و یبارك فی الرّسل، حتّی انّ اللّقحة من الابلِ لتکفی الفئام من النّاس، و اللّقحة من البقر لتکفی القبیلة من النّاس ، و ا للّقحة من الغنم لتکفی الفخذ من النّاس، فبینما ھم کذلك ا ذ بعث اللّه ریحاً طیّبةً، فتأخذھم تحت ابا طھم، فتقبض رو ح کلّ مؤمنٍ و کلّ مسلمٍ، و یبقی شرار النّاس، یتھارجون فیھا تھار ج الحمر، فعلیھم تقوم الساعة ۔

اور مسلم میں روایت ہے: عن ام شر یك قا لت قا ل رسو ل الله ﷺ لیفرنّ النا ن من الد جا ل حتی یلحقھا بالجبا ل قا لت ام شر یك قلت یا رسو ل الله فا ین العرب یومئذ قال ھم قلیل رواہ مسلم

ام شریک صحابیہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ بھاگیں کے آدمی دجال سے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا پہنچیں گے۔ کہا ام شریکؓ نے میں نے عرض کیا یارسول اللہ کہاں ہوں گے عرب اس دن (یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو عرب کہاں ہوں گے جن کا کام جہاد کرنا راہ خدا میں اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سے ہے)۔ارشاد فرمایا کہ عرب اس دن تھوڑے ہوں گے۔

عن انس عن رسو ل اللہ ﷺ قا ل یتبع الر جا ل من یھود ا صفھا ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعون الفاً علیهم الطیالسه رواه مسلم

انس صحابی حضرت رسول مقبول ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضور نے کہ دجال کے پیروکار اور تابع ہوں گے ستر ہزار (قوم) یہود اصفہان (شہر) سے جن پر چادریں ہوں گی۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ یاتی الدجال و هو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة فینزل بعض السباخ التی تلی المدینة فیخرج الیه رجل و هو خیر الناس فیقول اشهد انك الدجال الذی حدثنا رسول الله ﷺ حدیث فیقول الدجال ارأیتم ان قتلت هذا ثم احییته هل تشكون فی الامر... فیقتله ثم یحییه فیقول و الله ما كنت فیك اشد بصیرة منی الیوم فیرید الدجال ان یقتله فلا یسلط علیه متفق علیه

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آوے گا دجال (یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ طیبہ کے) حالانکہ اس پر حرام ہوگا داخل ہونا گھاٹیوں مدینہ میں۔ پس اترے گا بعض کھاری زمین میں جو مدینہ کے متصل ہے پس نکلے گا اس کی طرف ایک آدمی کہ وہ بہترین آدمیوں کا ہوگا (قول صحیح اس میں یہ ہے کہ وہ آدمی خضر ہوگا)۔ پس کہے گا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو دجال ہے جس کے حال اور وصف کی رسول خدا نے ہم کو خبر دی ہے پس کہے گا دجال (یعنی ان لوگوں سے کہ گرد اس کے ہوں گے) خبر دو مجھ کو اگر قتل کروں میں اس کو پھر زندہ کروں میں اس کو کیا شک کرو کرو گے تم میری شان میں۔ پس کہیں گے شک نہیں کریں گے ہم (اگر وہ لوگ تابعدار اس کے ہیں تو مراد معنی کلام حقیقی کے ہیں ورنہ بہ سبب خوف اور دفع الوقت کے کہیں گے اور ہوسکتا ہے کہ مراد ان کی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اس کے جھوٹ میں ہو) پس قتل کرے گا دجال اس کو پھر زندہ کرے گا اس کو پس پوچھے گا دجال اس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہے گا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں پہلے اس سے تیرے حق میں سخت تر از روئے یقین کے اپنے سے جیسا کہ آج ہوں۔ پس چاہے گا دجال دوبارہ قتل اس شخص کا اور وہ اس سے نہیں ہو سکے گا (اس میں دلیل ہے اس پر کہ استدراج دجال اول ہی ہوگا پھر صلب ہو جائے گا اور وہ نہ قدرت رکھتا ہوگا اس چیز پر کہ ارادہ کرے گا۔ یہ شان اللہ کی ہے کہ جو چاہے سو کرے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھر یرہ عن رسول اللہ ﷺ قال یا تی المسیح من قبل المشرق ھمته المدینة حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائكة وجهه قبل الشام و هنالك یهلك متفق علیه ۔ابوہریرہ رسول مقبول ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ آوے گا مسیح دجال جانب مشرق سے اس حال میں کہ قصد اس کا مدینہ طیبہ میں آنے کا ہوگا یہاں تک کہ اترے گا پیچھے کوہ احد کے بعد اسکے پھیردیں گے فرشتے منہ اسکا طرف شام کی اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا۔

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ و الذی نفسی بیده لیوشكن ان ینزل فیكم ابن مریم حكما عدلا فیكسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یفیض المال حتی لا یقبله احد حتی یكون السجدة الواحدة خیر من الدنیا و ما فیها متفق علیه و الیركن القلاص فلا یسعی علیها و التذهبن الشحناء و التباغض و التحاسد و الیدعون الی المال فلا یقبله احد رواه مسلم و فی روایة لهما قال كیف انتم اذا نزل ابن مریم فیكم و امامكم منكم

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارے درمیان میں عیسی بن مریم حاکم منصف بن کر اتریں گے (آسمان سے) توڑ ڈالیں گے صلیب کو۔(یعنی باطل کریں گے دین نصرانیہ کو اور حکم کریں گے ملۃ حنیفیہ اسلام کا۔اور صلیب جس کی نصاری کے یہاں بڑی تعظیم و تکریم ہے) توڑ ڈالیں گے اور قتل کریں گے سور کو (یعنی حرام کریں گے اس کے پالنے اور کھانے کو اور مباح کردیں گے اس کے قتل کو) اور اہل ذمہ سے جزیہ کو علیحدہ کردیں گے ( یعنی ذمیوں سے مال جزیہ کا قبول نہ فرماویں گے کیونکہ اس وقت ان سے سوائے دین حق اسلام کے اور کچھ منظور نہ ہوگا۔غرض اس سے یہ ہے کہ نصرانیت اور اس کے احکام بالکل باطل فرماویں گے سوائے شریعت اسلام کے اور کچھ حکم نہ دیں گے)،اور بہت ہو جائے گا اس وقت مال یہاں تک کہ کوئی قبول نہ کرے گا اس کو (یعنی رغبت مال کی نہ رہے گی اور اعراض کریں گے اس سے) یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا ہر چیز سے جو دنیا میں ہے۔روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔اور روایت مسلم میں یہ بھی ہے کہ چھوڑی جاویں گی اونٹنیاں جوان، پس نہ کی جاوے گی سواری اور طلب حاجات ان پر اور البتہ جاتا رہے گا لوگوں سے کینہ اور بغض وحسد۔اور البتہ بلاویں گے عیسی لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے دینے مال کے پس کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے فرمایا حضرت ﷺ نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ اتریں گے عیسی بن مریم درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا (یعنی قریش اور اہل ملت تمہارے سے تمہارا امام نماز کا ہوگا اور عیسی نماز میں ان کا اقتداء کریں گے اور امام مہدی ہوں گے اور تریہ بسبب تعظیم وتکریم امت محمدیہ کے اول دفعہ وقت نزول کے ہوگا۔ بعد میں حضرت عیسی امام نماز بھی بنیں گے جیسا کہ وہ خلیفہ اور معلم خیر کے ہوں گے)

عن جابر قال قال رسول اللہ لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل بنا لنا؟؟ فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الامه۔ رواہ مسلم۔

جابر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت سے حق پر لڑتی اور غالب قیامت تک (یعنی قرب قیامت تک) فرمایا آپ ﷺ نے پس اتریں گے عیسی بن مریم۔ پس کہیں گے امیر امت کے آؤ نماز پڑھاؤ (جو مہدی ہوں گے) (کیونکہ اولی امامت کے واسطے افضل ہے اور تم نبی ہو) پس فرماویں گے عیسی اس وقت کہ میں امامت نہیں کرتا کیونکہ بعض تم میں سے بعضوں پر امیر ہیں بسبب بزرگ رکھنے خدا تعالی کے اس امت محمدیہ کو (اس وقت عیسی امامت نہ کریں گے تا کہ وہم نہ ہو جاوے منسوخی دین محمدیہ کا)

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمساًوار بعین ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتریں گے عیسی بن مریم طرف زمین کے۔ پس نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ اور ٹھہریں گے وہ ۴۵ برس پھر وفات پاویں گے۔ پس دفن کئے جاویں گے میرے ساتھ میرے مقبرہ میں۔ پس میں اور عیسی بن مریم ایک مقبرہ سے درمیان ابوبکر اور عمر کے اٹھیں گے قیامت کو۔ روایت کیا اس کو ابن جوزی نے کتاب الوفا میں (یہ تعداد ۴۵ برس کی اس قول کے مخالف ہے جو کہا ہے کہ طرف آسمان کی مرفوع ہوئے عمر ۳۳ سال میں اور بعد نزول کے ۷ سال زمین پر رہیں گے تو دونوں مل کر چالیس سال ہوتے ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ بعد نزول کے ساتھ برس کے ٹھہرنے کی روایت کی ہے امام مسلم نے اور ان کی روایت راجح ہے دوسری روایت سے اس لئے کل قرار عیسی کا زمین پر ۴۰ برس ہوگا اور شاید عدد پانچ کا ساقط ہوا اعتبار سے کیونکہ کسور کو عرب والے بعض اوقات چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور اس کا اعتبار نہیں کرتے۔)

یہ اصلی کیفیت تشریف آوری امام مہدی اور حضرت عیسی کی ہے اور یہ منقول ہے حضرت سید الاولین والآخرین صادق ومصدوق سے۔ جو شخص دعوی مہدویت وعیسویت اپنی کا کرے تمام امور میں اس کے مطابق کر کے دکھائے اور قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنے دعوی کے مطابق ثابت کرے ان اللہ یھدی من یشاء اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اس بیان کے بعد یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی تفسیر اور تشریح کرنے میں کیا قاعدہ ہے علماء اسلام بلکہ کافہ انام کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جب تک کسی لفظ کا اصلی ترجمہ ممکن ہو مجازی معنی نہیں لئے جا سکتے مجازی معنی مراد لینے کے لئے کسی قرینہ قویہ کی ضرورت ہے علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ و وجود القرینہ، شکر ہے کہ اس اصول میں بھی ہمارا مرزا صاحب سے نزاع نہیں مرزا صاحب خود بھی اس اصول کو (گو اپنی مطلب براری کے لئے) پیش کیا کرتے ہیں چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

یہ بات ادنی ذی علم کو بھی معلوم ہوگی کہ جب کوئی لفظ حقیقت مسلّمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایسے مضمون پر جن کے لئے وہ عام طور پر یا عام طور پر مستعمل ہوگیا ہے تو اس جگہ متکلم کے لئے کچھ ضروری نہیں ہوتا کہ اس کی شناخت کے لئے کوئی قرینہ قائم کرے کیونکہ وہ ان معنوں میں شائع متعارف اور متبادر الفہم ہے، لیکن جب ایک متکلم کسی لفظ کے معانی حقیقت مسلّمہ سے پھر کر کسی مجازی معنی کی طرف لے جاتا ہے، تو اس جگہ صراحتاً یا کنایۃً یا کسی دوسرے رنگ کے پیرایہ میں کوئی قرینہ اس کو قائم کرنا پڑتا ہے تا کہ اس کا سمجھنا مشتبہ نہ ہو۔ اور اس بات کے دریافت کے لئے متکلم نے ایک لفظ بطور حقیقت مسلمہ استعمال کیا ہے یا بطور مجاز اور استعارہ نادرہ کے یہی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے کہ وہ حقیقت مسلمہ کو ایک متبادر اور شائع ومتعارف لفظ سمجھ کر بغیر احتیاج قرائن کے یوں ہی مختصر بیان کر دیتا ہے مگر مجاز یا استعارہ نادرہ کیوقت ایسا اختصار پسند نہیں کرتا بلکہ اس کا فرض ہوتا ہے کہ کسی ایسی علامت سے جس کو ایک دانش مند سمجھ سکے اپنے اس مدعا کو ظاہر کر جائے کہ یہ لفظ اپنے اصل معنوں پر مستعمل نہیں ہوا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۳۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسا صاف اور صریح اس اصول کا اعتراف ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز نہ لیا جاوے گا۔ مجاز کے لئے قرائن قویہ کی ضرورت ہے کسی کلام کا بے قرینہ ہونا ہی اس کی حقیقت کی دلیل ہے فنعم الوفاق

آپ کے خلیفہ راشد حکیم نورالدین جن کی تعریف میں مرزا صاحب کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

و ان احبائی لمتقون جمیعهم ولکن اقواهم بصیرة واکثرهم علماً و افضلهم رفقاً و حلماً و اکملهم ایماناً وسلما و اشدهم حبا و معرفة و خشیة و یقیناً و ثباتاً رجل مبارك کریم تقی عالم صالح فقیه محدث جلیل القدر حکیم حاذق عظیم الشان حاج الحرمین حافظ القرآن القرشی قوماً و الفاروقی نسباً واسمه الشریف مع لقبه اللطیف المولوی الحکیم نور الدین البهیروی اجزل الله مثوبته فی الدنیا و الدین و هواول رجال بایعونی صدقاً و صفاءً و اخلاصاً و محبة و وفاء و هو رجل عجیب فی الانقطاع و الایثار و خدمات الدین انفق مالا کثیراً لاعلاء کلمة الاسلام بوجوه شتی وانی وجدته من المخلصین الذین یؤثرون رضی الله سبحانه علی کل رضاء و نساء و بنات و بنین و وجدته من قوم یبتغون مرضات الله و یجتهدون لرضوانه ببذل اموالهم و انفسهم و یعیشون فی کل حال شاکرین وانه رجل رقیق القلب نقی الطبع کریم جامع لماثر الخیر کثیر الانسلاخ عن البدن ولذاته لایفوته موقع من المواقع البر ولا موضع من مواضع الحسنات و یحب ان یسکب دمه کماء فی اعلاء دین رسول الله ﷺ ویتمنی ان تذهب نفسه فی تائید سبیل خاتم النبیین ویقفوا ثر کل خیر و ینغمس فی کل بحر لاجابة فتن المتمردین۔ فأشکر الله علی ما اعطانی کمثل هذا الصدیق الصدوق الفاضل الجلیل اسلباقر دقیق النظر عمیق الفکر المجاهد لله و المحب فی الله بکمال اخلاص ما سبقه احد من المحبین (حمامة البشری۔ص ٦)

اس عبارت کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ حکیم نورالدین جامع صفات کمالیہ ہیں دنیا میں جس قدر صفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسنہ ہیں وہ سب حکیم صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں شکر ہے کہ فریق ثانی کے ایسے مسلّمہ گواہ بھی اس اصول میں ہم سے (ہم ہی سے نہیں بلکہ کل دنیا کے علماء اسلام بلکہ کافہ انام سے) متفق ہیں چنانچہ حکیم صاحب اپنے ایک مضمون میں جو مرزا صاحب کے زالہ اوہام کے ساتھ بطور ضمیمہ لگا ہوا ہے لکھتے ہیں:

ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جاوے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے (ص ۸)

ہم اس قاعدہ کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔ مثلاً شیر کا لفظ جس کلام میں ہوگا جب تک اس کے اصلی معنی (جنگلی درندہ) ہوسکیں گے مجازی معنی (یعنی بہادر وشجاع) مراد نہ لئے جائیں گے کیونکہ درندہ اس کے اصلی معنی ہیں اور شجاع مجازی۔ یہ ہے اس اصول کی عام فہم مثال۔

اس اتفاق اصول کے علاوہ مرزا صاحب کو خاص مسئلہ متنازعہ میں بھی اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود کا حقیقی طور پر آنا ممکن ہے چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جسکی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے ہاں اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیش گوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۶۱)

پس اب تو مطلع بالکل صاف ہے کہ احادیث مرویہ کے الفاظ کا ظاہری ترجمہ یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم خود تشریف لاویں گے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ایک اور مقام پر اس مضمون کو صاف لکھتے ہیں کہ:

اے برادران دین وعلماء شرع متن۔ آپ صاحبان میرے ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ طبع اول ص ۱۹۰)

اس کلام کو غور سے پڑھیئے کہ مرزا صاحب کس دیانت اور لیاقت کے ساتھ مسیح موعود ہونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکاری ہیں۔ آپ اپنے لئے مسیح موعود کے عہدے کا انکار صاف لفظوں میں کرتے ہیں پس مسئلہ متنازعہ بوجوہات ذیل فیصلہ شدہ ہے

ا۔ احادیث کے الفاظ مبارکہ کے ظاہری معنی یہی ہیں جو ہم کہتے ہیں۔

۲۔ اصول متفقہ یہ ہے کہ حقیقی معنی جب تک ممکن ہوں مجازی معنی مراد نہیں ہوسکتے۔

۳۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے سے خود بھی انکار ہے۔

پس نتیجہ صاف ہے کہ جو کچھ علماء اسلام کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے آئندہ کو جو مرزائی مرزا صاحب کو مسیح موعود کہیں گے یا لکھیں گے وہ جھوٹے ہیں۔ مرزا صاحب خود ان کی تکذیب کرتے ہیں۔

پس شکر اللہ کہ میان من واو صلح افتاد
صلح جویاں بخوشی سجدہ شکرانہ زدند

گو مرزا صاحب سے تو فیصلہ ہو گیا مگر مرزائیوں کا ہنوز ایک سوال باقی ہے کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح جب آئیں گے تو نبی ہو کر آئیں گے یا بے نبوت آئیں گے اگر نبی ہو کر آئیں گے تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہ رہے اور اگر بے نبوت آئیں گے تو حضرت مسیح کی نبوت جو پہلے ان کو حاصل تھی چھن جائے گی۔

جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت مسیح نہ تو نبی ہو کر آئیں گے، نہ مسلوب النبوت ہو کر تشریف لاویں گے، بلکہ وصف نبوت سابقہ ان کو حاصل ہوگا مگر تابع شریعت محمدیہ ہوں گے، احکام وہی نافذ کریں گے جو شریعت محمدیہ میں نازل ہو چکے ہیں جیسے کہ پہلے بھی وہ توریت کے تابع تھے، وقت نزول قرآن کے تابع ہوں گے اور بس۔ اس میں نہ ان کی نبوت کا خلاف لازم آتا ہے، نہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹتی ہے کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا، اور مسیح کی بعثت آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں ہوگی بلکہ بعثت ان کی پہلے کی ہے، اور آنحضرت ﷺ کے بعد ان کا تشریف لانا تبلیغ شریعت محمدیہ کے لئے ہے

فافهم ولا تكن من القاصرين (مرقع قادیانی اکتوبر۔ نومبر ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزائی پارٹی کے ایک اعلیٰ رکن کا خط

# اور اس کا جواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

۳۰۔اگست ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں ایک مضمون جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا چھپا تھا ناظرین نے دیکھا ہوگا چونکہ وہ مضمون مرزائی پارٹی کے متعلق تھا خصوصاً ان کے اعلیٰ رکن مولوی محمد احسن امروہی کے نام پر بطور خط کے تھا اس لئے محمد احسن صاحب نے ہم کو ایک خط لکھا جس میں مرقع قادیانی کا بھی ذکر ہے جو درج ذیل ہے

السلا م علی من اتبع الھدی۔آج میں نے آپ کا رسالہ اہل حدیث نمبر ۴۳ دیکھا اور مرقع نمبر ۴ بھی مطالعہ میں آیا، اور مثل مضروبہ عرب یاد آئی کہ ار قع الر جل (الرجل میں الف لام خارجی ہے یعنی قادیانی ۔اڈیٹر) بہرحال آپ کا ذکر خیر کہ انہ لحب الخیر لشدید تو اکثر سنتا رہتا تھا مگر بحکم و ما ذا بعد الحق الا الضلا ل کے ان رسائل مضلہ کی طرف توجہ نہیں تھی چونکہ اہل حدیث میں مولوی محمد حسین صاحب کا خط بھی نقل کیا گیا ہے جس کا جواب تو میں نے اب تک شائع نہیں کیا مگر بجائے جواب کے چند استفسارات بدر نمبر ۳۳ میں شائع کر دیئے ہیں۔مدت ہوئی چونکہ آپ نے صرف خط مولوی صاحب کا ہی شائع کیا ہے لہذا آپ کو مناسب ہے کہ میرے استفسار..موجہ جو بالفعل قائم مقام کے ہیں شائع فرما دیجئے اور اگر آپ کو اہل حدیث کی طرح طلب حق ہے تو دونوں رسالہ میرے نام روانہ فرماتے رہیے۔انشاء اللہ جواب کافی وشافی آپ کی ہدایت کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ ہوتا رہے گا، اور یہی جواب ہائے حقہ ان کی قیمت تصور فرمائیے۔ورنہ مجھ کو کوئی ایسی ضرورت نہیں کہ ایسے کاغذ ہائے بادی کو مثل اطفال کے خریدوں۔اگر آپ کو طلب حق ہے تو بہتر اور اغلب کہ آپ نے جو خاکسار کے پاس یہ رسائل اب تک روانہ نہیں فرمائے اس کا سبب یہی ہوگا کہ آپ کو طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق نہیں۔حضرت امام علیہ السلام تو بحکم و الذین ھم عن اللغو معرضو ن کے ایسے لغویات کی طرف ہرگز توجہ نہ فرمائیں گے۔ محمد احسن از قادیان مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۷ء

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کی تحریر جناب مولوی محمد حسینؒ صاحب کے خط کا جواب نہیں ہے، پھر کس حوصلہ پر آپ کہتے ہیں کہ اس کو درج کرو۔

خیر کی محبت اگر اصلی معنے سے ہو، تو مبارک ہے کوئی عیب نہیں۔ اگر مراد اس سے مال ہے تو جناب من! آپ کا خیال اپنے امام زمان کی طرف نہ گیا کہ کس طرح براہین احمدیہ کی قیمت بے ڈکار لئے کھا گئے، پھر رسالہ سراج منیر کے نام سے چودہ سو روپیہ اڑا گئے۔ پھر حضرت مسیح کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کے لئے سفارت کے نام سے چندہ کھا گئے۔ اس سے بعد منارہ کے نام سے اڑا گئے۔ اس سے بعد شدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کے نام سے لے رہے ہیں۔ لنگر خانہ کا نام تو ہر وقت زبان زد ہے۔ عدالت میں جب ان مدات کا حساب پوچھا گیا تو ایک ہی سنائی کہ میں بنیوں کی طرح حساب کتاب نہیں رکھا کرتا۔ ہاں صاحب حساب رکھنے سے سارا تو ہضم نہیں ہوسکتا۔

آپ کو رسالہ مرقع قادیانی اس لئے نہ بھیجا کہ آپ نے درخواست نہ بھیجی تھی، نہ قیمت دی تھی۔ اگر آپ مفت مانگتے تو بھی ہمارے ہاں غریب فنڈ تھا ہم اس میں سے کچھ رقم آپ کی خاطر نکال دیتے، بشرطیکہ آپ اس کو گوارا کرتے۔ مرقع جب قادیان میں جاتا ہے جہاں سے آپ نے دیکھا ہے تو یہ کافی ہے ایک ایک کو الگ الگ بھیجنے کے لئے ہمیں کوئی سرکاری حکم تو نہیں۔ ہاں یہ خوب کہی:

آپ نے جو خاکسار کے پاس رسائل اب تک روانہ نہیں کئے اس کا سبب یہی ہوگا کہ آپ کو طلب حق نہیں۔،

اے جناب میرے بھیجنے کا ثبوت تو آپ خود دیتے ہیں، اور آپ کے اعلیٰ دفتر کے خط موجود ہیں کہ اگست کا پرچہ نہ پہنچنے پر طلبی آئی، تو دوبارہ بھیج دیا گیا۔ اگر آپ سچے ہیں تو اپنے اسی قاعدہ کو اپنے پیر مغان پر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری کیجئے کہ کتاب حقیقت الوحی باوجود تحریری وعدے کے میرے پاس آج تک نہیں بھیجی۔ رجسٹری خط کے ذریعہ یاددہانی کی تو جواب صاف آیا، جس پر آپکے بے نور بدر کے اڈیٹر نے کمال ایمان داری سے اپنا جواب تو شائع کر دیا مگر میرے خط کا ذکر تک نہ کیا، یہ ہے تمہارے مسیح کی زندگی کا نمونہ اس پر دعوی مسیح اور مہدی:

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

پس بتلایئے مرزا صاحب نے جو حقیقت الوحی میرے پاس نہ بھیجی تو اس سے ثابت ہوا یا نہیں کہ بقول آپ کے وہ طالب حق نہیں ہیں۔ جواب دیتے ہوئے ذرا ایمان وحیا کا تصور کر لیجئے گا

آپ نے یہ بھی خوب لکھا ہے:

حضرت امام تو بحکم عن اللغو معرضین کے ایسے لغویات کی طرف ہرگز توجہ نہ فرماویں گے۔،

مگر اے جناب آپ کیسے راسخ حواری اور متبع مسیح ہیں کہ جس کام کو آپ کا پیش امام لغو سمجھے آپ اسکے کرنے پر آمادگی ظاہر کریں۔ کیا وہ لغو آپ کے حق میں لغو نہیں؟ پس پہلے آپ اور آپ کے امام صاحب اس بات میں فیصلہ کریں کہ یہ کام لغو ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو پہلے انہیں متوجہ کریں۔ اگر لغو ہے تو تم بھی ایسی لغو گوئی سے باز آ ؤ۔

مولوی صاحب! ایسے تہافت قبیح اور تناقض صریح کی عادت آپ کو کب ہوئی۔ کیا مرزا صاحب کی صحبت کاملہ کا اثر تو نہیں؟

مختصر یہ کہ مرقع قادیانی قادیان کے اعلی دفتر میں جاتا ہے جہاں آپ اور تمام اعلی رکن مرزائیہ دیکھتے ہیں۔ آپ نے اگر قیمتاً لینا ہے تو قیمت مرحمت فرمایئے اور اگر مفت لینا ہے تو ہمارے غریب فنڈ میں درخواست بھیجئے گنجائش ہونے پر آپ کو مفت بھیجا جائے گا۔ (مرقع قادیانی۔ نومبر ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزا کی موت کے الہامات

مرقع کے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں:

۱۲ستمبر۱۹۰۷ء شب پنجشنبہ کوالقائے ربانی سے مندرجہ ذیل الہام ایں جانب کو ہوئی جو بجنسہ ارسال خدمت ہیں۔امید کہ درج فرما کر مسلمانان کو دام تزویر میں پھنسنے اور دھسے ہوئے کو نکالنے کی سعی فرماویں گے اور کار خیر کا ثواب حاصل کریں گے۔

۱۔مجھ کوالقائے ربانی نے بشارت دی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو محض دھوکہ کی ٹٹی اور دام تزویر پھیلانے اور دکانداری میں یکتائے روزگار ہے۔گیارہ ماہ کے بعد (یہ بعدیت کیسی اور کہاں تک؟اڈیٹر) فی النار والسقر ہوگا۔

۲۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات پر ان کے بیٹوں میں،جن میں سے ہرایک کا نام مرزا صاحب کے نام کے وزن پر ہے،قرآنی بشارت یاتی من بعدی اسمہ احمد جس کوسردست مرزا صاحب اپنی طرف منسوب کرتے ہیں،اپنی طرف منسوب کرنے کا فساد پڑے گا۔اس وقت قادیانی فرضی امت کے ادنی اعلی رکن حیران وششدررہ جائیں گے اور سچ تو یہ ہے کہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین

۳۔مسیح موعود اور مہدی معہود دعاوی کا ذبہ کا جو دعویدار ہے اور بیس پچیس سال کے عرصہ سے طوفان بے تمیزی برپا کررکھا ہے نعوذ باللہ من ذلك اگر اس میں کچھ بوئے صداقت ہوتی تو اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کب کی ہوگئی ہوتی۔مسلمان ہی آپ پر تفرین کرتے ہیں۔چہ جائے کہ ادیان باطلہ آپ کی طرف رجوع کرتے۔بہرحال عنقریب آپ کی وفات پر حقیقت الوحی کی حقیقت منکشف ہوجائے گی۔

راقم:ابوحمید گٹالوی مدرس چونڈہ ضلع سیالکوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

مرزائیو!ان يك كـا ذبا فعليه كذ به و ان يك صادقاًيصبكم بعض الذى يعد كم (اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی گردن پر وبال ہوگا اور اگر سچا ہے تو تم لوگوں کو ضرور مصیبت پہنچے گی)

(مرقع قادیانی نومبر ۱۹۰۷ء)

# گلدستہ قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا مبارک احمد جس کی صحت کا الہام تھا فوت ہوگیا۔

مرزا صاحب کے مقابلہ پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو درج ذیل خواب اور الہام ہوئے ہیں۔

۱۔آج مرزا کے ٹوسٹ میں قلق ہے۔

۲۔تین مرزائیوں (ان تینوں کا نام بھی تو پبلک کر دیجئے۔ثناء اللہ) کی شکل ڈھائی ککڑیوں کی صورت میں دکھائی گئی جو گائے بیل کی چبائی ہوئی اور كعصف ما كو ل کی مصداق ہے۔

۳۔ایک لڑکے کی بشارت دی گئی جس کا نام مسلم ہے۔

۴۔آوارہ لڑکے کی نسبت دعا الہام ہوئی: اے خدا اس ظالم کو غارت کر۔

اور مرزا صاحب کو کشف ہوا ہے کہ ایک بڑا استارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شام مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے (اگست اور ستمبر میں عموماً ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں اسی کا نام مرزا جی کی اصطلاح میں الہام اور کشف ہے) چہ خوش۔

مرزا جی کی لڑکی کو بھی کشف ہوا کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں (بدر ۲۲۔اگست)

کیوں نہ ہو ابن الفقيه نصف الفقيه)

مرزا صاحب کو یہ الہام ہوا ہے: عبرت بخش سزائیں دی گئیں (بدر ۱۸۔اگست)

کیا ہی مزے کا اور برمحل الہام ہے اور راولپنڈی اور لاہور میں پولیٹکل مقدمات دائر ہیں ادھر بنگال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے دن پولٹیکل پکڑے جارہے ہیں اور سزائیں ملتی ہیں اس پر بھی مرزا کے الہام کو کوئی سچا نہ مانے تو پھر اس سے زیادہ سچا وہ کہاں سے لائیں۔

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا، تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔ (بدر ۲۲ ستمبر)۔

اس کے بعد مرزا جی کا مراہق بیٹا مر گیا جس کی شادی کو ابھی چند ہی روز ہوئے تھے۔ کیا ہی سچا الہام ہے۔

۲۱ ستمبر کی شب کو میں (ثناءاللہ) خواب میں قادیان پہنچا۔ مرزا صاحب سے خوب دل لگی کی باتیں ہوئیں ایک شخص نے ان کی مجلس میں آپ کو مسیح موعود کہا۔ میں نے کہا شرم کرو وہ خود تو ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ.. پر اپنے مسیح موعود ہونے سے انکاری ہیں اور تم ان کو مسیح موعود کہتے ہو۔ پھر ایک شخص نے کچھ پوچھا تو مرزا جی نے کہا چپ رہو یہ اخبار نویس بیٹھے ہیں ابھی چھاپ دیں گے۔ میں نے کہا کراماً کاتبین انسان کا ہر ایک لفظ لکھتے ہیں جب کہا جائے گا اقرأ كتابك اس وقت آپ کیا کہیں گے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جزاك الله (مرقع قادیانی نومبر ۱۹۰۷ء ص ۳۲)

# چیستان مرزا قادیان

## (اوراس کے حل کرنے پر مرزا صاحب کو پانچ سو روپیہ انعام)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم یہ انعامی مضمون چیستان مرزا لکھتے ہیں (یہ مضمون دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع میں نکلا) اور مرزا صاحب کو ایک مہینے کی مہلت دیتے ہیں۔ پس ہمارے مرزائی دوست جو مدتوں سے ہم پر خفا ہیں اس چیستان مرزا کو حل کرا کر ہم سے اپنی کشیدگی کا نعم البدل (پانچ سو روپیہ) پائیں۔ پس اب غور سے سنتے جائیں۔

مرزا صاحب ازالہ اوہام میں علامات مسیح کے شمار میں لکھتے ہیں:

ازانجملہ ایک یہ کہ ضرور تھا کہ آنے والا ابن مریم الف ششم کے آخر میں پیدا ہوتا کیونکہ ظلمت عامہ اور تامہ کے عام طور پر پھیلنے کی وجہ سے اور حقیقت انسانیہ پر ایک فنا طاری ہونے کے باعث سے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانی طور پر ابوالبشر یعنی آدم کی صورت پر پیدا ہونے والا ہے اور بڑی علامات اور نشان اس کے وقت ظہور کے انجیل اور فرقان میں یہ لکھے ہیں کہ اس سے پہلے عالم کون میں روحانی طور پر ایک فساد پیدا ہو جائے گا۔ آسمانی نور کی جگہ دخان لے لیگا اور ایک عالم پر دخان کی تاریکی چھا جائے گی۔ ستارے گر جائیں گے زمین پر ایک سخت زلزلہ آ جائے گا۔ مرد جو حقیقت کے طالب ہوتے ہیں تھوڑے رہ جائیں گے اور دنیا میں کثرت سے عورتیں پھیل جائیں گی یعنی سفلی لذات کے طالب بہت ہو جائیں گے۔ جو سفلی خزائن اور دفائن کو زمین سے باہر نکالیں گے مگر آسمانی خزائن سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ تب وہ آدم جس کا دوسرا نام ابن مریم بھی ہے بغیر وسیلہ ہاتھوں کے پیدا کیا جائے گا۔ اسی کی طرف وہ الہام اشارہ کرتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت آدم ۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ آدم اور ابن مریم درحقیقت ایک ہی مفہوم پر مشتمل ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ آدم کا لفظ قحط الرجال کے موقع پر ایک دلالت تامہ رکھتا ہے اور ابن مریم کا لفظ دلالت ناقصہ مگر دونوں لفظوں کے استعمال سے حضرت باری کا مدعا اور مراد ایک ہی ہے۔ اسی کی طرف اس الہام کا بھی اشارہ ہے جو براہین میں درج ہے اور وہ یہ ہے: انّ السماوات والارض کانتا رتقاً ففتقنا ھما کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف ۔ یعنی زمین و آسمان بند تھے اور حقائق و معارف پوشیدہ ہو گئے تھے سو ہم نے ان کو اس شخص کے بھیجنے سے کھول دیا۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ اب جب کہ اس تمام تقریر سے ظاہر ہوا ضرور ہے کہ آخر الخلفاء آدم کے نام پر آتا اور ظاہر ہے کہ آدم کے ظہور کا وقت دور ششم کے قریب عصر ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ اور توریت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک منصف کو ماننا پڑے گا کہ وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۳۔۶۹۵ ؛ خزائن۔ ج ۳ ص ۴۷۴۔۴۷۵)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اس عبارت کا خلاصہ دو حرفہ ہے کہ مرزا صاحب دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار کے خاتمہ کے قریب آنے کے مدعی ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کی عمر کی بابت مرزا صاحب نے کیا لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔شکر ہے کہ اس بات کا جواب مرزا صاحب کے ازالہ اوہام ہی سے ملتا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن کریم کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔مثلاً یہ جواس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک مدت گذری تھی وہ تمام مدت سورۃ العصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی چار ہزار سات سو چالیس۔ اب بتاؤ کہ یہ دقائق قرآنیہ جس میں قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہے کس تفسیر میں لکھے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۱۱۔۳۱۳؛خزائن ج ۳ص ۲۵۸۔۲۵۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا کی عمر (بقول مرزا صاحب قادیانی) چار ہزار سات سو چالیس تھی۔ بہت خوب! اچھا ان میں تیرہ سال اقامت مکہ ملائے جائیں جو قبل از ہجرت تھے تو ۴۷۵۳ سال ہوئے۔ چھ ہزار پورے کرنے کے لئے ان میں ۱۲۴۵ سال ملانے کی ضرورت ہے۔پس سنہ ۱۲۴۵ھ کو دنیا کی عمر (بقول مرزا جی) چھ ہزار پوری ہوگئی، جس کو آج ۱۳۲۵ھ میں ۸۰ سال ہوئے ہیں۔

آیئے اب ہم اس مرحلے کو بھی طے کریں کہ مرزا صاحب جس سنہ میں مامور یا رسول ہو کر تشریف لائے ہیں۔آپ اپنے ازالہ اوہام میں خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہیں، فرماتے ہیں:

چندروز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آیت بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔اور وہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کر دیتا ہے۔ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ دیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال ہے جو سورہ العصر کے حروف میں ہے کہ انہی میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵۔۱۸۶؛ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۸۹۔۱۹۰)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ۱۳۰۰ھ خاتمہ پر تشریف لاویں، تو صاف ثابت ہوا کہ آپ چھٹے ہزار کو جو بارہ سو پینتالیس ہجری میں پورا ہو چکا تھا ختم کر کے ساتویں ہزار کے شروع سے ۵۳ سال بعد آئے ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: بہت خوب! چنانچہ یہی مضمون کھلے لفظوں میں آپ کو تسلیم ہے۔آپ رسالہ دافع البلاء میں لکھتے ہیں:

طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے اور لوگوں نے نہ صرف انکار بلکہ خدا کے اس مسیح کو گالیاں دیں۔کافر کہا اور قتل کرنا چاہا۔(دافع البلاء۔ص ۱۲؛ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۳۲)

اس عبارت میں مرزا جی نے صاف صاف اور کھلے لفظوں میں تسلیم بلکہ تبلیغ کیا ہے کہ میں ساتویں ہزار میں آیا ہوں حالانکہ آپ کو ۱۱۰۰ھ میں آنا چاہیے تھا کیونکہ عصر کے بعد بھی تو دن کا کچھ حصہ ہوتا ہے جو سارے دن کے پانچویں حصے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔سارا دن جب ایک ہزار سال کا ہوا، تو پانچواں حصہ دو سو سال کا ہوگا۔پس آپ کو ۱۱۰۰ھ کے نصف میں آنا چاہیے تھا مگر آپ بہت لیٹ ہو کر پورے ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر تشریف لائے یہاں تک کہ ٹرین بھی چلی گئی۔یہی لیٹ (تاخیر) آپ کی عدم صداقت کی دلیل ہے۔

مرزا صاحب کی چالاکی اور ہشیاری کی تو ہم داد دیتے ہیں۔سچ تو یہ ہے:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ نے دیکھا کہ صرف غلام احمد کے اعداد ۱۱۲۴ ہوتے ہیں، یہ تو بہت کم ہیں، اس لئے جھٹ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نام میں اپنے قصبہ کی نسبت کو بھی داخل کر کے پورا نام غلام احمد قادیانی بنایا۔ پھر کس لطافت سے لکھتے ہیں کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔ واہ سبحان اللہ! ایسا سچا الہام کہ نام میں مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے کھچڑی بنایا گیا ہے۔ ایسے الہام کو کون جھوٹا کہے۔ مگر پھر بھی لوگ ایسے کے ویسے ہیں کہ ایسے الہام پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ سچ ہے؟

این کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ باشید وگفت باراں شد

## چیستان مرزا: جواب الجواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون دسمبر (۱۹۰۷ء) کے مرقع میں نکلا تھا جس کے جواب کے لئے مرزا صاحب کو مبلغ پانچ سو روپیہ پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مرزا صاحب خود تو سامنے نہیں آئے البتہ ان کے ایک مرید (مولوی فضل الدین مدرس عربی سکول قادیان) نے حوصلہ کیا۔ قبل جواب دینے کے مجھ خط لکھا جو اہل حدیث ۳ جنوری (۱۹۰۸ء) میں مع جواب شائع ہو چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ راقم خط پہلے تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے جو انعام تجویز کیا ہے وہ خاص مرزا صاحب کے لئے ہے یا ہر ایک مجیب کے لئے؟ پھر اخیر میں التماس کرتا ہے کہ آپ نے جو تخصیص اس انعام کی مرزا صاحب سے کی ہے وہ اٹھا کر سب کے لئے کر دیجئے۔ ناظرین غور کریں کہ ان دونوں فقروں سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ پہلے فقرہ میں جس بات کا سوال کرتا ہے دوسرے فقرہ میں خود ہی اسکا جواب دیتا ہے۔ پہلے فقرہ میں تو پوچھتا ہے کہ آپ نے یہ انعام مرزا صاحب کے لئے مخصوص کیا ہے یا کہ سب کے لئے ہے۔ دوسرے میں کہتا ہے کہ آپ تخصیص کو اٹھا دیں۔ بھلا جس صاحب کی لیاقت اور صلاحیت کا یہ نمونہ ہے اس نے مرقع کے مواخذات کا جواب کیا دیا ہوگا۔ تاہم ناظرین کی آگاہی اور راقم جواب کی ہدایت کے لئے ذکر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال مندرجہ مرقع (دسمبر ۱۹۰۷) کے تین حصے تھے اس جگہ ہم ایک ایک حصے کا ذکر کریں گے۔ پہلا حصہ یہ تھا کہ مرزا جی ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۹۳ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کو دنیا کی عمر کے حساب سے چھٹے ہزار میں پیدا ہونا تھا (مفصل عبارت دسمبر کے پرچہ میں دیکھو) پھر صفحہ ۳۱۱؟ پر دنیا کی عمر آنحضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک چار ہزار سات سو چالیس سال رکھی ہے۔ اسپر سوال یہ تھا کہ اس حساب سے دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار ۱۲۴۷ھ کو پورا ہو گیا اور ۱۲۴۸ھ سے ساتواں ہزار شروع ہوتا ہے اور آپ (مرزا) کی پیدائش ۱۲۵۵ھ میں ہوئی تھی پس ثابت ہوا کہ آپ بقول خود بھی مسیح موعود نہیں جو ساتویں ہزار میں آئے ہیں (اس حساب سے مرزا کی کل عمر ۷۱ سال قمری ہوتی ہے۔ بہاء)

اسکا جواب مرزائی مجیب کی طرف سے جو دیا گیا ہم اسکے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب کا مدعا اس عبارت سے یہ ہے کہ خلقت آدم سے لے کر نبی کریم ﷺ کے زمانہ نبوت تک جو سنہ ۱۰ ہجری تک تھا ۴۷۴۰ برس گذرے ہیں پر مولوی صاحب نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف اس عبارت کا یہ مطلب قرار دیا ہے کہ جسقدر زمانہ حضور ﷺ کے خلعت نبوت ملنے تک تھا وہ تو اس مدت ۴۷۴۰ میں داخل ہے مگر جو ۲۳ سال خالص نبوت کا زمانہ تھا وہ اس میں شامل نہیں مولوی صاحب سنہ نبوت کے ۲۳ سال کے زمانہ کو اس اعداد العصر کے زمانہ میں شمار نہیں کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ قبل نبوت کے چالیس سال تو اس مدت میں داخل ہیں مگر زمانہ نبوی میں سے جو ۲۳ سال باقی ہیں وہ اس مدت سے خارج ہیں۔ یہ وہ غلطی ہے جو زمانہ بعثت کے لفظوں کے غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے مولوی صاحب کو ٹھوکریں دے رہی ہے مولوی صاحب نے زمانہ بعثت تک کے لفظ سے حضرت نبی کریم ﷺ کے مامور اور مرسل ہونے کا وقت سمجھا ہے جو تفسیر القول ما لا یرضی به قائله کا مصداق ہے اگر مولوی صاحب کچھ بھی توجہ کرتے تو حضرت مرزا صاحب کی تصرحات کے خلاف یہ مطلب ہرگز نہ قرار دیتے اور نہ ہی اس غلط مراد کو حضرت مرزا صاحب کا منشاء قرار دے کر ان کی طرف منسوب کرتے۔ مولوی صاحب شاید اصرار کریں کہ اچھا کوئی ایسی اور تحریر علاوہ ازیں دکھائیں جہاں سے سمجھا جائے کہ اس مدت العصر سے یہ مراد صحیح نہیں جو میں لیتا ہوں اور جس سے صاف پتہ چل جائے کہ میں نے جو کچھ سمجھا ہے حقیقۃً قائل کے منشاء کے خلاف ہے اس لئے ہم خود ہی ان کی خاطر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱ میں حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمایا ہے کہ سورۃ العصر کے حروف حساب جمل کے رو سے ابتدائے آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک جسقدر برس گذرے ہیں ان کی تعداد ظاہر کرتے ہیں سو سورہ ممدوحہ کی رو سے جب اس زمانہ تک حساب لگایا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اب ساتواں ہزار لگ گیا ہے اور اسی حساب کی رو سے میری پیدائش چھٹے ہزار میں ہوئی ہے کیونکہ میری عمر اسوقت قریباً ۶۸ سال کی ہے (اس کے ایک سال سے کم مدت میں مرزا صاحب چل بسے تو موت کے وقت ان کی عمر قریباً ۶۹ سال ہوئی۔ اور چونکہ یہاں قمری باتیں ہو رہی ہیں اس لئے عمر بھی ۶۹ سال قمری ہوئی جو ۶۷ سال شمسی ہوتی ہے۔ بہا) تشحیذ الاذہان نمبر ۱۱ ج ۲ ص ۵)

جواب: اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ بعثت سے مراد تمام زمانہ تبلیغ ہے اس حساب سے ۲۳ سال تبلیغ رسالت آنحضرت ﷺ کے بڑھا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کہ مرزا کا سبز قدم ساتویں ہزار میں نہ ہو بلکہ چھٹے ہزار میں رہے۔

اس تقریر میں جو آپ نے خوب دجل سے کام لیا ہے غور سے سنئیے۔ زمانے تین ہوتے ہیں۔ فترت یعنی بندش رسل کا زمانہ۔ ۲۔ بعثت جس میں کوئی نبی مامور ہو کر خلق خدا کی طرف آئے۔ ۳۔ تبلیغ۔ یعنی وہ زمانہ جس میں نبی خدا کے احکام بندوں کو سنائے۔ ان تینوں زمانوں کا ثبوت قرآن مجید میں ملتا ہے پہلے زمانہ کا ثبوت یہ ہے علی فترة من الرسل ۔ آنحضرت ﷺ کو حکم ہے کہ تم کہدو کہ میں رسولوں کی بندش کے موقع پر آیا ہوں۔ اسی تعریف کو آپ خود بھی صفحہ ۱۷ پر تسلیم کرتے ہیں۔ ۲۔ دوسرے زمانہ کا ثبوت اس آیت میں ہے قال الذين او تو العلم و الا يما ن لقد لبثتم فی كتاب الله الی يو م البعث فهذا يو م البعث ۔ اس آیت میں ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہیں گے کہ ہم تو قبروں میں یا دنیا میں ایک آدھ گھڑی ٹھہرے ہیں ان کے جواب میں ایمان دار کہیں گے کہ تم تو یوم البعث تک ٹھہرے ہو یہ ہے یوم البعث ۔ شکر ہے کہ اس آیت میں تمام وہ الفاظ موجود ہیں جو مرزا صاحب کی عبارت میں ہیں۔ بعثت اور بعث ایک ہے۔ یوم اور زمانہ ایک ہے۔ مرزا صاحب کی عبارت میں، تک، اور آیت قرآنی میں الی ہے جس کے معنی بھی، تک، کے ہیں۔ کیا آیت کا مطلب یہ ہے کہ کفار اور دیگر لوگ قبروں میں روز قیامت کے خاتمہ تک رہے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر گز نہیں بلکہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کے شروع تک ان کے ٹھہرنے کو منتہی فرمایا ہے۔ اس سے بعد تو ان کو عذاب یا ثواب میں بھیجا جائے گا۔ قبروں میں ٹھہرنے کا کیا موقع ؟ تیسرا زمانہ تبلیغ رسالت کا ہے جس کی بابت ارشاد ہے بلغ ما انزل الیك من ربك۔ اے نبی جو کچھ تیری طرف نازل ہوا ہے اس کی تبلیغ کرتا رہ۔

یہ ہیں تین زمانے جن کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے۔ آپ نے جو بڑی جانفشانی سے صفحہ ۱۷ پر زمانہ فترت اور بعثت میں تقابل تضاد لکھا ہے ہمارے کسی طرح مخالف نہیں۔ کون اہل علم ہے جو اس سے انکار کرے کہ اضداد میں کثرت ممکن نہیں بلکہ ضروری ہے۔ دیکھو رنگ سبز سرخ سفید نیلا وغیرہ باہمی اضداد ہیں حالانکہ متعدد ہیں کیوں ضد اخص من النقیض ہوتی ہے پس جس طرح الوان (رنگوں) میں اضداد کا تعدد ہے اسی طرح زمانہ میں اضداد کا تعدد ہے زمانہ فترت، زمانہ بعثت، اور زمانہ تبلیغ۔ آپ کو اپنی تقریر پر گھمنڈ تو بڑا ہے مگر خبر اتنی بھی نہیں کہ اضداد متعدد بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ آہ۔

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

آیئے میں ذرہ آپ کو اور علمی طریق سے بھی سمجھاؤں شائد آپ مرزائی جال سے نکل سکیں۔

بعثت اور بعث یہ مصدر ہیں جیسے خلق ضرب نصر وغیرہ اور مصدر کا وجود فعل کے تابع ہوتا ہے۔ یعنی فاعل اپنا اثر مفعول پر پہنچاتا ہے تو مصدر کی اضافت بھی مفعول کی طرف جائز ہوتی ہے بلکہ یوں کہنا بھی بجا ہے کہ فاعل کا فعل وہی مصدر ہوتا ہے اس کی پہچان فعل کے مطاوع سے ہوتی ہے اگر فعل کا مطاوع پایا جاوے تو سمجھو کہ مفعول میں مصدر موجود ہو گیا۔ پس آنحضرت ﷺ کو جب خدا نے نبی کیا تو فعل (بعثت) کا اثر آپ پر پہنچ گیا جس کے پہچاننے کا طریقہ وہی مطاوع کا ہے چنانچہ اسی مصدر ( بعثت ) کی بابت مفردات راغب، قاموس اور صراح وغیرہ میں ہے بعثته فانبعث۔ اب سنیئے قرآن مجید میں ارشاد ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا (خدا نے عربوں میں رسول پیدا کیا) اس قاعدہ کے مطابق جس روز آپ پر وحی نازل ہوئی یعنی وصف رسالت سے موصوف ہوئے اسی روز آپ مبعوث ہو گئے۔ اور اسی رز سے بعث اور بعثت کی اضافت آپ کی طرف صحیح ہو گئی اور وہی وقت آپ کی بعثت کا ہے جو پہلے زمانہ (فترت) کی غایت بنتا ہے ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار نہ ہو تو اپنے امام زمان مہدی اور مسیح العدوان سے پوچھئے جو رسالہ کرامات الصادقین میں لکھتے ہیں:

یہ عاجز بھی اس صدی کے سر پر خدا تعالی کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا (ص ۳) (یعنی مرزا کی بعثت کا زمانہ صدی کا سر ہے۔ اس سے بعد زمانہ تبلیغ ہے)

مرزا جی کی تو ہم کہتے نہیں وہ تو جو کچھ ہیں ہم ان کو جانتے ہیں کیا تمہارا ایمان یہ حکم کرتا ہے کہ جس وقت آنحضرت ﷺ پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی تھی تو آپ اس وحی سے مبعوث نہ بنے تھے؟ پھر کیا اس وقت بعثت کی اضافت آپ کی طرف نہ ہوئی تھی؟

اصل یہ ہے کہ بعثت کے معنی پیدا کرنے کے ہیں مگر کبھی اس کا اثر ذات پر ہوتا ہے جیسے نبعث من فی القبور ہم مردوں کو زندہ کریں گے۔ اور کبھی صفات پر ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولًا منھم۔ لقد ارسلنا فی کل امۃ رسولًا۔ حضرت مسیح کی دوبارہ تشریف آوری کی بابت جو بعثت کا لفظ آیا ہے وہ بھی دوسری قسم سے ہے یعنی صفت ماموریت ان میں نئے سرے سے پیدا کر کے بھیجے جائیں گے شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ رسالت اور چیز ہے اور مامور ہونا اور چیز ہے شروع نبوت محمدیہ کے وقت سے تین سال تک وحی کا سلسلہ بند رہا اس زمانہ میں آپ رسول تو تھے مگر مامور نہ تھے اس لئے آپ نے اس مدت سہ سالہ میں کسی کو تبلیغ نہیں فرمائی تھی ٹھیک اسی طرح حضرت عیسی اس وقت بھی رسول ہیں مگر مامور بالتبلیغ نہیں۔ اس تقریر سے تمہارے سوال مندرجہ صفحہ ۱۸ کا جواب بھی ادا ہو گیا اور عام طور پر اس سوال کا جواب بھی آ گیا جو مرزا اور مرزائی حضرت مسیح کی دوبارہ تشریف آوری پر کیا کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کے برخلاف ہے کیونکہ خاتم النبیین کے برخلاف جب ہو کہ حضرت مسیح کو رسالت بعد آنحضرت ﷺ کے ملے لیکن جس صورت میں رسالت ان کی پہلے کی ہے مگر ماموریت کا وصف مکرر ان میں پیدا کر کے ان کو دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا تو یہ صورت خاتم النبیین کے مخالف نہیں مخالف تو تمہارے خیالات کے ہے سو ان کی اصلاح کراؤ۔

خلاصہ یہ کہ بقاعدہ علوم آلیہ فعل کا اثر جب مفعول تک پہنچتا ہے تو اسی وقت سے مصدر کی اضافت اس کی طرف ہو جاتی ہے اور اس مصدر کا صیغہ اسم مفعول اس پر بولا جاتا ہے مگر قادیانی تجدید کا حال کچھ اور ہی ہے ذرہ غور فرمایئے آپ کیا لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور بات جسکی طرف اڈیٹر مرقع کا ذہن اگر منتقل ہو جاتا تو ممکن تھا کہ وہ اس قدر غلطیوں سے بچ جاتے یہ بھی ہے جس کی طرف ان کا خیال نہیں گیا کہ بعثت کے زمانہ کو بعثت کا زمانہ کیوں کہتے ہیں۔ اگر وہ عربی زبان کے اس ایک ہی نکتہ سے آگاہ ہوتے کہ کیونکر الفاظ میں اور معانی میں پوری مطابقت اور مناسبت ہوتی ہے اور وہ کیا اسرار ہیں جو اس ام الالسنہ کے خصوصیات سے ہیں تو وہ بعثت کے لفظ سے یہ ٹھوکر نہ کھاتے منجملہ عربی زبان کے معارف کے یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ الفاظ موضوعہ کو اپنے موضوع لہ معانی سے طابق النعل بالنعل سے بڑھ کر مطابقت ہوتی ہے بعثت کے معنی مرکر زندہ ہونے کے ہیں۔ انبیاء کی گرامی ذات اسوقت دنیا میں تشریف لاتی ہے جس وقت روحانی زندگی پر مردنی کا عالم ہوتا ہے۔ جس طرح قیامت یعنی یوم البعث کے دن قبروں کے اموات میں روحیں عود کر آئیں گی اور خدا کے حکم سے وہ سب ازسرنو زندہ ہو جاویں گی، اسی طرح انبیاء کے وقت میں ان کے نفوس رسالت ونبوت کے ذریعہ جاودانی زندگی کی اموات کو پھر زندہ کر کے قبروں سے نکالا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بالکل سچ ہے کہ انبیاء کا زمانہ قیامت کا ایک کامل نمونہ ہوتا ہے۔ (ص ۱۸)۔

جواب: اے جناب آپ کو کس دانا نے کہا تھا کہ مرقع کا جواب دینے آؤ۔ افسوس مرزائی پارٹی کے حال پر جن میں ایسے ایسے لائق آدمی بھی ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کہتے کیا ہو آپ نے بعثت کی تعریف جو کی وہ تو کی لیکن یہ کیا غضب کیا کہ ذکر تو بعثت انبیاء کا کیا مگر جب اس کا مفعول ظاہر کرنے لگے تو کفار کی طرف چلے گئے۔ ہائے افسوس ما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً حضرات انبیاء کے ذریعہ مردوں کو زندگی ملتی ہے بہت ٹھیک، لیکن سوچنا یہ ہے کہ جو بعثت کہ انبیاء کی طرف آپ نے مضاف کی ہے اسکا مفعول بہ کون ہے۔ مصدر کی اضافت یا تو فاعل کی طرف ہوتی ہے یا مفعول کی طرف۔ اگر فاعل کی طرف ہوتی ہے تو مصدر سے صیغہ اسم فاعل نکال کر مضاف الیہ کو اس سے موصوف کیا جاتا ہے مثلاً ھذا خلق اللہ میں خلق مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے تو اللہ کو خالق کہنا صحیح ہے اور ما خلقکم میں اضافت مفعول کی طرف ہے تو ہم کو مخلوق کہنا صحیح ہے مگر آپ کی منطق کیا الٹی راہ آپ کو چلا رہی ہے کہ ذکر تو اس بعثت کا کر رہے ہیں جو انبیاء کی طرف مضاف ہے اور مفعول اسکا کفار اور مشرکین کو بنا رہے ہیں جن پر اس کا خلقی طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اثر نہیں۔ لطف یہ کہ دعوی بھی غلط۔ دیکھئے کیا کہتے ہیں کہ بعثت کے معنی ہیں مرکر زندہ ہونا۔ حالانکہ قرآن مجید میں کئی ایک جگہ یہ لفظ رسولوں بلکہ سید الرسل ﷺ کے لئے بھی آیا ہے۔ غور سے سنو:

هو الذی بعث فی ا لا میین رسو لًا منهم ( جمعه )

و لقد بعثنا فی کل امة رسو لا (پ۱۴۔ع۱۱)

بتلاؤ ان آیات میں بعثت کے معنی مردوں کو زندہ کرنے کے ہیں؟ کیا ان آیات کے معنی یہ ہیں کہ خدا نے مردہ رسولوں کو زندہ کیا۔ افسوس ہے تم لوگ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹوں کے مرتکب ہوتے ہو

لطف پر لطف ہے املا میں مرے یار کے یار
حائے حطی سے گدح لکھتا ہے ہوّز سے ہمار

اسی طرح آپ کا یہ عذر بھی نہایت ہی کمزور ہے کہ:

آن غیر ممتد ہے اور زمانہ ممتد ہے، اسلئے زمان بعثت سے مراد تمام وقت تبلیغ رسالت لیا جاوے گا۔

یہ بھی اس لئے غلط ہے کہ اول تو آن اور زمان میں یہ فرق فلسفی طریق پر ہے، عرف عام میں کوئی بھی یہ فرق نہیں کرتا، نہ سمجھتا ہے۔ اور کلام اللہ کا صحیح ترجمہ وہی ہوگا جو عرف عام کے مطابق ہوگا۔ دوئم یہ کہ فعل چونکہ حرکت ہے اور حرکت زمانہ کو مقتضی ہے پس جتنا وقت فعل (بعث) کے لئے درکار ہے وہی اس زمانہ سے مراد ہے کیونکہ اسی میں بعث... فعل تام ہو کر مفعول بہ کو مبعوث کر دیتا ہے۔

آیئے میں آپ کو ایک اور طرح سے بھی سمجھاؤں۔ لیجئے علی وجہ التسلیم مانے لیتا ہوں کہ زمانہ بعثت زمانہ تبلیغ کو بھی شامل ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا ۲۳ سالہ زمانہ کل زمانہ بعثت ہے تاہم میرا دعوی صحیح ہے اور آپ کا جواب غلط۔ کیونکہ غایات کے بیان کرنے میں قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز ممتد یعنی دراز ہو، اس کو جب کسی چیز کی غایت (انتہاء) بنایا جاتا ہے تو اس کا ابتدائی حصہ مراد ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم یہ کہیں گے کہ اس دیوار سے اس دیوار تک، تو جس دیوار پر لفظ تک آتا ہے اس ساری دیوار کی چوڑائی کو اس غایت میں شامل نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اس کی ادھر کی سطح تک غایت ہوگی۔ اگر اس دیوار سے اس دیوار تک الفاظ لکھ کر کسی زمین کی بیع ہو تو اسی قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ زمین بیع میں آئے گا جتنا دونوں دیواروں کا درمیانی حصہ ہوگا، نہ کہ دونوں دیواروں کے عمق سمیت۔ اسی طرح اگر ہم یہ کہیں کہ زمین سے آسمان تک تو آسمان کی وہ سطح مراد ہوگی جو زمین کی جانب ہے۔۔۔اب سنئیے قرآنی ثبوت۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ثم اتموا الصیا م الی ا للیل یعنی روزے کو رات تک پورا کیا کرو۔ یہاں لیل سے مراد شروع حصہ لیل کا ہے، نہ کہ تمام رات۔ اگر تمام رات مراد ہو تو کوئی شخص تمام دن روزہ رکھ کر صبح صادق سے تھوڑا پہلے افطار کرے تو کہنا پڑے گا کہ اس نے بھی اس آیت پر عمل کیا حالانکہ کوئی نہیں کہتا (قادیانی مجدد کی ہم کہتے نہیں جن کے ہر کام میں حدث ہے بنے کیونکر کہ ہے سب کارالٹا۔ ہم الٹے بات الٹی یارالٹا۔) اور سنئیے! ایک شخص یوں کہے کہ زمانہ تقرر سے زمانہ پنشن تک میری ملازمت پورے تیس سال ہوئی ہے تو کیا اس کلام میں زمانہ پنشن سارا داخل کیا جاوے گا یا ابتدا مراد ہوگا؟ غالباً ابتدا مراد سمجھنے میں کوئی بھی اہل زبان مخالف نہ ہوگا۔

ان مثالوں سے یہ بات ذہن نشین ہوسکتی ہے کہ مرزا صاحب کی عبارت میں جو یہ لفظ ہیں کہ خلقت آدم علیہ السلام سے لے کر آنخضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک، اس عبارت کا بھی مطلب حسب محاورہ اہل زبان خصوصاً اہل دہلی (میر ناصر اوران کے اہل وعیال کو چھوڑ کر) یہی صحیح ہے کہ آنخضرت ﷺ کے شروع زمانہ نبوت تک نہ کہ تمام زمانہ ۲۳ سالہ تبلیغ کو اس میں داخل کرکے۔

دیکھا مرقع کا جواب دینا کیسی ٹیڑھی کھیر ہیں۔ سنو!

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو
کچھ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

مگر یاد رہے کہ یہ قاعدہ اسی صورت میں ہے جہاں غایت اور مغیا، دو الگ الگ جنس کے ہوں لیکن اگر غایت، مغیا کا تعلق کلیت اور جزئیت کا ہے تو وہاں پر تمام پر اشتمال ہوگا اسی لئے نحوی وہاں الـــی کے معنی مع کے کہتے ہیں چنانچہ الی المرا فق وغیرہ میں (دیکھو شرح مأۃ عامل وغیرہ)

مختصر یہ کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۳ پر لکھا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار سال کے اخیر میں آئے گا۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۱۲ پر خود ہی دنیا کی عمر کا جو حساب بتلایا ہے اس حساب سے دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار سال ۱۲۴۷ھ کو پورا ہوا ہے۔ اور مرزا صاحب خیریت سے ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے یعنی ساتویں ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں۔اس لئے مرزا جی اپنے ہی قول سے مسیح موعود نہیں کیا خوب:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

لطیفہ: ناظرین طویل عبارت پڑھنے سے شاید ملول خاطر ہوئے ہوں گے اس لئے ان کو ایک لطیفہ مرزائیہ سناتے ہیں۔مرزا صاحب رسالہ اعجاز احمدی میں عبداللہ آتھم عیسائی، جس کی بابت آپ نے ۱۵ مہینے میں مرنے کی پیش گوئی کری تھی مگر وہ کئی مہینے میعاد گذار کر مرا تو اس کی بابت لکھتے ہیں:

اگر پیش گوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھاؤ کہ آتھم کہاں ہے۔اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی ۶۴ سال کے۔(ص ۳)

اس عبارت میں صاف پایا جاتا ہے کہ عبداللہ آتھم کی موت کے وقت مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال تھی ۔آیئے اب ہم یہ تحقیق کریں کہ آتھم کب مرا تھا۔شکر ہے کہ اس کی موت کی تاریخ بھی مرزا صاحب ہی کی تحروں میں پائی جاتی ہے مرزا صاحب رسالہ انجام آتھم کے صفحہ ا پر لکھتے ہیں:

چونکہ مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔،

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ ۱۸۹۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال کے قریب تھی۔بہت خوب۔آیئے اب معلوم کریں کہ آج ۱۹۰۸ء میں ۱۸۹۶ء کو گذرے ہوئے کتنے سال ہوئے۔ہمارے حساب میں (اگر کوئی مرزائی غلطی نہ نکالے تو) گیارہ سال ہوئے ہیں۔بہت اچھا۔۶۴ کے ساتھ ۱۱ کو ملانے سے ۷۵ سال ہوتے ہیں، تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر آج کل ۷۵ سال کی ہے، مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے باوجود ان اپنے ہی بیانوں کے مرزا صاحب ہنوز اڑسٹھ سال کے بنتے ہیں۔چنانچہ آپ حقیقت الوحی کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھتے ہیں جسے ہمارے مخاطب مجیب نے بھی صفحہ ۶ پر نقل کیا ہے کہ:

میری (مرزا) کی عمر قریباً ۶۸ سال کی ہے۔

حالانکہ حقیقت الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی اور اسی سنہ میں شائع کی۔

مرزائیو! اب بھی تمہیں اس بڈھے میاں کی بدحواسی میں کوئی شک ہے؟ واللہ اگر اب بھی شک کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو خطرہ ہے کہ شک ہی میں مرجاؤ گے

بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ　گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست　صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

باقی (مرقع قادیانی۔فروری ۱۹۰۸ء)

# مرزا قادیانی کی پیش گوئی اپنے دار کے متعلق

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس مضمون کے گذشتہ دو نمبر مرقع میں آچکے ہیں آج یہ تیسرا عنوان ہے۔اس کے متعلق مرزا صاحب کا فرضی نامہ نگار لکھتا ہے:

پہلا امر جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون مسیح موعود کا ایک نشان ہے یہ ہے کہ مسیح موعود نے اپنے نفس کے متعلق اور اپنے گھر کے متعلق بارہا یہ پیش گوئی شائع کی ہے کہ نہ صرف میں، بلکہ ہر ایک شخص جو میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہتا ہے، طاعون سے محفوظ رہے گا تا لوگوں پر ظاہر ہو کہ طاعون میرے لئے بطور نشان کے ظاہر ہوئی ہے۔آپ کی اس پیش گوئی کی بنیاد ایک الہام پر ہے جو حسب ذیل ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر میں رہتا ہے میں اس کی حفاظت کرونگا۔ہم روزمرہ اس پیش گوئی کی صداقت کا مشاہدہ کررہے ہیں۔قادیان میں ایک سے زیادہ دفعہ طاعون نمودار ہوئی، یہاں تک کہ وہ مکان بھی طاعون سے متاثر ہوئے جو آپ کے گھر کے بالکل متصل ہیں، مگر آپ کے گھر میں جس قدر لوگ رہتے تھے اللہ تعالی کے فضل سے سب کے سب محفوظ رہے۔آپ کا گھر ہر وقت بھرا رہتا ہے کیونکہ اس میں نہ صرف آپ کے اہل وعیال بودوباش رکھتے ہیں بلکہ اور بھی بہت سے لوگ بمعہ اپنے بیوی بچوں کے آپ کے مکان کے اندر رہتے ہیں۔طاعون کے دنوں میں آپ کبھی اپنے مکان کو نہیں چھوڑتے، بلکہ اپنے احباب کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک ممکن ہو اپنے مکان میں جگہ دیتے ہیں تا وہ بھی خدا کی خاص حفاظت سے حصہ لیں۔ علاوہ اس کے طاعون کے ایام میں گردونواح کے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور آپ کی مسجد مبارک جو آپ کے مکان کا ایک حصہ ہے ایسے لوگوں سے بھری رہتی ہے جو طاعون زدہ علاقوں سے آتے ہیں تا آپ کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپ کے ساتھ مصافحہ کریں اور اپنے لئے دعا کرائیں، لیکن باوجودیکہ آپ کے گھر کے اندر اور مسجد میں آدمیوں کا ہجوم رہتا ہے آپ کا مکان خدا تعالی کے فضل سے محفوظ چلا آرہا ہے اور احمد نے بار ہا یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کسی کو اس نشان میں جو آپ کے مکان کی حفاظت کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے، شک ہو تو وہ اپنے لئے اور اپنے گھر میں رہنے والوں کے لئے ایسی ہی حفاظت کا اعلان کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یقیناً خدا تعالی ان کو اور اس کے گھر کو تباہ کرے گا تا سچ اور جھوٹ میں تمیز ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح موعود اور اس کے گھر والوں کی حفاظت واقعی خدا تعالی کی طرف سے اور خدا تعالی کے ارادہ سے ہے۔ ممکن ہے بہت سے مکانات طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں مگر صرف محفوظ رہنا اور امر ہے اور حفاظت کا قبل از وقت اعلان کرنا اور اس اعلان کے مطابق محفوظ رہنا یہ اور امر ہے کیونکہ پہلی صورت میں کوئی نشان نہیں مگر دوسری صورت اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے۔ میں پہلے براہین احمدیہ کے ایک الہام من دخله کان آمنا کا ذکر کر آیا ہوں یہ الہام بھی اسی حفاظت کے متعلق ہے جس کا انی احافظ کل من فی الدار میں وعدہ دیا گیا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز بابت اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۳۸۷)

جواب: اس عبارت میں آپ نے چار دعوی کئے ہیں۔

۱۔ قادیان میں کئی دفعہ طاعون ہوا۔

۲۔ مرزا صاحب نے اپنا مکان نہیں چھوڑا۔

۳۔ مرزا صاحب کا مکان محفوظ رہا۔

۴۔ کسی نے مرزا صاحب کی طرح اپنے مکان کے محفوظ رہنے کا اعلان نہیں کیا۔

امر اول کی بابت تو ہمیں بحث نہیں اور اگر ہے تو آئندہ مضمون، قادیان میں طاعون، میں کریں گے۔ اور دوئم کی بابت اتنا کافی ہے کہ مرزا صاحب طاعون سے خوف زدہ ہو کر مدتوں آبادی سے باہر باغ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے اور ملنے جلنے میں بڑی احتیاط کرتے تھے پھر معلوم نہیں ایسے جھوٹ سے کیا فائدہ۔

امر سوم کی بابت ایک حوالہ بتلانا ضروری ہے جس میں مرزا صاحب نے اپنے مکان میں توسیع فرمائی ہے غور سے سنیئے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں:

پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔اس جگہ یہ نہیں سمھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ (کشتی نوح۔ص ۳)

اس تشریح کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ بتلایئے آپ کا کوئی راسخ الاعتقاد طاعون سے مرایا نہیں؟ مختصر سی فہرست مشہور مریدوں کی ہم بتلاتے ہیں: محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان ۔۲۔قاضی امیر حسین ساکن قادیان کا بیٹا ۔۳۔مولوی برہان الدین جہلمی ،۴۔مولوی جمال الدین ساکن سیدوالا ضلع منٹگمری۔۵۔حکیم فضل الٰہی لاہوری۔ ۶۔جان محمد امرت سری۔۷۔مرزا افضل بیگ مع تمام کنبہ ساکن پٹی ضلع لاہور وغیرہ۔یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی نے جب دیکھا کہ میرے مریدوں میں طاعونی اموات کثرت سے ہونے لگی ہیں تو آپ نے ایک سرکلر دیا کہ ہماری جماعت میں سے کوئی طاعون سے مرے تو اس کی لاش سے بہت دور رہو اور اس کو بے جنازہ پڑھے دفن کردو کیونکہ وہ شہید ہے (الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء) واہ سبحان اللہ۔ایک زمانہ تھا کہ طاعون سے مرنے کو کتوں کی موت فرماتے تھے لیکن جونہی اپنے مریدوں پر طاعون کا حملہ دیکھا تو جھٹ ان کو شہید بنا دیا شائداسی سے یہ مثل مشہور ہوئی ہے کہ لہو لگا کر شہیدوں میں ملے،، امر چہارم کی بابت اتنا ہی کافی ہے کہ تمہاری طرح کسی کا دماغ بگڑا ہوتا یا احمقوں کو دام میں لا کر روپیہ بٹورنا منظور ہوتا تو وہ بھی کوئی ایسا اعلان کر دیتا ۔بغیر اس کے کسی کو کیا دردسر تھا کہ ایسے اعلان کر کے آخر کار تمہاری طرح ندامت اٹھاتا اور لوگوں سے سنا:

تھے دوگھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دوگھڑی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی مثال بعینہ اس عورت کی طرح ہے جو اپنی سوکن کو جلانے کے لئے اپنی ناک کٹوا کر کہتی پھرے کہ میں ایسی بابرکت ہوں کہ اپنی ناک میں نے خود کٹوالی ہے کیوں نہیں کوئی میری طرح کرتا۔

(مرقع قادیانی۔فروری ۱۹۰۸ء)

# احمد کی پیش گوئی قادیان کے متعلق

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس عنوان سے مرزا صاحب نے یا ان کے نامہ نگار نے مندرجہ ذیل تحریر شائع کی ہے۔آپ لکھتے ہیں:

دوسرا امر جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاعون مسیح موعود کے لئے بطور نشان کے بھیجی گئی ہے مسیح کی پیش گوئی قادیان کے قریہ کے متعلق ہے۔آپ کے الہامات آپ کے گاؤں کے متعلق حسب ذیل ہیں:

۱۔ انه آوی القریة یعنی خدا نے اس گاؤں کو ہلاکت سے بچالیا۔

۲۔ لو لا الاکرام لهلك المقام ۔یعنی اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو یہ گاؤں نابود کر دیا جاتا۔

۳۔انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر شخص جو اس گھر میں رہتا ہے حفاظت کرونگا۔لفظ آوی جو پہلے الہام میں آیا ہے اس سے ایسی پناہ اور حفاظت مراد ہوتی ہے جو تکلیف میں مبتلا ہونے کے بعد ملی۔اس کی مثال قرآن میں موجود ہیں حضرت مسیح اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق خدا نے فرمایا ہے و آوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک ایسے ٹیلے (یعنی اونچی پہاڑی زمین) میں جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ تھی اور جہاں چشمے اور نہریں بہتی تھیں اس میں اشارہ کشمیر کی طرف ہے جہاں حضرت مسیح نے صلیب کے دردناک واقعہ کے بعد پناہ حاصل کی۔اب کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح واقعی ایک مصیبت میں گرفتار ہوئے اور تکلیف اٹھائی اور ان کو سخت درد اور دکھ اٹھانے کے بعد پناہ دی گئی۔یہی لفظ آنحضرت ﷺ کے متعلق بھی آیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے الم یجدك یتیماً فآوی یعنی کیا خدا تعالیٰ نے تم کو یتیم پا کر پناہ نہیں دی۔یہاں بھی لفظ آوی ایسی پناہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو ایک ابتلاء کے بعد دی گئی۔ان مثالوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ آوی ایسی صورت میں استعمال ہوتا ہے جب پہلے ایک ابتلاء اور تکلیف پہنچے اور اس کے بعد پناہ دی جاوے اب یہی لفظ پہلے الہام یعنی انہ آوی القریۃ میں قادیان کے متعلق استعمال کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں طاعون کا آنا ضروری تھا کیونکہ اگر قادیان طاعون سے بالکل محفوظ رہتی تو لفظ آوی اس پر صادق نہیں آسکتا تھا۔ اس طرح لفظ آوی میں دو پیش گوئیاں تھیں ایک یہ کہ قادیان میں طاعون نمودار ہوگی۔ دوم یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہونے کے بعد ہلاکت سے بچا لیا جائے گا۔ اس سے یہ بھی پایا جایا جاتا ہے کہ بہت سے گاؤں ایسے ہیں جو طاعون سے بالکل نابود کئے جائیں گے (ایسا کوئی گاؤں بتلا سکتے ہو، مرتع) اور قادیان بھی اس قابل تھا کہ انہیں دیہات کی طرح طاعون سے بالکل نابود کر دیا جاتا مگر خدا تعالی مسیح موعود کی خاطر حسب مفہوم لفظ آوی طاعون میں مبتلا کرنے کے بعد اس کو اپنی پناہ میں لے گا یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ لفظ آوی کی یہ تشریح بعد میں نہیں سوجھی (چور کی داڑھی میں تنکا۔ مولوی عبدالکریم کا مضمون دیکھئے جو آئندہ نقل کیا جا رہا ہے۔ مرتع) بلکہ قبل از وقت اس لفظ کے معنی کھول کر بیان کر دیئے گئے تھے اور یہ بتلا دیا گیا تھا کہ اس لفظ کے مفہوم کی رو سے ضرور ہے کہ قادیان میں طاعون نمودار ہو مگر خدا تعالی اس کو ہلاکت سے بچا لے گا دیکھو کتاب دافع البلاء صفحہ ۵۔ باقی کے دو الہام بھی اسی نتیجہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں چنانچہ دوسرا الہام یہ ہے لو لا الاکرام لھلك المقام یعنی اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو یہ مقام اس قابل تھا کہ بالکل نابود کر دیا جاتا کیونکہ یہ نہایت ہی سخت اور بدکار دشمنوں کا مقام ہے۔

تیسرے الہام یعنی انی احافظ کل من فی الدار سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ خدا تعالی کا یہ فرمانا کہ تیرا گھر طاعون سے محفوظ رہیگا صاف بتلا رہا تھا کہ اس گاؤں میں طاعون آنے والی ہے کیونکہ اگر کل گاؤں ہی طاعون سے کلی طور پر محفوظ رہنا تھا تو ایک گھر کی تخصیص کے کیا معنی۔ ایک اور بات بھی قابل غور ہے جو لفظ گاؤں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے وہ آوی ہے، اور جو لفظ خاص دار کے واسطے استعمال کیا گیا ہے و احافظ ہے ان دو الہاموں میں دو مختلف لفظوں کا استعمال کرنا توجہ کے قابل ہے جو لفظ خاص دار کے واسطے استعمال کیا گیا ہے اس کے معنی کامل حفاظت کے ہیں اور جو لفظ عام گاؤں کے واسطے استعمال کیا گیا ہے اس کے معنی ایسی حفاظت کے ہیں جو مصیبت کے بعد دی جائے ایک اور الہام میں جو دار کے متعلق ہے امن کا لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے اور لفظ احافظ اور امن دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے یعنی پورے طور پر بچایا جانا بغیر مصیبت میں مبتلا ہونے کے۔ عام گاؤں کے متعلق ان دونوں لفظوں میں سے کوئی بھی استعمال نہیں کیا گیا برخلاف اس کے گاؤں کے متعلق ایک ایسا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس میں مصیبت میں مبتلا ہونا اور پھر بچایا جانا پایا جاتا ہے سو اس لفظ کے مفہوم کے مطابق قادیان میں طاعون میں مبتلا ہوا مگر تھوڑے سے عذاب کے بعد بچا لیا گیا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ بابت اکتوبر ۱۹۰۷ء)

جواب: اس ساری عبارت کا زور صرف آوی القریۃ کے الہام پر ہے مناسب ہے کہ پہلے ہم اس الہام کی تفسیر اور تشریح مرزائی پارٹی بلکہ خود مرزا صاحب کے پیش امام مولوی عبدالکریم آنجہانی کی ایک تحریر سے ناظرین کو دکھا دیں۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع کفار مشرک اور دین حق سے ہنسی والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے جیسے کہ برسوں اس سے قبل خدا تعالی نے براہین احمدیہ میں خبر دی تھی کہ وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم یعنی خدا ان کو عذاب سے ہلاک نہ کرے گا جب کہ تو ان کے درمیان ہے... اس اکیلے صادق کے طفیل قادیان کو جس میں اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت میں لے لیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے انہ آوی القریۃ کے الہام میں وہ نشان دکھایا ہے جس نے قادیان کی مخلوق کو اپنی حفاظت اور عاطفت کے پروں کے نیچے لے کر حضرت موصوف کا منجی اور نفع رسان خلائق ہونا ثابت کر دیا... غور کا مقام ہے کہ قادیان سے دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون تاخت و تاراج کر رہی ہے اور قادیان ایک جزیرے کی طرح اس موجزن سمندر میں بن رہا ہے اور روک اور سامان کا کوئی قہری اور جبری سامان نہیں (الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)۔

(مختصر مطلب یہ کہ قادیان کے تمام لوگ طاعون سے محفوظ رہیں گے)

ناظرین اس زوردار تحدی کو دیکھئے اور نامہ نگار مذکور کا اقرار وغیرہ پڑھیئے کہ قادیان میں ایک سے زیادہ دفعہ طاعون نمودار ہوئی وغیرہ۔ پھر بتلایئے کہ ان بھلے مانسوں کی کس بات کا اعتبار ہو، مرزائیو! آؤ تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مزے کی بات سنائیں۔ جب قادیان میں طاعون کے ہونے کی خبر تصدیق ہوگئی تو خود مرزا صاحب ( ہاں اسی مسیح موعود نے جس نے قادیان کے تمام ہندو، مسلمانوں، دہریوں مشرکوں بلکہ چوہڑے چماروں غرض ہر قسم کے لوگوں کو شفاعت کبری سے محفوظ کر لیا تھا اسی مسیح موعود) نے فرمایا کہ: انه آوی القریة میں قریہ کا لفظ ہے قادیان کا نام نہیں اور قریہ قیرا سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں اس میں ہندو اور چوہڑے بھی داخل نہیں کیونکہ وہ تو ہمارے ساتھ مل کر کھاتے ہی نہیں قریہ سے مراد وہ حصہ ہوگا جس میں ہمارا گروہ رہتا ہے۔ (البدر ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء ) (چلو چھٹی ہوئی قادیان کا نام ہی نہیں فیصلہ ہوا)

مرزائیو! ان دونوں عبارتوں کو ملا کر ہمیں بتلاؤ کہ تکبر کے بدنتائج پر تم لوگ ابھی مطلع ہوئے یا نہیں؟ افسوس خدا نے مرزا صاحب کے اس دعوی میں بھی تکذیب فرمادی کہ خاص بلکہ اخص لوگوں میں اسی مسٹر افضل اڈیٹر البدر کو جس نے یہ الفاظ مرزا کے شائع کئے تھے طاعون سے ہلاک کیا مرزائیو سنتے ہو۔

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(مرقع قادیانی۔ فروری ۱۹۰۸ء)

## چیستان مرزا: جواب الجواب

( چیستان مرزا کے جواب پر مرزائی لوگ بہت نازاں ہو رہے ہیں اور بے سمجھی سے بغلیں بجاتے پھرتے ہیں اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ ان کا مکمل جواب دینے کو مارچ کا رسالہ بھی فروری کے ساتھ ہی دیا جائے پس ناظرین مطلع رہیں کہ مارچ کا پرچہ اسی پرچہ میں ہے۔ اڈیٹر)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ دسمبر کے مرقع میں ایک مضمون انعامی پانچ سو کا نکلا تھا جس کا جواب مرزا جی کے ایک مرید مولوی فضل الدین مدرس سکول قادیان نے دے کر پانچ سو کا تقاضا کیا اور درصورت نہ دینے کے نالش کی دھمکی بھی دی جس کو میں نے بڑی خوشی سے نالش کی اجازت دی تھی مگر افسوس کہ اس کے ضمیر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوداس کوڈرایااوروہ نالش نہ کرسکا کہ کہیں لینے کے دینے پڑ گئے ،تو پیرومرید دونوں کی مزید خفت ہوگی۔

اسکے جواب کا کچھ حصہ پرچہ ہذا میں سابقاً آچکا ہے اس جگہ بقیہ کو ہم ختم کرتے ہیں۔انشاءاللہ۔

پہلا سوال یہ تھا کہ مرزاصاحب ازالہ صفحہ ۶۹۳؟ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں آئے گا اور صفحہ ۳۳۱ پر دنیا کی عمر کا بخیال خود جو اندازہ لگاتے ہیں تو چھٹا ہزار ۱۲۴۷ھ کو پورا ہوجاتا ہے حالانکہ مرزاصاحب حسب بیان ازالہ صفحہ ۱۸۵ پورے ۱۳۰۰ھ کو مبعوث ہوئے ہیں۔اس کے جواب میں مرزائی مجیب نے بڑی کوشش کر کے زمانہ تبلیغ آنحضرت ﷺ کے ۲۳ سال زمانہ بعثت میں داخل کر کے چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ میں ختم کیا تھا اور لکھا تھا کہ مرزاصاحب ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور پورے ۱۳۰۰ میں ماموراور مبعوث ہوئے۔ اس کوشش سے مرزائی مجیب نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ مرزاجی چھٹے ہزار سے باہر نہیں نکلے اس کا مفصل اور معقول جواب تو ہم نے سابق میں دے دیا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ۲۳ سال زمانہ تبلیغ نبوت کے زمانہ بعثت میں ہرگز داخل نہیں مگر چونکہ وہ تقریر ذرہ علمی اصول پر مبنی تھی گو قرآن وحدیث سے بھی ثابت تھی لیکن تاہم عام فہم نہ تھی بلکہ قدرے مشکل تھی اس لئے خطرہ ہے کہ خود مرزائی مجیب کو بھی اس کے سمجھنے میں دقت ہوگی اس لئے اس جگہ ہم ایک آسان طریق سے مرزائی مجیب کا جواب دیتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ خود مرزاصاحب کے اقوال سے دیتے ہیں۔

مرزائیو آؤ ہم تمہاری یہ تقریر بھی مانے لیتے ہیں کہ دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ کو پورا ہوا مگر یہ تو تم بھی کہتے ہو کہ مرزاجی چھٹے ہزار میں پندرہ سال عمر پاکر ۴۵ برس کی عمر میں پورے ۱۳۰۰ھ کو مبعوث ہوئے چنانچہ مرزاجی خود بھی رسالہ کرامات الصادقین کے ص ۳ پر لکھتے ہیں کہ میں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں،مگر غور کرو تو یہ بالکل دیوانے کی بڑ ہے اگر تم میں ایک ذرہ بھی علم وعقل اور ساتھ ہی اسکے حیا ہے تو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو غور سے پڑھو۔سنو مرزاجی رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں:

واعلم ان نبینا ﷺ کمابعث فی الالف الخامس کذلک بعث فی آخرا لالف السادس باتخاذہ بروز المسیح الموعود وذلک ثابت بنصالقرآن فلا سبیل الی الجحود ولا ینکرہ الا الذی کان من العمین (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰)اور جان کہ ہمارے نبی کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے اور یہ قرآن سے ثابت ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنی سے سرنہیں پھیرتا۔

سمجھے ہو یا ابھی کچھ کسر ہے۔ دیکھو اس عبارت میں مرزا جی چھٹے ہزار میں اپنا مبعوث ہونا قرآن سے ثابت بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے انکار کرنا اندھوں کا کام ہے۔ مرزائیو! اندھے مت بنو اور مرزا جی کا چھٹے ہزار میں مبعوث ہونا مان لو ورنہ بقول مرزا صاحب تم اندھے ہو جاؤ گے اور مرزا جی کے چھٹے ہزار میں مبعوث ہونے کا مفصل اور مشرّح اقرار دیکھنا ہو تو اسی کتاب خطبہ الہامیہ کا حاشیہ دیکھو

مرزائیو! بڑے خبطی کا تو اقرار تم نے دیکھا اور سن لیا آؤ اب چھوٹے خبطی کا اقرار تم کو سنائیں۔ غور سے سنو چھوٹے خبطی مولوی فضل الدین صاحب مدرس عربی ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں:

آپ کے مامور ہونے کے بیان پر اعتراض تو جب ہوتا کہ مرزا صاحب دوسری طرف یہ بھی لکھتے کہ میں الف ششم میں مامور ہو کر آیا ہوں۔ مگر یہ تو انہوں نے کہیں نہیں لکھا۔ الف ششم کے متعلق تو حضرت مرزا صاحب کا صرف اتنا دعوی ہے کہ میری پیدائش الف ششم میں ہوئی نہ یہ کہ میں مامور بھی الف ششم میں ہو کر آیا ہوں بلکہ سینکڑوں مقامات پر یہ لکھ دیا ہے کہ میری پیدائش تو ہوئی الف ششم میں مگر میں مامور ہوا ہوں الف ہفتم میں (تشحیذ الاذہان نمبر ۱۱ ج ۲ ص ۱۰)

اس اقرار کو دیکھو اور مرزا جی کی عبارت منقولہ بالا کو بغور پڑھو اس سے زیادہ تشریح سننا چاہو تو اور سنو۔ مرزا جی خطبہ الہامیہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

لما جاء الالف السادس هو زمان البعث من الله الكريم تم امر الاضلال ... رأى الله ان وقت البعث قد اتى ... فارسل رسوله .. فذلك هو المسيح الموعود خاتم الخلفاء (صفحہ۔د)

یعنی جب چھٹا ہزار آیا جو اللہ کی طرف سے زمانہ بعثت مسیح کا تھا تو گمراہی انتہاء کو پہنچ گئی اور خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آ گیا پس اس نے اپنا رسول بھیجا اور وہ مسیح خاتم الخلفاء (یعنی خود بدولت) (اس عبارت کو مفصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آگے چل کر کسی مقام پر نقل کریں گے۔اڈیٹر)

مرزائیو! تمہیں قسم ہے اس مالک الملک ذوالجلال والاکرام کی جس کی خوشنودی حاصل کرنے کو تم لوگ مرزاجی کے مرید اور خادم بنے ہو اور جو دل کے مخفی حالات سے بھی واقف ہے خوب غور سے ان حوالہ جات کو اصل کتاب میں دیکھو گے تو ایک دم کے لئے تو ضرور ہی ہمارے ہم نوا ہو کر اس بڈھے خبطی کو دور سے سلام کرو گے، گو ہم جانتے ہیں کہ ازلی بدنصیب تو کسی طرح نہ ہٹیں گے۔

مرزائیو! یادرکھو کہ شیر پنجاب (یہ لقب سب سے پہلے رسالہ انوارالاسلام سیالکوٹ میں نکلا تھا اس سے بعد اور لوگوں نے بھی اسے پسند کیا۔نائب اڈیٹر) کا پنجہ ایسا کمزور نہیں کہ تم اس کے مواخذات سے کبھی نکل بھی سکو۔

اس کے جواب میں اگر تم یہ دکھاؤ کہ مرزاصاحب نے اپنا مبعوث ہونا ساتویں ہزار میں بھی کہا ہے تو یہ ہمارے اور موید ہوگا اور تمہارے اور مرزاصاحب کے مخالف۔کیونکہ ہم نے بھی تو اس موقع پر بس یہی دکھانا ہے کہ مرزاصاحب کے حق میں وہ آیت قرآنی صادق ہے جس میں ذکر ہے لوجدوا فیہ اختلافا کثیراً یعنی جو کلام خدا کی طرف سے نہ ہو اس میں تضاد اور تناقض ہونا لازمی ہے پس یہ اختلاف ہمارے مفید ہے نہ کہ تمہارے

علاوہ اس کے تم کیا دکھاؤ گے ہم تو خود ہی دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع میں مفصل لکھ دیا تھا کہ مرزاجی خود ہی لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعثت چھٹے ہزار میں مقرر ہے اور خود ہی لکھتے ہیں کہ میں ۱۳۰۰ھ یعنی ساتویں ہزار میں آیا ہوں پھر اگر تم بھی کوئی حوالہ اور دکھاؤ کہ مرزاجی ساتویں ہزار میں مبعوث اور مرسل ہوئے ہیں کہ یہ در حقیقت ہماری تائید اور مرزاجی کے خبط کی دلیل ہوگا (شاباش)

مرزائیو! واللہ ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے مگر ہم بھی اپنی صحت دعوی اور قوت بیان پر بھروسہ کامل رکھتے ہیں۔سنو!

اثر ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آ ہی جاؤ گے
ہمیں پرواہ نہیں ہم سے اگر تم تن کے بیٹھے ہو

مرزاجی کا کذب ثانی: دوسرا حصہ ہمارے مضمون مندرجہ مرقع دسمبر کا یہ تھا کہ مرزاجی ازالہ اوہام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۶۷۵ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے لئے قرآن شریف میں اشارہ ہے کہ ۱۲۷۴ھ کو نکلے گا حالانکہ بقول خود آپ پورے ۱۳۰۰ھ کو آئے ہیں اسکا جواب مرزائی مجیب نے یوں دیا ہے:

اس عبارت کا تو صاف اور سیدھا مطلب ہے کہ ۱۲۷۴ھ میں اسلامی چاند کی سلخ کی راتیں تھیں یعنی آیت و انا علی ذھا ب بہ لقادرون کی پیش گوئی کے ظہور کا عین وقت ۱۲۷۴ھ تھا جس میں اسلامی چاند پر سلخ (یعنی سخت ظلمت) کی راتیں موجود تھیں جب مرزا صاحب نے اس کو قرآن کی پیشگوئی کے مطابق سخت ظلمت اور تاریکی کا زمانہ قرار دیا ہے تو کیا یہ کسی کی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ وہی سخت ظلمت کی راتیں جو سلخ کی راتیں کہلاتی ہیں چاند کے طلوع کا وقت ہو۔ یہ تو اجتماع ضدین ہے ...حضرت مرزا صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۲ میں کیا لطیف فیصلہ لکھتے ہیں:

دجال جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہی و بالا کر دیا ہے اور جو ٹھیک اس وقت سے زور سے خروج کر رہا ہے جو اعداد آیت و انا علی ذھا ب بہ لقا درو ن سے سمجھا جاتا ہے یعنی ۱۸۵۷ء کا زمانہ۔

حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں آیت و انا علی ذھا ب بہ لقا درو ن میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپید ہو گئے کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ۱۲۷۴ ہیں اور ۱۲۷۴ کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو ۱۸۵۷ء ہوتا ہے سو درحقیقت ضعف اسلام کا زمانہ ابتدائی یہی ۱۸۵۷ء ہے جس کی نسبت خدا تعالی آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین سے اٹھایا جاوے گا۔ سو ایسے ہی مسلمانوں کی حالت ۱۸۵۷ء میں ہو گئی تھی۔

پھر حاشیہ صفحہ ۷۲۴ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

کہ اس حکیم وعلیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھا جاوے گا کیا معنی رکھتا ہے یہی کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔

پھر حاشیہ صفحہ ۷۲۷ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن کریم آسمان پر اٹھایا جاوے گا پھر انہیں حدیثوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا جیسا کہ فرمایا لوکان الا یمان معلقا بالثر یا لناله رجل من فارس ۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت و انا علی ذ ھا به لقادرون میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔

مولوی صاحب! اس سارے مضمون کو بغور پڑھئے اور غور کیجئے کہ آپ کا اعتراض کونسا محل رکھتا ہے۔ سلخ کی راتوں کے متعلق اور بھی صفائی چاہو تو ازالہ اوہام کا صفحہ ۶۵۷ پڑھو جہاں لکھا ہے:

اس عاجز پر کشفی طور پر کھولا گیا کہ ۱۲۷۴ھ کمال طغیان اور شیوع شر کا زمانہ ہے اسی کی طرف آیت و انا علی ذ ھاب به لقادرون میں اشارہ ہے جو بحساب جمل ۱۲۷۴ھ ہے۔ (تشحیذ الاذہان نمبر ۱۱ جلد ۲، ص ۱۱۔۱۳)

جواب: شکر ہے کہ اس جواب میں مجیب نے جواب الجواب سے ہم کو سبک دوش کر دیا ہے۔ مجیب نے بحوالہ عبارت مرزا جی یہ امر تسلیم کیا ہے کہ ۱۸۵۷ء یعنی ۱۲۷۴ھ میں قرآن شریف دنیا پر سے اٹھایا گیا تھا۔ بہت خوب۔ اب اس کے ساتھ ذرہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۷ کی عبارت بھی ملا لیجئے جہاں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئے گا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے لوکان الا یمان معلقاً عندالثر یا لناله رجل من فارس یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اس سن ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وانا علی ذھاب به لقادرون میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۵۷)

آیئے اب آپ کو ایک روشن کمرے میں لے چلوں ذرہ مرزا صاحب کا خطبہ الہامیہ نکال کر غور سے پڑھیئے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ولما جاء الالف السادس الذی ھو زمان البعث من الله الکریم تم امر الاضلال و صار الناس فرقاً کثیرۃ من الشیطان اللئیم و زاد الطغیان و تموج الفرق کتموج الامواج الثقال و شمخ الضلالة کالجبال و مات الناس بموت الجهل و الفسق و الفواحش و عدم المبالات و عم الموت فی جمیع الاقوام و الدیار و اجهات فهناك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

. رأی اللہ ان وقت البعث قد بلغ الی المنتھی فا رسل رسو لہ کما جر ت سنۃ فی قرون او لی لیحی المو تی و کا ن وعد اللہ مفعو لاً من رب الوری فذلك ھو المسیح الموعود خا تم الخلفاء (حاشیہ خطبہ الہامیہ صفحہ د) جب چھٹا ہزار آیا جو اللہ کی طرف سے زمانہ بعثت مسیح کا تھا تو گمراہ کرنا پورا ہو چکا اور شیطان لئیم کے سبب سے لوگ بہت سے فرقے بن گئے اور طغیان زیادہ ہو گیا۔ اور فرقوں نے بڑی بڑی موجوں کی طرح جوش مارا اور گمراہی پہاڑوں کی طرف بلند ہوگئی اور لوگ جہالت فسق فواحش اور بے پروائی کی وجہ سے مر گئے اور تمام قوموں ملکوں اور سب طرفوں میں موت عام ہوگئی بس اس وقت خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آ گیا ہے اور موت کا وقت انتہاء کو پہنچ گیا پس خدا نے اپنے رسول کو بھیجا جیسے کہ پہلے لوگوں میں اللہ کی عادت ہے تا کہ مردوں کو زندہ کرے اور خدا کا یہ وعدہ کیا ہوا تھا پس وہ رسول مسیح خاتم الخلفاء ہے۔

مرزائیو! ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کے مواخذات سے تمہارے کان چونکہ آشنا نہیں ہیں اس لئے تم ان کو گوش گذار نہ کرو گے مگر یاد رکھو کہ اصل تحقیق اسی کا نام ہے کہ ملہم کے کلام کو ایک اصول پر جانچو قرآن مجید اسی لئے کہتا ہے لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً ۔ یہ کیا غضب ہے کہ ملہم اپنا اصول جو اس کے لئے بنیادی پتھر ہے بار بار بھول جاتا ہے جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ دیتا ہے جو اس کے قلم پر آتا ہے لکھ دیتا ہے

(حاشیہ میں شیخ الاسلام لکھتے ہیں: عربی کے ماہرین ذرا اس متنبّی مجدد اور مسیح کی فصیح عربی کو دیکھیں جو تمام دنیا سے فصیح تر عربی لکھنے کا مدعی ہے کہ لکھتا ہے لما جاء ا لالف حالانکہ یہ عبارت اس وقت کے لئے ہے جب کوئی مہینہ یا سال شروع ہو یہاں تو ختم کا بیان کرنا مقصود ہے چنانچہ آپ لاہوری لیکچر کے صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں کہ نبیوں کی پیش گوئی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ پس اس لحاظ سے یہاں پر یوں عبارت چاہیے تھی فلما اختتما لا لف السادس ، یا یوں چاہیے تھا فلما کا د ان یختتم الالف السا دس ۔ایسا ہی عبارت مذکورہ میں تم امر ا لا ضلا ل بھی غلط ہے کیونکہ اضلال متعدی ہے جس کا ترجمہ ہے گمراہ کرنا تمام ہوگیا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب اضلال ختم ہوگیا تو ہدایت شروع ہوگئی حالانکہ آپ کا یہ مقصود نہیں میں کہتا ہوں یوں چاہیے تھا فشی امر الضلالۃ ، یا عم امر الضلا لۃ ۔ـ ایسا ہی زاد الطغیان بھی غلط ہے کیونکہ زاد متعدی ہے جس کے لحاظ سے ترجمہ یہ ہوگا کہ طغیان نے زیادہ کیا، حالانکہ آپ کا مقصود یہ نہیں بلکہ آپ کے خیال مبارک میں طغیان خود فاعل ہے پس عبارت یوں چاہیے تھی و از داد الطغیان ۔غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اتنی سی عبارت میں کئی ایک غلطیاں ہیں گو ہم جانتے ہیں کہ آپ کی طرف سے ایک ہی جواب کافی ہے کہ چونکہ میں معجزہ سے لکھتا ہوں اس لئے ایسا ہونا ضروری ہے کہ میرے جیسی عبارت کوئی دوسرا نہ لکھ سکے سچ ہے:

تو گوئی تا قیامت زشت روئی　　بر وختم ست بر یوسف نکوئی

مرزا جی کی عربی عبارت کی غلطیاں نکالنا ہم اچھا نہیں جانتے کیونکہ اس میں مرزا جی کا اپنا فائدہ ہے کہ وہ آئندہ کو ان غلطیوں پر متنبّی ہو کر صحیح لکھنے لگ جاتے ہیں چنانچہ اشاعۃ السنہ کے مواخذات سے ان کو یہ فائدہ پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی عربی سے آج مرزا جی کی عربی عبارت شستہ نظر آتی ہے اور نسبتاً غلطیاں کم ہوتی ہیں

مالیر کوٹلہ میں مجھ سے ایک عربی نے بیان کیا کہ مرزا جی عربی بول نہیں سکتے میں نے باور نہ کر کے کہا کیوں؟ اس نے کہا میں قادیان میں گیا دستر خوان پر مرزا جی میرے ساتھ بیٹھے تھے اور کھانے کے وقت مولیوں کے ٹکڑے بھی ساتھ رکھے تھے تو مرزا صاحب مجھ سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئے: یہ یہ فجل یکون عندکم۔ اس وقت تو میں نے اس قصہ پر چنداں خیال نہ کیا مگر اب میں بھی باور کرتا ہوں کہ مرزا جی عربی صحیح بولنے پر قادر نہ ہوں گے اگر کسی کو شک ہو تو بے شک مرزا جی کو بمقام امرتسر یا لاہور بھرے جلسہ میں میرے مقابل عربی میں کسی مضمون پر ایک گھنٹہ تقریر کر لیں۔

جن دنوں مرزا جی نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر علماء کو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے بلایا تھا اس میں خاکسار کا نام بھی تھا تو میں نے تب بھی جواب میں لکھا تھا کہ پہلے آپ بالمقابل ایک گھنٹہ عربی میں تقریر کریں اس سے بعد زانو بزانو تفسیر لکھیں گے اگر آپ میں کچھ معجز نمائی ہے تو ضرور اس تجویز کو منظور کریں گے۔

مرزائیو! کیا تم مرزا جی کو اس تجویز پر آمادہ کر سکتے ہو۔ یاد رکھو:

انا صخرة الوادی ازا ما زو حمت ۔ واذا نطقت فانی الجو زاء۔)

**غور سے سنو! اس عبارت میں مرزا جی نے صریحاً لکھا ہے کہ چھٹے ہزار میں گمراہی کمال کو پہنچ چکی تھی تو خدا نے اس وقت مسیح کی بعثت کا وقت دیکھا اور اپنا رسول بھیجا** (ناظرین غور کریں ایک زمانہ تھا کہ مرزا جی نے ازالہ اوہام میں لکھا تھا: من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ اور رسالہ حمامۃ البشریٰ میں لکھا تھا و ما کان لی ان ادعوا النبوۃ و اخرج عن الاسلام و الحق بقوم کافرین۔ ص ۷۹۔ یعنی مجھے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں میں جاملوں۔ مگر یہ بیان مرزا جی کا ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں تھا لیکن اس سے بعد جب آپ نے ترقی کی تو صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں آپ نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ شائع کر دیا چنانچہ ۱۹۰۲ء میں خطبہ الہامیہ لکھا جس کی عبارت میں صاف مذکور ہے کہ ارسل رسولہ وغیرہ۔ مرزائیو! مرزا جی کی اس عبارت منقولہ حمامۃ البشریٰ کو دیکھ کر بتلایئے کہ مرزا جی کون ہیں؟ یعنی دعویٰ نبوت اور رسالت کر کے کن لوگوں میں جاملے ہیں۔ آہ! میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا۔ مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا۔ مرقع) **چھٹے ہزار کی تحقیق تو ہم پہلے کر چکے ہیں کہ ہمارے حساب سے جو دلائل پر مبنی ہے** (بقول مرزا صاحب) **چھٹا ہزار ۱۲۴۷ھ کو ختم ہو چکا مگر**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر بطور ارخاء عنان اور علی وجہ التسلیم مجیب کی بات بھی مان لیتے ہیں کہ چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا تھا تاہم ہمارا کوئی نقصان نہیں کیونکہ مرزا جی خود تسلیم کرتے ہیں کہ چھٹے ہزار کو گمراہی حد پر پہنچ چکی تھی اسی میں خدا نے مسیح موعود کو بھیجا۔ غور سے دکھو کہ یہ وقت ہمارے پیش کردہ وقت سے چار سال پیشتر ہے یا نہیں کیونکہ بقول مرزائی مجیب کے چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ میں ختم ہوا ہے اور مرزا جی (بقول خود) چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے ہیں۔ پس تم سمجھ لو کہ تمہارے ہی قول کے مطابق کس سنہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔

مختصر یہ کہ مرزا جی بقول خود چھٹے ہزار میں ماموراور مبعوث اور مرسل ہوئے ہیں اور چھٹا ہزار ہماری تحقیق میں جو دلائل صحیحہ اور بینات قطعیہ پر مبنی ہے (بقول مرزا جی) ۱۲۴۷ھ کو ختم ہوتا ہے اور مرزا کی پیدائش خیر یت سے ۱۲۵۵ھ میں ہے تو گویا آپ بفضلہ تعالی یوم ولادت باسعادت سے آٹھ سال پہلے ہی مرسل اور مبعوث ہو چکے تھے کیوں نہ ہو:

اسی آدم تھیں اگے ہوئے، تے دادا گودکھڈایا (پنجابی)

(چونکہ مرزا جی کو بھی پنجابی میں الہام ہوا ہے۔ واللہ واللہ سدّ ھا ہو یا اولاّ۔ ریویو بابت جنوری ۱۹۰۸ء)۔ اس لئے ہم نے بھی ایک مصرع پنجابی میں جڑ دیا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔) اسی لئے کہتے ہیں:

چو خوش گفت بہلول فرخندہ فال
کہ من از خدا پیش بودم دو سال

چیستان مرزا کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ مرزا جی نے اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۹۲ پر مسیح موعود کے آنے کا زمانہ جو لکھا ہے وہ پندرھویں صدی ہجری معلوم ہوتا ہے (مفصل عبارت آئندہ دیکھو) حالانکہ آپ بقول خود (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۵) پورے ۱۳۰۰ھ کے ختم پر آئے ہیں چنانچہ آپ نے اپنی کشفی منطق سے اپنے نام کے اعداد بھی پورے تیرہ سو سال نکالے ہیں جس پر ہم نے لکھا تھا کہ مرزا جی کو چاہیے کہ سردست تشریف لے جاویں مناسب سمجھیں تو پندرھویں صدی میں تشریف لاویں پھر دیکھا جاوے گا۔ اس کا جواب مرزائی مجیب نے جیسی کہ اس سے توقع تھی خوب دیا ہے آپ لکھتے ہیں:

اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی ہوتا کہ مسیح محمدی بھی چودہ سو سال بعد ہی مسیح موسوی کی طرح آئے گا تب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ اعتراض کسی حد تک قابل سماعت ہوسکتا مگر یہ دعوی تو حضرت اقدس نے آج تک بیان نہیں فرمایا بلکہ وہ خود اسی عبارت میں فرماتے ہیں:

یہ زمانہ بھی مثیل موسی کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا ہے جو حضرت موسی اور عیسی کے درمیان زمانہ تھا۔اس عبارت میں صاف فرمایا ہے کہ آپ کا یہ مقصود ہرگز نہیں کہ اپنے لئے اسی قدر مدت مقرر کریں جو حضرت مسیح اور حضرت موسی کے درمیان میں تھی بلکہ اپنے لئے صرف اتنا بیان فرمایا ہے کہ اتنی مدت تو نہیں گذری مگر اس کے قریب قریب ضرور گذر گئی ہے پس آپ کا چودہ سو برس کا اعتراض اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس عبارت سے یہ مضمون نہ نکال دیں کہ حضرت مرزا صاحب اس بات کے قائل ہیں یا لکھتے ہیں کہ مسیح موعود بھی ۱۴۰۰ سال پورے کر کے ہی آوے گا۔مگر جب وہ خود اس بات کے قائل نہیں اور نہ انہوں نے یہ کہیں لکھا ہے کہ ۱۴۰۰ سال پورے کر کے امت محمدیہ کا مسیح موعود آوے گا تو آپ کا کیا حق ہے کہ اس اعتراض کو پیش کریں۔ ہاں حضرت مرزا صاحب نے یہ ضرور لکھا ہے کہ غایت مدت جس کے اندر اندر ضروری ہے کہ مسیح موعود آجائے وہ بے شک قرآن شریف اور بہت سے اولیاء کے مکاشفات کی رو سے چودہ سو سال ہے۔(تشحیذ الاذہان نمبر ۱۱ ج ۲ ص ۱۴)

جواب: آپ اگر بغور عبارت مذکورہ کو دیکھئے تو آپ کو تین باتوں کا ثبوت اس میں ملتا ہے مرزا صاحب اپنے آنے کیوقت کی دو علامات لکھتے ہیں ایک یہ کہ مسلمانوں سے مغز قرآن شریف اٹھایا جائے گا دویم یہ کہ اس زمانہ کی تحدید بتلاتے ہیں کہ مثیل موسی یعنی آنحضرت ﷺ سے مسیح موعود تک اسی زمانہ کے قریب قریب مدت ہوئی جو حضرت موسی اور حضرت مسیح کے مابین تھی اور اس مدت کو خود ہی مرزا صاحب نے اسی جگہ چودہ سو برس ظاہر فرمایا ہے چنانچہ ناظرین کی خاطر ہم ازالہ کی عبارت متنازعہ مکرر نقل کر دیتے ہیں بغور سنیں:

اور منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں پائی جاتی ہیں وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہیں کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسی سے ۱۴۰۰ برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا پس ایسے ہی زمانہ مین یہ عاجز آیا کہ جب قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔ ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۲۔

دیکھئے کس وضاحت سے تینوں باتوں کا ثبوت بعبارت النص ملتا ہے۔ اول، مسلمانان زمانہ کا تغیر۔ ۲۔ آنحضرت ﷺ اور مسیح موعود کا درمیانی زمانہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیانی زمانہ کے قریب قریب ہونا۔ ۳۔ اس زمانہ کی تحدید کہ ۱۴۰۰ سال تھا،

آیئے میں اس آخری نمبر کی وضاحت آپ کو مرزا جی کی ایک اور تحریر سے بھی دکھاؤں ذرہ چشمہ لگا کر چشمہ مسیحی دیکھئے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی (ص ۲۶)۔

دیکھئے یہاں حضرت مریم والدہ حضرت مسیح کی پیدائش حضرت ہارون سے چودہ سو سال بعد لکھتے ہیں اور حضرت مسیح تو اس سے بھی بعد پیدا ہوئے اور پیدائش سے بعد مبعوث ہوئے ہوں گے اگر ہم حضرت مریم کی بلوغت تا ولادت مسیح کی مدت کو حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ کے انتقالات کے درمیانی عرصے کے عوض الگ بھی کر دیں تو بھی چودہ سو برس صحیح سالم بچتے ہیں۔

شکر ہے کہ مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے وکیل ہماری اس تقریر کے چنداں مخالف نہیں چنانچہ مجیب صاحب لکھتے ہیں: اسی قریب قریب کے متعلق تذکرہ صفحہ ۱۰ میں حضور مرزا صاحب فرماتے ہیں، اس قدر قلیل فرق سے مشابہت میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ مشابہت ایک قلیل فرق کو چاہتی ہے۔ (حاشیہ ص ۱۴)

پس اب امر تنقیح طلب یہ رہا کہ قریب قریب کے کیا معنی ہوتے ہیں اور کیا ہونے چاہییں اور کتنے فرق سے اعداد میں مشابہت ہوتی ہے اور کتنے سے مبائنت اور مخالف

پس سنو!۔ اعداد کا قاعدہ ہر زبان میں یہ ہے کہ ایک دہاکہ سے دوسرے دہاکہ میں فاصل جس طرف کم ہو عدد کو اسی دہاکہ کے قریب قریب کہا کرتے ہیں مثلاً ایک عدد پورے بیس ہے اور ایک طرف اٹھارہ۔ انیس ہیں تو اٹھارہ۔ انیس کی نسبت کہا جائے کہ قریب قریب بیس کے ہیں یہ کلام صحیح ہے اور اگر کہا جائے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔۱۹تیس چالیس کے قریب قریب ہیں تو یہ محاورہ غلط ہے کیونکہ اس سے درمیان کے دہا کے چھوڑ جاتے ہیں۔اسی طرح بارہ یا تیرہ کو بیس یا تیس کے قریب نہیں کہہ سکتے بلکہ دس کے قریب قریب کہہ سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ عام محاورہ میں بولا جاتا ہے دس بارہ،بیس بائیس وغیرہ

اب جائے غور ہے کہ کہاں ۱۴۰۰۔اور کہاں ۱۳۰۰۔پوری صدی کا فاصلہ مگر مرزائی اصطلاح میں یہ دوعدد باوجود اس قدر بعد اور دوری کے بھی قریب قریب ہیں۔کیوں نہ ہومجدد بھی تو ہیں۔مزہ تو جب ہو کہ مرزا جی نے کسی سے چودہ سو روپیہ لینا ہوا اور وہ تیرہ سو دے کر کہے کہ بس جی قریب قریب چودہ سو میں آپ کو دے چکا ہوں۔

مرزائیو!اور مرزا جی کے قانونی مشیرو!ایسے مقروض پر پر دعوی تو نہ کرو گے؟ سچ کہنا ایمان سے کہنا آپ لوگ گھر سے کھا کر گورداسپور کی عدالت میں اس پر دعوی تو دائر نہ کریں گے؟ تم لوگوں سے تو اس سوال کے صحیح جواب ملنے کی توقع نہیں کیونکہ تمہارا تو اصول ہی یہ ہے کہ:

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

اسلئے ہم ہی تم لوگوں کو مرزا صاحب کے کلام سے اصل مضمون کا جواب دیتے ہیں پس سنو!

مرزا صاحب اسی تذکرۃ الشادتین میں جس کا حوالہ مجیب نے دیا ہے لکھتے ہیں:

خلیفہ اس امت کا آنخضرت ﷺ کے بعد ایسے زمانہ میں آئے گا جو وہ زمانہ اپنی مدت میں اس زمانہ کی مانند ہو گا جب کہ حضرت عیسی حضرت موسی کے بعد آئے تھے کیونکہ کما کا لفظ جس مشابہت کو چاہتا ہے اس میں زمانہ کی مشابہت بھی داخل ہے۔(تذکرۃ الشہادتین ص ۱۰)۔

اس عبارت میں مرزا جی نے بتصریح تام لکھ دیا ہے کہ دونوں زمانے باہم مشابہ یعنی برابر ہونے چاہیے۔اگرچہ اس کتاب،تذکرہ،میں مرزا صاحب نے زمانہ بعثت مسیح کو چودھویں صدی لکھا ہے لیکن یہ تحریر مرزا جی کی ۱۹۰۳ء کی ہے اور چشمہ مسیحی ۱۹۰۶ء کی یعنی تین سال بعد کی۔اس لئے جو میعاد آپ نے چشمہ مسیحی میں لکھی ہے تحقیق کی رو سے وہ معتبر ہوگی اس کی عبارت ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ حضرت ہارون اور حضرت مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یم والدہ مسیح کی درمیانی مدت کو مرزا صاحب پورے ۱۴۰۰ سال لکھتے ہیں پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا قبل از چودہ سو سال تشریف لانا بالکل مداخلت بے جا کی دفعہ میں آتا ہے۔

مرزائیو! بہتر ہے کہ اپنے اس بڈھے میاں کو سمجھاؤ کہ سردست تشریف لے جاویں ورنہ خطرہ ہے کہیں بے عزت ہو کر نہ جائیں اور قادیان کو اسطرح کوستے ہوئے نکلیں کہ:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

سنو! ہم نے مرزا جی کے حوالوں سے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ انتقال سے چودہ سو برس بعد کا ہے یعنی ۱۴۱۰ء ہجری سے بعد۔ اب اگر تم بڑی کوشش سے یہ ثابت کرو گے کہ مرزا جی نے کسی اور مقام پر اس سے کم مدت لکھی ہے تو وہ تحریر ہمارے مفید ہوگی نہ کہ تمہارے کیونکہ ہم نے بھی یہی دکھانا ہے کہ مرزا جی کے بیان میں تخالف اور تہافت ہے جو الہامی کی شان سے بعید ہے پس اگر تم اس مدت کا خلاف دکھاؤ تو ہم تمہارے اور مشکور ہوں گے

مرزائیو! تم سارا زور لگا لو اور اپنے سارے سوار اور پیادے دوڑا لو لیکن یاد رکھو آخر حق غالب آئے گا ہمیں امید ہے کہ جس وقت بھی تم اس خبطی بڈھے کی تحریروں کو غور و فکر سے پڑھو گے اسی وقت اس کو چھوڑ دو گے تھامے ہوئے کلیجہ کو آؤ گے آپ سے۔ مانو گے جذب دل میں بھلا کیوں اثر نہیں

ناظرین آئندہ نمبر میں آپ لوگوں کو ایک چیستان مرزا ہم اور سنائیں گے۔ انشاء اللہ مرزائیو!

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستان پھر بھی

(مرقع قادیان۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مرزا قادیانی خود جواب دیں

جناب مرزا صاحب! گو میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ آپ کی کذب بیانیوں کا مجھے بہت کچھ تجربہ ہوا ہے جس کا ثبوت بھی میں اپنے پاس رکھتا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں آپ کو دل سے جھوٹا جانتا ہوں گو آپ یا آپ کا کوئی دام افتادہ یا میرا کوئی معاند مخالف مجھ کو کہدیں کہ میں بھی دل میں مرزائی ہوں لیکن آپ کا یا کسی مرزائی وغیرہ کا ایسا کہنا میری نگاہ میں کوئی تعجب انگیز نہیں۔ آپ وہی تو ہیں جنہوں نے حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کے انتقال کے بعد لکھا تھا کہ وہ بھی میری جماعت میں داخل ہو گئے ہیں (البدر ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء) غرض یہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے کہ آپ جس مخالف کی نسبت چاہیں دل میں ایمان کا حکم لگا دیں اور جب کوئی مرید طاعون سے مر جائے تو اس پر بے ایمانی کا فتوی صادر کر دیں مگر میں آپ کو باور کراتا ہوں کہ میں آپ کا زیادہ تر مخالف محض آپ کی دروغ گوئی کی وجہ سے ہوں کیونکہ میری نظر میں جھوٹا آدمی مشرک سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس لئے کہ شریعت مطہرہ میں ذمی مشرکوں کو پناہ دے کر ان کے بت خانوں کو بحال رکھ کر ان کی بت پرستی کو ایک حد تک محفوظ کیا جاتا ہے مگر دروغ گو کو کہیں امن نہیں ملتا۔

آپ نے اپنے کذبات کی بنا ایک ہی رکھی ہوئی ہے کہ جب کبھی کوئی مخالف آپ کا مرتا ہے تو آپ جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ میرا اور اسکا مباہلہ تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا۔ اس دفعہ اخیر دسمبر (۱۹۰۷ء) کے جلسہ میں بھی آپ نے اسی اصول سے کام لیا چنانچہ آپ نے پنڈت لیکھرام کی بابت درافشانی فرمائی ہے کہ:

آخر اس (لیکھرام) نے مباہلہ کے طور پر ایک دعا لکھی اور اس میں میرا نام اور اپنا نام لکھ کر اپنے پرمیشر سے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ پرارتھنا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۵)

اس سے آپ کی غرض جو ہے وہ تو ظاہر ہے مگر میں جانتا ہوں کہ آپ نے اس میں بھی اسی اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب سے کام لیا ہے پس آپ اگر اس دعوی میں سچے ہیں کہ پنڈت لیکھ رام نے آپ کے ساتھ اس قسم کا مباہلہ کیا ہے تو آپ اس کتاب کا نام مع نشان صفحہ بتلاویں مگر یاد رہے کہ اس قسم کی تحریر نہ ہو جیسی کہ مولوی غلام دستگیر کی بابت آپ کو دعوی ہے جس کی بابت کئی ایک دفعہ مرقع اور اہل حدیث اور دیگر اشتہارات میں آپ سے مطالبہ کیا گیا ہے مگر آج تک باوجود وعدہ انعام مبلغ پانسو اور آپ کے مریدوں کو مبلغ دوسو کے صدائے برنخواست ۔میں حیران ہوں کہ آپ ایسا جھوٹ بولتے ہوئے یہ نہیں سمجھتے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ دنیا میں گو محققین کی تعداد کم ہے مگر آخر ہے۔ معدوم نہیں۔ پھر یہ کیا شرافت ہے کہ آپ جو منہ پر آتا ہے بڑ ہانک دیتے ہیں

مرزا جی! واللہ مجھے آپ پر تو نہیں آپ کے دام افتادوں پر رحم آتا ہے اب جو میں نے لیکھ رام کی بابت آپ سے تقاضا کیا ہے تو آپ کے دام افتادوں سے امید ہے کہ وہ جھٹ بولیں گے کہ دیکھو جی ہمارے حضرت صاحب تو اسلام کی فتح کا اظہار کرتے ہیں لیکن مولوی لوگ اس میں بھی کانٹا اڑاتے ہیں مگر احمقوں کو یہ خبر نہیں کہ جھوٹ بول کر کبھی فتح نہیں ہوتی کیا یہی تقاضا کوئی آریہ آپ سے کرے تو پھر لینے کے دینے پڑ جائیں یا نہ۔ پس بہتر ہے کہ آپ پہلے ہی سے اس کے جواب کے لئے تیار رہیں

مرزائیو! بڈھے میاں کی منت سماجت کر کے حوالہ مطلوبہ سے ہمیں آگاہ کرو، ورنہ یاد رکھو

ستعلم لیلی ایّ دین تداینت ۔ و ایّ غریم فی التقاضی غریمها

(مرقع قادیانی۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

# گلدستہ قادیانی

کرشن قادیانی کو پنجابی میں الہام ہوا ہے۔ واللہ واللہ سدّ ھا ہویا اولاّ ۔جس کا ترجمہ آپ نے یہ کرایا ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے (ریویو بابت جنوری) (حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے کیونکہ اولاّ یعنی کج طبع خبر ہے نہ کہ مبتداء۔ نائب اڈیٹر)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے: اے نبی بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ بدر ۹ جنوری (مگر لنگر خانہ کا چندہ خود ہضم کرو اور حساب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بتاؤ)

قادیانی کرشن جی کو الہام ہوا: دبدبہءخسرویم شد بلند۔ زلزلہ در گور نظامی فگند (بدر ۲۳ جنوری)
یعنی میری سلطنت کے دبدبہ سے نظامی کی قبر میں زلزلہ آیا
(واہ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ قادیان میں اپنی حفاظت کے لئے پانچ سپاہی سرکار سے مانگنے والے کی سلطنت کا زلزلہ قبروں میں اور وہ بھی بے چارے نظامی مصنف سکندر نامہ کی قبر میں۔ بالکل بے جوڑ بات)

الہام ہوا کہ پیش گوئی کی آخری حد (بدر ایضاً)

سبحان اللہ کیا گول الہام ہے جس کا نہ سر ہے نہ پیر)

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا ہے: وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں گے (بدر ۲۳ جنوری) (نہیں معلوم یہ کن کے حق میں ہے کہیں کسی دام افتادہ نے چندہ نہ بند کیا ہو)

مرزا صاحب کہتے ہیں میں نے خواب میں یا کشف میں ایک عورت کی پیشانی پر ۵ یا ٦ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ٦ کا عدد لکھ دیا، (بدر ایضاً)۔

(سبحان اللہ کشف بھی کیسا صاف ہے کہ ۵، ٦، ۷ میں تمیز نہیں ہوسکتی شاید ابن صیاد کے درخ درخ کی مثال ہے)

کرشن جی کو الہام ہوا کہ ہم نے تمام لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھا ہے (ریویو جنوری)

(واہ رے شان فرعونی)

الہام: ہوا آج ہماری بخت بیداری (ریویو ایضاً)

نہ سر نہ پیر غرض:

وہی بک بک کی بیماری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا: وقت رسید (ریویو ایضاً)

سابقہ گولائیوں سے بڑھ کر گولائی ہے۔ نہیں معلوم وقت نماز رسید، یا وقت موت رسید، یا وقت طعام رسید۔ موت اعداء رسید، یا موت احباب رسید۔ وقت پر جو پیش آئے گا کہہ دیں گے کہ آج تیس برس کا عرصہ ہوا ہم نے فلاں الہامیت تھیلہ میں لکھا تھا کہ وقت رسید، چنانچہ آج پورا ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ جل جلالہ علم کے مدعی مگر عقل سے خالی بول اٹھیں گے

آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین)۔

(مرقع قادیانی۔بابت مارچ ۱۹۰۸ء)

# گل دستہ قادیانی

کرشن جی نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کا نکاح میاں محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ مہاجر قادیان سے ۵۶ ہزار روپے مہر پر کر دیا ہے

(قادیانی جماعت تو اس تعلق سے بہت خوش ہے مگر ہمیں بعض وجوہ سے لڑکی کی صحت بلکہ زندگی کی فکر ہے)

مرزا جی کو الہام ہوا ہے کہ یا مسیح عدوانا جس کا ترجمہ کیا ہے۔اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر۔ (کیا کوئی مرزائی ہمیں بتلا سکتا ہے کہ یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے)

۷ مارچ کو مرزا جی کو الہام ہوا: ماتم کدہ (مضمون بدستور در بطن قائل) پھر غنودگی میں دیکھا ایک جنازہ آتا ہے۔ (واہ سبحان اللہ کیسا واضح مکاشفہ ہے جس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔دوست دشمن سب کو شامل ہے)

کرشن جی کو الہام ہوا ہے انی معک فی السماء و الارض۔ میں (خدا) تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں۔(جب ہی تو ہر بات میں سچے اترتے ہیں)

۹ فروری کو مرزا جی کو الہام ہوا: انت امام مبارک۔ لعنت اللہ علی من کفر۔منکر پر اللہ کی لعنت (کیا خوب طفل تسلی ہے)

(مرقع قادیانی۔ص۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# جواب چیستان

# اور دجاجلہ کا غلط بیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

مرقع بابت فروری اور مارچ کے جواب میں ایک مضمون قادیانی رسالہ تشحیذ الاذہان میں نکلا ہے جس میں راقم مضمون مولوی فضل الدین مدرس قادیان نے اپنی بے بسی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ ادنی ثبوت یہ کہ اپنے پیر مغان مرزا صاحب کی سنت کے مطابق ہمارے بیان کو ہمارے الفاظ میں نقل نہیں کیا بلکہ اپنے الفاظ میں تھرٹریف کر کے الٹ پلٹ قالب پہنا کر پیش کیا ہے رسالہ مذکور کے ناظرین کی آنکھوں میں کچھ تو پہلے ہی مٹی پڑی ہوئی ہے اس سے اور کنکر پڑ جائیں گے مگر وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں سوانکھے بھی ہیں۔ ناظرین کے لطف طبع کے لئے ہم ایک مثال بتاتے ہیں۔ آپ نے مرقع بابت فروری کے صفحہ ۷، اور ۸ کے حوالہ سے یہ عبارت لکھی ہے:

اڈیٹر مرقع کا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ ابتداء میں جب کہ آپ نے دعوی نبوت کیا تھا رسول تھے مامور نہ تھے۔ پھر جب کہ آپ نے تین سال فترۃ الوحی کے بعد تبلیغ شروع کی تھی تو آپ مامور ہوئے اور رسالت گذر گئی باقی جس قدر زمانہ نبوت کا گذرا اس میں آپ مامور تھے نہ رسول۔ اڈیٹر مرقع کا یہ خیال کیسا گندہ اور بے بنیاد اور اسلامی شریعت کے کس قدر منافی ہے اس کا اندازہ اہل علم لگالیں۔ اڈیٹر مرقع کے خیال کے مطابق قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کو جہاں جہاں رسول کے لفظ سے پکارا گیا ہے اور احادیث میں جہاں قال رسول اللہ ﷺ کر کے بیان کیا گیا ہے اور نیز آنحضرت ﷺ جس قدر خطوط تبلیغ میں جو یہ لکھا تھا من محمد بن عبد الله رسو له یہ سب کچھ غلط ہے اس میں ذرا بھی صحت نہیں۔ عیا ذاً باللہ

(حاشیہ تشحیذ الاذہان بابت فروری و مارچ۔ ص ۶۳، ۶۵)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس کذب بیانی پر تو ہمیں تعجب نہیں ہوا، اسلئے بقول استاد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشت اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

جب کہ اعلی حضرت قادیانی کرشن جی کی نبوت ہی کذب پر مبنی ہے تو مرید کیوں نہ اس سنت پر چلیں بلکہ نہ چلیں تو تعجب ہے کیونکہ:

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

ہاں ہم بحکم: بد را بدر باید رسانید، یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر راقم مضمون اپنا یہ دعوی مرقع بابت فروری سے ثابت کر دے کہ آنحضرت ﷺ کی شان والا شان میں ہم نے یہ گستاخی کی ہے کہ شروع زمانہ تبلیغ سے آپ رسول نہ تھے تو ہم آپ کو سابقہ انعامات سے الگ دم نقد مبلغ دس روپیہ انعام دیں گے اور اس فیصلے کی صورت بھی سہل بتلاتے ہیں کہ آپ کے اعلی حضرت پیر مغان اور مولوی حکیم نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی تینوں مل کر آپ سے اس دعوی کا ثبوت لیں۔ زاں بعد اسکا جواب مجھ سے تحریری لیں میرے جواب کو ملاحظہ کر کے حلفیہ اور مدلل فیصلہ کر دیں کہ مولوی فضل الدین کا دعوی مرقع سے ثابت ہے تو میں آپ کو انعام دونگا۔ نہ دوں تو آپ نالش کر کے وصول کر لیں۔

سنو! یہ مت کہنا کہ تم لوگ جب مرزا اور مرزائیوں کو سخت گمراہ جانتے ہو، تو پھر ان سے فیصلہ کیوں کراتے ہو۔ جیسے کہ مرزا صاحب نے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے اس لئے کہ گو ہمارا دعوی ہے کہ تمہارا امام بڑا کذاب، بڑا دجال، بڑا جھوٹا، بڑا بے حیا، بڑا غدار، بڑا مکار، بڑا افریبی، بڑا ابلہ فریب، بڑا مفتری علی اللہ، غرض سب اوصاف قبیحہ میں برا ہے، لیکن تاہم میرا وجدان کہتا ہے کہ چونکہ تمہارا دعوی اس وصف کذب میں ان کے سب دعووں سے بڑھ کر ہے۔ اسلئے وہ تمہارے موافق فیصلہ نہ دیں گے، گو ان سے تعجب بھی نہیں کیونکہ ان کا دعوی ہے کہ

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا

تاہم چونکہ ہم کو اپنے بیان پر بھروسہ ہے اس لئے ہم نے یہ صورت پیش کی ہے۔ امید ہے تم اپنی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حضرات ثلاثہ کی منظوری سے بہت جلد ہمیں اطلاع دلواؤ گے۔ باقی مضمون کا جواب آئندہ، سردست یہ فیصلہ ہو لے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

یاد رکھو اگر ان تینوں حضرات نے منظوری یا منصفی سے ہم کو اطلاع نہ دی تو سمجھا جاوے گا کہ تمہارے دعوی کو انہوں نے بالکل بے بنیاد سمجھا۔ ایک ہفتہ تک انتظار رہے گا۔

ناظرین آپ سن کے حیران ہوں گے کہ کرشن جی بڑ ہانکا کرتے ہیں کہ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں داخل ہو جاتا ہے (دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)۔ مگر جب ہم ان حضرات کے کارنامے دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ:

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی ایں ست لعنت بر ولی

مرزائیو! دیکھا نہ ہم کیسے حوصلے والے ہیں۔ تمہارے ہی بڑوں سے فیصلہ کرانا منظور کرتے ہیں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(مرقع قادیانی اپریل ۱۹۰۸ء)

# مبارکہ بیگم کی پیش گوئی

آج تک تو مرزائیوں کی عیار جماعت کا قاعدہ تھا کہ اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے اپنی اور اپنے مخالفوں کی تحریروں کو کم و بیش اور تغیر تبدل سے نقل کر ڈالتے تاہم حوالہ پورا لکھا کرتے تھے۔ لیکن مرقع اور اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے زبردست مواخذات سے تنگ آ کر اب انہوں نے اس روش کو ہی بدل ڈالا۔ اور بقول چور چوری سے جاتا ہے مگر ہیرا پھیری سے نہیں ٹلتا، اپنی قدیمی عیاری سے گو باز نہیں آئے، پر پورے حوالے دینے چھوڑ دیئے ہیں۔ چنانچہ ۲۷ فروری کے بدر میں صفحہ ۲ پر مرزا جی کی لڑکی مبارکہ بیگم کے نکاح کی پیش گوئی یوں بلا حوالہ درج کی گئی ہے:

۱۹۰۶ء میں ایک الہام ایسا ہی اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا.... نواب مبارکہ بیگم ... کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائے گی۔

اگر بدر اپنے دعوی میں اور الحکم اس کی تصدیق میں سچے ہیں تو ۱۹۰۱ء والے الحکم کی تاریخ ماہ اور صفحہ کا پورا حوالہ بتلا دیں اگر نہ بتلا سکیں تو کاذب اور مفتری ہیں (مرقع بابت اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۸)

# گل دستہ قادیانی

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے (ریویو اپریل)

سبحان اللہ کیا لطیف الہام ہے جو آج تک کسی طبیب کو بھی معلوم نہ تھا۔

مرزا جی کو الہام ہوا کہ رعایا میں سے ایک شخص کی موت (ریویو ایضاً)

کون بے ایمان ہے جو اس الہام کے وقوعہ کو نہ مانے گا۔ واہ کیا کہنے ہیں یہی تو الہام ہیں کہ دشمن بھی مان جائیں

مرزا جی کو الہام ہوا: فتح۔ (کس کی؟ یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہہ دیں گے)

(مرقع قادیانی جلد ۱ نمبر ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# چیستان مرزا: جواب الجواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع میں نکلا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ مرزا جی کے کلام میں اس قدر تناقضات ہیں کہ چیستان کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کی چند مثالیں دی تھیں اس کے جواب میں ایک مضمون قادیانی رسالہ میں نکلا تھا جس نے ہمارے سوال کے اٹھانے کی بجائے اپنی خوبی بیان سے اورتقویت دی تھی اسکا جواب بھی ہم نے فروری مارچ ۱۹۰۸ء کے مرقع میں دیا تو اسی رسالہ میں پھر ہمارے جواب کی طرف توجہ کی گئی جو پہلے کی نسبت زیادہ موجب تقویت ہے اس جگہ ہم مختصر طور سے ایک آدھ مثال اس تمام مباحثہ کی سناتے ہیں

مرزا صاحب نے ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۹۳ پر لکھا ہے کہ مسیح موعود دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں پیدا ہونا تھا اور صفحہ ۳۱۱ پر لکھا ہے کہ دنیا کی عمر آنحضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک چار ہزار سات سو چالیس سال تھی۔اس لحاظ سے ہمارے حساب میں دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار ۱۲۴۷ھ کو پورا ہوتا ہے لیکن مرزا جی کی پیدائش ہی خیریت سے ۱۲۵۵ھ میں ہوئی جو ساتویں ہزار کا شروع ہے۔اس کے جواب میں مجیب نے بڑی زحمت اٹھا کر دو باتیں ثابت کرنی چاہیں۔ایک تو یہ زمانہ بعثت سے مراد تمام زمانہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے انتقال تک شامل ہے اس چال سے اس کو ۲۳ سال تبلیغ رسالت کے ساتھ ملانے کا موقع ملا، تو چھٹا ہزار اس نے بارہ سو ستر میں ختم کر کے مرزا صاحب کی ولادت چھٹے ہزار میں ثابت کر کے لکھا تھا کہ بس چھٹے ہزار میں تو ولادت ہوئی اور ساتویں میں آپ مبعوث ہوئے۔چنانچہ مرزا صاحب نے خود بھی لکھا ہے کہ میں ۱۳۰۰ کے خاتمہ پر ماموراور مبعوث ہوا ہوں۔نتیجہ اس ساری کنج وکاؤ کا یہ ہوا کہ مجیب نے اپنے خیال میں یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کے کلام میں تعارض نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس نے یہ بھی لکھا:

مرزا صاحب کے مامور ہونے کی یا ان پر اعتراض تو جب ہوتا کہ مرزا صاحب دوسری طرف یہ بھی لکھتے کہ میں الف ششم (چھٹے ہزار) میں مامور ہو کر آیا ہوں مگر یہ تو انہوں نے کہیں نہیں لکھا۔ الف ششم کے متعلق تو حضرت مرزا صاحب کا صرف اتنا دعوی ہے کہ میری پیدائش الف ششم میں ہوئی نہ یہ کہ یں مامور بھی الف ششم میں ہو کر آیا ہوں۔ (رسالہ تشحیذ نمبر ۱۱ ج ۲ ص ۱۰)

اس کے جواب میں مرزا صاحب کے صاف کلام سے بتلا دیا تھا کہ آپ الف ششم میں اپنا مبعوث اور مامور ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے:

لما جاء ہ ؟؟؟ فذ لك هو المسيح الموعود خا تم الخلفاء (حاشیہ خطبہ الہامیہ صفحہ۔ د) یعنی جب چھٹا ہزار آیا جو اللہ کی طرف سے زمانہ بعثت مسیح کا تھا تو گمراہی انتہاء کو پہنچ گئی اور خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آ گیا پس اس نے اپنا رسول بھیجا اور وہ مسیح خاتم الخلفاء ہے (یعنی خود بدلت)

یہ تمام مباحث فروری اور مارچ کے پرچوں میں آ چکے ہیں لیکن ہم نے بغرض استحضار مضامین مکرر اس جگہ ایک جا کر دیئے ہیں تا کہ ناظرین مجیب کے جواب کو بآسانی سمجھ سکیں۔ عبارت منقولہ خطبہ الہامیہ میں مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ چھٹے ہزار میں میں (مرزا) مبعوث ہوا ہوں حالانکہ بقول مرزا صاحب چھٹا ہزار ۱۲۶۶ھ میں ختم ہوا کیونکہ مرزا جی لکھتے ہیں کہ میری پیدائش کے وقت چھٹے ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۷؟؟؟) اور پیدائش آپ کی ۱۲۵۵ھ کی ہے جس میں گیارہ سال ملانے سے ۱۲۶۶ھ ہوتے ہیں جو الف ششم کی انتہاء ہے اور مرزا صاحب کی عمر اس وقت کل گیارہ سال کی ہوگی اور مرزا صاحب خود اپنی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی کے سر تحریر کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ عاجز اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا (کرامات الصادقین ص ۳)

نتیجہ صاف ہے کہ بقول مرزا صاحب مسیح موعود کی تشریف آوری کا جو زمانہ تھا مرزا صاحب اس میں نہیں آئے بلکہ اس سے بعد آئے ہیں لہذا نا کام اور آپ کی درخواست نا قابل سماعت داخل دفتر۔

اس کا جواب مرزائی مجیب نے دیا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقع کے سمجھدار اڈیٹر اپنے ذہن میں ان دونوں باتوں میں اختلاف خیال کر کے ہم سے اسکا جواب چاہتے ہیں سو وہ کان کھول کر سنیں۔اول خطبہ کے ان مقامات پر لفظ بعث آیا ہے جس کے معنی تم نے مرقع صفحہ ۷ سطر ۱۳، اور صفحہ ۸ سطر ۱، وصفحہ ۶ سطر ۱۳ پر لکھے ہیں۔ بعثت اور بعث ایک ہیں۔ان کے معنی پیدا کرنے کے ہیں اور استشہاد میں تم نے آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً پیش کر کے یہ ترجمہ بھی لکھا ہے، خدا نے عربوں میں رسول پیدا کیا۔، پس بموجب امر مسلمہ آنجناب کے خطبہ کی ان عبارات کے یہ معنی ہوئے کہ خفا تعالی نے چھٹے ہزار میں حضرت مسیح موعود کو پیدا کیا۔(تشحیذ الاذہان۔نمبر ۲ ص ۷۱۔۷۲)

اس جواب میں مرزائی مجیب نے ہمارے سوال کو تقویت دینے کے علاوہ اپنا مرزائی اور فنافی الشیخ ہونا اس طرح ثابت کیا کہ جس طرح اعلی حضرت جذب بیانی اور افترا پردازی میں چست و چالاک اور جری ہیں اور دوسرے کے کلام کو بگاڑ کر نقل کرنا ان کی عادت میں طبیعت ثانیہ ہو رہا ہے اس بد خصلت کا ثبوت مجیب نے بھی خوب دیا۔

او ظالمو! تم جانتے ہو کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کی نظر مخالف کی تحریر پر ہوگی۔ مانا کہ مرزائی لوگ عموماً مرزا کی تعلیم سے مخالفوں کی تحریرات نہیں دیکھتے لیکن آخر دنیا میں ایسے منصف مزاج بھی ہیں جو دونوں کی تحریروں کا مقابلہ کرتے ہیں

ناظرین! ہم نے جو بعث اور بعثت کے معنی کئے ہیں وہ بعینہ یہ ہیں، بعث کے معنی پیدا کرنے کے ہیں مگر کبھی ان کا اثر ذات پر ہوتا ہے جیسے نبعث من فی القبور (ہم مردوں کو زندہ کرینگے) اور کبھی صفات پر ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا (مرقع فروری ۱۹۰۸ء ص ۸) دیکھئے اس عبارت میں صاف لکھا ہے کہ بعث اور بعثت کبھی تو ذات کے پیدا کرنے پر آتا ہے کبھی صفات پر۔ چنانچہ دونوں کی مثالیں بھی دی ہیں مگر مرزائی مجیب سے اپنے پیرو مرشد کی اتباع سنت میں یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میری عبارت کو اصلا لفاظ میں نقل کرتا وہ تو آخر اسی گرو کا چیلہ ہے جو قرآن وحدیث کے مضامین کے علاوہ مخالفوں کے کلاموں کو بگاڑ کر پیش کرنے میں پورا مشاق ہے مرزا جی:

آخر بشر کے واسطے کچھ شغل چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کے بعد

خیر یہ شکایت تو ان حضرات کی عام ہے جس کا یہ موقع نہیں بلکہ ہم نے اس موقع پر ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزائی مجیب نے ہمارے سوال کی تائید کی ہے

کچھ شک نہیں کہ بعث کے معنی پیدا کرنے کے ہیں لیکن اسکے استعمال کے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ اسکا مفعول کوئی ذات ہو اس وقت اسکا اثر محض اس ذات پر ہوتا ہے اس وقت اسکا نام اہل منطق کی اصطلاح میں جعل بسیط ہوتا ہے اور جب اس کا اثر کسی ذات موصوفہ پر ہو تو اس وقت اس کا نام جعل مرکب ہوتا ہے جیسے بعث فی الامیین رسولاً خدا نے عربوں میں سے حضرت محمد ﷺ کو منصب رسالت عطا فرمایا یعنی آنحضرت ﷺ کی ذات میں وصف رسالت پیدا کیا۔ اسکی پہچان اہل علم کی نگاہ میں بالکل واضح ہے کہ جب اس کا مفعول بہ کوئی اسم موصوف ہو جو کسی قسم کی صفت پر مشتمل ہو تو اس وقت اس کا اثر جعل مرکب کا ہوتا ہے یعنی اس اسم میں اس صفت کا ایجاد کرنا اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ خطبہ الہامیہ کا مطلب کیا ہے مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ: هناك رأى الله ان وقت البعث بلغ الى المنتهى فارسل رسوله یعنی چھٹے ہزار میں خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آ گیا ہے پس اس نے اپنا رسول بھیج دیا جو میں ہوں۔

یہی لفظ مرزا صاحب نے اپنے حق میں خود استعمال کیا ہے کہ میں اس صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں (کرامات الصادقین۔ ص۳) اس عبارت میں مرزا صاحب نے خود مبعوث کا لفظ اپنے حق میں بولا ہے۔ اور سنئیے! مرزا صاحب لکھتے ہیں:

میں آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۷)

ان حوالجات میں مرزا صاحب نے اپنے حق میں مبعوث ہونے کا لفظ بولا ہے اور اس کا وقت چودھویں صدی کا سر بتلایا ہے حالانکہ آپ کی ولادت بے سعادت ۱۲۵۵ھ یعنی تیرھویں صدی کے وسط میں ہوئی۔ تو کیا ابھی یہ امر قابل بحث ہے کہ بعثت سے مراد آپ کا مامور ہونا ہے نہ کہ پیدا ہونا۔

پس مرزا صاحب نے جو اپنے مامور اور مبعوث ہونے کا زمانہ بتلایا ہے وہ الف ششم چھٹے ہزار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ہے کیونکہ بقول مرزاجی چھٹا ہزار ۱۲۶۶ھ میں ختم ہو چکا ہے حالانبہ بشہادت خطبہ الہامیہ آپ کا الف ششم یعنی ۱۲۶۶ھ سے پہلے پہلے مامور ہو کر آنا چاہیے تھا جو نہ ہوا لہذا ایرنگ واپس۔

مختصر یہ کہ حسب بیان مرزا صاحب مندرجہ خطبہ الہامیہ ضرور تھا کہ مسیح موعود ۱۲۶۶ھ کے اندر اندر ماموراور مبعوث ہو کر آتا مگر افسوس کہ اس زمانے میں مرزا صاحب کی عمر کل دس گیارہ سال کی تھی جو بوجہ نابالغی کے اس قابل نہ تھی کہ منصب مسیحیت پر مامور ہو سکے

اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

دوسرا جواب مرزائی مجیب نے یہ دیا ہے کہ

جن بعض مقامات پر حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ میں الف ششم میں مبعوث ہوا ہوں تو اس کے متعلق آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کی بنیاد شمسی اور قمری حساب کے فرق پر ہے (تشحیذ الاذہان۔ص ۷۳)

جواب: سچے ہو تو یہ تصریح دکھا دو ورنہ تمہاری سزا بھی وہی ہے جو قرآن مجید نے جھوٹوں کے لئے بتلائی ہے پس تمہارا سب سے مقدم کام یہی ہونا چاہیے کہ یہ تصریح مرزا کی دکھلا دو۔ تعجب ہے جناب دجال اکبر تو فرماتے ہیں: ہمارے نبی ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ)

اس مسیح موعود سے مراد خود اپنی ذات نکوہیدہ صفات ہے پس اس عبارت میں جو حساب آنحضرت ﷺ کے لئے مراد ہے وہی حساب دجال اکبر نے اپنے لئے رکھا ہے یعنی قمری پھر کس منہ سے کہتے ہیں کہ جہاں الف ششم میں مامور ہونا لکھا ہے وہاں شمسی مراد ہے۔ کیا اس کہنے سے تم مواخذات ثنائیہ کی قوت کا اقرار نہیں کرتے، بے شک۔

مرزائی انعام: مرزائی مجیب نے ہمارے لئے مبلغ دس روپے کا انعام تجویز کر کے لکھا ہے:

اگر اڈیٹر مرقع زمانہ بعثت اور زمانہ تبلیغ کی اس تفریق کو جو اس نے مرقع صفحہ ۶ پر درج کی ہے کہ، زمانہ بعثت وہ ہوتا ہے جس میں کوئی نبی مامور ہو کر خلق خدا کی طرف آوے اور زمانہ تبلیغ وہ ہوتا ہے جس میں نبی خدا کے الہام بندوں کو سنائے۔ کسی شرع کی کتاب سے مدلل طور پر ثابت کر دے تو اس کو دس روپے انعام دفتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشحیذ الاذہان کی طرف سے دیا جائے گا۔

جواباً شیخ الاسلام فرماتے ہیں: آپ جو شرع کی کتابوں سے ثبوت مانگتے ہیں تو پہلے آپ شرع کی کتابوں کی فہرست بتلا دیں تا کہ ہم اس فہرست میں دکھا دیں۔ یہ بھی لکھئے گا کہ شرعی کتابوں کے سمجھنے کے لئے علوم آلیہ کی جو ضرورت ہے ان علوم کی کون کون سی کتاب آپ کو مسلّم ہے۔ (مرقع قادیانی۔مئی ۱۹۰۸ء)

## گل دستہ قادیانی

کرشن قادیانی آج کل لاہور میں مقیم ہیں وہاں جارہنے کا سبب ان کی جوتیوں کا غلام اڈیٹر بدر لکھتا ہے:

چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے (لاہور) تشریف لے گئے ہیں (بدر، ۳۰ اپریل)۔ آہ غضب ہو گیا اب تو قادیان بھی دارالشفا نہ رہا۔ الحکم کو چاہیے کہ وہ اپنی پیشانی کے شعر میں یوں تبدیلی کرے:

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دارالزیاں بینی

چونکہ مرزا جی تبدیل مقام کر کے اس شعر کی عملی طور پر تکذیب کر چکے ہیں یعنی آپ کی اہلیہ کو قادیان میں صحت نہ مل سکی اس لئے لاہور چلے گئے۔

تازہ قادیانی الہام: انی احافظ کل من فی الدار

(یہ الہام مدت سے گھڑا ہوا ہے جب دل چاہتا ہے اسے تازہ کہہ دیتے ہیں۔ کشتی نوح میں صفحہ ۱۰ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ دار سے مراد میرے خشت و خاک کے گھر کی چار دیواری نہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے اس گھر میں داخل ہیں۔ اس پر سوال یہ ہے کہ پھر اڈیٹر البدر مسٹر محمد افضل اور مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ جیسے راسخ الاعتقاد مریدوں سے بڑھ کر آپ کا پختہ مرید کون ہے جو طاعون کے مرض سے مر کر اس الہام کی واضح اور بین تکذیب کر گئے۔ (مرقع قادیانی جلد ۱ نمبر ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قادیانی مشین میں الہام بافی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین گذشتہ پرچہ نمبر۱۲ جلد اول میں آپ لوگوں نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ مرزا صاحب کذب بیانی اور غلط معانی سے کہاں تک پرہیز کرتے ہیں۔ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے سے بھی نہیں رکتے۔ حالانکہ آپ کا قول ہے کہ ایک جھوٹ کے مقابلہ میں ہزار نشان بھی مفید نہیں (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۲۹) پس اس اصول ہی سے ہم کو مرزا صاحب کے نشانات کی طرف سے اطمینان چاہیے تھا کہ گو ہزار نشان بھی آپ کے واقعی ظاہر ہوں تاہم چونکہ ان کے مقابلہ پر کئی ایک جھوٹ بھی آپ سے سرزد ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں اس لئے ان نشانوں کی قدر اس سے زاید نہیں جو مرزا صاحب نے خود ہی بتلایا ہے، جس کو پیغمبری الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ الكذوب قد يصدق (جھوٹے بھی بعض دفعہ سچ بول دیا کرتے ہیں)

تاہم مرزا صاحب چونکہ ہمیشہ نشان نمائی سے پبلک میں غلط فہمی پھیلاتے ہیں اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ ان کے نشانات کی پڑتال کی جائے

آج جس نشان کی پڑتال کرنا ہم چاہتے ہیں وہ حقیقت الوحی میں درج ہے جو اصل الفاظ میں درج ذیل ہے آپ فرماتے ہیں:

پانچواں نشان ایک پیش گوئی ہے جو رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت مئی ۱۹۰۶ء میں درج ہے اور وہی پیش گوئی اخبار بدر جلد ۵ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء میں مندرج ہے اور ایسا ہی وہی پیش گوئی اخبار الحکم مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء اور نیز پرچہ الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء میں مع تشریح درج ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ چنانچہ پہلے ہم اس پیش گوئی کو اس جگہ لکھتے ہیں جو رسالہ مذکورہ اور دونوں اخباروں میں درج ہو چکی ہے اور بعد میں جس طرح وہ پوری ہوئی اس کو لکھیں گے۔ اور وہ پیش گوئی مع اسی زمانہ کی تشریح کے یہ ہے۔:

الہام ۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثـــلـــج کالفظ عربی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم میں سے ہوتی ہے اسکو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں ہمارے ملک میں خدا تعالی غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اسکے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی (یعنی کسی حصہ دنیا میں جو برف پڑے گی وہ شدت سردی کا موجب ہو جائے گی) اور دوسرے معنی اسکے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔یعنی انسان کو کسی امر میں ایسے دلائل اور شواہد میسر آ جائیں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے، اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تحریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے بکلی اطمینان ہو گیا اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے تو اسکے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے، غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالی کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنی ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ اور شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا، تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دنوں میں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے، اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے اس لئے بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گا، اور گذشتہ شکوک وشبہات بکلی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائے گی۔اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہی قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جایں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا تو اس قدر متواتر نشانوں کی وجہ سے دل پر اثر ہوگا کہ مخالفوں کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے۔اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنی تسلی پانا اور شکوک وشبہات سے رہا ہو جانا سمجھے جائیں۔لیکن اگر برف اور بارش کے معنی ہوئے تو خدا تعالی کوئی سماوی آفات نازل کرے گا واللہ اعلم بالصواب (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص۳۷۔۳۹)

جواب: اتنی طول طویل تقریر میں پیش گوئی کا صرف مطلب بیان کیا گیا ہے جس کو ہم دو لفظوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلا کر آگے چلتے ہیں:

۱۔اس پیش گوئی کا وقوعہ موسم بہار میں ہوگا۔

۲۔اس پیش گوئی سے مراد برفباری ہے یا

۳۔اس پیش گوئی سے مراد مخالفوں کا اطمینان اور تسلی ہے

اس سے آگے چل کر آپ اس پیش گوئی کی صداقت بیان کرنے کو فرماتے ہیں:

یہ پیش گوئی جو مع تشریح رسالہ ریویو آف ریلی جنز اور پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں اس کے ظہور سے نو ماہ پہلے لکھی گئی تھی اور ظہور کے لئے بہار کا موسم معین کیا گیا تھا صفائی سے پوری ہوگئی یعنی عین بہار کا موسم آیا اور باغ پھولوں اور شگوفوں سے بھر گئے تب خدا تعالی نے اپنا وعدہ اس طرح پورا کیا کہ کشمیر اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں برف باری حد سے زیادہ ہوئی جس کی تفصیل ہم انشاء اللہ چند اخباروں کے حوالہ سے لکھیں گے لیکن اس ملک میں بموجب منشاء پیشگوئی کے خاص اس حصہ ملک میں وہ شدت سردی اور کثرت بارش ہوئی کہ ملک فریاد کر اٹھا اور ساتھ ہی بعض حصہ میں اس ملک کے اس قدر برف پڑی کہ لوگ حیران ہوگئے کہ کیا ہونے والا ہے چنانچہ آج ہی ۲۵ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بنام حاجی عمر ڈار صاحب (جو باشندہ کشمیر ہیں) اور اس وقت میرے پاس قادیان میں ہیں عبدالرحمٰن ان کے بیٹے کی طرف سے) کشمیر سے آیا ہے کہ ان دنوں میں اس قدر برف پڑی ہے کہ تین تین گز تک زمین پر چڑھ گئی اور ہر روز ابر محیط عالم ہے یہ وہ امر ہے کہ کشمیر کے رہنے والے اس سے حیران ہیں کہ بہار کے موسم میں اس قدر برف کا گرنا خارق عادت ہے اور جس قدر اس ملک میں بارش ہوئی اس کی شہادت چند اخباروں سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔،

اس سے آگے چل کر چند اخباروں کے حوالے لکھے ہیں جن کا مضمون ہے کہ فروری ۱۹۰۷ء میں سخت بارش اور برف باری ہوئی چنانچہ ایک حوالہ اخبار جاسوس کا جو مختصر ہے یہ ہے آپ لکھتے ہیں:

اخبار جاسوس آگرہ پرچہ ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ میں لکھتا ہے کہ ۶ فروری کو شام کے وقت کان پور میں سخت بارش ہوئی بوفان برق آیا اور ایسی ژالہ باری ہوئی کہ ریل بند ہوگئی (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۴۲)

اس سے بعد آپ بڑی صفائی سے اس پیش گوئی کی صفائی کرنے کو لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اخبار جو ہم نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو اس ملک میں بارش وغیرہ ہونے پر موقوف تھی ان کے گواہان لکھے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو اور پچاس ساٹھ اخبار اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے پیش کر سکتے تھے مگر میں جانتا ہوں کہ اس قدر اخباروں کی شہادت کافی ہے اور ملک خود جانتا ہے کہ اس موسم بہار میں یہ غیر معمولی بارشیں ہیں جن کا علم بجز خدا تعالی کے اور کسی کو بھی نہیں تھا بلکہ بارشوں اور طوفان وغیرہ کی پیش گوئی کرنے والے جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہیں جو اس کام کے لئے بڑی بڑی بھاری تنخواہیں پاتے ہیں وہ پیش گوئی کر چکے تھے کہ معمولی بارش سے زیادہ نہیں ہوگی۔ چنانچہ پرچہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۶ء میں اس رائے کو دیکھو جو انہوں نے آئندہ موسم کے لئے ظاہر کی ہے۔

اور اس پیش گوئی کا ظہور بارش اور سردی کے متعلق صرف اس پہلو سے ظہور میں نہیں آیا کہ غیر معمولی بارش اور غیر معمولی سردی بہار کے موسم میں پڑ گئی بلکہ اس دوسرے پہلو سے بھی پیش گوئی کا ظہور ہوا کہ اس بہار میں عام طور پر تمام ملک کے حصوں میں بارش ہوگئی اور جن اضلاع میں بارش سے ہمیشہ ترستے تھے وہاں بھی ہو گئی پس ہر ایک شخص جو عقل اور حیا اور انصاف اور خدا ترسی سے کام لے گا وہ بلا تامل اس بات کا اقرار کرے گا کہ یہ امر خارق عادت اور غیر معمولی تھا جس کی خدا تعالی نے پہلے سے خبر دی تھی اور اس ملک میں ایسے حالات کے پیش از وقت ظاہر کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی میں ایک عملہ مقرر تھا اور منجم بھی تھے مگر کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ موسم بہار میں یہ غیر معمولی بارشیں ہونگی اور برف پڑے گی صرف اس خدا نے ہی خبر دی جس نے ہمارے نبی ﷺ کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا تا تمام قوموں کو آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے (ص ۴۳۔۴۴)

پیش گوئی کے ایک پہلو کو بیان کر کے دوسرا پہلو بیان کرتے ہیں کہ:

یہ حصہ تو کثرت بارش کے متعلق ہے اب ہم اس حصہ کو بیان کرتے ہیں جو برف گرنے کے متعلق کسی قدر پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں تا معلوم ہو کہ یہ پیش گوئی اس ملک سے خاص نہیں رہی بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اس نے خارق عادت رنگ دکھلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ جو ۲۳ ذی الحج ۱۳۲۴ھ کے مطابق ہے۔ ... یورپ کی موسمی حالت کے متعلق مندرجہ ذیل حال لکھا ہے:

بعض ممالک یورپ میں امسال سردی کی ایسی شدت بیان کی جاتی ہے کہ سنین ماضیہ میں اس کی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظیر شائد ہی ملے چنانچہ بلجئم میں مقیاس الحرارت صفر سے بھی زیادہ نیچے چلا گیا ہے برلن میں نقطہ انجماد سے تیرہ درجے نیچے بیان کیا جاتا ہے آسٹریا ہنگری میں بیس درجہ نیچے۔ اس شدید سردی سے کئی آدمی بھی مر چکے ہیں برا عظم یوروپ کے بعض ریلوے لائنوں کی آمد و رفت میں خلل پڑ گیا ہے کیونکہ انجنوں کے نل پانی کے جم جانے سے پھٹ گئے ڈینیوب اور اوڈیسہ کی بندرگاہیں یخ بستہ ہو رہی ہیں روس اور برطانیہ میں مقیاس الحرارت اسقدر گر گیا ہے کہ قبل ازیں کئی سال یہ نوبت نہ پہنچی تھی روم اور نیپلز کے درمیان ٹرینوں پر اس قدر برف باری ہوئی ہے کہ الامان۔ قسطنطنیہ میں کئی کئی فٹ تک برف پڑی آبنائے باسفورس میں جہازوں اور سٹیمروں کی آمد و رفت ملتوی ہو گئی ہے چینل میں آج کل جو جہاز ادھر ادھر سے پہنچتے ہیں وہ بالکل برف سے مستور ہوتے ہیں پیرس کے بازاروں میں غریب غربا ٹھٹھر ٹھٹھر کر جان بحق ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی جھیلیں اور نہریں جمی ہوئی ہیں۔ کیا سائینس اور علم حوادث ارضی اور سماوی کے ماہر اس بات کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں کہ اگر قدرت کا یہ عظیم الشان کارخانہ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لئے ایک مقررہ قانون کا پابند ہے اور کوئی فوق الفوق قادر مطلق اور مدبر بالارادہ ہستی اس پر متصرف نہیں تو نیچر کے حالات روزمرہ میں کبھی کبھی یہ خلاف معمول واقعات کا ظہور کیوں ہوتا ہے اور کیا ایسے حوادث سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس کے عقاید کو مان کر انسان کسی حال میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا، ورنہ دہریے تو ایک طرف رہے اکثر مذاہب موجودہ کے پابند بھی ایسے موقعوں پر اپنے معتقدات کی معقولیت کا کوئی قابل اطمینان ثبوت نہیں دے سکتے۔ (ص ۴۴-۴۵)

یہ سب کچھ کہہ کر اخیر پر آپ لکھتے ہیں کہ:

ہم پہلے اس سے لکھ چکے ہیں کہ یہ پیش گوئی وقوع سے نو ماہ پہلے یعنی ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو اخباروں میں شائع ہو چکی تھی پھر نو ماہ کے بعد ایسے کھلے کھلے طور پر ظہور میں آئی کہ پنجاب اور ہندوستان اور یورپ اور امریکہ کی تمام اخباریں اسکی گواہ روئت ہو گئیں۔ پس ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ کسی انسان کو یہ عمیق در عمیق علم حاصل نہیں اور نہ کسی مفتری کی یہاں پیش جاتی ہے کہ وہ افتراء کے طور پر خدائی قدرت کو آپ دکھاوے۔ یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ جیسا کہ خدائے قادر نے دو گذشتہ بہاروں کے متعلق دو زلزلوں کی خبر دی تھی یعنی ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء میں ایسا ہی تیسری مرتبہ پھر بہار کے متعلق یہ خبر دی کہ بہار کے موسم آئندہ میں جو ۱۹۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے گا سخت بارشیں ہوں گی اور سردی بہت پڑے گی، اور برف پڑے گی۔ سو ایسا ہی ظہور میں آ گیا اور بڑی شان وشوکت سے یہ پیش گوئی پوری ہوگئی فا لحمد لله علی ذا لك۔ (ص ۴۵)

جواب: ہمارے جواب میں تنقیح طلب امور چار ہوں گے۔

۱۔ کیا مرزا کی اس پیش گوئی کی عبارت الہامی ہو سکتی ہے۔

۲۔ کیا یہ پیش گوئی مرزا صاحب کی پیش کردہ تفسیر کے مطابق واقع ہوئی ہے۔

۳۔ کیا بہار کے موسم سے مراد یہی ہے جو مرزا صاحب نے بتلائی ہے۔

۴۔ کیا یہ پیش گوئی بھی مثل اور پیش گوئیوں کے گول مول ہے یا واضح ہے؟

سو واضح ہو کہ مرزا جی کے الہام کی عبارت اردو ہے پس ضروری ہے کہ اس کی تفسیر اور تشریح وہی کی جائے جو اردو محاورے کے موافق ہو۔ اگرچہ اعلیٰ حضرت کو جب کبھی کوئی غلط عبارت الہام ہوتی ہے تو آپ فرمایا کرتے ہیں کہ خدا زبان کے قواعد کا پابند نہیں ہے (بدر ۱۶۔ اپریل...)

لیکن یہ عذر آپ کا داناؤں کے نزدیک قابل شنوائی نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ جس زبان میں الہام نازل کرے اسی زبان کے خلاف محاورہ کلام کرے۔ اس زبان میں جس چیز کو مذکر کے صیغے سے استعمال کرتے ہیں خدا اس کو مونث سے کرے۔ اور بجائے، ہاتھی آیا، کے، ہاتھی آئی، اور بجائے، چڑیا اڑ گئی، کے چڑیا اڑ گیا، کہے تو کون دانا ہے کہ اس مہمل کلام کو فصیح یا کم سے کم صحیح مانے گا۔ قرآن مجید بھی ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق اور مرزا جی کی تکذیب کرتا ہے ارشاد ہے ما ار سلنا من رسول الا بلسا ن قو مه لیبین لھم یعنی خدا کی طرف سے جتنے رسول آئے ہیں وہ قوم کے محاورہ زبان پر آئے تا کہ لوگوں کو واضح کر کے بتلا سکیں۔ اس آیت نے ثابت کیا ہے کہ ملہم کے الہام جس زبان میں ہوں اس زبان کے قواعد کی پابندی سے ہونے چاہییں مگر مرزا جی (بقول خود) چونکہ مجدد ہیں اسلئے ہر بات (مذہبی اخلاقی لٹریری ادبی) میں جب تک تجدید نہ کریں اپنے فرض منصبی سے سبک دوش نہیں ہو سکتے۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا　　ہم الٹے، بات الٹی، یار الٹا

بہر حال چونکہ یہ الہام اردو زبان میں ہے اس لئے اس کے معنی اردو محاورے کے مطابق ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ثلج کا لفظ اردو محاورے میں آتا ہی نہیں بلکہ بجائے اس کے برف کا لفظ آتا ہے کوئی اردو دان یہ کہے گا کہ میں نے ثلج کھایا، ہاں یہ کہے گا کہ برف کھایا۔ برف کا پانی کہے گا لیکن ثلج کا پانی نہ کہے گا ۔اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی کا یہ کلام کلام الٰہی نہیں ورنہ کہنا پڑے گا کہ خدا اردو فصیح نہیں بول سکتا۔

۲۔ دوسرا امر تنقیح ہمارا یہ تھا کہ مرزا صاحب کی تفسیر کے مطابق وقوعہ نہیں ہوا۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اس پیش گوئی کے دو معنے ہیں۔ ایک تو برف باری، دوئم مخالفین کا اطمینان قلب اور مہر سکوت۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے وقوعہ کے بعد کوئی مخالف مخالفت نہ کر سکے گا۔ بلکہ اس کا اطمینان کلی ہو جائے گا حالانکہ یہ نہیں ہوا۔ اور کسی ثبوت کی حاجت کیا ہے اخبار اہل حدیث میں جو نو بنو مخالفت آپ کی ہوتی ہے کس سے مخفی ہے۔ اور مرقع قادیانی تو آپ کے نام نامی واسم گرامی کا تحفہ ( ڈیڈی کیشن ) ہے۔ پھر لطف یہ کہ یہ رسالہ جاری بھی اسوقت ہوا جب کہ بقول آپ کے آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہو چکی تھی۔ کیونکہ بقول آپ کے آپ کی یہ پیش گوئی فروری ۱۹۰۷ء میں پوری ہوئی مگر مرقع قادیانی جون ۱۹۰۷ء میں جاری ہوا، اور آپ کا اشتہار اسکے جراء کا باعث ہوا تھا۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو نکلا تھا جو تاریخ پیش گوئی سے دو ماہ بعد کا ہے۔ مرقع قادیانی کے علاوہ اور متعدد کتابیں اور رسالے آپ کے برخلاف نکل رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک کتاب، مثنوی مولوی ہند، (یہ کتاب کل نظم میں ہے اس کے اصل مضمون کے اشعار ۸۵۶ ہیں جو ۶۴ صفحوں پر ہیں اور ضمیمہ ۱۶ صفحوں پر ہے ملنے کا پتہ مولوی لعل محمد صاحب، محافظ دفتر ضلع سیونی ملک متوسط ) جو ایک منظوم اور بسیط کتاب ہے، آپ کی تردید میں شائع ہوئی ہے۔ تو پھر کون دانا کہہ سکتا ہے کہ آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔

حیرانی کی بات ہے کہ مرزا صاحب کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہ پیش گوئی جس کے معنی خود ہی یہ کرتے ہیں کہ مخالفوں کو اطمینان اور تسلی ہو جائے گی باوجود اس شدید مخالفت کے سچی ہو گئی میرے خیال میں مرزا صاحب کا ضمیر بھی ان کو اندر سے ڈراتا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پیش گوئی کے معنوں میں سے برف باری کے پہلو کا ثبوت دینے کی کوشش کی ہے دوسرے پہلو ( اطمینان مخالفین ) کی طرف نہیں جھکے۔

ہماری اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا جی کی یہ پیش گوئی بمعنی دوم (اطمینان مخالفین) بالکل غلط ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے کیونکہ مخالف بدستور مخالفت اور شقاق پر تلے بیٹھے ہیں بلکہ دن بدن زیادہ سرگرم ہیں۔ رہا اول پہلو یعنی برف باری، سو تیسرے امر تنقیح کی تنقیح کے بعد اسکا تصفیہ بھی ہو جائے گا۔

۳۔ تیسرا امر تنقیح موسم بہار کی تحقیق سے متعلق ہے کہ ہندوستان خصوصاً پنجاب میں (جہاں کہ مرزا صاحب مقیم ہیں) موسم بہار کس موسم میں ہوتا ہے یعنی شمسی حساب میں کون کون مہینہ موسم بہار کہلاتا ہے۔

تعجب ہے کہ مرزا صاحب ہر بات میں کیوں تجدید کے مدعی بنتے ہیں ان سے زیادہ تعجب ان لوگوں پر ہے جو باوجود عربی میں مولوی اور انگریزی میں گریجوئیٹ کہلا کر قادیانی کرشن کی زٹلیات پر کیونکر ایمان لے آتے ہیں اور خام عقلوں کی طرح ہر ایک واہیات بات پر کہتے ہیں آمنا و صدقنا

مرزائیو! ام تامرکم احلامکم ام انتم قوم طاغون۔ (کیا تمہاری عقلیں تم کو یہی حکم کرتی ہیں یا تم واقعی سرکش اور بے سمجھ لوگ ہو) واللہ جسوقت مرزا جی کی اس قسم کی ہزلیات دیکھتا ہوں اور ادھر مریدان مرزا سے سنتا ہوں کہ فلاں صاحب دیکھئے اتنے بڑے عالم اتنے بڑے حکیم مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کے علم و فضل کا ذکر سن کر میں ان کے علم سے کچھ مرعوب ہوں الٹا ان کے علم سے بدگمان ہو کر ان کی عقل و دیانت پر فتوے دینے کو طیار ہو جاتا ہوں کیا یہ کسی اہل علم کی شان ہے کہ ایسی زٹلیات کو قبول کرے جو مرزا کے منہ نکلیں۔ (معاذ اللہ)

موسم بہار کی تحقیق کے لئے سرکاری مدارس کا جونسا جغرافیہ آپ چاہیں دیکھ لیں صاف مضمون ملتا ہے کہ فروری کے خاتمہ تک موسم سرما ہوتا ہے اور مارچ سے بہار شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ افغانستان اور شملہ کے مدارس میں سردیوں کی جو تعطیلات کلاں ہوتی ہیں وہ جنوری اور فروری کے مہینوں میں ہوتی ہیں اگر فروری کا مہینہ موسم بہار میں ہوتا تو کیوں ایسا ہوتا۔ قدیم ہندوستان بالخصوص پنجاب کے دستور کے مطابق بھی آپ کی تقریر غلط ہے کیونکہ ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں ہولیوں کا تہوار بہار میں ہوتا ہے اس کی ابتداء اسی بنا پر ہے کہ تغسیر موسم کے موقع پر اہل ہند باغات میں جا کر سیر کیا کرتے ہیں انہی ایام کو ہولیاں کہتے ہیں اور یہ تہوار وسط مارچ میں ہوتا ہے پس ان معقول وجوہ سے مرزا جی کی پیش گوئی معنی اول (برف باری) کے لحاظ سے بھی جھوٹی ثابت ہوئی فالحمد للہ علی ذلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! یہی تمہارے نبی رسول اور سلطان القلم کی دیانت اور لیاقت کا نمونہ ہے؟ خود ہی غور کرلو:

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

۴۔ چوتھا امر تنقیح ہمارا یہ تھا کہ یہ پیش گوئی اپنی گولائی میں کسی سابقہ پیش گوئی سے کم نہیں کیونکہ اس کے اصل الفاظ کسی سنہ وسال سے محدود نہیں ہو سکتے غور سے دیکھو: پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن کیسے گول سانچے کے ڈھلے ہوئے الفاظ ہیں کہ جب چاہیں جس جگہ چاہیں چسپاں کردیں۔ مگر چونکہ مرزا جی نے خود ہی اس کو ۱۹۰۷ء کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اسلئے ہم ان پر اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں، ورنہ ہم سے پوچھتے تو اس گول مول کو اپنی گولائی ہی پر رہنے دیتے اور اڑے وقت میں جب چاہتے اسی سے کام لیتے جیسا کہ آپ کی عادت شریفہ ہے۔ مثال کے لئے دو بکریوں والا الہام ناظرین کو سناتے ہیں۔

مرزا جی کا الہام ہے شاتان تذبحان۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ یہ الہام آپ کا زمانہ تصنیف براہین احمدیہ کا ہے۔ چنانچہ الہامی تھیلہ براہین میں بھی یہ درج ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اس الہام کی بابت آپ نے یوں گوہر افشانی کی تھی کہ: پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷)

لیکن اس سے بعد جب کابل میں (بقول آپ کے) دو مرید مرتد قرار دے کر بحکم سرکاری مارے گئے تو آپ نے جھٹ سے یہ پیش گوئی (دو بکریاں والی) ان پر چسپاں کردی (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۷)

مرزائیو! اس بڈھے بدحواس سے تم اتنا تو پوچھو کہ ایسی خود رفتگی کیوں کیا کرتا ہے۔ آہ۔

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر

جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

مختصر یہ کہ مرزا صاحب کے الہام عموماً اور ثلج والا خصوصاً بالکل غلط محض جھوٹ سراسر کذب ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اپنے الفاظ اور معانی کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ ہم اس کو یہ خطاب دیں۔

خود غلط، مضمون غلط، املاء غلط، انشاء غلط

(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ہمارے احباب کی فرمائشات

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مرقع کے بہی خواہ یہ تو مانتے ہیں کہ مرقع قادیانی مشن کے متعلق بہت کچھ کام کرتا ہے، لیکن وہ چاہتے ہیں کہ مسئلہ حیات مسیح پر بھی خامہ فرسائی کی جائے، کیونکہ مرزائی اس مسئلہ میں بہت کچھ چوں چاں کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو واضح رہے کہ مرقع کے اجراء سے غرض یہ ہے کہ قادیانی حضرت کی تصویر اصلی شکل میں دکھائی جائے چنانچہ مرقع قادیانی نام اسی لئے تجویز ہوا تھا۔ بحمد اللہ مرقع نے اپنا فرض احسن طریق سے ادا کیا ۔ رہا حیات ممات مسیح کا مسئلہ سو اول تو اس کو مرزا صاحب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بانی سرسید احمد خان علی گڈھی ہیں۔

دوئم جب ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے کسی دعوی میں سچے نہیں، کذب بیانی افترا پردازی فضول گوئی ان کا عام شیوہ ہے تو اس صورت میں اگر حضرت مسیح فوت بھی ہو گئے ہوں تو مرزا اور مرزائیوں کو اس سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

سوئم یہ کہ اس مسئلہ کے متعلق بسیط مضامین چھپ چکے ہیں تفسیر ثنائی جلد دوئم میں خاکسار نے مفصل لکھا ہے اور مرزا صاحب کے پیش کردہ کل دلائل کے جوابات دیئے ہیں ایک کتاب شہادۃ القرآن برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر الہادی سیالکوٹ کی قابل قدر تصنیف ہے۔ ایک کتاب اسی مسئلہ حیات مسیح کے متعلق جناب قاضی محمد سلیمان صاحب سپرنٹنڈنٹ مہمان خانہ کی تصنیف ہے۔ پس ہمارے احباب پہلے ان تصانیف کو دیکھیں پھر اگر ضرورت ہو تو مرقع پر فرمائش کریں۔ مرزائی اگر ان کو اپنے فضول اعتراضات کی طرف متوجہ کریں تو ان کو قائل کریں کہ جس صورت میں ہم مرزا کی کذب بیانیاں ایسی نمایاں دکھاتے ہیں کہ تم سے اس کا جواب نہیں بن سکتا، بن سکتا ہے تو گذشتہ نمبر مرقع ہی کا جواب دلا دیں جس میں بیّن جھوٹ مرزا صاحب کے لکھے گئے ہیں۔ تو ایسی صورت میں تم کو ممات مسیح سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ تمہاری ڈیوٹی تو سب سے پہلے یہ ہونی چاہیے کہ مرزا صاحب پر جو الزامات کذب بیانیوں کے لگائے جاتے ہیں ان کی صفائی کرو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس۔ ورنہ سمجھا جائے گا کہ تم ایک بے مطلب اور فضول کام کے مرتکب ہوتے ہو اور مرزا صاحب کی صفائی اور ڈیفنس کرنے پر قدرت نہیں رکھتے

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو جب جانیں کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو

(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

# مسبّع لاثانی تحفہ قادیانی

## تضمین بر غزل قدسی از منشی محمد سعد اللہ صاحبؒ سعدی لدھیانوی

جو نبی بنتا ہے آج اس کی ہے یہ بو لہبی
آخر انجام ہے محشر میں جہنم حصبی
ہے وہ کذاب اشرّ یا کوئی دیوانہ غبی
سخت گستاخی ہے اب حق سے نبوت طلبی
حکم حق ہے کہ نہ ہو بعد ترے کوئی نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہے غضب ایک مغل بچہ آلان قوا
بعد عیسی کے ہے ختم الرسل احمد بنتا
خاندان کو بھی نہیں دیکھتا اپنے اندھا
شرم دنیا کی نہیں اس کو نہ کچھ خوف خدا
بے مثل آیا تو خلق خدا میں حقا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
بر تر از عالم دادم توچہ عالی نسبی

سندہی احمد ہوا کہلا کر غلام احمد
اس غلامی سے جو ہو عاق ہے بے شک مرتد
خبر موت و کذب دی زرہ آز و حسد
مورد لعن ہوا اپنی زبانی بے حد
شاعری سے کیا خود اپنی رسالت کو ردّ
نسبت شعر و کہانت نہ نبوت نبود
حق نما آئینۂ انت بامّی و ابی

میں محمد ہوں میں احمد ہوں یہ دعوی ہے ستم
آگ کی قینچی سے ہوں دست و زبان ایسے قلم
ہیں سخن فہم سخن گو تیرے آ گے سر خم
کچھ تعلّٰی سے اگر ہیں کبھی کر بیٹھے رقم
ہے ہر اک معترف اس باب کا اے فخر و ندم
نسبت خود بہ سگے کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

آیا تصویر پرستی تھا مٹانے اسلام
اپنی تصویر کے بھی اس نے کھرے کر لئے دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی جب ہوا ابنیت حق کا یہ غلام
زلزلے آئے پڑے قحط وبا ہوگئی عام
رحمت عالمیان ہے تو نہیں اس میں کلام
نخل بستام مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شد شہرہ آفاق بہ شیریں رطبی

رفع عیسی سے غرض کے لئے ہو کر بے باک
منہ میں اپنے بھری انکار کی بدبخت خاک
آز دنیا میں ہوا سلب جو دینی ادراک
کہتا ہے خواب و خیال اس کو بھی ہو جائے ہلاک
رہ گئے چھوڑ کے جبریل امین بھی فتراک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

نہ وقوف عربی اور نہ ہندی کا شعور
بن کے پنجاب میں کذاب رسول اور مامور
عربی میں لگا الہام بنانے پر زور (جھوٹ)
کیسا شیطان نے بنایا اسے اندھا مغرور
یہ نہ سمجھا ہے زبان قوم کی مرسل کو ضرور
ذات پاک تو جو در ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ہے عجب! بکم عمی و اصم
کہ جمال اسکو نہ سوجھا ترا فخر عالم
حق نے بھیجا ہے مبشر ترا ابن مریم
تری ہی ذات ہے وہ احمد ہادی امم
تجھ کو حاصل ہیں جمال اور کمالات بہم
من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیں بو العجبی

حاجت خویش بغیر تو الٰہی نبرم
اے منت یندہ بہ لطفت کہ نرانی ز درم
بدرت سجدہ کناں باد شب و روز سرم
کہ پناہے نبود کز تو بجائے دگرم
آمدہ راغب و راہب بتو با چشم ترم
یارب آں بخش خضوع دلی از فضل و کرم
کہ دعائیم بتو باشد شغل نیم شبی

ہر دم ایمان بزیادت بود از قرآنم
بحدیث نبوی تقویت ایمانم
ربنا صلی علی روح مصطفیٰ خوانم
بزبان نام تو رانم بدلت یک دانم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارجعی مژدہ رسانی بلب رضوانم
تو زمن راضی و یا رب ز تو راضی جانم
چوں کنم رحلت ازیں خانہ رنج و تعبی

جب کہ یارب میرا محشر میں نکالیں دفتر
قلم عفو گناہوں پہ مرے جاری کر
ردّ دجال و ثناء و صفت پیغمبر
اقرؤا سب سے کہوں دست یمیں میں لے کر
پھر کہتا ہوا پہنچوں بکنار کوثر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہم نے پایہ نہ زمانہ وہ ترا با برکات
دل تڑپتے ہی رہے ہجر میں تیرے دن رات
آفت و فتنہ تھی دجال زماں کی ہر بات
ہوتی کیا کیا نہ رہی سدّ رہ رشد و نجات
اب تو ماذون شفاعت ہے پئے مخلوقات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

قادیانی کی تھی قسمت ہی نہ شاید اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت گاہ نہ مانگی نہ کبھی توبہ کی
نہ دوا اس نے کوئی تیرے شفاخانہ سے لی
وحی گھڑگھڑ کے شریعت نئی جاری کر دی
نسخۂ حق سے ہوئی تیرے شفاءِ سعدی
سیدی انت حبیبی و طبیب القلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی
(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

# اشتہار مباہلہ کا اثر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیانی کرشن نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ءکو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھ کو سخت تکلیف پہنچائی ہے میرے سلسلہ کو ہلا دیا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ جو ہم دونوں (مرزا اور خاکسار ثناء اللہ) میں سے جھوٹا ہے خدا اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے یا موت جیسی کسی مصیبت میں مبتلا کرے۔خدا کی شان ابھی اس دعا کو پانچ ہی مہینے گذرے تھے کہ مرزا صاحب کا محبوب بیٹا جس کی شادی کو پندرہ ہی روز گذرے تھے مرزا کو دائمی مفارقت کا داغ دے گیا جس سے مرزا صاحب اور ان کی بیوی بلکہ تمام متعلقین پر سخت موت جیسی مصیبت آئی اس امر کا اظہار اور مفصل ذکر اہل حدیث مورخہ ۱۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ میں جیا گیا ہے کہ یہ میرے ساتھ مباہلہ کا اثر تھا مگر میں آج ایک اور طرح سے اس مباہلہ کا اثر ثابت کرتا ہوں

مرزا صاحب کا عام اصول ہے کہ جو دعا بطور مباہلہ کے کی جاوے اس کا اثر ایک سال تک ہوتا ہے ایک سال سے متجاوز نہیں ہوتا اور اسی کو وہ سنت انبیاء قرار دیا کرتے ہیں چنانچہ ایک اشتہار میں جو مولوی غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستگیر مرحوم قصوری کے جواب میں ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ کو نکالا تھا آپ رقم طراز ہیں:

کل ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک قطعہ اشتہار مولوی غلام دستگیر صاحب میرے پاس پہنچا جس میں مولوی صاحب موصوف مباہلہ کے لئے مجھے بلاتے ہیں اور ۲۵ شعبان ۱۳۱۴ھ تک تاریخ مقرر کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ اسی وقت مولوی صاحب پر کوئی عذاب نازل ہو اگر بعد میں ایک سال کے اندر نازل ہوا تو پھر وہ منظور نہیں۔ مگر میں ناظرین کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ مولوی صاحب کی سراسر زبردستی ہے تمام احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھا ہے ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالی سے وحی پا کر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباہلین پر وارد ہونے والا بیان فرمایا ہے۔ سو اس سے برس کی میعاد منسوخ نہیں ہو سکتی کیونکہ حدیث میں جو ایک برس کی قید ہے اس سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ برس کا پورا گذر جانا ضروری ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ برس کے اندر عذاب نازل ہو۔ گو دو منٹ کے بعد نازل ہو جائے۔ سو میں بھی اس بات پر ضد نہیں کرتا کہ ضرور برس پورا ہو جاوے شائد خدا تعالی بہت جلد اس تکفیر اور تکذیب کی پاداش میں آسمانی عذاب نازل کرے مگر مجھے معلوم نہیں کہ برس کے کس حصہ میں یہ عذاب نازل ہوگا آیا ابتداء میں یا درمیان میں یا اخیر میں اور میں مامور ہوں کہ مباہلہ کیلئے برس کی میعاد پیش کروں۔

اشتہار مذکور کے علاوہ آپ اپنی کتاب سر الخلافہ میں شیعوں کو مخاطب کر کے للکارتے ہیں کہ آؤ میرے ساتھ مباہلہ کرو پھر اگر میری دعا کا اثر ایک سال تک ظاہر نہ ہو تو تم سچے اور میں جھوٹا۔ (ص ۱۷)۔

ناظرین! ان دونوں اقراروں کو ملحوظ رکھ کر خدارا انصاف کیجئے کہ مرزا صاحب کو میرے حق میں بددعا کئے ہوئے جس کو وہ اور ان کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں آج کامل ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر چکے ہیں مگر یہ خاکسار بفضلہٖ تعالی اپنی ذات خاص میں اپنے اہل وعیال میں بالکل تندرست اور ہمہ تن فضل الہی کا مورد رہا اور ہے۔

ان واقعات کو ملحوظ رکھ کر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مرزا جی کی دعا مباہلہ کا اثر کچھ ظاہر ہوا؟ جب نہیں ہوا اور سال کامل گذر چکا تو اب مرزا جی کے کاذب مکار، ابلہ فریب اور مفتری ہونے میں کیا شک رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! خدارا ذرہ سوچ سمجھ کر اس کا جواب دینا مرزائیو!

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ایسے واقعات میں مرزا جی کی طرف سے ایک ہی جواب ہوا کرتا ہے کہ میرا مخالف چونکہ دل میں ڈر گیا ہے اسلئے میری زد سے محفوظ رہا سو میری بابت اگر یہ خیال جناب کذب مآب کو گذرے تو آپ اس سال کے اہل حدیث کے علاوہ مرقع قادیانی کے رسالہ ملاحظہ فرمائیں کہ کس کس طریق سے آپ کی خاطر مبارک میں اڈریس پیش کئے ہیں، اور کیا کیا آپ کے چھپے راز کھولے ہیں۔ غرض میرے مقابلہ پر آپ یہ جواب دے کر بھی اپنا پیچھا نہیں چھوڑا سکتے۔ نیز یہ بات واضح اور اظہر من الشّمس ہے کہ اب مرزا صاحب کو میرے ساتھ مباہلہ کرنے میں غایت اور حد درجہ کی ذلت اٹھانی نصیب ہوئی ہے۔ اور آپ کی خاموشی بھی زبان حال سے نیم رضا کا مفہوم ادا کر رہی ہے اور اس بات کا مرزا صاحب کو صاف اقرار ہے کہ اس مباہلہ میں خاکسار کو نہ موت آئی، اور نہ موت جیسی مصیبت پہنچی۔ بلکہ اعلیٰ حضرت ہی کا پیارا بیٹا مبارک احمد عین شادی کے ایام میں مر کر اپنے بوڑھے باپ کو موت جیسی مصیبت میں ڈال گیا۔ باوجودیکہ مرزا جی کی اس وقت کی دعاؤں کی جو حالت تھی نہ اس لئے کہ آپ کے ناخنوں تک زور لگانے کا پتہ ملتا ہے مگر اتنی التجاؤں اور الحاؤں کے بعد بھی موت جیسی نامبارک تکلیف میں پڑتے ہو نہ ہی بچ سکتے ہو

ملک الموت کو یہ ضد کہ میں جاں لے کے ٹلوں
سر بسجود مسیحا کہ میری بات رہے

ورنہ اگر خدانخواستہ مجھے بھی مباہلہ کے اعلان سے لے کر آج (ایک سال کے عرصہ) تک کوئی ایسی تکلیف پہنچتی یا کوئی مصیبت آتی تو جناب کبھی کے اشتہاروں کے ذریعہ کائیں کائیں کر کے کان کھا جاتے اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہی خواب سوجھتے کہ اے لو ثناء اللہ کو وہ تکلیف پہنچی اور اس پر وہ مصیبت آئی۔ لہذا ہمارا مباہلہ درست اور مباہلہ کا اثر راست نکلا اور آپکے فونوگراف کا کام دینے والے مرید بھی اپنی ستھری زبانوں سے دن رات مباہلہ کی گردانیں کرتے سنائی دیتے مگر اس وقت جو خاموشی اس مرزائی پارٹی پر باوجود میعاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ ایک برس کامل گزرنے کے طاری ہے وہ اس درجہ بدیہی اور آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح درخشاں ہے کہ کسی طرح دلیل کی محتاج نہیں ان کی حالت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ: چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

مرزائی جماعت کے جوشیلے ممبرو! اب کس وقت کے منتظر ہو۔ تمہارے پیر مغان کی مقرر کردہ مباہلہ کی میعاد کا زمانہ تو گذر گیا۔ اب آپ کے وہ دعوے اور امیدیں کہاں خاک میں ملکر نسیاً منسیاً ہو گئیں جب کہا کرتے تھے کہ ثناء اللہ پر عنقریب اس مباہلہ کا ہیبت ناک اثر پڑے گا۔ بتلاؤ اب کیوں تمہارے سروں پر جانور بسیرا لے رہے ہیں

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے　　یہ کیوں وار پڑتا ہے اوچھا تمہارا

(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

# آریہ سماج کی کانفرنس اور مرزا قادیانی کا ادھورا معجزہ

نہ اترا باغباں اتنا چمن میں کیا بھروسہ ہے
شجر کا برگ کا سبزہ کا گل کا رنگ کا بو کا

قادیانی جماعت اور خود مرزا صاحب کے تعلیٰ آمیز دعاوی اسقدر حد سے متجاوز ہو چکے ہیں کہ خدا کی پناہ! اگر یہ پارٹی کوئی ایسا انوکھا کام کرلے جو اور لوگوں سے نہ ہوسکتا ہو بلکہ اور انسانوں کی طاقت سے بالا اور ارفع ہو تو اس پر اتراتے اور فخر کرتے ہوئے یہ لوگ ایک حد تک سچائی پسند اور راست گو کہلا سکتے ہیں مگر غضب تو یہ ہے کہ ایسی لایعنی اور ادنی ادنی باتوں پر فخر ومباہات کرتے ہیں جن کو بہت سے لوگ ادنی توجہ سے کرلیا کرتے ہیں وہی کام جب قادیان والوں سے ہو جائے تو اسکورائی کا پہاڑ بنا کر وہ طوفان مچاتے ہیں کہ الامان۔ اپنی پارٹی کی تعریف کرتے ہوئے آسمان وزمین کے قلابے ملا ڈالتے ہیں اور فخر؟ والی بات کچھ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی ایسے واقعات دیکھ کران لوگوں کی عقل پر اختیار ہنسی آتی ہے اسطرح کا ایک واقعہ سنئیے۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲ دسمبر سے ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء تک لاہور میں آریہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی مرزا صاحب قادیانی کو بھی اس میں لیکچر دینے کی دعوت دی گئی چنانچہ آپ نے اپنا لیکچر تیار کر کے اس کے پڑھنے کے واسطے اپنے مریدوں میں سے حکیم نورالدین وغیرہ کو منتخب کیا۔ جو وقت مقررہ پر حسب دستور پڑھا گیا مضمون مذکورہ کے لکھے جانے اور چھپنے کے متعلق اسوقت الحکم قادیانی نے بڑے فخر سے مرزا صاحب کی اعجاز نمائی بتلائی تھی کہ دو تین روز میں ہمارا لیکچر ختم ہو کر چھپ بھی گیا بسیہ ہمارے سچائی کی دلیل ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ تھے:

۳۰ نومبر کو حضرت اقدس نے مذکورہ بالا مضمون پر قلم اٹھایا اور ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء کی صبح تک چند گھنٹوں میں ۶۸ صفحات کا ایک مبسوط مضمون لکھ دیا۔ چند گھنٹے اس لئے کہا کہ حضرت اقدس (مرزا) نے ان ایام میں اپنے معمولات کو نہیں چھوڑا۔ برابر سیر کے لئے نکلتے تھے اور دوسرے ضروری کام ڈاک کا پڑھنا اور نمازوں کے لئے باہر آنا، لنگر خانہ کی ضروریات کا تہیہ، اور دعاؤں کے اوقات۔ غرض جو مشاغل حضور کے پہلے تھے ان میں کوئی کمی نہیں آئی اور چند گھنٹوں میں یہ رسالہ لکھا گیا۔ پھر اسکی کاپیاں اور پروف بھی آپ پڑھنا ان کے ساتھ تھا اور ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ یہ کیسی تائید الٰہی ہے کہ ایسے سامان قادیان جیسے گاؤں میں میسر آگئے کہ ادھر حضرت اقدس مضمون کی تحریر سے فارغ ہوئے اور ادھر چند ہی گھنٹے بعد کل مضمون چھپ کر طیار ہو گیا۔ ایسی تائید الٰہی صادق کے سوا کاذب کو نہیں مل سکتی۔ (الحکم۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

الحکم کی اس عبارت میں چونکہ ایک جھوٹے اور کاذب شخص کی تصدیق کے لئے فخر اور تکبر سے دعوی کیا گیا تھا اسلئے خدا نے ضرور ہی تکذیب کر دی یعنی یہی لیکچر جو بقول الحکم دو روز میں مرزا جی نے تیار کر لیا تھا آج مئی کے مہینے تک مع جواب مکمل ہو کر شائع ہونا تو کجا چھپ بھی نہیں سکا۔ کیوں نہ ہو، آخر تکبر کا یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ معمولی کتابوں اور لیکچروں کا جلدی سے تصنیف کر لینا ایسے پرانے مصنفوں سے کیا مشکل ہے جن کا رات دن یہی شغل ہو اور پھر ایسے مصنف کا جس کے پاس چھاپہ خانہ کا کافی سامان اپنا موجود ہو ایسی تحریر کا سرعت سے چھپوا لینا کوئی اعجاز اور خرق عادت نہیں۔ تاہم مرزا صاحب کی تکذیب چونکہ خدا کو منظور ہے اس لئے باوجود تجربہ کار مصنف اور مالک مطبع ہونے کے ادنیٰ سا لیکچر طیار کرنے میں چھ مہینے لگ گئے اور ابھی لیکچر ہی نہیں معجزہ ہی رہا۔ واہ: بایں عقل و دانش بباید گریست

لیکچر مذکور کے ابھی تک طیار نہ ہونے کی بابت اسی الحکم کی مطبوعہ شہادت ہمارے پاس موجود ہے جو اپنے ۱۴ مئی کے پرچہ میں لیکچر کے زیر طبع ہونے کی حالت میں اسکا اشتہار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

کتاب مستطاب چشمہ معرفت یعنی مضمون (الہامی کتاب) جلسہ آریہ لاہور معہ ضمیمہ بجواب اعتراضات مضمون آریہ جو اوائل دسمبر ۱۹۰۷ء میں محلّہ وچھووالی میں منعقد ہوا تھا اور جس میں مسلمانوں کو بذریعہ خطوط واشتہار طلب کر کے آریہ قوم کے مہاتماؤں نے دل خراش گالیوں سے اپنے مہمانوں کے دلوں کو گھائل کیا تھا بفضل قادر مطلق ۴۳۸ صفحہ کے حجم میں حضرت اقدس مسیح موعود (ان پر ہزاروں سلام اور درود) کے قلم سے لکھی گئی ہے اور ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گی۔ اگر کوئی مرزائی لیکچر مذکور کے حجم کا خیال کر کے یہ کہے کہ خالی لیکچر چونکہ صرف ۶۴ صفحہ کا تھا اسلئے جلدی لکھا گیا لیکن مع جواب ۴۳۸ صفحات کا ہے اسلئے دیر خواہ مخواہ ہونی ہی تھی۔

تو ایسے صاحب کو واضح ہو کہ بقول الحکم جب سادہ لیکچر چند گھنٹوں میں طیار ہو گیا تھا تو اسی حساب سے چند دنوں میں تیار ہو جانا چاہیے تھا۔ اگر وہ ۳۰ نومبر سے ۲ دسمبر کی صبح تک تیار ہو گیا تو یہ اسی حساب سے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء تک تیار ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر ہمارے لاثانی مسیحا ہیں کہ جو بات بتلاتے ہیں وہ آپ کے بتلانے کے برعکس اور برخلاف ہی ظہور میں آتی ہے۔ جس بیمار کو دم کرتے ہیں اس کا دم ہی نکل جاتا ہے۔ جس مخالف کے مرنے کی پیش گوئی کرتے ہیں وہ باوجود ارزل العمر ہونے کے مدت مقررہ کے اندر زندہ رہتا ہے۔ آتھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود پیرانہ سالی اور قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہونے کے میعاد پیش گوئی میں نہ مرا۔ مرزا جی کی آسمانی منکوحہ کا اصلی خاوند پیش گوئی کی تین سالہ مدت گذار کر آج تک (۱۹۰۸ء) تک زندہ سلامت ہے، اور بقول ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی گیارہ بچوں کا جو مرزا جی کی آسمانی منکوحہ سے پیدا ہوئے ہیں (مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا) والد ماجد بن چکا ہے۔

پھر قادیان کی نسبت بڑے معرکہ کی پیش گوئی کی کہ خدا تعالی قادیان کو طاعون سے ضرور محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے (دافع البلاء) مگر وہاں بھی طاعون نے آ کر وہ رنگ جمایا کہ محمد افضل اڈیٹر بدر جیسے لائق حواریوں کو (بقول مرزا) کتوں کی موت مارا۔ طاعون کی شدت کے باعث اس سال کے سالانہ جلسہ کی آمدنی بھی ماری گئی۔ اور مسیح موعود قادیان چھوڑ ویران باغوں میں جان بچانے کی خاطر بھٹکتا پھرا۔

اس سے بعد مولانا ابوالوفا کے ساتھ مباہلہ کا اعلان کیا تو اس کا اثر بھی آپ ہی پر پڑتا رہا۔ آپکا لخت جگر اور عزیز بیٹا مبارک احمد عین شادی میں نو دن تک بخار میں جان توڑتا ہوا لقمہ اجل ہوا۔ اور اپنی بے وقت ناگہانی موت سے بوڑھے باپ کو ایسا صدمہ پہنچا گیا کہ آپ مدت تک اس کے فراق میں بیمار رہے۔ آہ! خدا ایسا صدمہ دشمن کو بھی نہ دکھائے۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اب دیکھئے کہ آپ کو پیاری اور عزیز از جان بیوی اور حدیث العہد داماد کی بیماری کا شدید رنج پہنچا جس کے باعث آپ کو پیارے قادیان چھوڑی پڑی جو مدت سے دار الامان والشفا کہلاتی تھی مگر آج دار الزیان والوبا بن گئی۔ اور لاہور جیسے (بقول مرزا) مغضوب اور مضر صحت شہر میں شفا حاصل کرنے کی غرض سے ادخلوا الباب سجداً پر عمل کرتے ہوئے داخل ہونا پڑا۔ اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوگی اور اس سے بڑھ کر مباہلہ کا اثر کیا ہوگا کہ مسیح موعود سارا سال آسمانی آفات میں مبتلا رہے اور ابھی ڈاکٹر عبدالحکیم والا موت کا الہام سچا ہو گیا تو آپ کا سب جھگڑا ہی طے ہو جائے گا اور مرزائیت کی صفیں بہت جلدی لپیٹی جائیں گی

اسکے مقابلہ پر مولانا ابوالوفا صاحب خدا کے فضل سے مع اپنے اہل و عیال اور دوستوں کے ہر طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش وخرم ہیں اور مخالفوں (آریوں اور مرزائیوں) کا سر کچلنے اور گردن توڑنے کو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں جاتے ہیں اور مرزائی لوگ انہیں کامران وشادان دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے ہیں پر زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے

الحکم کا اڈیٹر اور حضرت اقدس کی جوتیوں کا غلام اڈیٹر بدر گوش ہوش سے سن رکھے کہ زمین نہیں بلکہ آسمان بھی مرزا کی تکذیب کر رہا ہے چشم بصیرت سے جدھر دیکھا جائے نبوت مرزائیہ کے ابطال پر ان گنت اور بے شمار نشان ظاہر ہو رہے ہیں فتو بوا الی و حدہ و صلواعلی من لا نبی بعدہ ۔نائب اڈیٹر۔

(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

# مسیلمہ قادیانی کو فتح کے خواب

تشنہ آب وخواجہ زر سگ استخوان بیند بخواب

ہرچہ ہرکس درنظر دارد ہماں بیند بخواب

مرزا جی کو الہام ہوا انا فتحنا لك فتحاً مبیناً کیوں نہ ہو بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ فتح کیسی؟ مرد میدان بن کر سامنے آنے کی جرأت تو حضرت کو کبھی ہو نہ سکی پھر بھی فتح ہی رہی پیر مہر علی شاہ سے مقابلہ کی ٹھنی تو وہ مقررہ مقام لاہور میں عین وقت پر پہنچ گئے مگر یہ شرم وحیا کے پتلے ہیں کہ قادیان بیٹھے ہی اشتہارات سے فتح منا رہے ہیں کیوں نہ ہو: بے حیائی تیرا آسرا۔

پھر شیر پنجاب مولانا ابوالوفاء صاحب قادیان پر حملہ آور ہوئے تو آپ نے خدا سے پختہ وعدہ کر لیا کہ مخالفوں سے بحث نہ کرونگا۔ اور آپ کو بیت الفکر سے باہر آنے کا حوصلہ نہ ہو سکا پھر بھی فتح کا نقارہ بجا رہے ہیں اور فتح بھی بیّن فتح۔ این چہ بوالعجبی ست

اس موقع پر علاوہ شکست فاش حاصل کرنے کے مرزا جی کا یہ الہام بھی ہمیشہ کے واسطے جھوٹا ہو گیا تھا جو یہ تھا: مولوی ثناء اللہ بحث کے واسطے قادیان میں ہرگز نہ آوے گا۔

کیونکہ وہ فی الفور شیر ببر کی طرح قادیان پر حملہ آور ہوا۔ اور اس کے خوف کے باعث مرزا جی کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جورو کے چرخے کے پیچھے چھپ جانے کے سوا اور کوئی حیلہ نہ مل سکا۔ اگر حوصلہ ہوتا، علم ہوتا، لیاقت ہوتی اور مردانگی کا جوہر آپ میں موجود ہوتا، تو ایسی بزدلانہ حرکت کبھی نہ کرتے۔

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا جی پر ابتداء ہی سے نصرت اور فتح کا دروازہ بند رہا ہے۔ بے چارے الہامات اور نبوت کے خبط سے پہلے: چہ خورد بامداد فرزندم، کے فکر میں سرگردان تھے اور معاش کی صورت کے متلاشی۔ بدقسمتی سے... مختاری کا امتحان دینے بیٹھے لیکن آپ کی بدبختی وہی رنگ لائی کہ

بدبخت اگر تشنہ رود برسر چاہے یا آب فرو باشد یا رسن گم آید

تب بے چارے فیل ہو کر اور اپنا سا منہ لے کر اس ارادے سے نامراد پھرے اور چھو چھا کرنے کی عادت اختیار کر کے تزویر کا جال بچھایا۔ اور تجدید امامت اور ولایت کا ہلکا سا دعوی شروع کر دیا۔ پھر مہدویت مسیحیت اور زاں بعد احمدیت ابنیت اور ابویت وغیرہ کے دعاوی بتدریج کرتے گئے۔ سچ ہے:

یار ما امسال دعوی نبوت کردہ است

سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شود

چونکہ کئی ایک عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اصیغہ میں آپ کو مل گئے تھے اس لئے آپ کا کام بن گیا یعنی ڈبل آمدنی کی صورت نکل آئی اور درازی آمدنی ہی کی مدت سے آپ کو تلاش تھی اب کیا تھا پانچوں گھی میں۔ مزے سے زندگی کے چار روز گزار رہے ہیں۔ لیکن آخرت کے خوف سے بالکل غافل ہیں اس لئے دل سے تو یاروں کا یہ خیال ہے کہ

اب تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

ہاں اتنے لوگوں کو پھانس لینا اور آمدنی کی صورت نکال لینا آپ کی لیاقت پر دال نہیں کیونکہ آپ سے پہلے بھی کئی ایک کپاس کی زراعت کی جگہ اون بیچنے کا مشورہ دینے والے بے وقوف بھی بہت سے زرو جواہرات کے مالک بن چکے ہیں، یہاں تک کہ مصر جیسے ملکوں کے بادشاہ بھی کہلا گئے۔ اسی طرح اگر مرزا جی کی دال روٹی اچھی چل گئی تو اس سے آپ کی عقل کا کون سا ثبوت مل گیا۔..

مرزا جی اپنی تائید کے لئے جو بات بھی بڑے زور سے بتلایا کرتے ہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر طویل عمر پا چکا ہوں اور ابھی تک مر کر خاک نہیں ہوا۔ پس میرے نام کی فتح ہے۔ مگر تعجب ہے کہ طوالت عمر کو اور درازی مہلت کو اپنے صدق کی دلیل کسی سچے نبی نے آپ سے پہلے نہیں ظاہر کیا، کیونکہ جھوٹے نبیوں کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی ہیں۔..... نائب اڈیٹر (مرقع قادیانی۔ جون ۱۹۰۸ء)

# گل دستہ قادیانی

شیخ الاسلام بتاتے ہیں کہ قادیانی اخبار الحکم پر ...ایسی کچھ بجلی گری ہے کہ کئی کئی نمبر نہیں آتا۔ ترقی ہے مگر معکوس۔

قادیانی اخبار سخت پیچ و تاب میں ہیں کہ دام افتادوں کو کس طرح قابو رکھیں

قادیانی واعظ مولوی محمد احسن امروہی امرت سر آئے ہم نے ان کو مباحثہ کا رقعہ لکھا مگر افسوس ہے کہ وہ رقعہ پہنچنے سے پہلے ہی چلے گئے۔

قادیانی مشن کی طرف سے واعظ روانہ ہونے والے ہیں ہمارے احباب بھی آگاہ رہیں جہاں کوئی قادیانی واعظ پائیں مرزا کا اشتہار دعا اور تبصرہ وارنٹ کی طرح دکھا کر فوراً گرفتار کریں۔

(مرقع قادیانی ستمبر اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۳)

# قادیانی تصویر کا دوسرا رخ

مرزا صاحب قادیانی کے دم واپسیں تک تو قادیانی پارٹی کے دلوں میں وہ وہ منصوبے تھے کہ خدا ہی کو معلوم ہیں مگر مرزا صاحب کے انتقال کے بعد وہ منصوبے سب کے سب یکدم منسوخ ہو گئے۔ اب کیا ہے؟

صرف :امانی و ان هم الا یظنو ن۔

چاروں طرف سے اعتراضات ہو رہے ہیں کہ جس جس پیش گوئی کو مرزا قادیانی نے اپنی حیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہونا بتلایا تھا، وہ نہیں ہوئیں۔ جواب ملتا ہے کیا انبیاء مرا نہیں کرتے؟ کیا انبیاء کے مرنے سے ان کی حقانی تعلیم غلط ہو جاتی ہے؟ الٰہی پناہ! یہ کون کہتا ہے کہ انبیاء کے مرنے سے ایسا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی نبی یہ کہے کہ مجھے خدا نے مخالفین کے ساتھ فیصلہ کی یہ راہ بتلائی ہے کہ اگر یہ کام میری زندگی میں نہ ہوا تو میں جھوٹا، سو ایسا کہنے والے کی نسبت تم خود ہی بتلاؤ کیا کہو گے؟ جو تم ایسے شخص کے حق میں کہو گے وہی ہم مرزا قادیانی کے حق میں کہتے ہیں۔ مرزا نے میرے متعلق جو فیصلہ کا اشتہار دیا تھا، وہ ناظرین مرقع وغیرہ سب نے دیکھا یا سنا ہوگا، مگر بغرض استحضار مضمون چند فقرے اس کے یہاں پر بالاختصار آج پھر نقل کئے جاتے ہیں مرزا صاحب کہتے ہیں:

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناءاللہ) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا..اور اگر میں مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا وہ جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (ثناءاللہ) پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں...اے میرے آقا! اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے...اے میرے پیارے مالک! تو ایسا ہی کر۔ آمین

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ ہیں اس اشتہار کے چند اقتباسات جو بناء گفتگو اور مدار فیصلہ ہیں۔ ان فقروں میں کسی طرح کا اینچ پیچ نہیں۔ نہ کوئی الجھن ہے بلکہ بالکل صاف ہیں کہ مرزا صاحب مجھ میں اور اپنے میں خدائی فیصلہ چاہتے ہیں اور بذریعہ اشتہار پبلک کو اس فیصلے کے لئے منتظر رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد جو فیصلہ ہوا وہ سب دنیا نے دیکھ لیا اور سن لیا کہ ۲۶ مئی سنہ حال (۱۹۰۸ء) کو مرزا صاحب اس اشتہار کے مطابق وفات پا گئے۔ کیا کسی نے اچھا کہا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس کے جواب میں قادیانی خلیفہ رأس امجانین حکیم نورالدین کیا لکھتے ہیں اور کہاں تک حمقاء کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں میں مٹی ڈالتے ہیں۔ ہمارے ناظرین اس کے سننے کے مشتاق ہوں گے، اس لئے آج ان کو وہ مجنونانہ بڑمع جواب کے ہم سناتے ہیں۔ حکیم صاحب نے ایک بڑا لمبا چوڑا مضمون قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں شائع کیا ہے جس کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

## ثناءاللہ اور عبدالحکیم

ان دونوں کا کچھ الگ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ان دونوں کا ہلاک ہونا ضروری تھا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مثال سے صدق اور کذب نہیں پرکھا جاتا بلکہ ہمیشہ کثرت کو دیکھنا چاہیے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف مباہلے کئے یا بد دعائیں کیں یا جن کے خلاف حضرت مسیح موعود نے بد دعا کی، ان میں سے کتنے اب نظر آتے ہیں۔ جہاں بیسیوں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ معاندین خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کر کے ہلاک ہوئے، وہاں ایک یا دو بچ رہنے والوں کی مثال النادر کا لمعدوم کے حکم میں سمجھنی چاہییں کیونکہ اعتبار ہمیشہ کثرت کا ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک ثناءاللہ اور عبدالحکیم کو تھوڑی سی مہلت مل جانے سے حضرت مرزا صاحب کے خلاف نتیجہ نکالا جاتا ہے مگر آپ کے بالمقابل ہلاک شدگان کی کثیر تعداد کا کوئی نتیجہ نہیں نکالا جاتا۔ جہاں اللہ تعالی مقابل پر آنے والوں کو بار بار حضرت موعود کے سامنے ہلاک کر کے آپ کی صداقت کو آفتاب کی طرح روشن کر چکا ہے، وہاں ایک دو شخصوں کو مہلت مل جانے سے پہلے سارے ثابت شدہ نتیجوں کو کالعدم سمجھ لینا، پرلے درجے کی حماقت اور جہالت ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ نمبر ۷ ج ۷ ص ۲۹۵)۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

صرف ایک صوفی عبدالحق ساکن امرت سر نے ۱۸۹۳ء میں مرزا سے مباہلہ کیا تھا جو اب تک زندہ ہے۔ اس کے سوا کسی نے مباہلہ کیا ہو، تو بتلاؤ ان کنتم صادقین۔ حکیم صاحب مجھے آپ کی سفید ریش پر رحم آتا ہے کہ آپ دجالی کارخانہ کو سنبھالنے کے لئے اسی کی چال چلنے لگے۔ انا للہ

اول تو آپ کا یہ فرمانا غلط ہے کہ آپ میرے اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے معاملہ کو ایک مثال کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،حالانکہ آپ کے پیرومرشد نے اسی کو مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔

اے جناب! آپ کو معلوم نہیں کہ صادق ہونے کیلئے جملہ امور میں صدق ثابت ہونا ضروری ہے، اور کاذب بننے کیلئے ایک آدھ واقعہ بھی کافی ہے۔کیا آپ کو یا آپ کے قانونی مشیروں کو معلوم نہیں کہ عدالت میں کسی تمسک کو غلط ثابت کرنے کے لئے فریق مخالف کو حق پہنچتا ہے کہ اے آدھ سطر بلکہ ایک آدھ لفظ کو بھی غلط یا مشکوک ثابت کردے تو تمسک ردی ہو کر قابل سند نہیں رہے گا۔اس وقت مدعی کا یہ حق نہ ہوگا کہ مخالف سے یہ کہے کہ کثرت کا اعتبار ہے،ایک دوسطروں یا ایک دولفظوں کے غلط ہونے سے کیا سارا تمسک غلط ہوگیا۔

واللہ! اگر آپ کبھی عدالت میں ایسا فرماویں تو خوب ہی لطف ہو۔حکیم صاحب! آپ تو طبیب ہیں اور مولوی بھی اس لئے امید کہ آپ نے منطق کی بھی کوئی کتاب ضرور پڑھی ہوگی۔ سنئے! موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہےاور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ۔قرآن شریف سے شہادت چاہوتو پڑھو ما انزل اللہ علی بشر من شیء (سالبہ کلیہ)قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسی (موجبہ جزئیہ)۔پھر آپ کس علم اور دیانت سے کہتے ہیں کہ ایک آدھ مثال سے کیا ہوتا ہے۔کیا انسان کے اعضاء رئیسہ میں سے ایک عضو بیمار ہو،تو وہ انسان آپ کی تشخیص میں بیمار ہوگا یا آپ اسی اصول سے کثرت کا اعتبار کرکے یہ کہیں گے کہ کثرت کا اعتبار ہےایک آدھ عضو کا کیا ہے،اس لئے یہ شخص تندرست ہے۔

علاوہ اس کے قلت وکثرت اس جگہ دیکھی جاتی ہے جہاں افراد کثیرہ اور قلیلہ ایک ہی نوع کے ہوں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ میرا اور دیگر مخالفین مرزا کا معاملہ دگرگوں ہے۔جس طرح سے میرے حق میں صاف فیصلہ کا اشتہار مرزا صاحب نے دیا تھا کسی اور مخالف کے حق نہیں دیا۔نہ کسی مخالف نے مرزا کے حق میں کوئی ایسا اعلان دیا تھا کہ اگر میں مرزا سے پہلے مرگیا تو میں جھوٹا ہونگا۔ بلکہ میں تو اپنی نوع کا ایک ہی فرد ہوں۔ سچے ہو تو دکھاؤ کسی مخالف کے حق میں مرزا نے ایسا اشتہار دیا ہے کہ پہلے مرنے والا جھوٹا ہے؟ تاکہ قلت کثرت کا مقابلہ ہوسکے۔اتفاقیہ کسی مخالف کا مرجانا اور بات ہےاور مقابلہ میں بطور فیصلہ مرنا امر دیگر ہے۔

آیئے اب ہم آپ کی کثرت وقلت کا بھی جائزہ لیں،مگر پہلے مخالفین کی فہرست آپ کو دکھلاتے ہیں جن کی مخالفت پبلک کو بھی معلوم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم ۔۲۔مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی ۔۳۔مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ۔۴۔مولوی عبدالجبار غزنوی ۔۵۔مولوی عبدالمجید دہلوی ۔۶۔مولوی عبدالحق غزنوی ۔ ۷۔حافظ عبدالمنان وزیر آبادی ۔۸۔مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم ۔۹۔مولوی ابومحمد عبدالحق دہلوی ۔۱۰، پیر مہر علی شاہ گولڑوی ۔۱۱۔حافظ جماعت علی شاہ علی پوری ۔۱۲،مولوی ابراہیم سیالکوٹی ۔۱۳۔مولوی عبداللہ ٹونکی لاہور، ۱۴۔مولوی اصغر علی لاہوری ۔۱۵۔ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی ۔اور اخیر میں وہ شخص جس کو مرزا صاحب تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۳۰ پر سب سے اشد مخالف لکھتے ہیں یعنی ابوالوفا خاکسار ثناء اللہ امرتسری ۔

بتلایئے ان میں سے کتنے صاحب مرزا کی زندگی میں مر چکے اور کتنے زندہ ہیں؟ بجز مولانا سید نذیر حسین صاحب اور مولانا رشید احمد صاحب کے سب زندہ ہیں (مولوی محمد بشیر، مرزا سے بعد انتقال ہوئے) جن میں سے اول الذکر کی عمر ایک سو دس سال کی ہوئی، اور دوسرے کی عمر اسّی سال کی ۔جو مرزا کو نصیب نہ ہوئی ۔

شاید ہماری اس فہرست میں آپ کو یا کسی اور مرزائی کو اعتراض ہو اس لئے ہم مرزا کی اپنی پیش کردہ فہرست کو پیش کرتے ہیں ۔مرزا صاحب نے جن جن لوگوں کو اپنا مخالف سمجھا تھا، ان کو مباہلہ کے لئے اپنے رسالہ انجام آتھم میں دعوت دی تھی ۔ہم اس جگہ وہ فہرست نقل کر کے ناظرین کو اظہار رائے کا موقع دیتے ہیں پس ناظرین اس فہرست کو بغور پڑھیں ۔مرزا صاحب لکھتے ہیں:

وہ لوگ جو مباہلہ کے لئے مخاطب کئے گئے ہیں یہ ہیں:

مولوی نذیر حسین دہلوی ۔شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ ۔مولوی عبدالحمید دہلوی مہتمم مطبع انصاری ۔مولوی رشید احمد گنگوہی ۔مولوی عبدالحق دہلوی مولف تفسیر حقانی ۔مولوی عبدالعزیز لدھیانوی، مولوی محمد لدھیانوی، مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ، سعد اللہ نومسلم مدرس لدھیانہ، مولوی احمد اللہ امرتسری، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی عبدالواحد غزنوی، مولوی عبدالحق غزنوی، محمد علی بھوپڑی واعظ ۔مولوی غلام دستگیر قصور ضلع لاہور، مولوی عبداللہ ٹونکی ۔مولوی اصغر علی لاہور، حافظ عبدالمنان وزیر آباد، مولوی محمد بشیر بھوپالی، شیخ حسین عرب یمانی، مولوی محمد ابراہیم آرہ، مولوی محمد حسن مولف تفسیر امروہہ، مولوی احتشام الدین مرادآبادی، مولوی محمد اسحاق اجراروی، مولوی عین القضاۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھنوفرنگی محل، مولوی محمد فاروق کان پور، مولوی عبدالوہاب کان پور، مولوی سعید الدین کانپور رام پوری، مولوی حافظ محمد رمضان پشوری، مولوی دلدار علی الور مسجد دائرہ، مولوی محمد رحیم اللہ اکبر آباد، مولوی ابوالانوار نواب محمد رستم علی خان چشتی، مولوی ابوالمؤید امروہی مالک رسالہ مظہر الاسلام اجمیر، مولوی محمد حسین کوئلہ والا دہلی، مولوی احمد حسن شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ، مولوی نذیر حسین ولد امیر علی انبیٹھ ضلع سہارن پور، مولوی احمد علی سہارن پوری، مولوی عبدالعزیز دینا نگر ضلع گورداسپور، قاضی عبدالاحد خان پور ضلع راولپنڈی، مولوی احمد رامپور ضلع سہارن پور محلّہ محل، مولوی محمد شفیع رام پور ضلع سہارن پور، مولوی فقیر اللہ مدرسہ مدرسہ نصرت الاسلام واقعہ لال مسجد بنگلور، مولوی محمد امین صاحب بنگلور، مولوی قاضی حاجی شاہ عبدالقدوس پیش امام جامع مسجد بنگلور، مولوی عبدالغفار فرزند قاضی شاہ عبدالقدوس بنگلور، مولوی محمد ابراہیم ویلوی حال مقیم بنگلور، مولوی عبدالقادر پیارم پیٹی ساکن پیارم پیٹ علاقی بنگلور، مولوی محمد عباس ساکن دانمباڑی علاقہ بنگلور، مولوی گل حسن شاہ میرٹھ، مولوی امیر علی شاہ اجمیر، مولوی احمد حسن کنج پوری حال دہلی خاص جامع مسجد، مولوی محمد عمر دہلی فراش خانہ، مولوی مستعان شاہ سانبھر علاقہ جے پور، مولوی حفیظ الدین دوجانہ ضلع رہتک، مولوی فضل کریم نیازی غازی پور زمینا۔ مولوی حاجی عابد حسن دیوبند، غلام نظام الدین سجادہ نشین نیاز احمد بریلی، میاں اللہ بخش سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑ وی، سجادہ نشین شیخ نور احمد مہاراں والا، میاں غلام فرید چشتی چاچڑاں علاقہ بہاولپور، التفات احمد سجادہ نشین ردولی مستان شاہ کابلی، محمد قاسم سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدر آباد دکن، محمد حسین گدی نشین شیخ عبدالقدوس گنگوہی، گدی نشین شاہ جلال الدین بخاری ۔ظہور الحسن گدی نشین بٹالہ، صادق علی شاہ گدی نشین رتر چھتر ضلع گورداسپور، سید صوفی جان صاحب مراد آبادی صابری چشتی، مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ، مولوی قاضی سلطان محمود صاحب پنجاب ۔ حیدر شاہ جلال پور کنکیاں والا ۔..توکل شاہ انبالہ، مولوی عبداللہ تلونڈی، محمد امین چکوتری علاقہ گجرات پنجاب، مولوی عبدالغنی جانشین قاضی اسماعیل بنگلور، مولوی ولی النبی شاہ نقشبند رام پور دارالریاست، حاجی وارث علی شاہ مقام دیوا ضلع لکھنؤ، میر امداد علی سجادہ نشین شاہ ابو العلا نقش بند، سید حسین شاہ مودودی دہلی، عبداللطیف شاہ خلف حاجی نجم الدین شاہ جودھپور، قطب علی شاہ دیوگڈھ، علاقہ اودے پور میواڑ، مرزا بادل شاہ بدایونی، مولوی عبدالوہاب جانشین عبدالرزاق لکھنؤ فرنگی محل، علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین کچھو چھا ضلع فقیر آباد، شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور، حافظ صابر علی رام پور ضلع سہارن پور، امیر حسن خلف پیر عبداللہ دہلی، منور شاہ فاضل پور ضلع گوڑ گانوہ قریب دہلی، محمد معصوم شاہ نبیرہ شاہ ابو سعید رام پور دارالریاست، مجد؟ الدین شاہ سجادی نشین پھلواری پٹنہ، شاہ اشرف سجادہ نشین پھلواری، مظہر علی شاہ سجادہ نشین لواد ضلع پٹنہ، لطافت حسین شاہ سجادہ نشین مخدوم صاحب الور، مولوی سلام الدین شاہ مہم ضلع رہتک، غلام حسین شاہ تھانوی ضلع حصار، سید اصغر علی شاہ نیازہ اکبر آباد۔ واجد علی شاہ فیروز آباد ضلع اکبر آباد، سید احمد شاہ ہردوئی ضلع لکھنؤ، مقصود علی شاہ شاہجہان پور، مولوی نظام الدین چشتی صابری جھجھر، مولوی محمد کامل شاہ اعظم گڈھ ضلع خاص، محمود شاہ سجادہ نشین بہار خاص ضلع خاص،

(انجام آتھم ص ۶۹ تا ۷۲)..

کل تعداد مدعووین مباہلہ کی ایک سو چھ تک پہنچی ہے۔ اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ ان میں سے کتنے مرے۔ سو شکر ہے کہ اس حساب کے لئے بھی ہمیں تکلیف کرنے کی حاجت نہیں بلکہ خود مرزا صاحب کا کیا کرایا اور ان کے جانشینوں کا مسلمہ حساب پیش کرتے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی نے اپنے مضمون، وفات الانبیاء، مندرجہ ریویو آف ریلی جنز بابت جون جولائی میں صفحہ ۲۵۰ پر مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی سے مردگان کی ایک فہرست نقل کی ہے ہم اسی کو یہاں نقل کرتے ہیں:

۱۔ مولوی غلام دستگیر قصوری ۔۲۔ مولوی محمد حسن بھین ضلع جہلم ۔۳۔ منشی سعد اللہ لودھیانوی ۔۴۔ مولوی عبدالمجید دہلوی ۔۵۔ مولوی رسل بابا امرتسری ۔۶۔ مولوی رشید احمد گنگوہی ۔۷۔ مولوی عبدالعزیز لدھیانوی ۔۸، مولوی محمد لدھیانوی

پس کل آٹھ مخالف منجملہ ایک سو مدعووین کے فوت ہوئے، تو بتلاؤ کثرت زندوں کی ہے یا مردوں کی؟ ہاں مرزا صاحب اور مرزا کے حواریوں نے اس فہرست کو لمبا کرنے کے لئے چند نام اور بڑھائے ہیں جن کو مباہلہ کی دعوت نہ دی تھی۔ بدرا بدر باید رسانید، کی نیت سے ہم ان کو بھی یہاں شمار میں لئے لیتے ہیں وہ نام یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی اسماعیل علی گڈھی۔۲۔فقیر مرزا ساکن دوالمیاں ضلع جہلم۔۳۔فضل داد خان نمبردار چنگا ضلع راولپنڈی۔ ۴۔عبدالقادر ساکن طالب پور ضلع گورداسپور۔۵۔حافظ محمد الدین ساکن ننگر ضلع لاہور۔۶۔بابو الٰہی بخش لاہور۔۷۔مولوی ابوالحسن ساکن پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ۔۸۔چراغ الدین جموی۔۹۔محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ۔۱۰۔نور احمد موضع بھری ضلع گجرانوالہ۔۱۱۔مولوی زین العابدین مدرس حمایت اسلام ہالور؟۔۱۱۔حافظ سلطان سیالکوٹی ۔۱۳امرزا سردار بیگ سیالکوٹی۔۱۴۔مولوی شاہ دین لودہانوی۔۱۵۔مولوی عبداللہ لودہانوی ۔۱۶۔مولوی عبدالرحمٰن ساکن لکھوکے۔

یہ سولہ اشخاص ملا کر پہلی فہرست مردگان کی چوبیس تک پہنچی لیکن جس طرح ہم نے ان غیر مدعووین کو مردگان میں ملایا ہے انصافاً ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم اس تعداد کو مخالفین کی فہرست میں بھی جمع کر لیں۔پس جب ہم ایسا کرتے ہیں تو فہرست سابقہ ایک سو چھ ہیں۔سولہ ملانے سے ایک سو بائیس ہوئے جن میں سے چوبیس مرے،تو کیا نسبت ہوئی؟

ناظرین!ابھی اس دجالی پارٹی کا ایک عذر باقی ہے۔فہرست کو لمبا دکھانے کے لئے دجال اکبر اور اس کی ذریت نے بعض غیر قوموں کے مردگان کو بھی داخل فہرست کیا ہے۔ہم ان کی خاطر ان کو بھی شمار میں لے لیتے ہیں وہ یہ ہیں:

پنڈت لیکھرام۔سہج رام امرت سری۔سومراج قادیانی۔اچھر چند قادیانی۔بھگت رام قادیانی۔عبد اللہ آتھم امرتسری (جس کی بابت مرزا کی پندرہ ماہہ پیش گوئی مشہور ہے جو پیش گوئی کی میعاد گذار کر امن چین اور اطمینان سے دو سال بعد مرا تھا۔شرم ہوتی تو اس کا نام نہ لیتے لیکن شرم چہ کنی ست پیش مرداں بیاید) ڈپٹی آتمارام کی اولاد (یہ وہی ڈپٹی صاحب نے جنہوں نے گورداسپور میں مرزا صاحب پر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ان پر تو مرزا صاحب کے غصہ کا کوئی اثر نہ ہوا مگر ان کی نابالغ اولاد پر نزلہ گرا۔کیوں نہ ہو غصہ بھی دانا ہے کہ موقع بے موقع دیکھ کر ہی عمل دکھاتا ہے حالانکہ اپنے اشتہار تبصرہ میں خود ہی لکھتے ہیں کہ جو مقابلہ کرے اسی پر عذاب نازل ہوتا ہے اس کی اولاد پر نہیں) ڈوئی امریکہ۔پنڈت دیانند

بڑی چھان بین اور جستجو سے کل آٹھ نام ملے،جو سابقہ فہرست چوبیس میں ملانے سے بتیس ہوئے۔ اور انصافاً ہم اپنے علم سے تین نام مدعووین وفات یافتگان میں سے اور بڑھاتے ہیں یعنی مولانا سید نذیر حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب دہلوی نوراللہ مرقدہ۔ مولوی احتشام علی صاحب مرحوم مراد آبادی۔ شاہ جی توکل شاہ انبالوی۔

ان کے ملانے سے ۳۲ سے ۳۵ ہوئے اور جب ہم اس آٹھ کے عدد کو مخالفین کی فہرست ۱۲۲ میں ملائیں تو ۱۳۰ ہوتے ہیں۔ اور ابھی دو مخالف ایسے رجسٹرڈ ہیں کہ مرزا صاحب نے ان کو مدعوین کی فہرست میں نہیں لکھا مگر ہیں وہ اول درجہ کے مخالف یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور حافظ جماعت علی علی پوری (احمد رضا اس کے بیٹے، قاضی فضل احمد، عبداللہ شاہجہان پوری، حامد رضا بریلوی، حیدراللہ، انواراللہ، عبدالحق سرہندی، حکیم محمد الدین امرتسری، حافظ یوسف امرتسری، کرم الدین جہلمی وغیرہ کے نام بھی تو شامل کئے جاسکتے ہیں۔ بہاء) پس ان دو مخالفین کو ملا کر جماعت ۱۳۲ ہوئی جو قادیانی اصطلاح میں بمقابلہ پینتیس مردگان کے شائد بہت ہی کم ہوں گے (شرم شرم شرم)

اب ہم ایک لطیف مضمون ناظرین کو سنائیں کہ دجال قادیانی کہاں تک کوشش کر کے مردگان کی فہرست کو لمبا کیا ہے

اس فہرست میں سہج رام امرت سری دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ کون شخص ہے؟ باہر کا کوئی ہوتا تو خیال ہوسکتا تھا کہ ہم نہ جانتے ہوں مگر امرت سر کے باشندے کو جو مرزا کا سخت ترین مخالف ہو ہم نہ جانیں یہ کیونکر ہوسکتا ہے اس لئے اس تحقیق کرنے کو ہم نے مرزا کی کتاب، حقیقت الوحی کو دیکھا تو اس میں جو لطف پایا ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس لطف میں شریک کریں مرزا صاحب اس سہج رام کی تفصیل یوں لکھتے ہیں: ایک شخص سہج رام امرت سر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرۃً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے انہوں نے تحصیل داری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہوگئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے ایک دن میں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ الٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آ کھڑا ہوا، جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرادو۔ میں نے اس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہوگیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی نوکری کے بارہ میں باتیں کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آ گئی کہ اسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اس دنیا سے گذر گیا (حقیقت الوحی۔۲۹۶؟)

ناظرین بغور ملاحظہ کریں کی مرزا نے کہاں تک اپنے پرانے پرانے مخالفوں کی قبروں سے ہڈیاں نکالی ہیں۔۱۸۸۴ء میں امرت سر کی کمشنری ٹوٹ چکی ہے، جسے آج ۱۹۰۸ء میں ۲۴ سال ہوئے ہیں، اور یہ واقعہ اس سے پیشتر کا ہے جس کی پوری تاریخ معلوم نہیں۔ اسی طرح پنڈت یانند کی موت کو بھی آپ نے داخل کیا ہے حالانکہ پنڈت دیانند کی موت اکتوبر ۱۸۸۳ء میں ہوئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی نے اپنے فوت شدہ مخالفین کی فہرست کو خوب جی کھول کر مکمل کیا ہے

حکیم صاحب! کیا آپ شمار و اعداد صحیحہ پیش کر کے بتلا سکتے ہیں کہ کثرت کس طرف ہے۔

ہاں شائد کثرت سے مراد آپ کی یہ ہو گی کہ مرزا صاحب تو اکیلے مرے اور ان کے مخالفین زیادہ مرے۔ مگر ہمیں آپ جیسے حکیم مزاج سے یہ توقع نہیں کہ آپ ایسی بات کہیں، لیکن تاہم ہم اس کے جواب کے لئے مرزا کی جماعت کے مردگان کی فہرست بتلانے کو طیار ہیں۔ پس آپ یہ بات کہتے ہوئے ذرہ مولوی عبد الکریم وغیرہ کو یاد کر لیجئے گا۔ حکیم صاحب!

شکائتوں کے کھلیں گے دفتر، ادھر تمہارے، ادھر ہمارے

اخیر میں میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ میرے یا ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے معاملہ کو دوسرے مخالفین کی طرح نہ جانیں کیونکہ ہم دونوں کا اپنی زندگی میں مرنا مرزا نے جیسا مشہور کیا تھا کسی اور کا نہیں۔ خاص کر میری بابت جو الفاظ فرمائے تھے میں آپ کی خاطر پھر نقل کرتا ہوں گو آپ بڈھے قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں تاہم کیا عجب کہ خدا آپ کو سمجھ دے تو آپ اپنا خاتمہ درست کر لیں۔ غور سے سنئے

اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (ثناءاللہ) پر میری (مرزا کی) زندگی میں ہی وارد نہ ہوں تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب قد جاء کم بصائر من ربکم ۔ اتقوا اللہ یجعل لکم ...

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

آگے چلئے! حکیم صاحب فرماتے ہیں:

ہاں یہ بیشک دیکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالی کی جو سنت انبیاء کے ساتھ ہے اس میں اس کی کوئی نظیر بھی ملتی ہے یا نہیں۔اب دیکھو حضرت عیسی کے لئے اللہ تعالی نے فرمایا:

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم

یعنی عیسی بن مریم کی زبان سے بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر جنہوں نے حضرت عیسی کا انکار کیا لعنت کی گئی۔

مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ لعنت حضرت عیسی کے واقعہ صلیب کے بہت مدت بعد پڑی جب یروشلم تباہ ہوا۔ بہر حال لعنت کرنے والے تو تھے حضرت عیسی اور انہی کو بزعم خود یہود نے صلیب پر مار ڈالا حالانکہ لعنت کا اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ یہود پر عذاب حضرت عیسی کے سامنے آتا مگر ایسا نہ ہوا۔ پھر دیکھو حدیث

قال رسول اللہ ﷺ بینا انا نائم فاتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذهب فکبرا علی فاوحی الیّ ان انفخهما فذهبا فاولتهما الکذابین الذین انا بینهم صاحب صنعاء و صاحب الیمامة (بخاری) یعنی رؤیا میں دوسونے کے کنگن آپ کے ہاتھوں میں ڈالے گئے جو آپ کو بہت برے معلوم ہوئے پھر آپ کی طرف وحی کی گئی کہ آپ دونوں کو پھونک ماریں چنانچہ آپ نے دونوں کو پھونک ماری تو وہ دونوں گم ہو گئے۔ اس کی تاویل آپ نے دو کذابوں سے کی یعنی اسود عنسی اور مسیلمہ۔ اب دیکھو یہاں آنحضرت ﷺ کی طرف وحی کی گئی اور اس وحی کے مطابق آپ کی پھونک سے دونوں گم بھی ہو گئے جس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں آپ کے ہاتھ سے ہلاک ہو گئے مگر اسود عنسی تو عین آپ کی وفات کے وقت ہلاک ہوا اور مسیلمہ پیچھے تک زندہ رہا، اور ضرور ثناء اللہ اور عبدالحکیم کی طرح ڈینگیں مارتا رہا ہوگا کہ دیکھو آنحضرت ﷺ میرے سامنے فوت ہو گئے۔ پھر وہ صدیق کے ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ اسی دقت کو محسوس کر کے صاحب فتح الباری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اما مسیلمة فکا ن القاء ہ علیه حتی قتله ابو بکر الصدیق فقام مقا م النبی ﷺ فی ذا لك یعنی اس پیش گوئی میں صدیق آنحضرت ﷺ کے کے قائم مقام ہو گئے (ریویو۔ ص ۲۹۶)

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: حیرانی ہے کہ آپ کو حکیم نورالدین کہیں یا رأس المجانین۔ اے جناب! آپ ایسے مناظر اور متکلم ہو کر ایسی بے ڈول باتیں کرتے ہیں، تو دوسروں کی کیا شکایت۔ بے چارے مسیلمہ کذاب کو ڈھینگیں مارنے کا حوصلہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پیغمبر اسلام نے میرے ساتھ کوئی اس قسم کا مباہلہ نہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ ہاں اگر مرزا صاحب اس وقت ہوتے تو اسکو بھی سکھا دیتے کہ کم بخت اس وقت دو ورقہ اشتہار نہ دیا تو کب دے گا؟ فوراً سے پہلے اشتہار دے دو کہ سنت اللہ یہی ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرا کرتا ہے، لیکن جب اپنے پر گذری تو سب کچھ بھول گئے۔ آہ! خود غرضی تیرا ستیاناس ہو، تو کیسے کیسے داناؤں اور حکیموں کو بھی عقل کا دشمن بنا دیتی ہیں۔

حکیم صاحب! ہمارا استدلال تو مرزا جی کے اس کلام سے ہے جو آپ کی خاطر ہم پھر نقل کرتے ہیں غور سے سنیئے:

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (ثناءاللہ) پر میری (مرزا) زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

منہاج نبوت کے مدعیو! بتلاؤ! کسی نبی نے اپنے مخالفوں سے ایسا کہہ کر یہ نتیجہ دکھایا ہے؟ جو تمہارے نبی اور رسول نے دکھایا ہے۔ منہاج نبوت کا لفظ اگر دیوانوں کی طرح بار بار منہ پر نہیں لا رہے ہو، تو اس کی کوئی نظیر دکھاؤ۔

حکیم صاحب! حضرت مسیح کی لعنت کا ذکر انجیل متی ۷ باب کی ۶، اور ۱۵ کی ۲۶، اور ۲۳ کی ۳۳ آیت میں ملتا ہے وہیں ان کی لعنت کا اثر بھی ثابت ہے کہ مسیح یہودیوں کو سانپ اور سانپوں کا بچہ کہتے ہیں، یہی ان کی لعنت کا اثر ہے۔ علاوہ اس کے اس سے کیا نتیجہ نکلا؟ مطلب تو یہ ہے کہ ایک نبی اپنے مخالف کو یوں کہے کہ اگر تو میری زندگی میں نہ مرے تو میں خدا کا فرستادہ نہیں۔ پھر اسی مخالف کی زندگی میں وہ نبی خود مر جائے۔ عالم باعمل اور فاضل بے بدل ہو تو اسکی نظیر بتلاؤ۔ ورنہ اس سے کیا فائدہ کہ آنحضرت ﷺ کا خواب سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہو کہ خواب میں کنگن دیکھے، تو آپ نے فرمایا وہ دو کذاب ہیں حالانکہ ایک ان میں سے بعد مرا۔ اے جناب! میں یہ تو نہیں کہتا کہ مرزا کی طرح آپ نے بھی علم حدیث کسی استاد سے نہیں پڑھا، ہاں یہ ضرور کہتا ہوں کہ لکنه اخلد الی الارض

حکیم صاحب! اولهما كذا بين اس میں ما کی ضمیر سواران کی طرف ہے یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کنگن خواب میں میرے ہاتھوں میں پہنائے گئے تھے وہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہیں۔ بتلائیے! اس میں جھوٹ کیا ہے۔ رہا ان کا پہلے یا پیچھے مرنا، اس کو خواب کی تعبیر میں کوئی دخل نہیں۔ خواب کی تعبیر صرف ان دو کے مصداق بتلانے سے ہے اور بس۔ آگے چلئے آپ فرماتے ہیں:

پس منہاج نبوت کے رو سے کوئی اور مشتبہ باقی نہیں رہتا (بشرطیکہ شرم وحیا کی پرواہ نہ کی جائے۔ مرقع)

ہمارے مخالف ایک لمحہ کے لئے غور کریں کہ جس استدلال سے وہ حضرت مسیح موعود کے ثناء اللہ اور عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جانے سے جھوٹا ہونے کا نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں اسی استدلال سے اس کثیر تعداد کی ہلاکت سے جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہلاک ہوئے آپ کی صداقت کا کھلا کھلا نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں؟ پھر کیا ان کا فرض نہیں کہ ایسی صورت میں سنت اللہ کو دیکھیں اور منہاج نبوت پر غور کریں۔ اگر اسی بات کو الٹا کر وہ ہمارے سامنے پیش کریں یعنی یہ کہیں کہ جس طرح ہم ان مخالفین کی ہلاکت سے جو حضرت مسیح موعود کے مقابل پر آئے تھے آپ کی صداقت کا نتیجہ نکالتے تھے اب آپ کے ثناء اللہ اور عبدالحکیم کے سامنے فوت ہو جانے سے ان کے جھوٹے ہونے کا نتیجہ نکالیں تو ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم منہاج نبوت سے باہر نہیں جاتے، بلکہ ہم کثرت کو دیکھیں گے کہ کس طرف ہے۔ اور جب کثرت شہادت سے ایک نتیجہ پر پہنچ جاویں تو جو مثال اس کثرت کے خلاف پیش کی جاوے گی اسکے لئے منہاج نبوت اور سنت اللہ پر غور کریں گے اگر اس کی نظیر وہاں ملے جیسا کہ معاملہ زیر بحث میں ہم نظیریں دکھا چکے ہیں (جن کا ہم رد کر چکے ہیں۔ مرقع) تو پھر شبہ اور اعتراض کوئی باقی نہیں رہتا۔ اور اگر نظیر نہ بھی ملے تو بھی پیش گوئیوں اور دعاؤں کے متعلق خدا کی پاک کتاب سے ہمیں یہ قانون معلوم ہوتا ہے کہ کثرت کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ایک طرف پیش گوئی کے متعلق یہ قانون بیان فرمایا کہ ان يك صادقاً يصبكم بعض الذى يعدكم اور دوسری طرف ادعونى استجب لكم کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنبلو نکم بشیء من الخو ف .. الخ ۔ اور تمام دنیا بھی اسی اصول کو مانتی ہے کہ استثنا سے قاعدہ نہیں ٹوٹا ۔اب ہمارے مخالف بتائیں کہ وہ کیا جواب اس کا دیتے ہیں کہ جس صورت میں وہ ایک مثال کو لے کر کہ حضرت مرزا صاحب اپنے فلاں مخالف کی زندگی میں فوت ہو گئے جس کے لئے انہوں نے دعا کی تھی اتنا شور دنیا میں ڈال رہے ہیں اور پھولے نہیں سماتے تو اسی قسم کی ان بہت سی مثالوں سے جن میں حضرت کے مخالف آپ کے مقابلہ میں آ کر آپ کی زندگی میں ہلاک ہو گئے وہ کیوں آنجناب کی صداقت کا نتیجہ نکالنے میں متامل ہوتے ہیں؟ اب تک وہ اس اصل کو ہی تسلیم نہ کرتے تھے اور اس طرح سے گریز کر لیا کرتے تھے مگر اب جب کہ وہ خود اپنی اشتہار بازی میں اس اصل کو تسلیم کر چکے ہیں تو اب ہمارے اس مطالبہ کا جواب دیں کہ کثیر تعداد مخالفین کی ہلاکت سے اسی اصول کی بنیاد پر جو کچھ نتیجہ نکلتا ہے اس سے اب گریز کرنے کی کون سی راہ ان کے پاس باقی ہے ۔اللہ تعالی اپنے مصالح کو آپ ہی خوب جانتا ہے مگر میری سمجھ میں تو اس طریق میں یہ بھی ایک مصلحت الہی تھی تا یہ لوگ پورے پورے ملزم ٹھہریں اور ان کی زبانوں سے وہ اقرار کرایا جائے جس کی رو سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ایک ثابت شدہ امر ٹھیرتا ہے ۔اب ان کے ہاتھ میں ان کے اپنے اقرار کی رو سے اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ تائیدی شہادت کے ایک عظیم الشان مجموعہ کے مقابلہ میں ان کے پاس ایک آدھ بات مخالفانہ شہادت کی ہے اس کا جواب ہم تو دے چکے اور منہاج نبوت سے اپنے جواب کی سچائی ظاہر کر چکے ۔اب ان کا جواب سننے کے لئے منتظر ہیں کہ آیا یہ لوگ منہاج نبوت کو قائم رکھیں گے یا اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور مخالفت کو قائم رکھ کر دہریہ پن کی طرف جھک جائیں گے (ریویو آف ریلی جنز مذکور ۔ص ۲۹۸)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم تو سمجھتے تھے کہ حکیم صاحب کوئی معقول بات کہیں گے جس کے جواب دینے میں ہمیں کچھ دقت ہوگی ،مگر افسوس کہ آخر کار آپ مرزا کے مرید ہی ثابت ہوئے کہ :سوال از آسمان جواب از ریسمان ۔

اے جناب ! آپ اتنا تو غور کریں کہ ہمارا استدلال یہ ہے کہ ایک شخص (بقول خود) الہامی نبی اور رسول یہ اعلان شائع کرتا ہے کہ اگر میں فلاں فلاں کی زندگی میں مر جاؤں تو میرے دعوے سب غلط ہیں اور اگر اس کو میری زندگی میں موت نہ آئے ،تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔آپ اس وزن کا کوئی واقع پیش کریں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی الہامی شخص نے مرزا صاحب کو کہا ہو کہ اگر میں مرزا سے پہلے مرجاؤں یا مرزا میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا، پھر وہ اس وعدے کے بعد مر گیا ہو، تو ایسے شخص کو ہم الہامی تو کیا شیطان سے بدتر نہ جانیں، تو آپ ہم کو الزام دیں۔ ہمارے مذہب میں ایسے شخص پر خدا کی، رسول کی، اور دنیا بھر کے تمام نیک بندوں کی لعنت ہوگی۔ لیکن میں حیران ہوں کہ آپ اہل علم ہو کر ایسے استدلال کے مقابلے پر یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں مخالف مرزا کے سامنے مر گیا تو مرزا کیوں سچا ثابت نہ ہوا؟ غور فرمایئے! کھسیانی بلی کھمبہ نوچے، والی مثل ہے یا نہیں۔ محض کسی کا مرجانا کسی کے صدق و کذب کی کوئی دلیل نہیں، جب تک کسی الہامی نے زوردار تحدی سے اس کی موت کی خبر نہ دی ہو۔

اسی لئے اگر مرزا صاحب نے بھی یہ تحدی نہ کی ہوتی تو آج ہم اس استدلال سے کام نہ لیتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی مخالف نے تو مرزا کے متعلق کیا ہی کہا ہوتا خود مرزا نے بھی کسی مخالف کے حق میں (بجز میرے) مقابلہ کا یہ اعلان شائع نہیں کیا کہ پہلے مرنے والا جھوٹا ہے۔ اچھا ہم آپ کی خاطر فرض کئے لیتے ہیں کہ مرزا کی زندگی میں مخالفوں کے مرنے سے مرزا کی سچائی ثابت ہوئی تھی، مگر اس کا کیا علاج کہ، آخری فیصلہ، ان کا اپنا لکھا اور تسلیم کیا ہوا ان کے خلاف ثابت ہوا۔ اس لئے ہم اسی کو بوجوہ ذیل ترجیح دیتے ہیں۔

۱۔ اس لئے کہ پہلے مرنے والے الہامی نہ تھے۔

۲۔ ان مرنے والوں نے کوئی اعلان اس قسم کا شائع نہ کیا تھا۔

۳۔ یہ اعلان مرزا نے اپنے صدق اور کذب کے معیار کے لئے شائع کیا تھا۔

۴۔ مرزا نے یہ اعلان بمنشاء خداوندی شائع کیا تھا (بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)۔

۵۔ مرزا کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر بڑا ناز تھا۔ بلکہ دعا قبول ہوئی کو واپس لے لینے کے بھی مدعی تھے (دیکھو ان کا اشتہار متعلقہ شیخ مہر علی رحوم ہوشیار پوری ملحقہ کتاب آئینہ کمالات اسلام)۔

۶۔ یہ فیصلہ آخری ہے اور آخری فیصلہ سابقہ فیصلوں سے زیادہ معتبر ہوتا ہے۔ اصول حدیث اور قانون کا بھی یہی حکم ہے۔

کثرت اور قلت کی تحقیق ہم پہلے کر چکے ہیں۔ منہاج نبوت کا ثبوت جو آپ نے آیت کریمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یصبکم سے دیا ہے، بخدا مجھے آپ کی نسبت جو حسن ظن تھا وہ بالکل باطل ہو گیا۔ گو میں آپ کو مرزا کے مرید ہونے کی وجہ سے نیم سودائی جانتا تھا مگر میرا یہ بھی خیال تھا کہ آپ چونکہ قرآن مجید کا درس تدریس کرتے ہیں اور رات دن آپ کا یہ شغل ہے اسلئے قرآن مجید کے مضامین پر تو ضرور آپ کو اطلاع ہو گی مگر افسوس کہ:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر کوئی آپ کی نسبت قرآن دانی کا اعتقاد رکھے گا، تو میں اس کو نیم پاگل جانوں گا۔

حکیم صاحب سنئے! نبوت کی طرف سے منکرین کو جو عذاب کے مواعید سنائے جاتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ا۔ دنیا کے متعلق۔ ۲۔ آخرت کے متعلق۔

ان دونوں کا ثبوت سنئے:

ولنذ یقنهم من العذا ب ا لا د نی دو ن العذا ا لا کبر لعلهم یر جعو ن (پ۲۱۔ع ۱۵) ہم ان کافروں کو بڑے عذاب سے پہلے ہلکا سا عذاب چکھائیں گے تاکہ یہ منکرین رجوع کریں

اس آیت میں عذاب دو قسم کا بتلایا گیا ہے ایک ادنی اور ایک اکبر۔ ادنی عذاب پر رجوع کی توقع ظاہر کی گئی ہے پس آپ کی پیش کردہ آیت میں جو یصبکم کا لفظ ہے اس کا مصداق یہی ادنی ہے جس پر رجوع کو متوقع بتلایا گیا ہے

ناظرین کی خاطر ہم اس آیت کی ذرہ تفصیل کرتے ہیں:

حضرت موسیؑ جب فرعون اور اسکی قوم کے پاس آئے تو فرعون نے اور اس کی قوم نے مخالفت کا اظہار کیا۔ فرعون کی قوم میں ایک شخص تھا جو خفیہ ایمان رکھتا تھا اس کی بابت اس آیت میں ارشاد ہے:

قال ر جل مو من من آ ل فرعون یکتم ایما نه اتقتلو ن ر جلاً ان یقو ل ر بی الله و قد جاءکم بالبینا ت من ر بکم و ان یك کا ذباً فعلیه کذ به و ان یك صا دقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ ان الله لا یهدی من و مسر ف کذا ب (پ۲۳۔ع۹) یعنی ایک ایمان دار شخص نے جو فرعون کی قوم سے تھا اور اپنا ایمان مخفی رکھتا تھا فرعونیوں سے کہا کیا تم ایک شخص (موسی) کو اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتا ہے اور تمہارے پاس دلائل بینہ لا چکا ہے (یہ تو سوچو) اگر وہ کاذب ہے تو اس کے کذب کا وبال اس پر ہے اور اگر وہ صادق ہے تو جن جن واردات کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے ان میں سے بعض تم کو ضرور پہنچ جائے گی۔

اس آیت میں اس مومن شخص نے ،بعض، کا لفظ دنیاوی عذاب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا ہے جس پر رجوع کی امید ہوسکتی ہے چنانچہ اس کلام کے بعد فرعونیوں پر جو دنیاوی عذاب آئے وہ اسی لئے کہ رجوع الی اللہ کریں۔

لیکن قادیانی اصطلاح ہی الگ ہے۔ان کے نزدیک خدا تعالی اپنے رسولوں اور مرسلوں سے وعدہ کر کے خلاف کر دیتا ہے۔ان کے نزدیک یہ ہوسکتا ہے کہ نبی اپنے مخالفوں سے تحدی کر کے ایک بات خدا کے حکم سے کہے مگر خدا ایسا غافل اور بے نیاز ہو جائے کہ تمام منکرین کے سامنے نبی کو ذلیل اور اسکے پیرؤوں کو رسوا کرادے مگر اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔ پھر اس انکار کی وجہ سے منکرین پر عذاب بھی بھیجے سبحان اللہ! ایسے ہی خدا کے حق میں یہ شعر موزوں ہے

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

اس جگہ قادیانی دجال کی جوتیوں کے غلام (ہم نے از خود ایسا نہیں لکھا بلکہ یہ خوش آمدی خود اپنے آپ کو مرزا کی جوتیوں کا غلام لکھا کرتا تھا۔مرتع) اڈیٹر بدر کی بھی ایک انوکھی بات ناظرین کو سناتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ لوگ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کیلئے کہاں تک سینکڑوں جھوٹ بولنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے جوتیوں کا غلام لکھتا ہے:

خود حضرت نبی کریم ﷺ ایک جنگ میں ایسے گھبرا کر دعائیں کرنے لگے کہ حضرت صدیق اکبر کو کہنا پڑا کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں؟ کیا وعدہ الٰہی نہیں کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وعدہ تو ہے مگر وہ غنی ذات ہے میں اس کے غنا سے ڈرتا ہوں (آئینہ صداقت ص ۷)

یہ واقع جنگ بدر میں اس طرح ہوا ہے جو بخاری کے الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں:

عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ یوم بدر اللھم انشدك عھدك و وعدك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللھم ان شئت لم تعبد فا خذ ابو بکر بیدہ فقا ل حسبك فخر ج و ھو یقو ل سیھز م الجمع و یو لو ن الد بر (بخاری کتاب المغازی) یعنی آنحضرت ﷺ نے یوم بدر میں دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ تیرا وعدہ تجھ سے مانگتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو تیری کوئی بھی عبادت نہ کرے گا۔ یعنی اگر تو ان مسلمانوں کو ہلاک کر دے گا تو اس وقت دنیا میں تیری خالص عبادت کرنے والا کوئی بھی نہ ہوگا۔ آپ کی دعا اور الحاح سن کر حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا حضرت! بس یہ دعا کافی ہے۔ یعنی اب اپنے آپ کو مزید زحمت میں نہ ڈالئے۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ یہ آیت پڑھتے ہوئے باہر آگئے کہ سیھز م الجمع یعنی یہ فوجیں ابھی بھگا دی جائیں گی اور پیٹھ پھیر جائیں گے (بحمد اللہ ایسا ہی ہوا۔ مرقع)

یہ حدیث صحیح بخاری میں کئی ایک جگہ درج ہے۔ کتاب الجہاد میں بھی اسی طرح ہے۔ کتاب المغازی میں بھی ہے۔ دجالی پارٹی کا قاعدہ ہے کہ دجال اکبر کی روش پر کسی مقام کی عبارت اصلی الفاظ میں تو نقل نہیں کرتے بلکہ محض زبانی الفاظ میں لکھ دیتے ہیں گویا تمام دنیا ان کی امت ہے کہ ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو وحی آسمانی طرح تسلیم کر لیں گے۔

حکیم صاحب نے ادعو نی اور لنبلو نکم میں بھی تعارض سمجھا ہے۔ اس پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اے جناب! یہ دونوں آیتیں ایک دوسری کی موید ہیں لنبلو نکم والی آیت سے تو اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بحکم الہٰی آفات اور تکلیفات ضرور آئیں گی اور ادعو نی والی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس تکلیف کے ساتھ دعا کرتے..... دعا قبول ہوگی۔ نہ اس میں بعض کا ذکر ہے نہ کل کا۔ اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ کسی نبی اور رسول کی دعا جسکی قبولیت کا خدا نے وعدہ بھی کیا ہو وہ بھی اپنا اثر الٹا دکھاتی ہے کیا سچ ہے:

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا الٹا　　　رحم کی جا نہیں آ جاتا ہے غصہ الٹا

حکیم صاحب میں اس جگہ مکرر آپ کی قرآن دانی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ:

گر تو قرآن بریں نمط خوانی　　　ببری رونق مسلمانی

ہاں آپ کے سوال کا جواب گو ہم پہلے ہی دے آئے ہیں لیکن وہ سوال بڑا لذیذ اور آپ کی قلعی کھولنے والا ہے اس لئے ہم اس کو دوبارہ نقل کر کے جواب دیتے ہیں آپ پوچھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مخالف بتاویں کہ وہ کیا جواب اسکا دیتے ہیں کہ جس صورت میں وہ ایک مثال کو لے کر کہ مرزا صاحب اپنے فلاں مخالف کی زندگی میں فوت ہوگئے جس کیلئے انہوں نے بددعا کی تھی اتنا شور دنیا میں ڈال رہے ہیں اور پھولے نہیں سماتے تو اس قسم کی ان بہت سی مثالوں سے جن میں حضرت کے مخالف آپکے مقابلہ میں آکر آپکی زندگی میں ہلاک ہوئے وہ کیوں آنجناب کی صداقت کا نتیجہ نکالنے میں متامل ہوتے ہیں۔

کیا یہی سوال ہے نا؟ سنئے۔ آپ اس قسم کی ایک ہی مثال بتلادیں کہ کسی مستند اور مسلّم الہامی نے یہ دعا شائع کی ہو کہ ہم دونوں (مرزا اور الہامی) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا، پھر وہ الہامی مرگیا ہو۔ اور اس کے مرنے کے بعد ہم اس کو الہامی مانتے ہوں۔ ہم تو ایسے الہامی پر لعنت کرتے ہیں اور آپ بار بار یہی پیش کئے جاتے ہیں۔

آیئے ہم آپ کی خاطر یہ رعایت بھی آپ کو دیتے ہیں کہ کوئی ایسا ہی مخالف بتلایئے جس کے مقابلہ میں مرزا صاحب نے یہ اعلان کیا ہو کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے مرے گا پھر وہ پہلے مرگیا ہو۔ اگر ایسا نہیں تو خالی مرجانا کسی مخالف کا حجت نہیں ہے۔ اگر مرزا صاحب نے ہمارے متعلق یہ الہامی شائع نہ ہوتی تو ہم بھی ان کے مرنے سے ان کے کذب پر استدلال نہ کرتے بلکہ ان کی موت کو معمولی موت جانتے لیکن اس کا کیا علاج کہ انہوں نے ایک ایسا اعلان کردیا جو بحکم قضی الرجل علی نفسه ان کے حق میں اقبالی ڈگری ثابت ہوا۔

حکیم صاحب! ہم آپ کی، تائیدی شہادت کا مجموعہ، بھی دیکھنا چاہتے ہیں اگر آپ بتلادیں تو مشکور ہوں گے، نہیں تو اس کو بھی دیوانے کی ایک بڑ جانیں گے۔

آگے چلئے آپ لکھتے ہیں:

یہ جواب ہمارا صرف ایک پہلو سے ہے اور اس کے ساتھ بعض اور امور بھی قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ ثناء اللہ نے پہلے مباہلہ سے انکار کیا اور اس بددعا کے جو حضرت صاحب نے اس کے لئے کی تھی مباہلہ ہونے سے انکار کیا اور اب خود اس کا نام مباہلہ رکھتا ہے جو ایمان داری نہیں ہے حقیقت الامر یہی ہے کہ مباہلہ نہیں ہوا۔ (ریویو مذکور۔ص ۲۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ جواب آپ کی دیانت اور علم کے مطابق تو ٹھیک ہے مگر دراصل ٹھیک نہیں۔ مباہلہ کے اصل معنی چونکہ یہ ہیں کہ فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق میں بددعا کریں اور یہ تو ظاہر ہے کہ میں نے مرزا کے مقابلہ میں کوئی بددعا نہیں کی، اس لئے میں نے اس کے مباہلہ ہونے سے انکار کیا تھا مگر چونکہ مرزا جی نے اور مرزا کی اندھی تقلید میں مرزائیوں نے اس کا نام مباہلہ رکھا (دیکھو تبصرہ مرزا صاحب۔ ص ۱) اس لئے میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا ہوگا، ورنہ دراصل مباہلہ نہیں بددعا ہے۔

آگے چلئے آپ لکھتے ہیں:

دوسرے یہ کہ جب حضرت (مرزا) صاحب نے اس کے لئے بددعا کی تو اس نے اس بات سے بھی اپنا انکار شائع کر کے لکھ دیا کہ میں اس طریق فیصلہ کو منظور نہیں کرتا جیسا کہ اس کے اخبار اہل حدیث سے ظاہر ہے۔ بعض لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ اس کے انکار سے کیا ہو سکتا ہے؟ وہ نہیں سوچتے کہ حضرت مسیح موعود تو کسی طرح سے اس سے فیصلہ چاہتے تھے اور جب دوسرا فریق ہی اس طریق فیصلہ سے انکاری ہے تو فیصلہ کہاں ہوا؟

جواب: تو پھر باوجود میرے انکار کے مرزا اور مرزا کے دام افتادہ کیوں اس دعا کو فیصلہ کن جانتے تھے؟ میرا انکار ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں نکلا تھا، مگر مرزا اور اسکے حاشیہ نشین اس سے بعد بھی اس دعا کو فیصلہ کن کہتے رہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ۳ جون ۱۹۰۷ء کو میں نے ایک خط بطلب کتاب حقیقۃ الوحی حسب وعدہ مرزا کے مرزا کے نام بھیجا، جس کا جواب مرزا کی طرف سے بذریعہ اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا جو یہ ہے:

آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اسوقت ظاہر کیا گیا تھا جب کہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تا کہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے، مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعین عذاب کی خواہش کی ظاہر کی اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا، اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! اس خط کو بغور ملاحظہ کیجئے کہ دو باتوں کا ثبوت اس سے کیسا صاف ہوتا ہے

ا۔ایک تو یہ کہ مرزا نے میرے ساتھ فیصلے کی جو دعا کی تھی بمنشاء خداوندی کی تھی۔

دوئم یہ کہ میرے انکار مجریہ ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کا مرزا جی کی اس دعا پر کوئی اثر نہ ہوا تھا بلکہ باوجود میرے انکار کے مرزا اور مرزائی بدستور دعا مرزا فیصلہ کن جانتے رہے اور انتظار کرتے رہے۔اب وقوعہ کے بعد حکیم صاحب کا اوران کی تقلید میں ان کے ماتحتوں کا انکار کرنا اہل دانش کے نزدیک بجوئے نارزد

اور سنئیے! میرے انکار مجریہ ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد ۹ مئی ۱۹۰۷ء کے بدر میں مرزا صاحب کی تقریر یوں درج ہے کہ: ثناء اللہ کے واسطے بھی ہم نے توبہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا ہوتا ہے کہ توبہ سے انسان بچ جائے۔

دجالی پارٹی کے اعلی ممبرو! کس دیانت اور امانت سے کہتے ہو کہ ثناء اللہ کے انکار سے مرزا کی دعا ردّ ہوگئی۔انصاف اور ایمان سے ( ان کنتم مو منین ) کہنا کہ اگر میں مرجاتا تو تم لوگ ان تحریرات مرزا کو پیش کر کے سچائی کا اظہار کرتے یا نہ؟ ضرور کرتے۔تو کیا درصورت موت مرزا میرا اور دیگر مسلمانوں کا حق نہیں کہ وہ انہی تحریرات کو پیش کر کے مرزا کی تکذیب پر تائید حاصل کریں۔

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید ۔بھلا یہ تو بتاؤ کہ خدا کا نبی خدا کے حکم اور منشا سے اپنے سخت مخالف کے ساتھ فیصلہ کی دعا کرے اور صورت فیصلہ شائع کردے مگر وہ مخالف اپنی مخالفت یا شرارت سے اس فیصلہ سے انکار کرے،تو وہ فیصلہ جس کے لئے نبی صاحب نے دعا کی تھی ردّ ہوسکتا ہے؟ او ظالمو! کہتے ہوئے ذرہ تو شرم کرو۔سنو

ربك یخلق ما یشاء و یختار و ما کان لھم الخیرۃ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے خدائی کاموں میں مخلوق کو کچھ اختیار نہیں۔

اچھا ہم تمہاری ہی بات مان لیتے ہیں کہ میرے انکار سے یہ فیصلہ مسترد یا ملتوی ہوگیا۔مگر یہ تو بتلاؤ کہ یہ دعوی تمہاری طرف سے ہے یا اصل مدعی (مرزا) نے بھی اس کو کہیں شائع کیا یا اشارہ کیا ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو اس کا حوالہ دو ان کنتم صادقین اگر انہوں نے شائع نہیں کیا تو اسکا دعوی کرنے والے تم کون ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب آپ تو بطور فخر کہا کرتے ہو کہ ہمارے امام نے یہ ایک عجیب اصول مباحثہ ایجاد اور شائع کیا ہے کہ الہامی کتاب وہ ہے جو خود دعوی کرے اور خود ہی دلیل بیان کرے کسی دوسرے کی محتاج نہ ہو۔ پس آپ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر اپنے الہامی کی صداقت کا اظہار خود اس کے الفاظ میں بیان کریں ہم آپ کا مصنوعہ نہیں سنیں گے، کیا آپ بھول گئے کہ آپ وہی تو ہیں جنھوں نے گذشتہ دسمبر میں لاہور آریہ کانفرنس کے جلسہ میں مرزا کے الہاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں ترجمہ نہیں کرسکتا اور نہ میرا ترجمہ حجت ہے جب تک اصل ملہم ترجمہ نہ کردے وغیرہ۔ تو آج آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے؟ کہ آپ ایک ایسی بات کا دعوی کریں جو اصل ملہم نے نہیں کیا۔ سچے ہو تو اصل ملہم کے الفاظ شائع کرو جن کو اس نے شائع کیا ہو کہ مولوی ثناء اللہ کے انکار سے اب فیصلہ مسترد یا ملتوی ہوگیا ہے جیسا کہ ہم نے ثبوت دیا ہے کہ میرے انکار کے بعد بھی مرزا اس دعا کا فیصلہ کن ہونا مانتا رہا ہے۔

آگے چلئے آپ لکھتے ہیں:

تیسرے یہ کہ ہم تو اس باب کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت (مرزا) صاحب کی بددعا اس کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اسکا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا۔ یہ بات ہم تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں ہاں جس طرح خدا تعالی نے مسیلمہ کذاب کو آنحضرت ﷺ کے بعد تک زندہ رکھا اسی طرح کسی مصلحت کی وجہ سے ان دونوں (ثناء اللہ، ڈاکٹر عبدالحکیم) کو بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کے بعد تک زندہ رکھا (ریویو مذکور ۲۹۸۔۲۰۰)

جواب: ہمارے زندہ رہنے کو مسیلمہ کذاب کی طرح کہہ کر آپ نے مخالفین اسلام کو موقع دیا ہے کہ وہ بھی اسلام اور نبی اسلام کی تکذیب اسی طرح کریں جس طرح مرزا کی کیا کرتے ہیں۔ افسوس ہے آپ کی حمیت اسلامی پر۔ اے جناب! مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہماری مشابہت جب ہوتی کہ پیغمبر اسلام نے بھی مرزا کی طرح یہ اعلان کیا ہوتا کہ میرا اور مسیلمہ کذاب کا فیصلہ یہ ہے کہ جو پہلے مرے وہ جھوٹا سمجھا جائے۔ اگر اس مضمون کا کوئی اعلان نبوی آپ کی الماریوں میں ہے تو دکھایئے تا کہ مخالفین اسلام کو پیغمبر اسلام کی تکذیب کا اچھا موقع مل سکے جو آپ کا مقصود ہے۔ اس طرح تو اگر مخالفین اسلام آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بول پڑے تو منہ پر وہی ایک لگے گی جو آپ کے لگتی ہے کہ کوئی اعلان نبوی اس مضمون کا دکھاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا آپ کا یہ کہنا کہ ثناء اللہ اس کا نتیجہ بھی دیکھ لیگا اس کا جواب ایک تو قرآن نے دیا ہے۔ سنئے:
یتر بصو ن بکم الدوا ئر علیهم دا ئرة السو ء (مسلمانوں پر ان کے مخالف گردش ایام چاہتے تھے خدا نے جواب دیا گردش ایام انہی پر ہے)۔
اور سنئے لا یحیق المکر السی الاّ با ھله۔ (برا مکر کرنے والوں پر ہی پڑتا ہے)
دوسرا جواب وہی ہے جو عام طور پر اخلاقی فقرہ مشہور ہے: مشتے بعد از جنگ یاد آید بر کلّہ خود بائد زد
اب دیکھنا کیا ہے؟ دیکھنا تو یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں مرے۔ جب نہ ہوا تو کیا ہوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ یوں تو مشہور ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند  مقبلاں راز وال نعمت وجاہ

آگے چلئے آپ لکھتے ہیں:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ حضرت مسیح موعود نے کیوں ایسی بددعا کی یا کیوں ایسا خیال کیا؟ جس میں ان دونوں کی اپنے سامنے موت کو معیار صداقت قرار دیا۔ یہ اس لئے کہ آپ اس قدر مخالفوں کی ہلاکت کو جو آپ کے مقابل پر آئے تھے دیکھ چکے تھے کہ آپ اپنے رب سے پورا یقین رکھتے تھے کہ وہ ایسا ہی کرے گا مگر خدائے تعالیٰ غنی بھی ہے وہ جس طرح چاہتا ہے ایک کام کو کرتا ہے کسی کا مطیع نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے آخر اس سلسلہ کو کامیاب کر کے دکھانا ہے سو اس نے حضرت مسیح موعود کی وفات سے بھی اس کی کامیابی کا ثبوت دے دیا ہے اور ابھی خدا جانے اور کیا کیا ہاتھ اپنی نصرت کے دکھائے گا خود اس کی تائید غیبی جو آپ کی وفات کے وقت میں اس سلسلہ کے شامل حال ہوئی اور پہلے سے شائع شدہ وعدوں کے مطابق ہوئی بتا رہی ہے کہ تمام اعتراض ہیچ ہیں۔ (ریویو آف ریلی جنز مذکور۔ ص ۲۹۹)

جواباً شیخ الاسلام فرماتے ہیں: کیا فضول جواب ہے حکیم صاحب! خدا تعالیٰ غنی ہے مگر جھوٹا نہیں۔ غور سے پڑھو و من ا صدق من الله حد یثاً۔ اللہ کی غنا کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں کسی کا محتاج نہیں، نہ یہ کہ وہ وعدہ خلاف ہے۔ علاوہ اس کے اس جواب میں کمال ابلہ فریبی سے کام لیا ہے۔ گویا دبی زبان سے یہ کہنا چاہا ہے کہ مرزا کا ایسا دعا کرنا اس کے اپنے خیال سے تھا۔ خدائی حکم سے نہ تھا۔ حالانکہ ہم مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اپنے بیانوں سے ثابت کر آئے ہیں کہ یہ دعا اس کی خدائی منشاء سے تھی اور خدا نے اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں مرزا کی اپنی تقریر ان لفظوں میں شائع ہوئی تھی:

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ایک دفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اسکی شاخیں ہیں (بدر)

ناظرین! بغور دیکھیں کہ حکیم صاحب کی اس وکالت پر جو آپ مرزا قادیانی کی طرف سے کر رہے ہیں یہ مثل صادق آتی ہے یا نہیں کہ: من چہ گویم طنبورہ من چہ گوید

مرزا قادیانی تو اپنی دعا کو خدا کے منشاء سے کہتا ہے اور خدا اس کے قبول کرنے کا وعدہ کرتا ہے اور حکیم صاحب اس کو مرزا کا محض خیال اور اپنی تمنا بتلاتے ہیں۔

آگے چلئے! آپ لکھتے ہیں:

اور یہ بھی محض یاوہ گوئی ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب پر وہ بددعا پڑی۔آپ کے الفاظ تو یہ ہیں کہ میں یہ دعا اس لئے کرتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوتا ہے۔

سوان باتوں میں سے کوئی بات بھی آپ کے لئے واقع نہیں ہوئی۔بلکہ حسرت اور ناکامی وہ اپنے دشمنوں کے لئے چھوڑ گئے ہیں کیونکہ دشمنوں کی ساری آرزوئیں آنجناب کی وفات کے ساتھ ہی خاک میں مل گئیں اور سلسلہ اسی طرح کا اسی طرح قائم ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گیا (ص۲۹۹)

جواباً شیخ الاسلام فرماتے ہیں: حکیم صاحب! ایسی بے ہودہ گوئی اور ابلہ فریبی تو بازاریوں کا کام ہے آپ جیسے اہل علم کا کام نہیں۔آپ نے دعا اور علت دعا میں تمیز نہیں کی یا آپ کو اتنی تمیز ہی نہیں۔مگر یہ خیال نہیں کہ آپ کو واقفیت نہیں بلکہ جو کچھ کیا ہے دانستہ کیا ہے۔اے جناب! ایک دعا ہوتی ہے اور ایک اس دعا کی وجہ ہوتی ہے۔مثلاً کوئی اپنے دشمن کے حق میں دعا کرے خداوندا اس کو تباہ کر۔اور اس دعا کی وجہ یہ بتلاوے کہ میں اس لئے یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ خدا ظالم کو ضرور تباہ کرے گا۔تو یہ اس کی بددعا کی علت اور وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بددعا کے الفاظ اور ہیں اور علت دعا کے الفاظ اور۔

آیئے! میں آپ کو مرزا قادیانی کی دعا کے الفاظ بتلاؤں گو آپ بھی جانتے ہوں گے لیکن تجاہل عارفانہ یا حبك الشیء یعمی و یصم نے آپ کی نظر کو چکا چوند کر دیا ہے اس لئے آپ کے لئے سرمہ کی سلائی تجویز کرتا ہوں، بغور استعمال کیجئے۔ مرزا جی دعا کرتے ہیں:

اے میرے آقا اور بھیجنے والے! مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما! اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی اٹھا لے۔

مرزائیو! کرشن پنتھیو! خدا سے نہیں تو مخلوق ہی سے شرم کرو۔ مرزا کے قانونی مشیرو! اور علمی وزیرو! ام تامرکم احلامکم بهذا ام انتم قوم طاغون۔ کیا تمہارا علم تم کو یہی راہ بتلاتا ہے کہ ایسے بین فیصلہ کو بھی نہ مانو۔

آگے چلئے! آپ لکھتے ہیں: یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے کسی الہام یا وحی میں ہرگز یہ لفظ نہ تھے کہ ثناء اللہ یا عبدالحکیم آپ کی زندگی میں فوت ہوں گے۔ ہاں آپ کی وحی کی رو سے دونوں کے لئے ہلاکت ضرور مقدر ہے سو خدا تعالی جب چاہے گا اپنے کلام کو پورا کر کے دکھا دے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز مذکور۔ ص ۲۹۹)

جواب: ہم ابھی ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر سے حوالہ دے آئے ہیں کہ مرزا جی کا اپنا اقرار ہے کہ ثناء اللہ کے ساتھ ہمارا فیصلہ خدائی الہام سے ہے، اور خدا نے اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ پس اصل مدعا علیہ کے اقرار کے سامنے آپ کا انکار بجوئے نارزد۔

بحکم خداوندی کل نفس ذائقة الموت ہلاکت اور موت سب کے لئے مقدر ہے، تو کیا آپ اس ہلاکت سے مستثنیٰ ہیں؟ مرزائیو سنو!

ہر آنکہ زاد بناچار آئدش نوشید
زجام دہر مئے کل من علیها فان

مگر اس موقع پر تمہارا یہ کہنا بالکل اس قصہ سے مشابہ ہے جو کسی غافل بادشاہ کا مشہور ہے کہ غنیم نے اس پر حملہ کر کے ملک کا بہت سا حصہ دبا لیا، تو اس نے اپنے وظیفہ خوار دعا گوؤں کو بلا کر یہ ماجری بیان کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا حضور! کوئی حرج نہیں، انہوں نے اگر ہمارا ملک لے لیا ہے تو ان کے ایمان کی بھی خیر کہاں؟ آخر انہوں نے اپنا ایمان بھی تو کھویا۔ سچ ہے:

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ماہم زبادرفتہ باشد

آگے چلئے! آپ (یعنی حکیم نورالدین) لکھتے ہیں:

باقی رہی عبدالحکیم کی پیش گوئی، سو خدا نے اسے ایسا جھوٹا کر کے دکھایا ہے کہ اس کو شرم کے مارے اس کا نام بھی نہیں لینا چاہیے تھا۔ اس نے اپنی پہلی پیش گوئی کو جس میں تین سال کی میعاد بتائی تھی اور حضرت صاحب کی وصیت کے بعد شائع ہوئی تھی، دوسری پیش گوئی سے منسوخ کر دیا اور یہ اعلان کیا کہ ۴۔ اگست کو آپ کی وفات واقع ہوگی۔ پس اس پیش گوئی کو جھوٹا کرنے کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ آپ ۴۔ اگست سے بعد فوت ہوتے بلکہ جب ایک دن معین کر دیا گیا تو اب جب تک پیش گوئی اسی دن واقع نہ ہو، جھوٹی ہوگی بلکہ حضرت مسیح موعود کی وفات ۴۔ اگست سے پہلے واقع ہونے میں ایک مصلحت الٰہی یہ بھی تھی کہ کذاب کو کسی تاویل کی گنجائش نہ رہے کیونکہ ۴۔ اگست سے بعد واقع ہوتی تو وہ کہہ سکتا تھا کہ انذاری پیش گوئی میں میعاد کی مہلت مل سکتی ہے مگر خدا نے نہ چاہا کہ اسے راست بازوں کے ساتھ کوئی بھی مشابہت حاصل ہو، اس لئے اپنی مصلحت سے ایسے وقت میں اس نے حضرت مسیح موعود کو وفات دی جس سے وہ اس قابل بھی نہیں رہا کہ اس قدر فخر کرے جس قدر شیاطین استراق سمع سے کر سکتے ہیں۔ (ریویو مذکور۔ ص ۲۹۹، ۳۰۰)

جواب: ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی کی تکذیب تو ہم بھی کرتے ہیں اور اخباروں میں تکذیب ہوئی بھی ہے مگر آپ کے پیرومرشد مسیح مہدی اور کرشن گوپال مرزا صاحب اس کے مصدق ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی کو یوں لکھا ہے:

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے پیش گوئی کی کہ میں (مرزا) اس (ڈاکٹر) کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کی شر سے محفوظ رہونگا (مرزا کی آخری تصنیف چشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفت۔ص۳۲۲)

حکیم صاحب! افسوس آپ نے اس بڈھے خبطی کو نہ سمجھایا کہ ٤ ۔ **اگست کو** ، والی پیش گوئی کو آپ ۔۴۔اگست تک، کیوں لکھتے ہیں؟ آپ تو خیریت سے چلے جائیں گے مگر ہماری گت آپ کے بعد ہی بنائی جائے گی اسکا کوئی علاج کر جایئے۔کیا سچ ہے:

لو ان صدور الفعل یبدو ن الفتی

کا عقا به لم تلفه یتندم

مختصر یہ کہ مرزا جی کی موت کی نسبت کوئی کسی کی پیش گوئی پر فخر کرتا ہے کوئی کسی پر۔مگر میں تو یہی کہتا ہوں کہ مرزا جی واقعی مستجاب الدعوات تھے خدا تعالی نے ان کی دعا قبول فرمالی انہوں نے مانگا تھا، خدا تعالی نے انہیں عطا کیا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزائیو! آؤ، اخیر میں ہم تم لوگوں کو مرزا جی کا ایک عام اعلان اور اعتراف سنائیں غور سے سنئے مرزا صاحب کہتے ہیں: خدا کی طرف سے جو پیش گوئی کسی ظالم کے حق میں ہوتی آخروہ پوری ہو جاتی ہے۔( حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۱٦٧۔)

حکیم صاحب! آپ کا بھی اس پر ایمان ہے تو پھر ظالم کون ہے؟ سنئے :

انا و ایا کم لعلی هد ی او علی صراط مستقم۔

(مرقع قادیان اکتوبر ۱۹۰۸ء)

# مرزا قادیانی کی الہامی عمر

(الف میم عیسائی)

مولوی حکیم نورالدین خلیفہ مرزا نے ریویو (جون جولائی) میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اپنے پیر کی حمایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ تو اپنی ندامت رفع کرنے کو اور کچھ اپنے مریدوں کی روک تھام کو، اور یہ ایک حسرت ناک نظارہ ہے کہ ظاہراً ثبات ہوش وعقل ساری عمر فریب میں مبتلا رہ کر اب کہ بھانڈا پھوٹ گیا۔ اسی گدی پر بیٹھ کر ایک بڈھا اپنی زبان سے وہ کلمات نکالے جو ہر صاحب شعور کے لئے ننگ وعار کا باعث ہیں، اور اگر کوئی دل ودماغ ان لغویات سے تسلی پا جائے تو ہم نے اس کہن سال حکیم کی قلم سے نکلے ہوئے بعنوان، وفات مسیح، پڑھے، تو نہیں کہا جاسکتا کہ دماغ میں اور گوبر میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔

میں یہاں اپنی ساری بحث صرف الہامی عمر پر محدود رکھونگا

حکیم صاحب صاحب لکھتے ہیں:

تمام حملوں سے زبردست حملہ جس کو دشمن یقین کرتا ہے کہ اس سے ہم کو پاش پاش کردے گا...وہ یہ حملہ ہے کہ مرزا صاحب قبل از وقت انتقال کر گئے ..کیونکہ عمر کی نسبت اصل الہام یہ تھا،

تیری عمر اسّی برس کی ہوگی پانچ کم یا پانچ زیادہ...

سو یاد رہے کہ یہ اعتراض مخالفوں کے اعتراضات کا سرچشمہ ہے باقی تمام اعتراضات اسی اعتراض کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔

مخالفوں کے اعتراض تو ابطال مرزا میں شمار سے باہر ہیں، جن کے مجموعی وزن کے نیچے سارا کادیان پس کر سرمہ ہو رہا ہے۔ مگر اس تقریر سے یہ ضرور روشن ہوتا ہے کہ عمر کے متعلق جو الہام شائع کیا گیا تھا سب سے زیادہ اس نے مرزائیوں کی چولیں ڈھیلی کردیں۔ اور وہ ان پر اس قدر شاق گذر رہا ہے کہ ان کی کمریں ٹوٹی جاتی ہیں اور حکیم الامت نے اپنی ساری توجہ اسی کی طرف مبذول کردی مگر کوئی بات بنائی نہیں بن پڑتی۔ اور اگر انہیں حیلوں کے سہارے جینا پڑے تو بے حیائی میں زندگی کاٹنا ہوگی۔

ناظرین! اس اعتراض کی اہمیت پر غور فرمائیں۔ مخالفین تو مدتوں آنکھوں دیکھ چکے کہ مرزا کے تمام الہامات خرافات تھے، سب کے سب جھوٹے سارے نشانے خطا۔ پنجاب میں کوئی رمال بھی نہ ہوگا جس کی پیش گوئیاں اس کثرت سے جھوٹی نکلیں (پنجاب کی کیا خصوصیت ہے سارے ہندوستان بلکہ کل دنیا میں بھی کوئی نہ ہوگا۔ اڈیٹر مرقع) پس مخالفین کے انکار میں اس بے وقت موت نے کچھ بھی اضافہ نہ کیا۔ اس کا جو کچھ اثر ہے وہ مریدوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہی پیچ وتاب کرب وبلا میں ہیں، کیونکہ مرنے والے اوراس کے مریدوں کے مسلّمات میں یہ امر داخل ہو چکا تھا کہ جھوٹا نبی وہی ہوتا ہے جس کی پیش گوئی پوری نہیں ہوتی، اور کہ، اگر آپ (مرزا) سچے نبی نہ ہوتے تو وہ پیش گوئیاں جو آپ نے خدا کے نام پر شائع کی تھیں پوری اور واقع نہ ہوتیں کیونکہ کتاب استثناء ۱۸۔۲۰ میں لکھا ہے کہ جو پیش گوئی خدا کے نام پر کی جاوے اور وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے نہ ہووے، وہ پوری اور واقع نہیں ہوسکتی۔لیکن چونکہ حضرت مرزا کی تمام پیش گوئیاں بلا استثنا ہمیشہ پوری نکلتی رہیں اس لئے اس کا نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ وہ سچے نبی ہیں۔(ریویو آف ریلی جنز۔جنوری ۱۹۰۸ء ص ۱۸۔۲۱)

مخالفین اسی بنا پر مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی مانا کئے کہ اس کی پیش گوئیاں باطل نکلیں۔مثال کے لئے مسٹر آتھم کی زندگی کی بابت اس کی پیش گوئی کافی ہے۔مگر، بے وقت موت، سے مرزائیوں کے ہوش ہرن ہو گئے اور وہ ساری چوکڑیاں بھول گئے کیونکہ اب ان کو کم ازکم اتنا تو مان ہی لینا پڑا کہ چاہے، کادیان میں اور ساری پیش گوئیاں پوری ہوگئی ہوں مگر لاہور میں یہ ایک ضرور بالضرور جھوٹی ثابت ہوگئی۔اوراب یہ کہنا کہ، تمام پیش گوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پوری نکلتی رہیں، باطل ہوگیا۔

اس لفظ، بلا استثنا، پر مرزا جی کی حیات میں بڑا زور دیا جاتا تھا، مگر اب امیر المومنین (یہ مت کہیے بلکہ امیر المرزائین کہیے۔اڈیٹر مرقع) نورالدین اس واقعہ ہائلہ کو پیش نظر رکھ کر ٹھنڈے پڑ گئے اور یہ فرمانے پر مجبور ہوئے:

ہمارے مخالف خدا کے ماننے والے اس راہ میں مشکلات ڈالتے رہے اور ڈالتے ہیں کہ بعض بشارات پوری نہیں ہوئیں۔مگر عقل مند جانتے ہیں کہ مفید وراحت تدابیر اپنی کثرت کے لحاظ سے مفید یقین کی جاتی ہیں نہ اس لئے کہ وہ کبھی مستثنیات بھی رکھتی ہیں۔(ص ۲۶۱)۔

اور ہمت ہار کر اعتراف بھی کرلیا:

مرزا صاحب کی عمر کیا تھی جب آپ کا انتقال ہوا اس کیلئے میں کوشش ہوں کہ پتہ لگے۔(ص ۲۷۱)۔

بلکہ ہم کو تو اس لاجوابی کی بے کسی پر بہت ترس آیا جب آپ نے سینہ فگار فرمایا:

کم عمری کا اعتراض ہمارے زیر نظر ہے۔..اور.. مصلحت بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی میں ہے کہ تا دشمن ذرہ ٹھٹھا کرلے۔(ص ۲۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم توقع نہیں کر سکتے کہ اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ کادیان اس حقیقت کا اقرار کر سکتا کہ مرزا کی پیش گوئی اپنی زندگی کے متعلق ضرور باطل ہوئی، اور خدا نے اسے دشمنوں کو مسرور کرنے کے لئے باطل کیا۔ اب ہم ان کے مریدوں کو اس پیش گوئی کے چند پہلو سمجھاتے ہیں جس سے ان کی ساری حجتیں رفع ہو جائیں۔

اول: مرزا نے لوگوں کو یقین دلایا تھا کہ خدا نے اس کو الہام کیا، تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ۔ اگر کوئی ذرہ بھی سمجھ یا خوف خدا رکھے، تو ایسے الہام کو خدا سے منسوب کرتے شرمائے جس میں علیم و خبیر کو یا، یا، کے کوچوں میں بھکنا پڑے، اور ایک کیڑے کی عمر کا پتہ نہ لگے جو زمین پر چند برسوں رینگ کر مٹی میں مل گیا۔ مگر خلیفہ صاحب اس اسرار کو آئندہ حل کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

دوم: بہرکیف اس معنی میں کوئی ابہام نہیں کہ اگر ۸۰ برس کی عمر نہ پائی تو یا ۷۵ کی ہوگی، یا پھر ۸۵ کی، جس میں ایک دن کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں۔ گو اس کی تشریح نہیں ہوئی کہ حساب شمسی یا قمری، اور اسلئے مرزائیوں کو اختیار ہے کہ وہ دونوں میں سے جس حساب سے چاہیں اپنے پیر کی عمر گنا دیں۔

سوم: جب عمر کا تعین کر دیا گیا، تو حساب کے تابع ہوگئی اور اس کا آغاز و انجام معین ہونا چاہیے، ورنہ تعین عمر خود مہمل ہوگا۔ اگر آغاز مہمل تھا، تو جس خدا نے ۷۵ یا ۸۰ یا ۸۵ کا الہام کیا تھا، اسی کو بتانا چاہیے کہ تو فلاں تاریخ پیدا ہوا تھا۔ اور اگر ان دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو، تو الہام حماقت و ضلالت کی بکواس تھا، ورنہ آج ہر مجہول شخص اپنی تاریخ تولد چھپا کر کہہ سکتا ہے کہ خدا نے مجھ کو بتلایا تیری عمر ۶۵ برس ۳ ماہ سوا چھ دن ہے۔ اور جب مر جائے تو اس کے لوگ پکار دیں الہام پورا ہو گیا۔ (خلیفہ صاحب لکھتے ہیں بعض جگہ دیسی عیسائیوں نے خوشیوں کے نعرے مارے اور جلسے بھی کہتے ہیں کئے (ص ۲۸۰)، (یہ اتہام ہے)

چہارم۔ خلیفہ صاحب ہم کو یقین دلاتے ہیں کہ اس ملک پنجاب میں خاص گاؤں میں جو افراتفری سکھوں کے عہد میں آئی ہے، اس سے اور جو خاندانوں اور شرفاء میں تکالیف پڑی، ایسے وقتوں میں گاؤں کے لوگوں میں تاریخ تولد کا پتہ لگنا ایک مشکل کام ضرور ہے۔ (ص ۲۸۰)

اسی طرح ۱۱ جون کے بدر میں ایک صاحب میاں صادق فرماتے ہیں:

حضرت اقدس (مرزا) کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف بہت توجہ نہیں کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے... آپ نے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے، کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا، اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی (مرزا کی) عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا۔

یہ سارے بہانے جھوٹے ہیں۔

۱۔ شرفاء میں اور لکھے پڑھے خاندانوں میں اس زمانہ کے بہت لوگ جو پنجاب میں پیدا ہوئے اور اب تک زندہ ہیں اپنے روز ولادت کے دن وساعت سے واقف ہیں۔ راقم کے والد ماجد رنجیت سنگھ کے عہد حکومت میں عین سکھوں کے افراتفری کے زمانہ میں شہر ہوشیار پور پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ہمارے خاندان میں اس وقت کی تحریرات موجود ہیں۔ سنسکرت میں بھی ایک پنڈت کے ہاتھ اور فارسی میں دادا صاحب کے دست خاص کی، جس سے تاریخ ووقت پیدائش وغیرہ سب معلوم ہے۔

۲۔ کون نہیں جانتا کہ شرفاء میں تاریخ پیدائش والدین کو اور کنبے والوں کو ہمیشہ یاد رہتی ہے، خواہ کہیں لکھی گئی ہو یا نہیں۔ ہر برس بچہ کا جنم دن منایا جاتا ہے۔ غریب سے غریب خاندان میں اور نہیں پانچ پیسے کے پتاشے منگا کر رشتہ داروں کا منہ میٹھا کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ بلکہ کچے سوت کا ایک رنگین ڈورا ہوتا ہے جس کو کلاوہ کہتے ہیں اس کے ایک طرف چھلا پڑا ہوتا ہے، ہر جنم دن اس میں ایک گانٹھ دے دی جاتی ہے، لکھنے پڑھنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ اس عالم گیر رسم کی بدولت سال گرہ، برس گانٹھ، رشتہ عمر کا محاورہ پڑ گیا جس سے کوئی خاندان غافل نہیں۔

۴۔ مسلمانوں کے درمیان بعض خاندانوں میں زیادہ احتیاط کی جاتی ہے تو بچوں کا نام بھی تاریخی رکھا جاتا ہے جس سے سن ولادت نکلتا ہے۔ راقم کے ماموں کا نام مظہر حسین تھا جس سے سنہ ہجری نکلتا ہے۔

مرزا جی جو اپنے کو بڑا رئیس زادہ کہتے تھے مغلیہ خاندان کے شرفاء میں، حیرت کی بات ہے کہ ان کی تاریخ تولد سے لوگ ویسے ہی بے خبر رہے جیسے دیہاتی رذلاء کی موت اور زندگی سے ان کے رشتہ دار۔ اگر مرزا جی کی عمر کا حال معلوم نہیں تو ضرور کچھ دال میں کالا ہے جس کے اظہار سے وہ اس لئے شرماتے ہیں کہ الہامی فریب کی ندامت کم ہو۔ اور یہ حیلہ کہ حضرت اقدس کو تاریخوں اور سنوں سے اعتنا نہ تھی، محض لچر ہے۔ جو شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۰ھ پیدا کرنے کے لئے اپنے نام غلام احمد میں لفظ قادیانی جوڑتا پھرے، اورك كوق بنا دے، اس کو تاریخ و سنہ سے غافل ماننا غفلت کی انتہا ہے۔ ہم سوائے اس کے کچھ نہیں مان سکتے کہ عمر کی نسبت الہام کو جھوٹ اور افتراء کے الزام سے بچانے کی خاطر ان لوگوں نے احمقانہ تدبیر سوچی تھی کہ تاریخ تولد کو تاریکی کے غار میں پوشیدہ کردیں۔

پنجم: مجھ کو میاں صادق کا یہ کلام پڑھ کر بہت ہنسی آئی جس کی تصدیق خلیفہ نے بھی فرمائی:

سب سے صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ (مرزا) کی پیدائش.....۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ (ص ۲۷۱)

باوا جان (مرزا قادیانی) تو فرماتے ہیں: ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں،

صاحبزادہ (مرزا سلطان احمد) فرماتے ہیں: میرے پاس ہے،

وہ تو کہہ گئے:

ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔

مگر یہ کچھ کہتے ہیں جو، سب سے زیادہ صحیح قول، مانا جاتا ہے اور وہ بھی جنازہ پڑھتے وقت جب مرید رو رہے ہیں۔

ہائے حضرت اقدس نے الہامی عمر نہ پائی، سرکاری ملازمت میں زمانہ پنشن کا تعین کرنے کو عمر کی صحت کی بڑی تاکید ہے۔ عیسائیوں کو سرٹیفیکیٹ بپتسما سے اپنی عمر ثابت کرنا ہوتی ہے۔ ہندوؤں کو جنم پتر سے، مسلمانوں کو والدین یا دوسرے بزرگوں کے حلف نامہ سے جو پیدائش کے گواہ ہوں، مگر کادیان کی رسم نرالی ہے۔ باپ کی پیدائش پر بیٹا گواہ۔ وہ بتا رہا ہے آپ فلاں دن پیدا ہوئے تھے (اسی آدم تھیں اگے ہوئے، دادا گود کھڈایا۔ اڈیٹر مرقع) اور اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ مرزا ۷۵ برس کے ہو کر مرے۔

ششم: صرف یہی نہیں کہ مرزا جی کی عمر ۶۵ برس کی نہیں ثابت ہو سکتی، بلکہ ثابت ہو گیا کہ وہ ۷۵ برس کی عمر کو ہرگز نہیں پہنچے، اور الہام والا الہام جھوٹا ثابت ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف: ان کے مرنے کے بعد ہی روزنامہ پیسہ اخبار میں ان کے ایک بڑے مرید کا مراسلہ چھپا جو وفات کے قبل کا لکھا ہوا تھا جس میں مرزا جی کی پیدائش ۱۸۳۹ء بتلائی گئی۔

اور میاں صادق بھی مانتے ہیں کہ مرزا جی نے آپ تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ بلکہ اپنے اظہاروں میں جو عدالتوں کے روبرو بحلف دیئے، اسی طرح اپنی عمر بیان کی حتی کہ اب خلیفہ صاحب کو اس کی زد سے بچنے کا سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا کہ فرماویں:

اظہاروں میں بھی آخر تخمینہ ہی سے کام لینا پڑا۔ (ص ۲۸۰)

اب مرید کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ مرزا جی ۱۸۳۹ء میں نہیں، بلکہ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے اور آپ کی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

ب۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ستمبر ۱۹۰۲ء کے ریویو میں مرزا جی نے اپنی عمر غالباً ۶۶ سال سے بھی کچھ زیادہ، بتلائی (ص ۳۴۶) مگر بارہ ماہ کے اندر اندر اگست ۱۹۰۳ء میں ڈوئی کے مقابل زیادہ کہن سال بننے کی خاطر آپ ستر کے قریب ہو گئے (ریویو اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۵۴) اگر یہاں آپ اپنے تخمینہ میں عمداً یا سہواً خطا نہیں کرتے تو دروغ گورا حافظہ نباشد، صادق آوے گا اور الہام سچا نہیں ہو سکتا۔

ج۔ جو لوگ غلام احمد کے بیان کو صحیح مانتے ہیں کہ وہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے ان کو ماننا پڑے گا کہ وہ ۶۹ سال کی عمر میں مرا، جو اس کے بیان کو غلط مان کر اس کے بیٹے سلطان احمد کی سنتے ہیں کہ وہ ۱۸۳۶ء، ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوا، ان کی پریشانی پر ترس آتا ہے۔ میاں صادق یوں حساب لگاتے ہیں، اس لحاظ سے ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پچھلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے۔

مرزا قادیانی کا بیٹا جو باپ سے زیادہ اس کی عمر جانتا ہے وہ تو اس شک میں مبتلا رہا کہ وہ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوا، مگر مریدوں کو یقین ہے بیٹے سے بھی زیادہ کہ آپ ۱۸۳۶ء ہی میں پیدا ہوئے، اس لئے ۱۸۳۷ء حساب سے بالکل خارج کر دیا گیا۔

اس پر بھی طرہ یہ کہ نہ صرف آپ ۱۸۳۶ء میں پیدا کئے جاتے ہیں، بلکہ پیدا ہوتے ہی ایک سال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر کے بتائے جاتے ہیں، اور وہ ایک سال حساب میں جوڑ لیا جاتا ہے۔ یعنی آپ کی پیدائش ۱۸۳۵ء کی مانی جاتی ہے، ایک سال برکت کا بڑھایا جاتا ہے۔ کیا ان محاسبوں کو یہ نہیں معلوم کہ اگر مرزا ۱۸۳۶ء میں پیدا ہوئے تو ۱۸۳۷ء میں ایک سال کے ہوں گے۔ اور ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰ چار سال ہوئے اور اگر ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے تو ۳۸، ۳۹، ۴۰ تین سال اور ۱۹۰۸ء میں ان کی عمر ۷۲ کی ہوئی یا ۷۱ کی شمسی حساب سے، اور ۷۴ یا ۷۳ کی قمری حساب سے۔ ہم نے رفع حجت کے لئے ایک لمحہ اس غلط بیان کو صحیح مان لیا اور دکھلایا کہ اس پر بھی مرزا کا الہام سراسر جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ۷۵ سال سے ایک دن پہلے مرجانا الہام کو باطل کر دیتا ہے۔

ہفتم۔ خلیفہ نورالدین، مرزا کا ایک اور قول پیش کرتے ہیں:

جہاں تک مجھے معلوم ہے اب اس وقت ۱۳۲۳ھ میری عمر ستر کے قریب ہے (ص ۲۸۰)

تو سنہ وفات ۱۳۲۶ھ میں آپ ۷۳ کے قریب ٹھہرے۔ اور چونکہ آپ نے سنہ ہجری کا یہاں ذکر کیا تو لازم آیا کہ آپ نے اپنی عمر قمری حساب سے گنی جو مسلمانوں میں مروج ہے۔ پس آپ کی عمر ۷۳ سال قمری ماننا پڑی۔ نہیں ہم بھول گئے ۷۳ سال نہیں بلکہ ۷۳ کے قریب، یعنی اس سے کم، اور ۷۴ سے بہت کم، اور ۷۵ تو ہرگز نہیں۔ اور ۸۰، ۸۵ کا تو ذکر ہی نہیں۔ یعنی آپ کے الہام کے باطل ہونے پر شمس و قمر دونوں گواہ ہیں (تری تکذیب کی شمس و قمر نے۔ ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا۔ اڈیٹر مرقع)....

ہشتم: اس الہام میں نہ قمری حساب کا ذکر تھا، نہ شمسی کا، بلکہ ۱۰ برس کا آگا پیچھا تھا۔ ۸۰ سال ۵ کم یا زیادہ۔ پس الہام کی صداقت کے کے لئے ہندوستان میں جہاں سرکاری شمسی سنہ رائج ہے، اور دینی ہجری، لازم تھا کہ مرزا جی کسی ایسی تاریخ پر مرتے کہ اگر شمسی حساب سے جوڑا جاتا تو بھی ۷۵ سے زیادہ ہوتے، اور قمری حساب سے جوڑا جاتا تو بھی، دس برس کا ہیر پھیر اس دقت کو رفع کر دیتا۔

نہم، گو مرید مرزا جی کی عمر کو ربڑ کے تسمہ کی طرح خوب خوب کھینچ تان کر بڑھا رہے ہیں، مگر دل سے جانتے ہیں کہ کوشش بے سود ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب تم کو مرزا کا ۲۶۔ اپریل والا کوئی الہام سناتے ہیں:

ماتم کدہ، منسوخ شدہ زندگی

اور میاں صادق کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

یعنی ۷۵،اور ۸۵ کے درمیان والی عمر منسوخ ہوگئی،تو کس منہ سے یہ لوگ مرزا کی عمر ۷۵ سال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو اقرار کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی ۷۵ سال سے بہت پہلے مر گئے جیسا کہ واقع بھی ہوا۔

منسوخ شدہ زندگی ، کے معنی ہم تو سمجھ سکتے ہیں،ایسی زندگی جو ضائع ہوگئی،ایسی زندگی والا جونسیاً منسیاً ہو جانے والا ہے،ایسا شخص جو زمین کو بے پھل یا کانٹے دار درخت کی طرح روکے ہوئے تھا وہ کاٹا جائے گا اور اس کی جگہ کوئی پھل دار درخت لگایا جائے گا۔مگر تم منسوخ شدہ زندگی کے کیا معنی سمجھے؟ اگر عمر بڑھ جاتی جیسا مرزا قادیانی نے دعوی کیا تھا ۸۵ سال سے زیادہ ہوتی ۹۰ یا ۱۰۰ یا ۱۲۰ کو پہنچتی تو تم کہہ سکتے تھے کہ خدا نے عمر کو رحمت سے دراز کر دیا اور یہ خوشی کی بات ہوتی۔مگر مقرر شدہ عمر سے گھٹ جانے میں کوئی خوبی نہیں، سوائے اسکے کہ خدا کا غضب بھڑکا اور جو عمر مقدر ہو چکی تھی وہ کم کر دی گئی۔یعنی مرزا جی معتوب مرے،خدا کے غضب کے تلے۔اور اس کے مریدوں کو کیا تسلی ہو سکتی ہے۔کیا یہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ تنسیخ ..نأت بخير منها او مثلها کے تابع ہے۔کم عمری درازی عمر کے نہ برابر ہے،نہ اس سے بہتر۔ہاں یہ اور بات ہے کہ تم کہو :

زیں چنیں بدزندگانی مردہ بہ

تو ہم کو اعتراض بھی نہیں۔

دہم:کسی وقت تو یہ مرزائی حدیث میں ایسی تنقید بگھارتے ہیں کہ بلا تکلف صحیحین کا انکار کر جاتے ہیں پھر کسی وقت ایسے اندھے بن جاتے ہیں کہ ایسی ایسی حدیثوں کو بھی مان لیتے ہیں جن میں ذکر ہو کہ آدم نے اپنی عمر سے ۴۰ سال داؤد کو بخشے۔پھر ناسخ منسوخ کے بارے میں اپنا عام عقیدہ تو سر سید احمد کے قول پر ظاہر کرتے ہیں جو ابو مسلم معتزلی کی رائے پر مبنی تھا کہ ما ننسخ من آية میں قرآن کی کسی آیت کا منسوخ ہونا مراد نہیں،مگر آج ما ننسخ کی رسمی تفسیر پر سارا زور ہے(ص ۲۷۳)اور خلیفہ صاحب پوچھتے ہیں:

کیوں ایک الہام دوسرے کو منسوخ نہیں کر سکتا۔اور اگر آدم کی عمر سے ۴۰ سال کم کر دیئے گئے تو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضائقہ جو مرزا جی کی عمر سے چار پانچ برس کی کمی ہوئی۔

ہم سمجھا دین میں ناسخ منسوخ والے کسی حکم شرع کا منسوخ ہونا مانتے ہیں مگر واقعات تاریخ کا نہیں۔پس عمر مقدر کا منسوخ ہونا کیا معنی؟ آدم نے چالیس سال اپنے ایک فرزند کو بخش دیئے، آپ بھی مرزا جی کے منہ کہلوا دیں کہ میں نے اتنے سال و ماہ اپنی عمر کے فلاں کو بخش دیئے، تو ہم بھی اس قدر مدت گھٹا کر ان کے ایثار عمر کی تعریف کرتے۔مگر صرف تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔وہاں تو حضرت آدم کا قول ہے اور حضرت عزرا کی شہادت، اور ترمذی کی روایت۔یہاں کیا ہے؟ پھر یہ ابلہ فریبی کی چال کیسے چل سکے گی۔

بلکہ ہم تم کو یقین دلاتے ہیں کہ مرزا جی نے اپنی عمر کا ایک دن بھی کسی کو نہیں بخشا۔اگر ایسا کرتے تو سب سے پہلے مبارک احمد اپنے کم سن فرزند کو دس یا بیس سال عطا فرماتے، جیسا کہ مشہور ہے کہ بابر نے ہمایوں کے لئے کیا تھا۔جب اسی کو کچھ نہ دیا جس کی زندگی کے ساتھ بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں، تو کسی اور کو کیا دیتے۔

پس ساری دنیا کے آگے ظاہر ہو گیا کہ جو پیش گوئی مرزا قادیانی نے اپنی عمر کی نسبت کی تھی، وہ ہر طرح باطل نکلی اور اس کا باطل ثابت ہونا ڈنکے کی چوٹ پر جھوٹا نبی ثابت کر گیا، اور یہ اسکے بطلان پر ہزاروں ہزار دلائل کے علاوہ ہے۔

اخیر میں ہم حکیم نورالدین کے ایک قول کی داد دیتے ہیں جو ہم کو بہت ہی بھلا معلوم ہوا، جس سے ان لوگوں کی عقول کا پورا اندازہ ہو جاتا ہے۔

میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔(ص ۲۷۹)

ایسے شعور کے لوگ ہر پیش گوئی کے باطل ثابت ہونے پر بس یہی کہہ سکتے ہیں۔ایک صاحب ایک کذاب کے معتقد تھے، لوگوں نے ان کو شرمایا کہ تمہاری عقل پر کیا پتھر پڑے ہیں۔آپ نے سادگی سے فرمایا حضرت اقدس اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی شخص بلا تائید غیبی اتنے برجستہ جھوٹ نہیں بول سکتا، میں کیسے ان کو فوق البشر نہ مانوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی جواب مرزا جی کی حمایت میں ہر مرزائی کے منہ پر ہو سکتا ہے، اور وہ احمدی جس کا خط وطن لاہور میں نکلا تھا جس سے مرزائی عموماً انکار کرتے ہیں جس میں مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیوں کی تاویل کی گئی ہم کو اس گروہ سے زیادہ صاحب فراست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کی تاویلیں خلیفہ نورالدین صاحب کی تاویلوں سے کئی درجہ سنجیدہ ہیں۔

اب رہی جاہلوں کی خوش اعتقادی اور ہٹ، اس پر میں ایک قصہ سناتا ہوں جس کا میں گواہ ہوں۔ ایک سادھو پرست رئیس میرے دوست ہیں۔ ان کے یہاں ایک سناتن دھرمی جہانیاں جہاں گشت سادھو تشریف لائے، جو لکھے پڑھے انگریزی بولنے والے تھے۔ وہ کسی طرح میرے نام سے واقف تھے، اور مجھ سے ملنا چاہا۔ ایک روز مجھ سے باتیں ہو رہی تھیں، سادھو صاحب نے آریوں کی مخالفت میں پنڈت دیانند کی مذمت کی۔ ایک کائستھ صاحب جو اس جوار میں سنسکرت کے پنڈت مشہور ہیں، بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے رہا نہ گیا، بول اٹھے۔ اس پر سادھو صاحب نے ان کو سینکڑوں مغلظات گالیاں اور کوسنے سنائے کہ لوگ دنگ رہ گئے ایسے جو سوائے کسی سادھو کے کسی بھلے مانس کی زبان سے نہیں نکل سکتے ہیں۔ میں وہاں سے منغض ہو کر اٹھنے لگا۔ سادھو صاحب نے زبان انگریزی میں جس کو وہاں کوئی سمجھنے والا نہ تھا، اپنی اس حرکت کی بہت معذرت کی اور مجھ کو اس کی مصلحت سمجھائی جس سے صرف سادھو بچوں کی تسکین ہو سکتی ہے۔

کچھ دنوں بعد میں اپنے رئیس دوست سے ملا جن کے سامنے وہ واقعہ گذرا تھا، اور ان کو ان کی اس مہمان نوازی پر شرمانا چاہا کہ آپ ایسے حیوانوں پر اپنی عنایات ضائع کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھ کو جواب دیا کہ آپ سادھوؤں کی لیلا نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی شخص سے وہ خوش ہو جاتے ہیں تو آزمائش کے طور پر اس کو گالی دیتے اور کوستے ہیں، اور اس کا نتیجہ الٹا ظہور میں آتا ہے۔ اور مجھ کو یقین دلایا کہ ان دنوں وہ کائستھ بڑی مصیبت میں مبتلا تھے، بے کار بھی تھے، سادھو صاحب کے سراپنے کے دو تین دن بعد ایک راجہ کا خط ان کے پاس آیا اور وہ نوکر ہو گئے اور ساری کلفتیں دور ہو گئیں، اور یہ سادھو صاحب کی دعا کے طفیل ہوا، جو اسراپ کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔

یہ انتہا ہے احمقانہ خوش اعتقادی کی۔ کیا مرزائی نہیں کہہ سکتے کہ دراصل مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکیم پٹیالوی اور مولوی ثناء اللہ کو بددعا نہیں دی تھی، بلکہ درازی عمر کی دعا کی، اور جیسے خوابوں کی تعبیر الٹی ہوتی ہے، انہوں نے اپنی زندگی کی خبر کو پیغام اجل ٹھہرایا تھا۔ آخر دنیا میں احمق لوگ بھی تو بستے ہیں اگر کادیان میں زیادہ ہوں تو کیا تعجب۔ فقط۔ الف میم

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں فرماتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی عادت کے مطابق بحکم قرآنی و لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا اختلافاً کثیراً (مطلب یہ کہ جس شخص اور جس کلام میں واقعات میں اختلاف بیانی ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں) عمر بتلانے میں بہت سی اختلاف بیانیاں کی ہیں۔ یہاں تک کہ اس اختلاف بیانی کو مرزائی پارٹی بھی محسوس کرتی ہے، اس لئے تو وہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، مرزا کے سب اقوال چھوڑ کر اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں اور بہانے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاں جہاں اپنی عمر بتلائی ہے تخمیناً بتلائی ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ بعض جگہ قریباً اور بعض جگہ تخمیناً کا لفظ بولا ہے، مگر ہم ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی عمر کو یقینی اور قطعی بیان کیا ہے، نہ صرف بیان کا ہے بلکہ اس سے ایک مذہبی کام بھی لیا ہے۔ ناظرین مندرجہ ذیل حوالے کو بغور پڑھیں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے اپنے الہام سے اور کلام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ سے مجھ پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے، (تریاق القلوب)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے چودھویں صدی کے شروع میں اپنی عمر چالیس سال کا بیان ایک شرعی امر کے لئے کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تخمیناً کا لفظ نہیں بولا۔ شرعی غرض یہ تھی کہ نبوت محمدیہ کے ساتھ مطابقت دکھا دیں کہ جس طرح سرور کائنات ﷺ فداہ ابی وابی چالیس سال کی عمر میں مشرف بالہام ہوئے تھے خود بدولت (مرزا) بھی اسی عمر میں ہوئے۔ ناظرین ان لفظوں کو دیکھیں کہ کیا لطف دے رہے ہیں اور کیسے دلیل کے موقع پر بیان ہوئے ہیں۔ ہم ناظرین کی خاطر ان لفظوں کو پھر دہراتے ہیں کہ:

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ بیان ایک الہامی غرض سے ہے جو گویا حلفیہ اور بالکل سچا ہی نہیں بلکہ مصدقہ خداوندی ہے، کیونکہ مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا جی کے ملہم ہونے کے لئے چالیس سال کی عمر اور صدی کا شروع دونوں کا اجتماع ضروری تھا، اور یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضرورت کوئی مرزا صاحب کی طرف سے نہیں ہوسکتی بلکہ خود خدا تعالی کی طرف سے ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ بیان گویا مصدقہ الٰہی ہے کہ آپ چودھویں صدی کے شروع میں پورے چالیس برس کے تھے ۔آج چودھویں صدی کا ۲۶ واں سال ہے۔ مرزا صاحب ۲۶ ویں سال کے چوتھے مہینے ربیع الثانی میں فوت ہوگئے ہیں۔ اس حساب سے آپ کی صحیح عمر ۶۵ سال چار ماہ ہوئی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسے صاف بیان بلکہ مصدقہ الٰہی کے مقابلہ پر کون زیادہ راست گو ہے جس کے بیان پر مرزائی لوگ اعتبار کریں گے۔ مرزائیو! من اصدق من الله حدیثا۔ (مرقع قادیانی ۔اکتوبر ۱۹۰۸ء)

# آسمانی نکاح

اس پیش گوئی کی جو مٹی خراب ہوئی ہے خدا کسی کی نہ کرے، لیکن تاہم حکیم صاحب اور احسن صاحب برابر ڈٹے ہوئے جواب دے رہے ہیں اور حدیث نبوی فا صنع ما شئت کی تصدیق کررہے ہیں۔

پہلے ہم اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ دکھاتے ہیں، اس سے بعد ان دونوں حضرات اور ان کے ماتحتوں کی تاویلات سنا کر جواب دیں گے۔

یہ مشہور قصہ ہے کہ مرزا صاحب نے احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی کی بابت پیغام نکاح دیا تھا۔ جب انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا، تو آپ نے الہام شائع کیا کہ یوم نکاح سے تین سال تک لڑکی کا والد اور خاوند مر کر لڑکی میرے پاس بیوہ ہو کر نکاح میں آئے گی۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

قال انها سيجعل ثيبة و يموت بعلها و ابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما انا رادوها اليك لا تبديل لكلمات الله (کرامات الصادقین سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ اخیر)

یعنی خدا نے کہا کہ اس عورت کے نکاح کے روز سے اس کا خاوند اور باپ تین سال میں مر کر تیرے پاس بیوہ ہو کر آوے گی، ہم اس کو ضرور تیرے پاس لاویں گے خدا کے حکموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

یہ کہہ کر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

فا نتظروا هذه الا نباء المذ كورة فا نها معيار لصدقي و كذ بي یعنی مخالفو! تم ان خبروں کے منتظر رہو میرے صدق وکذب کے لئے یہی معیار ہیں (اگر واقع یوں ہی ہوا تو میں سچا، اور نہ ہوا تو میں جھوٹا)

گو مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کے لئے میعاد سہ سالہ لگائی تھی جو حسب بیان مرزا صاحب ستمبر ۱۸۹۳ء کو گیارہ مہینے باقی رہ گئی تھی (دیکھو شہادت القرآن از مرزا ص ۸۰) جس کی میعاد اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہو چکی، لیکن مرزا اور مرزائی یہی کہتے رہے کہ جب تک دونوں فریق (مرزا اور آسمانی منکوحہ) زندہ ہیں، نکاح سے مایوسی کیوں ہو۔ آخر نکاح ہو کر رہے گا۔

خدا کی شان اسی گھمنڈ میں تھے کہ اعلیٰ حضرت تشریف لے گئے۔ اب تو اس کا جواب اور بھی مشکل ہو گیا۔ اس لئے اس سوال کے جواب میں قادیانی پارٹی کی جو گت ہوئی ہے، خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ ایک دوسرے کے برخلاف کہتے ہیں اور جیسا کہ بھاگتوں کے ہوش نہیں ہوتے، ان کو بھی سر پیر کی خبر نہیں۔ ایک کہتا ہے آسمان پر نکاح فسخ ہو چکا تھا، دوسرا اس کو بحال رکھ کر اس کے وقوعہ کا دیگر صورت میں منتظر ہے۔ ہم ان پاگلوں کی بکواس ناظرین کو انہی کے الفاظ میں سناتے ہیں۔ اڈیٹر بدر لکھتا ہے:

حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھ دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس (نکاح) کو منسوخ کر دیا ہے (بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء)

ایسا ہی مولوی محمد احسن امروہی بھی یوں رقم طراز ہیں:

پیش گوئی نکاح کا جواب کافی وشافی حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۰، اور تتمہ صفحہ ۱۳۲ میں لکھ دیا ہے اس کو دیکھ لو۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی ص ۲۵۲)

یہ دونوں بھلے مانس اس پر متفق ہیں کہ نکاح فسق ہو گیا تھا، اور اس فسخ کی شہادت مرزا کی تحریروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دکھاتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ناظرین کو مرزا کی تحریر دکھائی جائے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۰ پر مرزا جی لکھتے ہیں:

سوچنا چاہیے کہ احمد بیگ کی نسبت جو میری تکذیب کے لئے کمر بستہ تھا اور دن رات ہنسی اور ٹھٹھا کرتا تھا، کس صفائی سے پیش گوئی نے اپنا ظہور کیا اور وہ میعاد کے اندر محرقہ تپ سے شفاخانہ میں فوت ہو گیا، اور اس کے اقارب میں اس کی موت سے تہلکہ برپا ہوا۔ یہ وہی احمد بیگ ہے جس کے داماد کی نسبت اب تک ہمارے مخالف ماتم اور سیاپا کر رہے ہیں کہ کیوں نہیں مرتا۔ اور نہیں جانتے کہ دائیں ٹانگ تو اس پیش گوئی کی احمد بیگ ہی تھا جس نے اپنی جوانا مرگ مرنے سے ثابت کر دیا کہ پیش گوئی سچی ہے، تو پھر جیسا کہ پیش گوئی میں لکھا تھا کہ احمد بیگ کے موت کے قریب اور موتیں بھی اس کے عزیزوں میں ہوں گی، وہ امر بھی وقوع میں آ گیا اور احمد بیگ کا ایک لڑکا اور ہمشیرہ انہیں ایام میں فوت ہو گئیں، تو اب ہمارے مخالف بتلاویں کہ فقرہ آیہ يصيبكم بعض الذى يعد كم اس پر صادق آیا یا نہیں۔

عبارت مذکورہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ ٹاں ٹاں فش۔ اب سنئے تتمہ صفحہ ۱۳۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے، مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ کہ ایتھا المرأة توبی توبی فان البلاء على عقبك۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

اس عبارت میں مرزا نے دورنگی دکھائی ہے نکاح فسخ ہو گیا، یا تاخیر میں پڑ گیا مگر ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۷ سے دکھاتے ہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے وہاں صرف تاخیر لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیز کے ساتھ خط بھی لکھے کہ دعا کرو پس خدا نے ان کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیش گوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔

اس کلام بے نظام میں مرزا نے جو کچھ کہا ہے ناظرین کے سامنے ہے ایک ہی کتاب میں تاخیر لکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کتاب کے دوسرے مقام میں فسخ اور تاخیر دونوں لکھ دی ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کیوں ایسا کیا؟ کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ گو مرزا جی کے دام افتادہ عقل کے دشمن ہوں مگر مرزا جی تو بڑے ہوش منداور عاقل تھے اس لئے جوں جوں گذرتے تھے مرزا جی کو نکاح سے مایوسی ہوتی جاتی تھی جب تک آپ نے صفحہ ۱۸۷ کا مضمون لکھا تھا تو کچھ امید تھی لیکن کتاب پوری کر کے اس کے تتمہ کے صفحہ ۱۳۲ تک پہونچے تو تاخیر کے ساتھ فسخ کا لفظ بھی بڑھا دیا اور مشہور مثل کو سچا کر دیا کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔لیکن دانا جانتے ہیں کہ:

بے خودی بے سبب نہیں غالب　　کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مرزائیو! یہی تمہارے نبی کے پرزور الہامات تھے جن کا سر ہے نہ پیر۔ایمان سے (اگر رکھتے ہو) کہنا یہی وہ تحدی والے الہام ہیں کہ فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔کیا یہ وہی مثل نہیں جو کسی رند کی مشہور ہے کہ، بادل آتا ہے تو میں کہتا ہوں برسے گا، اور میری بیوی کہتی ہے کہ نہیں برسے گا۔آخر دو میں سے ایک سچا ہوتا ہے۔بہر حال ولایت گھر میں رہتی ہے۔

مرزائیو! آؤ اب ہم تمہیں ایک روشن دالان میں لے چلیں دیکھو مرزا جی کا اصول ہے کہ:

ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معدوم نہیں سمجھتے۔ہمیں ملزم کرنے کے واسطے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے اجتہادی غلطی رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے۔(تریاق القلوب ص ۱۴)

پس بتلاؤ نکاح کے متعلق تو الہام تھا فسخ یا تاخیر کے متعلق محض مرزا کا اپنا خیال اور اجتہاد ہے ورنہ کوئی الہام ہوتا تو دورنگی کیوں ہوتی کہ فسخ ہو گیا یا تاخیر پڑ گئی۔پس الہام کے مقابلہ میں ایسا اجتہاد بلکہ محض پیش بندی کا خیال ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہے۔سنتے ہو یا نہیں؟

احسن صاحب نے اس تاویل میں تو نکاح کے فسخ کا پہلو اختیار کیا ہے مگر دوسری تاویل میں نکاح کو بحال رکھ کر یہ تاویل کی ہے کہ خواب میں نکاح دیکھنا بڑے منصب پر دلالت کرتا ہے نتیجہ یہ کہ مرزا کو بڑا منصب عطا ہوا کہ مرزا کے مرنے کا ذکر تمام اخباروں میں ہوا۔(ریویو آف ریلی جنز بابت جولائی ص ۲۵۳)

بے حیائی تیرا آسرا۔ناظرین بغور دیکھیں کہ دجالی پارٹی کیسی کیسی حرکت مذبوحی کرتی ہے کہاں الہام اور کہاں خواب اور کہاں تعبیر آج تک تو دجال اکبر مخالفوں کو کہتا رہا کہ میری اس پیش گوئی کے منتظر رہو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اجزاء الگ الگ کر کے مزے لیتا رہا ( دیکھوشہادت القرآن ص ۸۰۔۸۱ ) اس کے عزیزوں کو خطوط لکھتا رہا ۔یہاں تک لکھا کہ اگر یہ واقع نہ ہوا یعنی نکاح نہ ہوا تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴)

مگر آخر احسن صاحب کی زبانی بات کھلی تو یہ کہ یہ ایک خواب تھا جس کو عربی میں احلام کہتے ہیں مگر ہم اس کے ساتھ اضغاث کا لفظ بڑھا کر اضغاث احلام نام رکھتے ہیں بس اب اتنی ہی نزاع باقی ہے سو اس کے ثبوت کے لئے ہم مفصلہ ذیل حوالے پیش کرتے ہیں۔

جون ۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب پر سوال وارد ہوا کہ آپ کی آسمانی منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ( دیکھوالحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۲ ) وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔الہام الٰہی کے لفظ یہ ہیں سیکفیك ھم اللہ و یر دھا الیك ۔یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جاوے پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی ۔یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی ۔یعنی احمد بیگ کی پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے پہلے وہ ہمارے پاس تھی پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا۔

مرزائیوایمان سے کہنا اگر ہم کہیں کہ،من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید،تو تم لوگ خفا تو نہ ہوگے۔خیر یہ تو تاویلات ان دو ماتحتوں (اڈیٹر بدر اور احسن صاحب ) کی تھیں ۔اب سنیئے خلیفہ صاحب حکیم نورالدین کی آپ جو فرماتے ہیں وہ ایک نرالی ادا ہے۔کیوں نہ ہو،آخر آپ ہیں کون ؟

خلیفہ صاحب نے آیات قرآنی جن میں بنی اسرائیل کو ان کے سلف کی بدکاریوں پر الزام دیئے گئے ہیں پیش کر کے لکھا ہے کہ اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن مجید پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو احمد کی بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہوسکتی اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔ میں نے بارہا میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد لله رب العالمین۔(ریویو آف ریلی جنز جولائی۔ص ۲۷۹)۔

ناظرین یہ ہے رأس المجانین کی مجنونانہ بڑ۔ بہرحال اس میں حکیم صاحب کو تسلیم ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہوا حالانکہ پہلے دو وکیلوں نے فسخ پر زور دیا تھا۔ خیر اس کے جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کے حضرت اقدس کی کی ہوئی سناتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت دجال اکبر اس پیش گوئی کے ذکر میں لکھتے ہیں:

جب یہ پیش گوئی (نکاح والی) معلوم ہوئی ...تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اس وقت مجھ پر یہ کھلا کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور ناامیدی کا میرے پر ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۹۸)

ناظرین! بغور دیکھئے کہ ان دو خبطیوں کی تحریروں میں کہاں تک موافقت ہے۔ بڑا خبطی تو اس پیش گوئی کو ایسا یقینی جانتا ہے کہ سخت بیماری میں بذریعہ الہام متنبّی کیا جاتا ہے کہ شک نہ کر تیرا نکاح ضرور ہوگا۔ بھلا اگر یہ مراد ہوتی کہ مرزا کی اولاد، در اولاد کا مسماۃ مذکور کی اولاد، در اولاد سے نکاح ہوگا تو مرزا کو مرنے کے وقت اس پیش گوئی کی فکر کیوں ہوئی۔ مرزائیو! عقل کے دشمنو! سنتے ہو؟ آؤ ہم تمہیں اور بھی کچھ سنائیں گو ہم جانتے ہیں کہ تمہاری کان تو ہیں مگر تم سنتے نہیں۔ تاہم غور سے سنو۔ دجال اکبر اس نکاح والی پیش گوئی کی شہادت میں بزعم خود جناب رسالت مآب ﷺ کی حدیث شریف پیش کرتا ہے۔ غور سے سنو۔ لکھتا ہے کہ:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ يتزوج و يولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں جو اتنا تو سوچے کہ بڑھے خبطی نے اس پیش گوئی کے متعلق کیسی کیسی تشریحیں کر کے تمہارے لئے کیسے کیسے گڑھے کھود رکھے ہیں اور یہ راس المجانین تمہیں کس قعر جہنم میں ڈال رہا ہے تمہارا گروجس پیش گوئی کو اپنی ذات خاص کے لئے کہتا ہے اس سے اولاد ہونے کا امیدوار ہے بلکہ اپنی امیدواری پر حدیث کو شہادت میں پیش کرتا ہے خلیفہ صاحب اس کو اینچ پینچ کر کے اس کی اولاد در اولاد کو بھی شریک کرتے ہیں پھر ایک طرف ہی وسعت نہیں کرتے بلکہ دونوں طرف یعنی مرزا کی اولاد در اولاد میں سے کوئی اور مسماۃ کی اولاد در اولاد میں سے کسی وقت کسی کی شادی ہو جائے گی واہ سبحان اللہ یہی معنی ہیں

ایں کرامت ولی ماچہ عجب　　　　گربہ شاشد گفت باراں شد

او مرزائیو! او کرشن پینتھیو! آؤ ہم تمہیں ایک اور بات سنائیں سنو قادیانی کرشن کیا کہتے ہیں: ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اسکے مخالف کہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۷)

پس اب تم خود ہی سوچ لو کہ یہ دونوں بلکہ تینوں (اڈیٹر بدر، احسن اور راس المجانین) تم کو مرزا کے خلاف تاویلیں سنا سنا کر کس گڑھے میں گرا رہے ہیں تم اگر سچے مرزائی ہو تو ان کی ایک نہ سنو بلکہ مرزائی الہامات کے وہی معنی صحیح سمجھو جو خود اعلیٰ حضرت نے کئے ہیں۔ (مرقع قادیانی۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

## چیستان مرزا (نمبر۲)

ہمارے مرزا صاحب کو جو باریک باریک نکات سوجھتے تھے شاید ہی کسی کو سوجھتے ہوں گے۔ ماشاء اللہ آپ کی ذہانت اس مشہور ذہین سے بھی بڑھی ہوئی ہے جس نے تیلی کا کولہو دیکھ کر بہت غور وفکر کے بعد یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ نکالا تھا کہ یہ آسمانی لوگوں کی سرمہ دانی ہے۔ واہ سبحان اللہ یہ کیا کمال تھا۔ ہمارے مرزا جی میں اس سے بھی زیادہ کمالات ہیں آپ خیر سے کل انبیاء کے ہم نام اور ہم رتبہ ہیں بلکہ کل انبیاء کے اوصاف کمال کے جامع۔ چنانچہ آپ کے خلیفہ حکیم نورالدین لکھتے ہیں:

میں نے اس مضمون کو قبل از عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات وخوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اوران کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلاء ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا اس کو ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جائے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء کے اور ہمارے نبی ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کرنے کیلئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے۔ (رسالہ نورالدین۔ص ۱۲۰)

حضرت عیسیٰؑ سے تو آپ کو مشابہت کا دیرینہ دعوی ہے مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ آپ باوا آدم بھی ہیں، یعنی آپ کا نام ملاء اعلی میں آدم ثانی بھی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا آدم ثانی ہونا بڑے شدومد سے ثابت کیا ہے۔ غور سے سنئے آپ فرماتے ہیں:

سو یہ زمانہ جو آخرالزمان ہے اس زمانہ میں خدا تعالی نے ایک شخص کو حضرت آدم کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے۔ اوراس کا نام بھی آدم رکھا جیسا کہ مندرجہ بالا الہامات سے ظاہر ہے اور پہلے آدم کی طرح خدا نے اس آدم کو بھی زمین کے حقیقی انسانوں سے خالی ہونے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں جلالی اور جمالی سے پیدا کر کے اس میں اپنی روح پھونکی، کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا۔ یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام: یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیش گوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے اپنی جسمانی خلقت کی رو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم اولاد ہو گا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا، سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔

اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیش گوئی کے مطابق بھی ہوئی ،یعنی میں توام (جڑواں) پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ میں ان کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم الاولاد تھا۔اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ مہدی آخری جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا، جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی تھی ۔اور وہ ان علوم واسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا تھا۔اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پر پیدا ہوگا یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی، یعنی حضرت حوا علیہا السلام ۔اور خدا نے جیسا کہ ابتداء میں جوڑا پیدا کیا مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے ۔یعنی چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروزات میں دور کرتا رہتا ہے اور آخری بروز اس کا بہ نسبت درمیانی بروزات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔اس لئے حکمت الہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص جو آدم صفی اللہ کا آخری بروز ہے وہ اسکے واقعات سے اشد مناسبت پیدا کرے۔سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا سو یہی واقعہ بروز اتم کے مقام میں آخری آدم کو بھی پیش آیا کہ اس کے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔اور اسی آخری آدم کا نام عیسی بھی رکھا گیا، تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسی کو بھی آدم صفی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی لیکن آخری آدم جو بروزی طور پر عیسی بھی ہے، آدم صفی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے کیونکہ آدم صفی اللہ کیلئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمد یہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمه یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ سے اس کو فضیلت بخشی ۔اس الہام اور کلام الہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کیلئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسی بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے۔

(تریاق القلوب۔ص ۱۵۶۔۱۵۷؛ قادیانی خزائن۔ج ۱۵ ص ۴۷۹۔۴۸۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایسی پرزور دلیل ہے کہ کوئی جواب نہ دے سکے مگر افسوس ہے مخالفت نے مخالفوں کے دانت ایسے تیز کررکھے ہیں کہ ایسی صاف اور شستہ تقریر پر بھی اعتراض کرتے ہیں مثلاً یہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت آدم اور حوا، توام (جوڑے) پیدا ہوئے تھے۔ یہ دعویٰ محض بے ثبوت ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے خلق منها زوجها (خدا نے آدم کی بیوی اس میں سے یا اس کی جنس سے پیدا کی) ان دونوں توجیہوں کو تو الفاظ قرآنی برداشت کرسکتے ہیں مگر آپ نے جو فرمایا ہے کہ آدم اور حوا، توام (جوڑے) پیدا ہوئے تھے یہ محض گپ ہے۔ (مرزائیو! کیا کہتے ہو؟)

اسی ضمن میں مرزا صاحب نے شیخ اکبر ابن العربی کا قول بھی نقل کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فص شیث میں لکھا ہے اور دراصل یہ پیش گوئی فص آدم میں رکھنے کے لائق تھی مگر انہوں نے شیث کو الولد سر لابیه کا مصداق سمجھ کر اسی فص میں اس کو لکھ دیا ہے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کردیں اور وہ یہ ہے:

و علی قدم شیث یکون آخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی و هو حامل اسراره و لیس بعده ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد۔ و تولد معه اخت له فتخرج قبله و یخرج بعدها یکون رأسه عند رجلیها۔ و یکون مولده بالصین و لغته لغت بلده۔ و یسری العقم فی الرجال و النساء فیکثر النکاح من غیر ولادة ۔و یدعوهم الی اللّٰه فلا یجاب ۔

(تریاق القلوب۔ص ۱۵۸؛ قادیانی خزائن ج ۱۵ص ۴۸۲)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مناسب ہے کہ اس عربی عبارت کا ترجمہ پہلے ہم ناظرین کو سنالیں تاکہ مرزا صاحب کی غلط بیانی ان کو بخوبی ذہن نشین ہوسکے۔ ترجمہ یہ ہے:

حضرت شیث کے طریق پر سب سے آخر نوع انسانی کا ایک بچہ پیدا ہوگا۔ پس وہ نوع انسانی کے لئے خاتم الاولاد ہوگا اس کے ساتھ اس کی ایک ہمشیرہ پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نکلے گا۔اس لڑکے کا سر اپنی ہمشیرہ کی دونوں ٹانگوں میں ہوگا۔اوراس بچے کی ولادت چین میں ہوگی۔اوراس بچے کی زبان یعنی گفتگو اسی (چینی) زبان میں ہوگی۔اس بچے کے بعد مردوں اور عورتوں میں عقم یعنی بے اولادی عام ہو جائے گی، نکاح تو زیادہ ہوں گے مگر بغیر اولاد کے۔وہ بچہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا مگر اس کی سنی نہ جائے (یعنی کوئی شخص اس کی ہدایت پر عمل نہ کرے گا)

اس کلام کا صاف مطلب ہے کہ قریب قیامت کے نوع انسان میں ایک بچہ چین کے ملک میں پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر چینی زبان میں چینیوں کو وعظ کرے گا اس سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔اب غور سے سنیئے کرشن قادیانی اس کو اپنے پر کس طرح لگاتے ہیں۔فرماتے ہیں:

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔اوراس کو وہ علوم واسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔اوراس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔اوراس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہو گی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر۔اور اسکے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)۔اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کرے گا۔نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے مگر کوئی صالح بندہ پیدا نہیں ہوگا۔اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا مگر وہ قبول نہیں کریں گے ( آپ کے تو لاکھوں مرید ہیں، آپ پر کس طرح صادق آسکتا ہے۔ثناءاللہ)

اوراس عبارت کے شارح نے جو کچھ اس کی شرح میں لکھا ہے وہ یہ ہے:

پہلا مولود جو آدم کو بخشا گیا وہ شیث ہے اور ایک لڑکی بھی تھی جو شیث کے ساتھ بعد اس کے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ پس خدا نے چاہا کہ وہ نسبت جو اول اور آخر میں ہوتی ہے وہ نوع انسان میں متحقق کرے اس لئے اس نے ابتداء سے مقدر کر رکھا تھا کہ طرز ولادت پسر آخری، پسر اول سے مشابہت رکھے۔ پس پسر آخر جو خاتم الخلفاء تھا اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء مغرب میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے۔ اور وہ حضرت شیث کے علوم کا حامل تھا۔ اور پیش گوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام ۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔

(تریاق القلوب۔ص ۱۵۸۔۱۵۹؛ قادیانی خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۲۔۴۸۳)

مرزائیو! ایمان سے کہنا عربی عبارت سامنے رکھ کر اپنے پیر کے کمالات کو سمجھ کر کہنا۔ کیا عربی عبارت کا یہی مطلب ہے جو کرشن جی کہتے ہیں؟ بھلا اتنا تو بتلاؤ کہ یعنی در یعنی لگانے کا کرشن جی کو کیا حق ہے۔ کیا تم ایمان سے کہہ سکتے ہو کہ یکون مولدہ بالصّین کے مطابق مرزا پر یہ عبارت چسپاں ہوسکتی ہے؟ پھر اس طرفہ پر طرہ یہ کہ آپ حقیقۃ الوحی میں اسی عبارت کو ایسا صاف محرف کرتے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

شیخ محی الدین ابن العربی نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا

(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۱ ؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

اس کمال جرأت کو دیکھئے کہ جس عبارت کو آپ ہی نقل کرتے ہیں اسی کو دوسرے مقام پر ایسا بگاڑ دیتے ہیں۔ ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب اس جگہ تو حضرت ابن العربی کا قول سند لاتے ہیں مگر تقریر وحدۃ الوجود میں انہی ابن العربی اور ان کے مذہب کی نسبت وہ بے نقط سنائی ہیں کہ الاماں۔ مگر یہاں ان کے قول کو (اور وہ بھی محرف کرکے) سنداً پیش کیا ہے۔ کیا سچ ہے:

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل　　میں　کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ہم نے مسیح موعود کو کیا دیکھ کر قبول کیا

اس عنوان سے ایک طویل مضمون قادیانی اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں نکلا ہے جو کئی ایک نمبروں میں ختم ہوا ہے۔ سارے مضمون کا خلاصہ دو فقروں میں ہے جو مرزائی راقم ہی کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے:

> اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کے دعوی کا دار و مدار آ کر آخر کار اسی مرکز پر ٹھہرتا ہے کہ یہ تمام اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اور کہ اسلام میں یہ طاقت موجود ہے کہ اس کی پیروی کرنے سے اس کا ایک سچا پیرو وحی والہام سے مشرف کیا جاسکتا ہے۔ پس کیوں نہ ہم اس پہلو کو اختیار کریں جو اصل الاصول اور نتیجہ خیز پہلو ہے

(الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء۔ ص ۷ کالم ۲)

مرزائی راقم مضمون کی یہ تقریر دو حصوں پر منقسم ہے ایک تو یہ کہ اسلام میں یہ برکت ہے۔ بہت خوب ہمیں اس سے تو بحث نہیں۔ دوسرا حصہ جو آپ کی اصل مراد ہے یہ ہے کہ مرزا صاحب اس کا زندہ نمونہ ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ہمیشہ اسلام کا نمونہ اپنے وجود بے جود ہی کو پیش کیا کرتے ہیں۔ (دیکھو تریاق القلوب۔ ص ۵۴؛ خزائن ج ۱۵ ص ۲۴۹)

پس اس دوسرے حصہ پر ہماری بحث ہوگی، یعنی اس امر پر کہ مرزا صاحب واقعی مورد الہام ووحی ہیں۔ لیکن اس بحث سے پہلے ہم ناظرین کو ایک خوش خبری سناتے ہیں کہ مرزائی جنگ کا صحیح نقشہ جو ہم نے آج سے سال ہا سال پہلے پبلک میں پیش کیا تھا جس کو اس وقت مرزائیوں نے غلط سمجھا تھا، راقم مضمون نے اسی کو صحیح سمجھا ہے۔ وہ نقشہ ہم نے رسالہ الہامات مرزا میں لکھ دیا تھا کہ مرزائی مباحث میں زور صرف اس بات پر ہونا چاہیے کہ مرزا جی کے الہامات صحیح ہیں یا غلط؟ اس کا نتیجہ بھی یہی بتلایا تھا کہ اگر مرزا جی اپنے الہامات میں سچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مقرب خدا ہیں۔ پھر جو کچھ وہ فرمائیں یا کسی آیت کی تفسیر کرینگے وہی صحیح ہوگی۔ اور اگر وہ اپنے الہامات میں کاذب ہیں تو گو بعض فروعی مسائل میں وہ حق بجانب ہوں یا ان کا پہلو قوی ہو تو بھی وہ مسیح موعود یا مہدی مسعود نہیں ہو سکتے۔ الحمدللہ کہ ہمارا پیش کردہ نقشہ آج مرزائی کیمپ میں بھی منظور ہو گیا۔

الحمدللہ کہ موضوع بحث تو مقرر ہو گیا، اس لئے سڑک صاف ہے۔ پس اب ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں کہ اس موضوع میں ہمارا ایک زبردست رسالہ ہے جس کا نام ہے، الہامات مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے الہامات کا وہ مدلل خاکہ اڑایا ہے کہ آج تک نہ مرزا سے نہ کسی مرزائی سے اس کا جواب بن پڑا ہے۔ اس جگہ ہم بطور نمونہ مرزا جی کے الہامات کا نقشہ بتلاتے ہیں۔ غور سے سنئیے !

مرزا صاحب کی پیش گوئیاں یوں تو بقول ان کے سینکڑوں تک پہنچتی ہیں مگر وہ عموماً اسی قسم کی ہیں جو گذشتہ ایام میں اخبار جامع العلوم مراد آباد کے شوخ مزاج اڈیٹر نے ایک پنڈت جی کی نسبت کی تھیں کہ صبح اٹھتے ہی پنڈت جی کو پائخانہ پیشاب کی حاجت ہوگی۔ پنڈت جی کھانا کھائیں گے تو سیدھا ان کے معدہ میں اتر جائے گا۔ غرض مرزا جی کی پیش گوئیاں بھی بہت سی اسی قسم کی ہیں۔ مگر چند ایسی بھی ہیں کہ ان کو مرزا صاحب خود بھی اپنے لئے مدار صدق وکذب جانتے اور بتلاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ان پیش گوئیوں کی فہرست مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں بتلا دیں۔ مرزا صاحب رسالہ شہادۃ القرآن میں عبداللہ آتھم، پنڈت لیکھ رام، مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی نسبت پیش گوئیوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :

> یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت عظیم الشان ہے

(شہادۃ القرآن ازمرزا۔ص۸۰؛ خزائن ج۶ص۳۷۶)

اس تحریر میں مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ اور ان کے داماد والی پیش گوئی کو مسلمانوں سے متعلق بتلایا ہے۔ گو ہمارا حق ہے کہ ہم سب پیش گوئیوں کی جانچ کریں لیکن چونکہ مرزا صاحب نے اس تقریر میں صرف ایک ہی پیش گوئی کو ہمارے حصہ میں دیا ہے اس لئے ہم بھی سردست اسی ایک کو بطور نمونہ جانچتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر ہے کہ مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو واضح لفظوں میں بیان کیا ہوا ہے۔ آپ رسالہ کرامات الصادقین میں لکھتے ہیں :

قال انّها (عبارت اسی طرح ہے۔ ثناءاللہ) سیجعل ثیبة و یموت بعلها و ابوها الی ثلاث سنة من یوم النکاح ثمّ نردها الیك بعد موتهما و لا یکون احدهما من العاصمین ۔(اخیر صفحہ سرورق کرامات الصادقین۔خزائن ج ۷ص ۱۶۲)۔یعنی خدا نے کہا کہ وہ عورت یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی (جس کے نکاح میں آنے کے مرزا صاحب کو الہام ہوتے تھے اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی) بیوہ ہو جائے گی اس کا خاوند اور اسکا باپ روز نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائینگے۔ پھر ہم (خدا) اس کو تیرے (مرزا کے) پاس (نکاح میں) لے آئینگے اور ان دونوں میں سے اسکی حفاظت کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔

اس تحریر میں مرزا صاحب نے احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت یوم نکاح سے تین سال تک بتلائی ہے۔ اب ہم کو یہ دکھانا ہے کہ اس پیش گوئی کی آخری تاریخ کیا ہے۔ شکر بلکہ صد شکر ہے کہ مرزا صاحب نے ہمیں اس امر کی تحقیق کرنے سے بھی سبک دوش کر دیا۔ آپ اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے،

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹؛ قادیانی خزائن ج ۶ ص ص ۳۷۵)

یہ عبارت باواز بلند پکار رہی ہے کہ احمد بیگ کا داماد ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء کو دنیا میں نہ رہنا چاہیے تھا۔ مگر ناظرین کس حیرت سے سنیں گے کہ باوجود یکہ میعاد کو ختم ہوئے آج ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء۔ کو تیرہ سال سات ماہ مدت گذر چکے ہیں مگر وہ جوان آج تک زندہ سلامت ہے جس کی زیست کی خبریں سن سن کر مرزا جی اندر ہی اندر کڑھتے ہیں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا جی کی وحی اور الہام کا نمونہ جو آپ حضرات نے دیکھ لیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ راقم مضمون مرزا جی کی بگڑی ہوئی وحی کو کیونکر سنوارتا ہے۔ لیکن وہ یاد رکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تروح الی العطار تبغی شبابها　　ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

(ایک بڑھیا عورت وسمہ لینے کو جا رہی تھی کہ سر کے بالوں کو سیاہ کرے ایک شوخ طبع شاعر نے اسے دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ عطار کے پاس جوانی کا ساز و سامان لینے چلی ہے۔ بھلا جو زمانے کے اثر سے خراب ہو چکا ہے اسے عطار کیا سنوارے گا)۔ یہ شعر مرزا صاحب اور اس کے ماننے والوں کے حق میں بہت مفید ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ کوئی پیش گوئی مرزا صاحب نے ایسی نہیں کی جو پیش از وقت صاف بتلائی ہو پھر اس کا وقوعہ بھی اسی طرح ہوا ہو۔ اور جن کا وقوعہ بتلایا جاتا ہے وہ ایسی گول مول ہیں کہ موم کی ناک سے بھی زیادہ نرم ہیں۔ ہم اس بات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے بفضلہٖ تعالی کافی مصالحہ رکھتے ہیں اچھا ہوا کہ نامہ نگار مذکور نے یہ پہلو خود ہی اختیار کیا۔

## مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر

آج کل مرزا صاحب کے کافر ہونے نہ ہونے پر بہت کچھ موشگافیاں ہو رہی ہیں مگر ہم جس طریق سے مرزا جی کا کافر ہونا ثابت کریں گے وہ سب سے آسان تر ہے اور لطف یہ ہے کہ مرزا جی کا اپنا اقرار ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں:

ما کان لی ان ادّعی النّبوّۃ و اخرج من الاسلام و الحق بقوم کافرین

۔ (حمامۃ البشری ص ۷۹۔ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) (یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں)

مرزا جی کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ دعوی نبوت اسلام سے خارج ہونے اور کافر ہونے کا موجب ہے۔ اب سنیے! مرزا جی نے نبوت کا دعوی کیا ہے یا نہیں؟ پرانے حوالے تو سب لوگوں کو معلوم ہیں کہ کس کس آن بان سے اظہار نبوت ہوتا تھا مگر آج ایک نیا حوالہ سب سے واضح تر بتلا کر مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ کیوں ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہو جو بقول خود کافر ہے۔ مرزائیو! نیچے کا حوالہ بغور سنو۔ مرزا جی کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں..بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔ (بدر۔۵ مارچ ۱۹۰۸ء؛ قادیانی ملفوظات۔ج ۱۰ص ۱۲۷)

مطلب یہ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں حضرات ہارونؑ، زکریاؑ، یحیٰؑ وغیرہ کی طرح نبی ہوں۔

بہت خوب!

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

مرزائیو! دیانتداری سے ان دونوں کلاموں کو ملا کر نتیجہ نکالو۔ تم میں سے جو ذرا منطق جانتے ہوں ان کی آسانی کے لئے ہم یہاں صغری کبری بنا کر نتیجہ بتلاتے ہیں۔ سنو :

مرزا نے دعوی نبوت کیا ( صغری)۔

بقول مرزا جی دعوی نبوت کرنے والا کافر ہے ( کبری)۔

نتیجہ تم خود سوچ لو کہ کون کافر ہے۔

(مرقع قادیانی، امرتسر۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

# قادیانی سوال، ثنائی جواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی میں مجھ سے ایک سوال کیا ہے جو واقعی قابل قدر ہے۔ گو مرزا صاحب ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا کرتے، مگر ہم کیوں نہ دیں؟ پس میں پہلے مرزا صاحب کے سوال کو انہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ مگر اس سوال کی وجہ مرزا صاحب کو یہ پیش آئی ہے کہ ۸ فروری ۱۹۰۸ء کے اخبار اہل حدیث میں لکھا گیا تھا کہ عبدالکریم، امام مرزا کی نسبت مرزا صاحب کو کوئی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام صحت یاب ہو جانے کے ہوئے تھے، تاہم وہ مر گیا۔ اس پر مرزا صاحب نے میری نسبت غصہ ظاہر کیا ہے ۔آپ فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ میرے نشانوں کو سن کر مولوی ثناء اللہ کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کے جوش سے انکار کے لئے کچے حیلے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس جگہ بھی انہوں نے یہی عادت دکھلائی اور محض افتراء کے طور پر اپنے پرچہ ۸ فروری ۱۹۰۸ء میں میری نسبت یہ لکھ دیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت ان کو الہام ہوا تھا کہ وہ ضرور صحت یاب ہو جائے گا مگر آخر وہ فوت ہو گیا۔ اس افتراء کا ہم کیا جواب دیں بجز اس کے کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتلائیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام مذکورہ بالا شائع ہو چکا ہے تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو اخبار الحکم اور بدر میں شائع ہو چکے ہیں کس کی نسبت تھے؟ یعنی کفن میں لپیٹا گیا۔ ۴۷ سال کی عمر انّا للّٰہ و انّا الیہ را جعون اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا ۔ انّ المنایا لا تطیش سھا مھا یعنی موتوں کے تیر ٹل نہیں سکتے۔

واضح ہو کہ یہ سب الہام مولوی عبدالکریم صاحب کی نسبت تھے۔ ہاں ایک خواب میں ان کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور تعبیر کی کتابیں دیکھ لو، خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادتِ عمر ہوتی ہے۔ یہ حال ان مولویوں کا ہے جو بڑے دیانت دار کہلاتے ہیں جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے رجس سے مشابہت دی ہے۔ مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۳۶ ؛ خزائن ص ۲۲ ص ۴۵۸۔۴۵۹)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: شکر صد شکر کہ مرزا صاحب بھی اس اصول میں ہمارے ساتھ متفق ہوئے ہیں کہ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ پس اب ہمیں واقعات صحیحہ سے یہ بتلانا ہے کہ جھوٹ کون بولتا ہے؟ ہمارے مرزائی دوست ہم کو صحیح صحیح واقعات پیش کرنے میں معذور سمجھیں اور یہ جانیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم ان واقعات کو پیش نہ کریں گے تو وہ کسی طرح مٹ نہ جائیں گے۔ پس وہ ٹھنڈے دل سے ان واقعات کو سنیں اور سچ جھوٹ کو بڑی متانت سے جانچیں۔ میں جانتا ہوں کہ انسان فطرۃً مجبور ہے کہ محبوب کے عیوب دیکھنے اور سننے کے وقت اس کی آنکھ اور کان بند ہو جاتے ہیں لیکن ان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر وہ نہ سنیں گے تو ان کے مخالف تو ضرور سنیں گے۔ پھر کسی موقع پر اچانک ان کے سامنے اگر وہ واقعات پیش ہو گئے تو کیا جواب دیں گے۔ اس لئے ذرہ انصاف اور حوصلہ سے سنیں۔ ہم سے جہاں تک ہو سکا ہے اس مضمون میں مرزائیوں کی دل شکنی کا بہت لحاظ رکھا ہے حتی المقدور ان الفاظ سے جن کے ہم مرزا صاحب کو مستحق جانتے ہیں کام نہیں لیا تا کہ ہمارے مرزائی دوستوں کو اصل مضمون سمجھنے میں مانع نہ ہوں۔ بہر حال بغور سنیئے۔

عبارت مرقومہ بالا میں مرزا صاحب قادیانی نے ایک تو اس سے انکار کیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کی بابت کوئی الہام صحت کا نہیں ہوا تھا۔ دوم، کفن، ۴۷ سال اور منایا والے الہامات سب مولوی عبدالکریم کے حق میں تھے۔ بس ان دو تنقیحی امور کا تردیدی ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ ناظرین، خصوصاً مرزائی دوست بغور سنیں۔

مولوی عبدالکریم کی علالت کی خبر پہلے پہل الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء میں نکلی تھی جس میں بہت بڑی تمہید کے بعد مرزا صاحب کے چند ایک الہامات درج تھے، جو یہ ہیں:

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء: مولوی عبدالکریم کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ (مرزا صاحب نے) فرمایا میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا (خواب) میں دیکھا کہ مولوی نور الدین ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔ (مرزا صاحب نے) فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی (عبدالکریم) صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔ (قادیانی تذکرہ طبع ۳ ص ۵۵۹؛ الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

گو یہی ایک الہام معہ الہامی تفسیر کے ہمارے دعویٰ کے اثبات کے لئے کافی ہے مگر ہم اسی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اور بھی بہت کچھ پیش کرتے ہیں۔ ذرا غور سے سنئے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ لکھا ہے:

(مرزا صاحب نے) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں کہ ان میں قدرت اور غیب ملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی کہ ان کو ظاہر کر سکے۔ فرمایا مولوی صاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت ؟ اور ظاہر کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا۔ کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں، میں نے بہت تکلیف اٹھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غم ناک دل کو تشفی ہوئی جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے۔

(صفحہ۳ کالم۲۔ الحکم۔ ۱۰ستمبر۱۹۰۵ء؛ قادیانی ملفوظات۔ ج۸ص۷)

۹ستمبر کا واقعہ اس سے بھی واضح تر ہے۔ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے :

حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے اور ایک رؤیا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر رؤیا ہے جس کو میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا ہے۔ فرماتے تھے کہ آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے ان میں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔ اس رؤیا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے گئے ہیں تو خدا کی عجب قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے و الحمد للّٰه علی ذلك۔ غرض اس وقت تک زخم کی حالت اچھی ہے اور مولوی صاحب روبصحت ہیں۔ ضعف اور نقاہت ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ کئی دن سے کھایا کچھ نہیں، تھوڑی سی یخنی یا دودھ پیتے ہیں۔ بہر حال رب کریم کے حضور بہت بڑی امیدیں ہیں کہ وہ اپنے بندے کو ضائع نہ کریگا۔ جماعت کا فرض ہے کہ مولوی صاحب کیلئے خاص طور پر دعائیں کرے (الحکم ۱۰ستمبر۱۹۰۵ء)

مرزائی دوستو! اس حوالہ کو دیکھ کر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ تمہارے اعلیٰ حضرت کس قدر راست گو ہیں۔ واللہ سچ کہتا ہوں کہ خاکسار کو مرزا صاحب پر اتنا رحم نہیں آتا جتنا تم لوگوں کے حال پر رحم بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں ایسے گڑھے میں گرے ہو کہ اس سے باہر نکلنا تمہارا مشکل ہے۔ ان حضرت کی شان کو تو میں اس سے ارفع جانتا ہوں کہ ان کی نسبت میں کاذب یا کذاب کا لفظ لکھوں۔ مرزا صاحب کے مباحثات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنیاد اب کسی معقول یا منقول پر مبنی نہیں رہی بلکہ واقعات کی تحقیق پر مبنی ہے جس میں ہر ایک عالم اور جاہل حصہ لے سکتا ہے۔

اور سنئیے ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں لکھا ہے :

مرزا صاحب نے ۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کو رؤیا دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔فقط۔

فرمایا: ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں تو اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے۔آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے گا۔غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔(الحکم مذکور۔ص۱؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۲۷)۔

پھر صفحہ ۲ پر لکھا ہے :

شیخ نور احمد نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے ہیں اولئك علی ھدی من ربھم و اولئك ھم المفلحون ۔فرمایا اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے و اللّٰہ اعلم (الحکم مذکور۔ص۲ کالم ۲؛ قادیانی ملفوظات۔ج ۸ ص ۱۳۔۱۴)

پھر کالم نمبر ۴ پر اس سے بھی زیادہ وضاحت کی گئی ہے۔لکھا ہے :

۲۱ ستمبر کو اعلیٰ حضرت (مرزا) مولوی (عبدالکریم) صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے اس پر الہام ہوا طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ۔ (الحکم مذکور ص۲؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۸؛ ملفوظات۔ج ۸ ص ۲۸۴)۔ (یعنی ہم پر بدر چڑھا جس کا صاف مطلب ہے کہ عبدالکریم صحت یاب ہوگا)۔

مرزائی دوستو! ہمارے حوالہ جات کو دیکھ کر بتلا سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے کوئی الہام یا خوش خبری مولوی عبدالکریم کے لئے ظاہر نہیں کی؟ اگر نہیں کی تو اوپر کی عبارات کا کیا مطلب ہے۔کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم لوگ اگر محبت میں پھنس کر واقعات صحیحہ کو نہ دیکھو گے تو کیا دنیا بھی اندھی ہے۔ اور اگر ان حوالہ جات میں کوئی الہام تسلی بخش یا خوش خبری صحت بخش ہے تو پھر یہ حضرت کیوں انکار کرتے ہیں، جو حقیقۃ الوحی میں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

> ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم اسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے۔ ان کے لئے بھی میں نے دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام ان کے لئے تسلی بخش نہ تھا۔
>
> (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۲۶؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۹)

مرزائیو! کیا تم حوصلہ کر سکتے ہو کہ آں حضرت (مرزا) یا ان کے خلیفہ سے دریافت کرو کہ جھوٹ بولنا نجس کھانے کے برابر ہے یا کم وبیش؟ اور یہ کہ قادیانی اصطلاح میں جھوٹ بولنا لازمہ نبوت ہے یا منافی نبوت؟

ہم نے تو اپنے دعوی کا کافی ثبوت دے دیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کی بابت صحت کے الہام تھے یہاں تک کہ مرزا صاحب کو خود اقرار ہے کہ خدا نے مولوی عبدالکریم کا نام بھی لے دیا ہے۔ پھر اس سے زیادہ ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔ اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

رہا دوسرا حصہ کہ کفن میں لپیٹا گیا ۴۷ سال کی عمر وغیرہ، سو اس کے متعلق بھی ہم اصل اور صحیح واقعات پیش کر دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس کافی سامان ہے اس لئے ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے پاس سے کچھ جواب دیں۔ پس بغور سنئے۔ الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں یہ الہامات درج ہیں جو معہ تفسیر مرزائی کے ہم نقل کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔

> ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی اطلاع دی جاتی ہے۔
>
> (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء؛ قادیانی تذکرہ۔ طبع ۳۔ ص ۵۶۶۔ ۵۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ستمبر۱۹۰۵ء۔ انّ المنا یا لا تطیش سھا مھا کفن میں لپیٹا ہوا۔ فرمایا معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔ (الحکم ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ء ؛ قادیانی تذکرہ۔ص ۵۶۴)

مرزائیو! اعلیٰ حضرت کے کرشمے خوب غور سے دیکھو، کیا فرمارہے ہیں۔ مذکورہ بالا عبارت میں ۴۷ سال والے الہام کی تشریح تو خود مرزا صاحب نے آپ ہی کردی کہ کسی تائب شخص کے حق میں ہے باقی دو کی بابت خود اقرار ہے کہ معلوم نہیں کہ یہ کس کے حق میں ہیں۔ البتہ ایک الہام باقی رہ گیا کہ، اس نے اچھا ہونا ہی نہیں، ۔ سو اس کا کہیں حوالہ نہیں دیا کہ کس زمانے کا ہے اور کب شائع کیا تھا اور اس کا اشارہ کس طرف تھا۔ خدارا اتنا تو سوچو کہ ایک طرف تو مرزا جی کہتے ہیں:

آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے ان میں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔

( الحکم ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ء ؛ قادیانی تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۳)

پھر ساتھ ہی اس کے یہ الہام ہوا کہ:

اس نے اچھا ہونا ہی نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۶؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۸)

تو کیا تم سمجھتے نہیں کہ ایک ہی واقعہ کی نسبت دو متضاد الہام کیا بتلا رہے ہیں۔ معلوم نہ ہو تو قرآن مجید کا عام اصول دیکھو کیا ہے؟ غور سے سنو! لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ ا ختلا فاً کثیرا (النساء:۸۲) مطلب یہ کہ اختلاف بیانی دلیل ہے کہ یہ کلام خدا کے ہاں سے نہیں ہے۔

مرزائی دوستو! آؤ ہم ایک لطیف تفسیر ان الہاموں کی تم کو سنائیں۔ مگر خدارا ذرا دل کو کدورت سے صاف کرکے سننا۔ انہی الہامات کی تفسیر مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ توجہ سے سنو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

حضرت مولوی عبدالکریم کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹ستمبر کو (مرزا نے) فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات ان میں متوحش تھے۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے ا ذا جاء افوا ج وسم من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

السماء اورکفن میں لپیٹا گیااور انّ المنا یا لا تطیش سھا مھا یہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضاوقدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالی نے اپنے خاص فضل ورحم سے ردّ بلا کردیا (یعنی عبدالکریم اب نہیں مریگا)

۱۰ ستمبر نماز صبح کے وقت رؤیا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک سفید چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں اور اس جگہ میں پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی (مرزانے) فرمایا اس خواب کے تمام اجزاء مولوی صاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعبیر بھی یہی ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اس کو خوش کرنے والا ہو اور فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۲؛ قادیانی تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۵۔۵۶۶)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب جن الہامات کو خود ایک جگہ بلا تعیین لکھ چکے ہیں اور دوسری جگہ ان کو تقدیر مسترد بتلا چکے ہیں پھر کس قدر جرأت ہے کہ انہی الہامات کو عبدالکریم کی موت پر پیش کر کے اپنے تمام سابقہ نوشتوں پر پانی پھیرتے ہیں۔

خیر یہ تو ہوا واقعات کا اظہار، اب سنیئے اس کا نتیجہ:

مرزا صاحب اور ان کے معتقدین بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعا ردّ نہیں ہوتی اور اسی کو وہ اپنے معجزات میں اول نمبر شمار کیا کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مجھے بارہا خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ ص ۴ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء۔ خزائن ج ۱۵ ص ۵۱۵)

اور اڈیٹر الحکم لکھتا ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خلیفۃ اللہ (مرزا) کے لئے اس دن سے کہ مولوی (عبدالکریم) صاحب پر عمل جراحی کیا گیا، رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے حضرت اقدس (مرزا) کو تکلیف تھی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تھی لیکن یہ کریم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولوی عبدالکریم کیلئے دعاؤں میں لگا رہا... یہ ہمدردی اور ایثار ہر شخص میں نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالی کے برگزیدہ بندوں اور ماموروں ہی کی یہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بھی دوسروں کے مقابلہ میں بھول جاتے ہیں اور نہ صرف بھول جاتے ہیں بلکہ قریب بہ موت پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ہاں ان کے دل میں کسی بندہ کیلئے خاص طور پر اضطراب اور قلق کا پیدا ہونا خود اس بندہ کی عظمت اور وقعت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک دعاؤں میں مصروف رہے اور اس اثنا میں مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آ کر حال بھی پوچھا۔ ساری دنیا سوتی تھی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تھا، اپنے لئے نہیں اپنی اولاد کے لئے نہیں، اپنے کسی ذاتی مقصد کیلئے نہیں، صرف اس لئے کہ تا رحیم و کریم مولا کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کیلئے دعا کرے۔ فرمایا میں نے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں مگر میں جانتا ہی نہیں کہ نیند کہاں چلی گئی۔ یہ باتیں آپ نے ایک روز صبح کو بیان فرمائیں۔ بعض خدام نے عرض کی کہ حضور اس وقت جا کر آرام کر لیں۔ فرمایا یہ اپنے اختیار میں تو نہیں۔ میں کیونکر آرام کر سکتا ہوں جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آ رہی ہے۔ میں تو اس قلق اور کرب کو جو مولوی صاحب کو ہو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے میں اوپر نہیں گیا۔ (الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۹)

ان حضرت کی دعاؤں کے علاوہ اصحاب منازل بھی دعاؤں میں شریک تھے۔ دیکھو الحکم ۳۰۔ ستمبر صفحہ ۱۲ کالم ۱۲۔ یہاں تک کہ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

مولوی عبدالکریم کے لئے جو دعائیں کی جاتی ہیں جب ان کا کھلا کھلا اظہار ہو گا تو ہماری جماعت کی معرفت اور امید زیادہ ہو جائے گی ۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ لیکن ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ جب ان دعاؤں کا نتیجہ الٹ نکلا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری جماعت نے آنکھیں اور کان بند کر لئے اور ایسے سوئے کہ: گوئی مردہ اند۔

اخیر میں ہم اڈیٹر الحکم کا ایک قول نقل کر کے اس سے ایک سوال کرتے ہیں۔ اڈیٹر مذکور لکھتا ہے:

یہ امر بلا مبالغہ ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم کا اس بیماری سے جان بر ہو جانا ایک عظیم الشان نشان ہوگا۔ جو سچ مچ احیاء موتی ہوگا۔ خدا کرے ہم اس کو بہت جلد دیکھیں۔

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۲ کالم ۳)

ان دعاؤں کا اثر تو جو ہوا تمام پبلک نے دیکھ لیا (کہ عبدالکریم مر گیا) یعنی احیاء موتی کی بجائے اماتت احیاء ہوا۔ سوال یہ ہے کہ اس سے تمہارے ایمان میں ترقی ہوئی یا تنزلی؟

مرزائی دوستو! انصاف سے کہنا مرزا جی کے سوال کا جواب ہم نے پورا دے دیا یا نہیں۔

اعلی حضرت خود یا ان کا کوئی مریدان حوالہ جات کو غلط ثابت کر دے تو مبلغ پانچ سو (روپیہ) کے مستحق ہوں گے۔

☆☆☆

**و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین**

**و الحمد لله رب العالمین**

**فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین** ۱۴۔اگست۔۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ